محاسبۂ قادیانیّت

- جناب ماسٹر میاں اللہ بخش
- مولانا گُل محمد توحیدی
- جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی
- مولانا محمد انور مبلغ مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کوئٹہ
- مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی
- مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی، زروبی صوابی
- مولانا محمد عبداللہ سلیم شکاگو
- حضرت مولانا محمد غوث
- حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

جلد ۱۹

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب : محاسبہ قادیانیت جلد انیس (۱۹)

مصنّفین : جناب ماسٹر میاں اللہ بخش

جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی

مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی

مولانا محمد عبداللہ سلیم شکاگو

مولانا گل محمد توحیدی

مولانا محمد انور مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ

مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی، زروبی، صوابی

حضرت مولانا محمد غوث

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

صفحات : ۶۱۶

مطبع : طیب شمشاد پرنٹنگ پریس لاہور

طبع اوّل : جون ۲۰۲۲ء

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ.....محاسبہ قادیانیت جلد۱۹

☆.....	عرض مرتب	حضرت مولانا اللہ وسایا	۴
۱.....	مناظرہ مابین قادیانی مربی داؤد احمد و حافظ غلام محمد	جناب ماسٹر میاں اللہ بخش	۷
۲.....	اصلاح الخیال احوال مسیح البغال	جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی	۲۳
۳.....	مراق مرزا	مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی	۴۵
۴.....	مجلس تحفظ ختم نبوت شمالی امریکہ شکاگو	مولانا محمد عبداللہ سلیم شکاگو	۵۱
۵.....	خاتم الانبیاء ﷺ اور بزرگان امت	مولانا گل محمد توحیدی	۶۱
۶.....	حضور کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی	مولانا محمد انور مبلغ مجلس ختم نبوت کوئٹہ	۸۳
۷.....	انگریز کا خود کاشت پودا یعنی مرزا غلام احمد قادیانی	مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی	۹۱
۸.....	تحفہ مرزائیاں	حضرت مولانا محمد غوث	۱۰۵
۹.....	شطحیات مرزا قادیانی	〃 〃 〃	۱۱۵
۱۰.....	محاسبہ قادیانیت	حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	۱۲۳
۱۱.....	قادیانی تفسیر صغیر کا تنقیدی جائزہ	〃 〃 〃	۱۷۹
۱۲.....	قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت	〃 〃 〃	۲۴۹
۱۳.....	مرزا قادیانی کے دعوے	〃 〃 〃	۲۷۱
۱۴.....	علامہ اقبال اور قادیانیت	〃 〃 〃	۲۹۳
۱۵.....	منہاج نبوت اور مرزا قادیانی	〃 〃 〃	۳۲۳
۱۶.....	قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد	〃 〃 〃	۴۰۹
۱۷.....	قادیانیت کے دو چہرے	〃 〃 〃	۴۵۹
۱۸.....	قادیانیوں کے چند عمومی مغالطوں کا جواب	〃 〃 〃	۵۹۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مرتب

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ. امابعد!

محض اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے ''محاسبہ قادیانیت'' کی جلد نمبر ۱۹ پیش خدمت ہے۔ اس جلد میں درج ذیل حضرات کے رشحات قلم شامل اشاعت ہیں۔

۱..... ماسٹر میاں اللہ بخش کا ایک مرتب کردہ رسالہ ''مناظرہ مابین قادیانی مربی داؤد احمد وحافظ غلام محمد'' اشاعت پذیر ہے۔ ۱۳/اکتوبر ۱۹۸۲ء کو عنایت پور بھٹیاں نزد چناب نگر میں قادیانی مربی داؤد احمد سے مسلمان عالم دین خطیب وامام عنایت پور بھٹیاں حافظ مولانا غلام محمد کا مناظرہ ہوا۔ قادیانی مناظر کا بولورام ہوگیا۔ مسلمان مناظرہ کی فتح یابی کا ثالث حضرات نے تحریری اعلان کیا۔ اس مناظرہ کی رپورٹ پر مشتمل یہ رسالہ ہے جو چالیس سال بعد دوبارہ اس جلد میں شائع ہو رہا ہے۔

۲..... جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی نے ایک رسالہ ''صیانۃ الایمان رد مسیح قادیان'' لکھا، جس پر ایک قادیانی خلیل نے اشتہار ''معیار الاخبار'' روزنامہ مفید روزگار ۲۴/نومبر ۱۹۱۸ء میں شائع کیا۔ اس کے جواب میں مولانا حافظ عبدالغفار راشد دہلوی نے ''اصلاح الخیال احوال مسیح البغال'' تحریر کیا۔ اس جلد میں یہ رسالہ شامل اشاعت ہے۔ افسوس کہ پہلا رسالہ ''صیانۃ الایمان رد مسیح قادیان'' ہمیں تاحال دستیاب نہیں ہوا۔ **لعلّ اللہ یحدث بعد ذالک امرا!** اس طرح اس رسالہ کے آخر پر ''باقی آئندہ'' درج ہے۔ وہ شائع ہوا یا نہ، وہ بھی ہمیں میسر نہ آیا۔ جو ملا پیش خدمت ہے۔

۳..... ''مراق مرزا'' نامی ایک رسالہ مولانا حافظ حبیب اللہ امرتسری کا ہم ''احتساب قادیانیت'' جلد ۳ میں شائع کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور کا ''مراق مرزا'' کے نام پر ایک مضمون اخبار اہل حدیث سوہدرہ میں ۸/اپریل ۱۹۵۲ء کو شائع ہوا، جسے حافظ عبدالغفار سلفی کی فرمائش پر مکتبہ سعودیہ اہل حدیث منزل کراچی نے شائع کیا۔ یہ رسالہ بھی محاسبہ کی اس جلد میں شائع کر رہے ہیں۔

۴..... ''مجلس تحفظ ختم نبوت شمالی امریکہ شکاگو (قیام کے اسباب، اغراض ومقاصد)'' نامی رسالہ جو مولانا محمد عبداللہ سلیم امیر مجلس تحفظ ختم نبوت شکاگو کا مرتب کردہ ہے۔ ''محاسبہ قادیانیت'' کی اس جلد میں شامل ہے۔

۵..... ''خاتم الانبیاء ﷺ اور بزرگان امت'' یہ رسالہ مولانا گل محمد توحیدی کا مرتب کردہ ہے، جسے ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ نے شائع کیا تھا۔ ''محاسبہ قادیانیت'' کی اس جلد میں پیش خدمت ہے۔

۶..... ''حضور کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی''، مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مولانا محمد انور مبلغ تھے۔ آپ نے ختم نبوت کامل سے انتخاب کر کے یہ رسالہ شائع کیا جو محاسبہ کی اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔ مولانا محمد انور جلال پور پیر والا کے علاقہ کے تھے۔ کوئٹہ میں ربع صدی سے زائد مجلس کے مبلغ رہے۔

۷..... ''انگریز کا خود کاشت پودا یعنی مرزا غلام احمد قادیانی'' یہ رسالہ اپریل ۱۹۷۹ء مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی، زروبی، صوابی، مردان نے تحریر کیا تھا۔ یہ اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔ راقم نے اس میں بعض تصرفات بھی کئے۔

۸..... ''تحفہ مرزائیاں'' نامی رسالہ جناب مولانا محمد غوث صاحب نے جناب مولوی محی الدین وکیل کی فرمائش پر فروری ۱۹۲۳ء میں تحریر کیا، جسے آج ۲۰۲۲ء میں ایک سو سال مکمل ہو گیا ہے۔ مطبع فیض الکریم چھتہ بازار سے شائع ہوا۔ شہر کا نام درج نہیں۔

۹..... ''شطحیات مرزا قادیانی'' مؤلفہ مولانا محمد غوث صاحب۔ یہ بھی فروری ۱۹۲۳ء کا تحریر کردہ ہے۔ محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت کرنے سے خوشی ہو رہی ہے کہ ایک صدی قبل کی تحریر آج پھر زندہ ہو گئی ہے۔

۱۰/۱..... جناب آغا شورش کاشمیری کے ہفت روزہ چٹان سے مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم نے ''محاسبہ قادیانیت'' کے نام پر آغا مرحوم کے نظم و نثر کو جمع کیا۔ نثر کا بیشتر حصہ وہ تھا جو ''مرزائیل'' نامی کتاب میں شائع ہوا جسے ہم ''احتساب قادیانیت'' جلد ۲۷ میں شائع کر چکے ہیں۔ اس کو حذف کر کے باقی ماندہ نثر و نظم کو یہاں پر جمع کر دیا ہے۔ کاش آغا مرحوم کے چٹان سے ردقادیانیت پر مکمل ریکارڈ کو کوئی بندۂ خدا جمع کرنے کی ہمت باندھے۔

۱۱/۲..... ''قادیانی تفسیر صغیر کا تنقیدی جائزہ'' حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی نے اپنے استاذ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے حکم پر قادیانی سربراہ مرزا محمود کی نام نہاد تفسیر صغیر پر تنقیدی جائزہ تحریر کیا۔ یہ بھی محاسبہ کی اس جلد نمبر ۱۹ میں شامل اشاعت ہے۔

۱۲/۳..... ''قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت'' حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم کا رسالہ بھی اس محاسبہ قادیانیت کی جلد ۱۹ میں شامل اشاعت ہے۔

۱۳/۴..... ''مرزا قادیانی کے دعوے'' یہ رسالہ بھی مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم کا مرتب کردہ شامل جلد ہذا نمبر ۱۹ ہے۔

۱۴/۵..... ''علامہ اقبال اور قادیانیت'' از مولانا مشتاق احمد چنیوٹی یہ رسالہ بھی محاسبہ کی

اس جلد۱۹ میں شامل ہے۔ آپ نے یہ کتاب آغا شورش کی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' اور جناب متین خالد صاحب کی کتاب ''اقبال اور قادیانیت'' سے ماخوذ کر کے مرتب کی۔

۱۵/۶..... ''منہاج نبوت اور مرزا قادیانی'' تالیف مولانا مشتاق احمد چنیوٹی۔ آپ نے اکتالیس ''معیار نبوت'' لکھ کر اس کسوٹی پر مرزا قادیانی کو کذاب ثابت کر دیا ہے۔ محاسبہ جلد۱۹ میں یہ رسالہ بھی شامل اشاعت ہے۔

۱۶/۷..... ''۱۸۸۴ء سے ۲۰۰۸ء تک، قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد'' مرتبہ مولانا مشتاق احمد چنیوٹی۔ یہ رسالہ بھی محاسبہ قادیانیت کی اس جلد۱۹ میں پیش خدمت ہے۔

۱۷/۸..... ''قادیانیت کے دو چہرے'' یہ کتاب مولانا مشتاق احمد چنیوٹی کی مرتب کردہ ہے۔ پہلے ملتان مجلس احرار اسلام کے تحت ''قادیانی تضادات'' کے نام سے مختصر طور پر شائع ہوئی۔ اس میں اضافہ جات کر کے حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چنیوٹی نے اسے دوبارہ مرتب کیا جسے لندن ختم نبوت اکیڈمی سے جناب الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوانے شائع کیا۔

۱۸/۹..... ''قادیانیوں کے چند عمومی مغالطوں کا جواب'' مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم کا مرتب کردہ رسالہ یہ بھی محاسبہ قادیانیت کی جلد۱۹ میں شامل اشاعت ہے۔

گویا محاسبہ قادیانیت کی جلد انیس میں:

۱.....	جناب ماسٹر میاں اللہ بخش	کا	۱ رسالہ
۲.....	جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی	کا	۱ رسالہ
۳.....	مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی	کا	۱ رسالہ
۴.....	مولانا محمد عبداللہ سلیم شکاگو	کا	۱ رسالہ
۵.....	مولانا گل محمد توحیدی	کا	۱ رسالہ
۶.....	مولانا محمد انور مبلغ مجلس ختم نبوت کوئٹہ	کا	۱ رسالہ
۷.....	مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی، زروبی، صوابی	کا	۱ رسالہ
۸.....	مولانا محمد غوث	کے	۲ رسائل
۹.....	حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	کے	۹ رسائل
	گویا نو حضرات کے	کل	۱۸ رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعاء: (فقیر) اللہ وسایا، ملتان

۱۶ر شوال المکرم ۱۴۴۳ھ، ۱۸ر مئی ۲۰۲۲ء

مناظرہ

مابین قادیانی مربی

داؤد احمد و حافظ غلام محمد

جناب ماسٹر میاں اللہ بخش

یااللہ مدد ختم نبوت زندہ باد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا خاتم النبین لا نبی بعدی

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق ط القرآن

بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں۔ پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔

21398
1292

مناظرہ مابین

مربی داؤد احمد

سلسلہ احمدیہ عنایت پور

و حافظ غلام محمد توحیدی

خطیب جامعہ مسجد، عنایت پور، تحصیل چنیوٹ، ضلع جھنگ

مرتبہ:- ماسٹر میاں اللہ بخش، ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول، عنایت پور
طباعت:- ماس کمپوٹرز، فیصل آباد۔
ناشر:- مدرسہ عربیہ جامعہ دار القرآن ختم نبوت، اڈہ نصر اللہ آباد موضع عنایت پور
آج مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ شریف

تعداد ۱۰۰۰ قیمت ۱۰ روپیہ

تحریری شرائط

من کہ مسمی داؤد احمد مربی سلسلہ احمدیہ عنایت پور تحریر کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد جو کوئی دعویٰ کرے کہ میں صاحب شریعت نبی ہوں تو وہ مرتد اور کافر ہے۔

گواہ شدگان سنی مسلمان: رائے لیاقت حیات بھٹی بقلم خود، حاجی احمد شفیع بھٹی بقلم خود، رائے عطاء محمد بھٹی ممبر ضلع کونسل جھنگ بقلم خود بمعہ مہر۔

چیلنج قبول ہے۔ غلام محمد خطیب جامع مسجد عنایت پور۔

گواہ شدگان مرزائی: داؤد احمد بقلم خود، رائے غلام احمد بھٹی بقلم خود، امان اللہ بھٹی خود، رائے محمد شفیع بھٹی بقلم خود۔

زیر صدارت: رائے عطا محمد بھٹی ممبر ضلع کونسل۔ مؤرخہ ۱۳/اکتوبر ۱۹۸۲ء

کنٹرولر: رائے عطاء اللہ بھٹی عنایت پور بی ڈی ممبر بی اے

(ٹرن اوّل)

قادیانی مربی: کہا کہ ظلی و بروزی نبوت کی اثبات میں حمد وثناء کے بعد چند حوالہ جات پیش کئے اور ثابت کیا کہ مرزا قادیانی نے ظلی و بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے نہ کہ صاحب شریعت ہونے کا۔

(۱) ''اور مجھے یہ کمال محمد ﷺ کی برکت سے ہوا ہے۔ یہ بخشش محض ظلی و بروزی نبی ہونے کی ہے۔'' (ملخص ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۵، ۲۱۶)

(۲) ''اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔'' (انجام آتھم ص۲۷، خزائن ج۱۱ ص۲۷ در حاشیہ)

(۳) ''پس یہ صرف لفظی نزع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ

رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

(ٹرن اوّل)

حافظ غلام محمد صاحب: ''الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبیّ بعدہ. امابعد! اللّٰھم مالک الملک.....الخ''

(اوّل) تشریعی نبوت کے اثبات میں۔ صدر گرامی قدر معززین حضرات۔ مربی نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے چند حوالہ جات پیش کئے اور ثابت کیا کہ مرزا قادیانی نے ظلی وبروزی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حضرات میں تسلیم کرتا ہوں کہ مربی نے جو حوالہ جات پیش کئے ہیں وہ سب درست ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک وہ بھی کفر ہے۔ لیکن اب بات تشریعی نبوت کی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں کیا۔ ظلی وبروزی نبوت کی بات بعد میں ہوگی اب یہ دیکھو یہ صحیح ہے کہ میرے ہاتھوں میں مرزا قادیانی کی کتاب ہے؟ تب مبشر احمد کاہلوں پروفیسر جامع احمدیہ ربوہ نے کہا کہ یہ مرزا قادیانی کی ہی کتاب ہے۔ حضرات اب سنو۔

(۱) ''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین نمبر۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

(ٹرن دوم)

مربی: حمد وثناء کے بعد۔ پھر مرزا قادیانی کی کتابوں سے مندرجہ ذیل حوالہ جات پیش کئے۔ (۱) ''بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا مجھے خطاب دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

(۲) ''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں

آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا، مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲، تحریری بیان مؤرخہ ۳ر فروری ۱۸۹۲ء جو جلسہ عام میں مرزا کی موجودگی میں پڑھا گیا مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۹۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۱۲)

(ٹرن دوم)

حافظ صاحب: (جہاد کی نفی واثبات) حمد وثناء کے بعد۔ حضرات مربی نے میری پہلی بات کا کوئی جواب نہیں دیا لیکن اب سنو!

اوّل مسئلہ جہاد۔ مسئلہ جہاد ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جو نص قطعی سے ثابت ہے اور شریعت محمدیہ میں خدا تعالیٰ نے قیامت تک بوقت ضرورت حلال اور فرض قرار دیا ہے اور فرمایا ہے: ''یا ایّھا النبیّ جاھد الکفار والمنافقین.....الخ'' ''یاایّھا النبیّ حرّض المؤمنین علی القتال الخ'' وغیروغیرہ۔

لیکن مرزا قادیانی یوں رقم طراز ہے۔ (۱):

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(درثمین ص ۳۸ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷)

(۲) ''آج سے دین کے لئے لڑنا حرام ہوگیا ہے۔''

(تبلیغ رسالت ص ۳۵، ۳۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۴)

(۳) ''ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔''

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۲۸)

(۴) ''مسئلہ جہاد کا بدترین ہونا ظاہر ہے کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۲۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۸۵)

حضرات! مرزا قادیانی نے ایک حکم اسلام کو حرام کہا ہے۔ حلال یا حرام کا حکم لگانا

کیا یہ عملی طور پر تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ جس طرح (اربعین نمبر۴ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵) پر واضح کر دیا ہے۔

حضرات! کیا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تمام زندگی جہاد نہیں کیا۔ کیا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ حرام فعل کرتے رہے ہیں اور مال غنیمت حرام تقسیم کیا ہے اور کھایا ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاد کو عین عبادت خیال فرماتے رہے تھے اور مرنے والوں کو شہید اور واپس آنے والوں کو غازی کا خطاب دیا ہے۔ خدا کی پناہ ایسا دلیرانہ دعویٰ کرنا جس کی ضرب سے نبی ﷺ کی ذات بابرکت بھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذات بھی نہ بچ سکے۔ خدا کی پناہ۔

حضرات! امام الانبیاء حضور پرنور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں شہد نہیں کھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سورۃ تحریم پارہ نمبر ۲۸ میں جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ''اے نبی ﷺ کیوں حرام کیا ہے تو نے اس چیز کو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے کیا آپ نے عورتوں کی رضا مندی لی ہے اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ پر فرض کیا ہے کہ آپ قسم توڑیں اور شہد کھائیں اور کفارہ ادا کریں۔''

میرے دوستو! کیا نبی کریم ﷺ صاحب شریعت اور صاحب کتاب اور صاحب وحی اور اولوالعزم نبی ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر محض اپنے قیاس سے ایک چیز حلال کو حرام نہیں کر سکے اور مرزا قادیانی نے کس جرأت سے کام لیا ہے کہ بہت جلدی سے کہہ دیا کہ جہاد حرام ہے۔ حالانکہ کسی چیز کو حرام یا حلال کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کسی نبی کو نہیں ہے، چہ جائے کہ مرزا قادیانی جس کا دعویٰ مزعومہ ظلی بروزی کا ہے اس کو حرام یا حلال کرنے کا اختیار ہو؟

چھٹی اور ساتویں شرط ایمان کی یہ ہے کہ

حلالاں خدا دیاں نوں حلال کر جاننا اور حراماں خدا دیاں نوں حرام کر جاننا

''انا لست لا احرم حلالا و لا احل حراما (رواہ ابوداؤد)'' یعنی میں اپنی طرف سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کر سکتا۔

''لیس لی تحریم ما احل اللہ بی (مسلم شریف)'' پس جو چیز اللہ تعالیٰ

نے میرے لئے حلال کی ہے اس کے حرام کرنے کا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کی طرف تحلیل وتحریم کی نسبت بایں معنی ہے کہ نبی کا اللہ تعالیٰ کے حلال وحرام کرنے کی قطعی نشانی ہے نہ بایں معنی کہ نبی نے خود اپنے طرف سے حلال وحرام کیا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص ۴۹)

حضرات! کیا مرزا قادیانی کی وحی مزعومہ میں زیادہ طاقت ہے کیا نبی کریم ﷺ سے مرزا کا زیادہ شان ہے ہرگز نہیں۔ العیاذ باللہ! کیا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ پارہ نمبر ۶ میں واضح نہیں کر دیا کہ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ''میں نے آج سے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا ہے۔'' حضرات! اسلام میں وہ کونسی کمی تھی جس کو مرزا قادیانی نے پورا کیا ہے بلکہ اسلام کے ایک حکم کو ضائع کر دیا ہے کیا یہ عملی طور پر تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں ہے؟ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی، قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گی۔ فرمایا عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔''

(ٹرن سوم)

مربی: (ظلی بروزی نبوت کا اثبات) (۱) ''میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلدی کی ہے اور میرے قول کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ میں نے لوگوں کو سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا ہے کہ میں محدّث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اس طرح کا کلام کرتا ہے جس طرح سے محدثین سے کرتا ہے۔'' (حمامۃ البشریٰ ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۶، ۲۹۷)

(۲) ''جس طرح حقیقی اور مستقل نبوتیں نبوت کی اقسام ہیں اسی طرح ظلی وبروزی نبوت بھی نبوت کی اقسام میں سے ہے۔ مسیح موعود کا ظلی نبی ہونا مسیح سے نبوت کو نہیں چھینتا بلکہ صرف نبوت کی قسم کو ظاہر کرتا ہے، اور جو حقیقی اور مستقل نبیوں کو حقوق حاصل ہیں وہی ظلی نبی کو بھی حاصل ہیں کیونکہ نفس نبوت میں کوئی فرق نہیں۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۷، ۱۱۸)

(۳) مسئلہ جہاد۔ جہاد تلوار سے واقعی اسلام کو بدنام کرنے والا ہے اور جہاد قلم سے ہے اور تبلیغ سے ہے جہاد تلوار سے نہیں ہے (اور بیٹھ گیا)

(ٹرن سوم)

حافظ غلام محمد صاحب: (تشریعی نبوت کا ثبوت) حمد وثناء کے بعد کہا کہ مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے کہ: ''ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق نے پڑھائی اور مرزا قادیانی بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک دعا فارسی نظم پڑھی اور خوب جھوم جھوم کر پڑھی۔'' (سیرت المہدی ج۱ حصہ سوم ص۶۴۴ روایت نمبر۷۰۷)

اے خدا اے چارہ آزار ما اے علاج گریہ ہائے زار ما
اے تو مرہم بخش جان ریش ما اے تو دلدار دل غم کیش ما

ڈیڑھ سو اشعار کی یہ نظم (براہین احمدیہ ص۵۲۴، خزائن ج۱ ص۶۲۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳) میں درج ہے۔

معززین حضرات! یہاں نہ تو امام کی نماز ٹوٹی نہ مرزا قادیانی کی اور نہ ہی کسی مقتدی کی کیا یہ شریعت میں تبدیلی ہوئی یا نہ ہوئی کیا یہ تشریعی نبوت کا عملی طور پر دعویٰ ہے یا نہیں ہے۔ حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ سوائے دعاؤں مسنونہ کے کسی اور بولی میں دعا مانگنا نماز کا ناقض ہے۔

(تحریف قرآن۔ مرزا کی زبان)

(جواب نمبر۲) مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ: ''**انّا انزلناہ قریبا من القادیان**'' تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبادت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں! واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰ حاشیہ)

حضرات! مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ مذکورہ بالا عربی عبارت قرآن میں درج ہے۔

مرزائیو! اگر جرأت ہے تو قادیان کا نام قرآن شریف میں دکھاؤ ورنہ توبہ کرلو۔ اب مربی صاحب بتائیں کہ کس سورۃ میں یا کس پارہ میں یا کس رکوع میں یہ عربی عبارت درج ہے۔ ذرا جلدی بتائیں اور بولیں اگر قرآن شریف میں درج نہیں ہے اور یقیناً درج نہیں ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ ایک دن خدا تعالیٰ کے آگے پیش ہونا ہے اور حساب کتاب بھی دینا ہے۔

معززین حضرات! کیا قرآن شریف میں زیر یا زبر کی زیادتی یا کمی کرنا جان بوجھ کر تو کفر نہیں ہے؟ چہ جائے کہ ایک آیت داخل کردیں۔ کیا یہ قرآن شریف میں عملی طور پر تحریف نہیں ہے کیا یہ عملی طور پر تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں ہے؟

دیکھو وچ قرآن حدیث ہوگئے سب نرولے جو انکار کرے محمد اگے آ کے بولے

(ٹرن چہارم)

مربی: حمد وثناء کے بعد کہا کہ فارسی یا پنجابی یا انگریزی زبان میں اگر نماز میں بطور دعا کے پڑھا جائے تو پڑھنا جائز ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی۔ (اور بیٹھ گئے)

(ٹرن چہارم)

حافظ صاحب: (تشریعی نبوت کا اثبات) حمد وثناء کے بعد کہا کہ مربی صاحب نے جواب غلط دیا ہے۔ نماز میں بطور دعا کے فارسی یا پنجابی یا انگریزی میں دعا مانگنا نماز کا ناقض ہے۔ فقہا نے لکھا ہے اور نماز نہیں ہوتی سوائے دعاؤں مسنونہ کے اور باقی ''انا انزلناہ'' کا کوئی جواب نہیں دیا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسے الفاظ کبھی استعمال نہیں کئے اگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اسی طرح فرمایا ہے تو وہ ضرور قرآن شریف میں درج ہوگا جو قرآن شریف میں نہ ہو اور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف جن الفاظ کی نسبت کی ہو تو وہ حدیث شریف میں ہوگا اور اسی کا نام حدیث قدسی ہے لیکن جن الفاظ کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ قرآنی الفاظ ہیں تو وہ قرآن شریف میں بھی ضرور ہوں گے۔ مربی صاحب کوئی ایک دلیل پیش کریں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہو کہ فلاں الفاظ قرآن شریف میں ہیں اور وہ الفاظ قرآن شریف میں نہ ہوں ذرا جلدی پیش کریں اور بتائیں:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اس شعر سے فخر مراد نہیں ہے۔ خدا داد نعمت کا ذکر کرنا مقصود ہے اور یہ ساری کامیابی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا مقصود ہے۔

اک منت من کمال دی آکھاں کرنزوارنوں جد پہنچے بخت عروج تے بہوں جھکئے پاک جبارنوں

اتھے خودی تکبر چور ہے مت آوے قہر قہارنوں پڑھ کلمہ پاک رسول دالج ہک پروردگارنوں

اس سے پہلے سوالوں کا مربی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مربی صاحب ذرا تفصیل سے بیان فرمائیں اور جلدی فرمائیں۔

(مسئلہ توحید:) حضرات ان کا دعویٰ ہے کہ ہم موحّد ہیں۔ اب دیکھو مرزا قادیانی کی توحید ''اعطیت صفة الافناء والاحیاء'' (خطبہ الہامیہ ص۲۳، خزائن ج۱۶ ص۵۵،۵۶) ترجمہ: مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت دی گئی ہے۔ (۲) ''انّما امرک اذا اردتّ شیأ ان تقول له کن فیکون'' (براہین احمدیہ پنجم ص۹۵، خزائن ج۲۱ ص۱۲۴) ترجمہ: تیرا اے مرزا امر یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور اس کے لئے کہے ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔ (۳) ''یا قمر یا شمس انت منّی وانا منک'' (تجلیات الٰہیہ ص۴، خزائن ج۲۰ ص۳۹۷) ترجمہ: اے چاند اے سورج (اے مرزا) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (۴) ''انت نبی بمنزلة اولادی انت منی وانا منک'' (دافع البلاء ص۷، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷) ترجمہ: اے مرزا تو مجھ سے اولاد کی طرح ہے۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے۔ (۵) ''انت منّی بمنزلة توحیدی وتفریدی'' (اربعین نمبر۳ ص۲۵، خزائن ج۱۷ ص۴۱۳ حاشیہ) (۶) ''دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔ یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۶، خزائن ج۱۷ ص۶۱ در حاشیہ)

تے پھنس گئی جان شکنجے اندر جیویں ویلنے وچ گنّاں

رہونوں آکھو روے محمد جے ہن روے تاں میں منّاں

مربی صاحب آپ پھنس گئے ہیں یا آپ میدان سے بھاگیں گے یا آپ کی رہو

نکلے گی۔ان شاء اللہ!

حضرات! مذکورہ بالا کلمات سے جو مرزا قادیانی کی زبانی ہیں صاف ظاہر ہے کہ یہ کلمات شرکیہ ہیں اور کسی نبی نے خاص کر حضور پر نور ﷺ نے ایسے الفاظ اپنے لئے استعمال نہیں کئے اور نہ ہی خدا تعالیٰ نے ایسے جملے کسی کے حق میں فرماتے ہیں بلکہ قرآن شریف میں فرمایا ہے: ''لم یلد ولم یولد (سورۃ اخلاص)'' اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''قل لا املک لنفسی نفعا و لا ضرّا الّا ماشاء اللہ'' ترجمہ: فرما دیجئے اے نبی کریم ﷺ میں نہیں مالک نفع اور نقصان کا اپنی جان کے لئے مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

حضرات! یہ ہے توحید ان کی کیا یہ توحید میں تحریف نہیں ہے؟ کیا یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے اگر کوئی نسبت کرے اور الہامی ہونے اور نبی ہونے کا بھی دعویٰ کرے تو یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اگر کوئی مذکورہ بالا عبارات جیسے کلمات اپنے حق میں استعمال کرے تو مرزائیوں کا فتویٰ ہے کہ وہ آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور یہ صحیح بھی ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ وہ آدمی مشرک ہے۔لیکن جب مرزا قادیانی کی کوئی ایسی عبارت پیش کی جائے تو مرزائی اس عبارت کی تاویل کر کے اپنا دامن چھوڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور اس کا ترجمہ اپنی طرف سے کرتے ہیں۔حالانکہ مرزا قادیانی نے خود بھی مذکورہ بالا عبارت کا ترجمہ کیا ہے اور اسی طرح کیا ہے کہ جس طرح ترجمہ ہم نے کیا ہے۔اسی طرح ہی بنتا ہے اور مرزائی تاویل کرتے پھرتے ہیں۔یہ ایسا ہے جیسا کہ حالی صاحب نے کیا خوب فرمایا:

کرے گر غیر بت کی پوجا تو کافر — جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کرے آگ پر بحر سجدہ تو کافر — کواکب میں مانیں کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں — پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جا چاہیں خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں — مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے — نہ اسلام بگڑے نا ایمان جائے
یہ کچھ کریں ان کے ایمان کو کوئی زوال نہیں ہے — اگرچہ کفریہ کلمہ بولیں یا شرکیہ

ان کا درود شریف

''اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم انّک حمید مجید واٰخر دعوٰنا انّ الحمد للّٰہ رب العالمین'' (الفضل ربوہ ۱۴/۴۹، نمبر ۳۷، ص ۷، کالم ۳، مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء)

حضرات! اہل شیعہ نے جب کلمہ اور اذان میں حضرت علی خلیفہ رابع برحق کا نام بلند کیا تو سب مسلمانوں نے کہا کہ یہ بدعت ہے اور ان مرزائیوں نے بھی کہا کہ یہ بدعت ہے اور اگر اہل شیعہ کا کلمہ اور اذان درست نہیں ہے تو مرزائیوں کا درود شریف بھی درست نہیں ہے اور اگر مرزائیوں کا درود شریف درست ہے تو شیعوں کا کلمہ اور اذان بھی درست ہے۔ حالانکہ نہ اہل شیعہ کا کلمہ اور اذان درست ہے اور نہ ہی مرزائیوں کا درود شریف درست ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیعوں کا کلمہ اور اذان برعکس وضو برعکس ہے۔ حتیٰ کہ تمام طریقہ دین اہل سنت والجماعت کے برعکس اور اسی طرح مرزائیوں کا درود شریف برعکس اور نماز برعکس اور قرآن برعکس اور توحید برعکس اور تمام دین برعکس اور ان کا نبی نقلی، درود شریف نقلی، قرآن نقلی، توحید نقلی، بلکہ تمام دین نقلی۔

ہمارا کلمہ، قرآن اصلی، نماز اصلی، درود شریف اصلی، اذان اصلی، توحید اصلی، کعبہ اصلی، نبی اصلی، حتیٰ کہ ہر چیز اصلی اور مرزائیوں کی ہر چیز نقلی یہاں تک کہ تمام دین نقلی۔

اب میرا روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو کہ پہلے مولوی منور دین صاحب کے مرید تھے۔ او مولوی منور دین کے سابقہ مریدو، تم نے تو مولوی صاحب سے قرآن شریف اور مثنوی شریف سن سن کر جھومتے تھے اور مست ہوتے تھے تم میں وہ صاحب بھی اس مجلس میں موجود ہیں جنہوں نے براہ راست حضرت مولانا شیخ التفسیر مولانا حسین علی صاحب سے قرآن شریف سنا اور شیخ القرآن مفسر الدھر استاذی المکرّم مولانا غلام اللہ خان صاحب سے بھی سنا اور پیر طریقت ممتحن دار العلوم راولپنڈی حضرت مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری سے بھی سنا۔ وغیرہ وغیرہ! تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم قرآن اور حدیث شریف اور مثنوی شریف سنتے تھے تو تم راستوں

میں اور گلیوں میں اور عام مجلس میں قرآن شریف کا ورد کرتے تھے۔ مسائل کے مذاکرات کرتے تھے اب جب کہ تم نے قرآن شریف کو چھوڑا تو توحید کی بجائے ان الفاظ کا مذاکرہ کرتے ہو۔

اک مرد قلندر رہتا ہے دریا کے کنارے ربوہ میں مرزا جی آیا مہدی جی آیا

یہ اس طرح ہے کہ جس طرح ایک شاعر نے خوب کہا ہے:

وچ قرآن تنبور لیو سے واہ واہ رمز الٰہی تے جہڑی رمز تنبور دکھائی قرآنوں خبر نہ کائی

(العیاذ باللہ من ھذا الاعتقادات) نقل کفر، کفر نہ باشد۔ آخر اب میں اس بات پر ختم کرتا ہوں کہ مربی صاحب میرے سابقہ سوالوں کا جواب دیں ورنہ اپنی ناکامی کا اعلان کریں اور مسئلہ ختم ہو۔

(ٹرن پنجم)

مربی: حمد وثناء کے بعد کہا کہ میرے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ تو رائے عطاء محمد بھٹی نے جو صدر مناظرہ تھے انہوں نے کہا کہ مربی صاحب بولو اور جلدی بولو اور جواب دو تو مربی صاحب نے پھر یہی جواب دیا کہ میں ربوہ سے پوچھ کر جواب دوں گا۔ میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور بیٹھ گیا۔

(ٹرن پنجم)

حافظ صاحب: حمد وثناء کے بعد کہا مربی صاحب کے ان جملوں کا خدا تعالیٰ گواہ ہے اور حاضر مجلس بھی گواہ ہیں اور جو مرزائی مناظرہ میں موجود ہیں وہ بھی گواہ ہیں اور اگر کوئی صاحب بعد میں انکار کرے تو جو مرزائی مناظرہ میں موجود ہے وہی خدا کو حاضر وناظر جان کر کہہ دے کہ مربی صاحب نے مذکورہ بالا الفاظ سے جواب نہیں دیا اگر دیا ہے اور یقیناً یہی جواب دیا ہے اور آپ لوگ بھی جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا الفاظ سے جواب دیا ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے ڈریں کہ جس کے آگے ایک دن پیش ہونا ہے اور حساب کتاب بھی دینا ہے۔

حضرات! مربی نے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔ واضح طور پر اقرار کیا ہے کہ میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور آپ حضرات نے خود بھی سن لیا ہے۔ اب سنو مسلمانو!

اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہوگیا اور آپ لوگ خوش ہوجائیں کہ آپ کے پاس حق ہے اور حق غالب ہوگیا ہے اور باطل مغلوب ہوگیا ہے اور حق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ ''ھذا من فضل ربّی. وجاء الحق وزھق الباطل انّ الباطل کان زھوقا. وما علینا الاّ البلاغ المبین''

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اس کے بعد صدر صاحب نے اعلان کیا کہ مناظرہ ختم اور پرسکون ماحول میں اور پرامن طریق پر مجلس برخواست ہوئی اور تمام مسلمان جامع مسجد عنایت پور میں جمع ہوگئے اور عصر کی نماز باجماعت ادا کی گئی اور اس فتح عظیم پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا کہ۔:

ان عادت العقرب عدنا لہ وکانت النعل لھا حاضرہ

فیصلہ ثالثی

ہم (جج صاحبان) نے دونوں فریقین کے سوالات وجوابات سنے ہیں اور غور وفکر کیا ہے۔ ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ مربی داؤد احمد سلسلہ احمدیہ عنایت پور اپنے دعویٰ میں ناکام رہا ہے۔ جس طرح کہ اس نے مناظرہ میں اپنی زبان سے اقرار کیا ہے کہ ربوہ سے جواب لے کر بتاؤں گا اور حافظ غلام محمد خطیب جامع مسجد عنایت پور اپنے دعوی میں دلائل قاہرہ سے کامیاب رہا ہے اور اپنا دعویٰ مدلل طور پر درست ثابت کیا ہے۔ اور ہم اس کا فاتح تسلیم کرتے ہیں اور اس کی فتح کا اعلان کرتے ہیں۔

صدر مناظرہ:

نمبر (۱) رائے عطاء محمد بھٹی صدر مناظرہ دستخط بمعہ مہر ممبر ضلع کونسل جھنگ

نمبر (۲) کنٹرولر رائے عطاء اللہ خان بھٹی، بی اے۔ بی ڈی ممبر، دستخط

یہ مناظرہ ۱۳/اکتوبر ۱۹۸۲ء میں ہوا لیکن اس کی اشاعت بعض مجبوریوں کی وجہ سے نہ ہوسکی لیکن اب بعض دوستوں نے اصرار کیا ہے اس وجہ سے چھاپنا پڑا ہے اور خاص کر رائے لیاقت حیات بھٹی نے بہت اصرار کیا ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ بعض لوگوں کو اگر

دینی فائدہ ہوجائے تو بندہ ناچیز احقر الانام کے لئے ذریعہ نجات بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولیت فرمائے۔ اس کا چھاپنا کسی کی دل آزاری نہیں ہے اور نہ ہی اپنی کوئی ناموری مقصود ہے۔ صرف محض ختم نبوت کی خدمت میں ایک ذرہ کی مثال کے برابر ہے۔ بندہ ناچیز کیا چیز ہے کہ علماء حضرات اور مقررین ومحدثین کے ہوتے ہوئے ایسی جرأت کرے۔

حضرات! اس مناظرہ میں جو حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں وہ بالکل درست ہیں کسی قسم کا شک نہ کریں اگر کوئی مرزائی ایک حوالہ غلط ثابت کردے تو مبلغ ۱۰۰۰۰ دس ہزار روپے نقد انعام حاصل کرے۔

حضرات علماء دین ومفتیان عظام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی واقع ہوگئی ہو تو مطلع فرمادیں عین نوازش ہوگی۔ احقر الانام غلام محمد سکنہ عنایت پور!

خلاصہ مناظرہ

نبوت بند نہیں ہے۔ نبوت کا ملنا بند ہے۔ جو بند ہے وہ نبوت کا ملنا ہے۔ جو جاری ہے وہ نبی کریم ﷺ کی نبوت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت قیامت تک جاری رہے گی۔

''وما علینا البلاغ''

(مولانا) حافظ غلام محمد توحیدی

خطیب جامع مسجد، عنایت پور بھٹیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

تقریظ

اس مسودے کو چیک کیا ہے جہاں کوئی غلطی تھی درست کردی ہے نیز نہایت مفید اور دلچسپ بحث ہے اگر چھپ کر منظر عام پر آئی تو کئی حضرات کے لئے باعث ہدایت ثابت ہوگی۔

احقر محمد ابراہیم مدرس ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ!

یہ مناظرہ سینکڑوں آدمیوں کی موجودگی میں ہوا۔ ڈیرہ رائے سجاول خان بھٹی متصل عبادت گاہ مرزائیہ کے ہوا ہر دو فریقین کی طرف سے مندرجہ ذیل معززین بھی حاضر مجلس تھے۔

معززین حضرات مسلمان اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا گل محمد صاحب خطیب جامع مسجد، کوٹ امیر

حافظ اللہ بخش صاحب اوّل مدرس مدرسہ کوٹ امیر

رائے خدا بخش بھٹی نمبر دار پلہے والا۔ رائے لیاقت حیات بھٹی، عنایت پور۔

میاں اللہ بخش ولد حافظ گل محمد صاحب ایم۔اے، ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول، عنایت پور

مہر عبداللہ ولد غلام محمد سہمل، عنایت پور۔ محمد قاسم ولد غلام محمد، عنایت پور۔

میاں کمال دین شاعر اسلام کوٹ امیر۔ حافظ حاجی محمد یوسف صاحب، عنایت پور

رحمت اللہ طاہر، ایڈووکیٹ، عنایت پور۔ عبیداللہ ولد غلام محمد، عنایت پور۔

حکیم حافظ محمد اسماعیل، عنایت پور۔ ماسٹر میاں مقبول احمد، عنایت پور۔

ماسٹر میاں محمد صدیق، عنایت پور۔ کفایت اللہ ولد غلام محمد عنایت پور۔

قاری محمد ذاکر والد غلام محمد عنایت پور۔

معززین جماعت (جماعت احمدیہ) مرزائیہ

رائے محمد پناہ بھٹی، عنایت پور۔ مبشری احمد بھٹی، عنایت پور۔

رائے رحمت اللہ بھٹی، عنایت پور۔ رائے اللہ بخش ولد بہاول بھٹی، عنایت پور۔

رائے غلام احمد بھٹی، عنایت پور۔ رائے محمد شفیع بھٹی۔ عنایت پور۔

رائے ناصر احمد بھٹی، جھل بھٹیاں۔ پروفیسر مبشر احمد کاہلوں، جامعہ احمدیہ (ربوہ)

پروفیسر محبوب الٰہی، جامعہ احمدیہ (ربوہ) مربی چک نمبر ۱۶۸، منگلہ۔

رائے عطاء محمد بھٹی ولد رائے بہاول بھٹی، عنایت پور۔

رائے غلام عباس بھٹی، عنایت پور۔ اللہ بخش بدھڑ، عنایت پور۔

بابا کمیرا و شمیرا، عنایت پور۔ عبدالرحمٰن، دوکان دار، عنایت پور۔

✡ ✡ ✡

اصلاح الخیال
احوال مسیح البغال

جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی

جن حضرات کو رسالہ کی ضرورت ہو سیٹھ حاجی اسمٰعیل الحاجی محمد صاحب میمنی محتری محلہ بمبئی سے طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلاح الخیال
احوالِ
مسیح البغال

۶۵۷
۱۹۶۲

(مولوی حافظ عبد الغفار رشید دہلوی کی قلم سے)

ناظرین کو اس پر واضح ہو کہ اس فقیر نے اندنون ایک رسالہ صیانۃ الایمان ردمسیح القادیانی شائع کیا تھا جسمیں قادیانی مذہب کے عقائد باطلہ کو آیات قرآنی واحادیث نبوی صلعم سے غلط ومردود ثابت کیا ہے۔ الحمد للہ کہ صدہا آدمی اس رسالہ کے پڑھنے سے اس خلاف شریعت مذہب سے علیحدہ ہو گئے اور ہزارہا نفوس انسانی کو قادیانی مسیح کے مکائد شدائد سے آگاہی ہو گئی ۱۹ صفر ۱۳۳۶ھ مطابق ۴ نومبر کے اخبار عقیدہ گاہ میں ایک مضمون بہ عنوان اشتہار معیار الاخبار شائع ہوا یہ تحریر مسٹر خلیل احمد قادیانی کی ہے جو غلام احمد صاحب قادیانی کے چیلے ہیں اور اپنے گرو کی ناجائز حمایت اور غلط عقیدہ کی اشاعت کے لئے بہی میں رونق افروز ہیں۔

ہمارے دوست خلیل احمد صاحب نے ہمپر بہت ہی غصہ کیا ہے اور اس جرم پر کہ ہمنے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ناظرین کرام! پر واضح ہو کہ اس فقیر نے ان دنوں ایک رسالہ ''صیانۃ الایمان رد مسیح القادیان'' شائع کیا تھا، جن میں قادیانی مذہب کے عقائد باطلہ کو آیات قرآنی واحادیث نبوی ﷺ سے غلط ومردود ثابت کیا ہے۔ الحمدللہ! کہ صدہا آدمی اس رسالہ کے پڑھنے سے اس خلاف شریعت مذہب سے علیحدہ ہوگئے اور ہزار ہا نفوس انسانی کو قادیانی مسیح کے مکائد شدائد سے آگاہی ہوگئی۔ ۱۹/صفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۴/نومبر ۱۹۱۸ء کے اخبار ''مفید روزگار'' میں ایک مضمون بہ عنوان اشتہار ''معیار الاخبار'' شائع ہوا۔ یہ تحریر مسٹر خلیل احمد قادیانی کی ہے جو غلام احمد قادیانی کے چیلے ہیں اور اپنے گرو کی ناجائز حمایت اور غلط عقیدہ کی اشاعت کے لئے بمبئی میں رونق افروز ہیں۔

ہمارے دوست خلیل احمد صاحب نے ہم پر بہت ہی غصہ کیا ہے اور اس جرم پر کہ ہم نے ''صیانۃ الایمان'' کیوں لکھی۔ سخت نالاں وناراض ہیں۔ سوائے ہمارے اور بھی علماء کرام کی شان میں آپ نے بے ادبانہ الفاظ مثل محرمی علماء وڈرپوک مولوی وغیرہ، غیر مہذب کلمہ استعمال کئے ہیں اور اس تحریر سے اپنی لیاقت کا کافی ثبوت دے دیا ہے۔

''صیانۃ الایمان'' باوجود مختصر ہونے کے پندرہ احادیث کی دلیلانہ قوت سے قوی اور صداقت سے لبریز ہے۔ مرزائی بہادر نے اپنی تحریر میں نہ تو ہماری کسی حدیث کے جواب میں حدیث سنائی اور نہ کوئی آیت شریف بتائی۔ ہم نے آٹھ حدیثوں سے امام مہدی کا بنی فاطمہ سے ہونا ظاہر کر دیا اور پانچ حدیثوں سے مسیح علیہ السلام کا منارہ دمشق سے نزول فرمانا بھی بتا دیا۔ ضرور تھا کہ مرزائی صاحب مہدی علیہ السلام کو مغل زادہ ہونا اور مسیح کا قادیان میں آنا یا مسیح کی روح کا غلام احمد میں حلول کرنا ایک دو حدیث سے تو ثابت کرتے۔ کوئی آیت وحدیث تو ایسی پیش کرتے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کے منارہ سے نزول کی نفی اور قادیان میں مسیح کے ظہور کا نشان ملتا۔ سوائے لسانی اور فضول لفاظی کے اس تحریر میں کچھ بھی نہیں۔ اگرچہ یہ تحریر ایک کاغذ یا ردی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور در جواب جاہلاں باشد خموشی بہتر وافضل تھا۔ مگر مقامی مصالح کے لحاظ سے مناسب جانا کہ اس فرقہ کی داروگیر میں تأمل نہ کیا جائے۔ اگر اس فریق پر اس کا عمل واثر نہ ہو تو دیگر اہل اسلام کو ضرور نفع پہنچے گا۔ بدیں خیال آپ کی لاجواب تحریر اور بے پایاں تقریر کا جواب حوالہ قلم کرتا ہوں۔

تمامی فقرات کے جواب لکھنے سے پہلے مرزائی صاحب کے اس حکم کی تعمیل کرتا ہوں جو آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ مسیح علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور زندہ رہنا ثابت کریں اور حضرت غلام احمد قادیانی آیات قرآنیہ واحادیث اور تواریخ مستندہ سے یہ ثابت کر چکے کہ عیسیٰ علیہ السلام مانند دیگر انبیاء کے وفات پا گئے۔

اب ناظرین انصاف کریں کہ مرزائی صاحب کا دعویٰ تو اتنا لمبا اور دلیل درشکم۔ کوئی دلیل تو ہمیں دکھلاتے اور کوئی آیت تو بتاتے جس سے معلوم ہوتا کہ یہ حدیث ہے اور یہ آیت۔ مرزا قادیانی کی خانہ سازی اور شکمی دلیلوں کا حال کیسے معلوم ہو۔ مسیح علیہ السلام کے زندہ اٹھ جانے اور مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ظہور فرمانے کے متعلق جو آیت واحادیث وارد ہیں۔ ہم بیان کرتے ہیں اور ان شعبوں پر بھی بحث کرتے ہیں جن سے حیات عیسیٰ کو تعلق ہے اور ساتھ ہی غلام احمد قادیانی کی وہ دلیلیں جو انہوں نے مسیح علیہ السلام کی وفات پر بتلائی ہیں پیش کرتے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص۴۷۳، خزائن ج۳ ص۳۵۳) میں قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''عیسیٰ علیہ السلام اپنے وطن گلیل میں مر گئے۔''

اور رسالہ (الہدیٰ ص۱۱۷، خزائن ج۱۸ ص۳۷۱) میں یوں بھی لکھ دیا ہے کہ: ''ان کی قبر کشمیر میں ہے اور اس کے ثبوت میں جو دلیل پیش کی ہے وہ یہی کہ ہمیں کشف سے ثابت ہو چکا۔''

اب خلیل احمد صاحب ہمیں بتلائیں کہ عیسیٰ علیہ السلام گلیل میں فوت ہو کر کشمیر میں کس طرح چلے گئے زیر زمین کے سوراخوں سے نکل کر پہنچے یا ہوا پر اڑ کر یا ان کی نعش کو ان کے حواریین کشمیر میں لے گئے اور نعش کا کشمیر میں جانا کس تاریخ سے ثابت ہے۔

اور (ازالہ اوہام ص۶۶۵، خزائن ج۳ ص۴۵۹) میں لکھتے ہیں: ''اس میں تو شک نہیں کہ اس بات کے ثابت ہونے کے بعد کہ درحقیقت حضرت مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی فوت ہو گیا ہے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا کہ فوت شدہ نبی ہرگز دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتا۔ کیوں کہ قرآن وحدیث دونوں بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ جو شخص مر گیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا اور قرآن کریم ''انھم لا یرجعون'' کہہ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے ان کو رخصت کرتا ہے۔''

مرزا قادیانی نے یہ تو لکھا کہ قرآن وحدیث دونوں اس بات پر بالاتفاق شاہد ہیں

لیکن نہ تو قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی اور نہ حدیث شریف۔ چاہئے تھا کوئی اتفاقی دلیل تو پیش کرتے۔ فرماتے ہیں لایرجعون کہہ کر قرآن کریم نے عیسیٰ ابن مریم کو ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیا۔ سمجھ میں نہیں آتا لایرجعون سے استدلال مرزا قادیانی کا کس عنوان پر ہے آیت شریف پوری یہ ہے: ''فمن یعمل من الصلحت وھو مؤمن فلا کفران لسعیہ وانّالہ لکاتبون وحرام علی قریتہ اھلکنٰھا انھم لایرجعون (الانبیاء: ۹۴، ۹۵) ''یعنی جو شخص نیک کام کرے اور ایمان بھی رکھتا ہو تو اس کی کوشش اکارت ہونے والی نہیں اور ہم اس کے نیک اعمال سب لکھتے جاتے ہیں اور جن بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا تو ممکن نہیں کہ وہ لوگ قیامت کو ہماری حضور میں لوٹ کر نہ آئیں۔

اب بغور ملاحظہ ہو پچھلی آیت کا ربط اگر پہلی آیت سے مانا جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ کسی کے اعمال صالحہ کو ہم ضائع نہ کریں گے۔ ان کے اعمال کو ہم لکھ رکھتے ہیں۔ اگر وہ مر بھی جائیں تو ہمارے پاس ان کا آنا ضروری ہے۔ اس روز ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور اگر پہلی آیت سے ربط نہ ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا وہ ہمارے قبضہ سے باہر نہیں جا سکتے، ممکن نہیں کہ وہ لوگ ہماری طرف رجوع نہ کریں۔ یعنی ان کی ہلاکی رستگاری کا باعث نہیں ہمارے پاس وہ ضرور آئیں گے، ان پر حرام ہے کہ وہ ہمارے پاس نہ آئیں۔

ماحصل آیت شریف کا یہ کہ ان کا خدا کے پاس رجوع نہ کرنا حرام اور محال ہے۔ مرزا قادیانی الاپتے ہیں کہ وہ دنیا کی طرف رجوع نہیں کر سکتے اگر لایرجعون سے مراد دنیا کی طرف رجوع نہ کرنا ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ دنیا کی طرف ان کا رجوع نہ کرنا حرام اور محال ہے یعنی ضرور رجوع کریں گے۔ دراصل اس آیت شریف کے استدلال سے تو قادیانی کا مقصد ہی فوت ہو گیا اور ان کا بنا بنایا دھوؤا چکنا چور ہوا جاتا ہے۔

اب مرزائی صاحب ہم کو آگاہی بخشیں کہ قرآن مجید میں جس لایرجعون سے عیسیٰ علیہ السلام رخصت ہو چکے وہ کہاں اور کیوں کر ہے اور بھی مسیح قادیانی کی دلیل مسیح کی وفات پر ملاحظہ ہو۔

(ازالہ اوہام ص ۳۴۹ تا ۳۵۴، خزائن ج ۳ ص ۲۷۸ تا ۲۸۱) میں رقم طراز ہیں: ''مسیح ابن

مریم جس کی روح اٹھائی گئی برطبق آیات کریمہ:''یایتھا النفس المطمئنہ ارجعی الٰی ربک فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ''بہشت میں داخل ہو چکے پھر کیوں کر اس غم کدہ میں آجائیں، اور جو شخص بہشت میں داخل کیا جاتا ہے پھر اس سے کبھی خارج نہیں کیا جاتا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ مؤمنین کو وعدہ صادقہ دے کر فرماتا ہے:''لا یمسھم فیھا نصب وماھم منھا بمخرجین، وامّا الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیھا ما دامت السمٰوٰت والارض الّا ما شاء اللہ عطاء غیر مجذوذ ''ایسے ہی قرآن شریف کے دوسرے مقامات میں بہشتیوں کے ہمیشہ بہشت میں رہنے کا جابجا ذکر ہے اور سارا قرآن شریف اسی سے بھرا پڑا ہے۔جیسا کہ فرماتا ہے:''ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خالدون اولٰئک اصحاب الجنۃ ھم فیھا خالدون ''وغیرہ وغیرہ!اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مومن کو فوت ہونے کے بعد بلا توقف بہشت میں جگہ ملتی ہے۔جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہو رہا ہے:''قیل ادخل الجنۃ قال یا لیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین ''اور تیسری آیت یہ ہے:''ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ'' اور احادیث میں تو اس کا اس قدر بیان ہے کہ جس کا باستثنا ذکر کرنا موجب تطویل ہوگا بلکہ آنحضرت ﷺ اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اس میں اکثر عورتیں اور بہشت دکھلایا گیا تو اس میں فقراء تھے۔

قادیانی صاحب نے اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا کر بہشت میں گئے اور بہشت سے کوئی باہر نہیں آسکتا اور آپ نے تین آیتیں بتلائی ہیں کہ مرتے ہی جنت میں جاتا ہے اور صدہا احادیث، آیات قرآنی جو معاد جسمانی پر دال ہیں، نا قابل اعتبار قرار دیا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے کہ آنے والے عیسیٰ علیہ السلام کا کھٹکا مٹ جائے اور خود عیسیٰ موعود بن جائیں۔جن آیات سے قادیانی صاحب نے استدلال کیا ہے کہ ارواح مرتے ہی بلا توقف بہشت میں داخل ہو جاتی ہیں۔

آیت شریف:''یایتھا النفس المطمئنہ ارجعی الٰی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ''اس آیت سے استدلال کرنا قادیانی

صاحب کی غلط فہمی ہے اور عوام الناس کو دھوکہ دہی اور سرقہ بازی ہے۔ قادیانی صاحب نے پوری آیت نہیں لکھی۔ نصف آیت تو چھوڑ دی اور نصف سے استدلال کیا۔ دراصل اس میں نہ تو موت کا ذکر ہے نہ مرتے ہی جنت میں داخل ہونے کی تصریح، سیاق آیت سے صاف ظاہر ہے کہ پروردگار کا یہ خطاب روحوں کو قیامت کے دن ہوگا۔ پوری آیت شریف یہ ہے:

''فیومئذ لا یعذب عذابه احد ولا یوثق وثاقه احد یایتها النفس المطمئنه ارجعی الٰی ربک راضیة مرضیه فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (الفجر: ۲۵تا۳۰) '' یہ آیت شریف سورۃ الفجر تیسویں پارہ کی ہے۔ اس میں قیامت کا ذکر چلا آرہا ہے: ''کما قال اللہ تعالٰی اذا دکت الارض دکّاً دکّاً الایة (الفجر: ۲۱) '' صاف ظاہر ہے کہ ''فیومئذ'' سے مراد قیامت ہے اور اسی روز ارواح کو یہ خطاب ہوگا۔ ''ادخلی فی جنتی''

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں:

''وداں روز پرہول یعنی روز قیامت کہ اول دہلہ ہر ہمہ را از نیکاں وبداں اضطراب وفزع لاحق گردد ومطیعان ونیکاں راتسلی بخشند ودرارسد کہ یاایتها النفس المطمئنه ارجعی''

اور امام جلال الدین سیوطیؒ درمنثور میں فرماتے ہیں: ''عن ابن عباس فی قوله ارجعی الٰی ربک قال ترد الارواح یوم القیامة فی الاجساد ''یعنی ابن عباس فرماتے ہیں کہ روح کو جو ''ارجعی الٰی ربک'' خطاب ہوگا وہ قیامت کے روز ہوگا کہ اپنے اجساد میں داخل ہوکر محشر میں حاضر ہوجائیں۔

اور بھی درمنثور میں یہ روایت ہے: ''عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ثم یطیر الارواح فیومر ان تدخل الاجساد فهو قوله ارجعی الٰی ربک راضیة مرضیه ''یعنی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بھی آیت شریف کا یہی مطلب بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے روز ارواح کو اجساد میں داخل ہونے کا حکم ہوگا اور دیکھو درمنثور میں: ''عن ابی صالح فی قوله ارجعی الٰی ربک قال هذا عند الموت رجوعها الی ربها خروجها من الدنیا فاذا کان یوم القیامة قیل لها ادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ''یعنی ابی صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ارجعی الٰی ربک'' کا خطاب

روح کوموت کے وقت ہوتا ہے اس کا دنیا سے نکلنا رب کی طرف رجوع ہونا ہے اور جب قیامت کا روز ہوگا تو ''ادخلی فی جنتی'' کہا جائے گا۔

اور یہ بھی درمنثور میں ہے: ''عن زید ابن اسلم یایتھا النفس المطمئنہ الایۃ قال بشرت بالجنۃ عند الموت وعند البعث ویوم الجمع'' یعنی زید بن اسلم رضی اللہ عنہ ''یا ایتھا النفس المطمئنہ'' کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یہ خوشخبری روح کو موت کے وقت اور قیامت کے روز دی جائے گی کہ جب دخول جنت کا وقت ہو، اس وقت روح داخل ہوجائے۔ اس کی ایسی مثال ہے جیسے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وام الذین سعدوا ففی الجنۃ (ھود:۱۰۸)'' یعنی جنتی سعید لوگ ہیں، سب جنت میں ہیں۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ ہر سعید ازلی نزول آیت کے وقت جنت میں چلا گیا تھا۔ بلکہ سعداً کو یہ بشارت ہے کہ جنت میں داخل ہونے کا وقت آجائے گا، اس وقت داخل ہوئیں گے۔

تفسیر نیشاپوری میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود کی قرأت: ''ادخلی فی جسد عبدی'' ہے یعنی قیامت کے روز نفس مطمئنہ کو حکم ہوگا کہ میرے بندے کے جسد میں داخل ہو۔ پس قرآن شریف کی اس آیت کے سیاق سے ظاہر ہے کہ قیامت کے روز ''ادخلی جنتی'' کا خطاب ہوگا۔

مرزا قادیانی نے آیت میں چوری کر کے اپنا مطلب کیا ہے۔ حق تعالیٰ قیامت کا ذکر فرماتا ہے اور مرزا قادیانی نصف آیت کو چھپا کر موت کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مرتے ہی بہشت میں پہنچے۔ اب دنیا میں کیسے آئیں گے۔

دوسری آیت شریف سے مرزا کا استدلال کرنا بھی غیر صحیح ہے۔ آیت شریف: ''قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین'' یہ آیت سورہ یٰسین شریف ۲۶، ۲۷ جزو کی ہے۔ اس میں ایک شخص خاص کا واقعہ بیان کیا ہے: ''وجاء من اقصی المدینۃ رجل یسعی'' سے ''الی قولہ تعالیٰ قیل ادخل الجنۃ'' تک ذکر ہے جس کا ماٰخذ و ماحصل یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اہل انطاکیہ کی طرف اپنے حواریین سے تین شخصوں کو بھیجا تھا کہ ان کو توحید کی دعوت کریں، انہوں نے تینوں کو مار ڈالا۔ اس اثنا میں ایک شخص بزرگ جن کا نام حبیب تھا وہ بھی آئے اور اس قوم کو

نصیحت کر کے اپنا ایمان ظاہر کیا۔ قوم نے ان بزرگ کو بھی شہید کر ڈالا۔ حق تعالیٰ نے اس بزرگ کا حال بیان فرمایا ہے: ''قیل ادخل الجنة قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین ''یعنی اس شخص سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو۔ اس نے کہا کاش میری قوم جانتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور عزت دی۔

وقوعہ تو یہ ہے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جانے کا حال بیان کرنا مقصود ہوتا تو ''ادخلناہ فی الجنة'' ارشاد ہوتا۔ یعنی ہم نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ پروردگار عالم کو اس کی جانبازی کے معاوضہ میں اپنے فضل وعطاء کا بیان کرنا مقصود ہے، سو وہ بیان کیا گیا۔ فن بلاغت میں بلاغت کے معنی یہ لکھتے ہیں کہ کلام مقتضاء حال کے موافق ہو۔ کتاب التلخیص میں مرقوم ہے ''البلاغت فی الکلام مطابقة لمقتضی الحال مع فصاحة'' پس اگر وہ بزرگ جنت میں داخل کئے گئے ہوتے تو مقتضاء حال لفظ ادخلناہ آتا نہ کہ ''قیل ادخل الجنة'' اور جب قیل ادخل ارشاد ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ صرف بشارت مقصود تھی ورنہ کلام مطابق مقتضاء حال نہ ہوگا اور حالاں کہ یہ کلام الٰہی میں محال ہے۔ اگر اس جگہ یہ کہا جائے کہ حق تعالیٰ کا فرمانا بھی دخول جنت کے لئے کافی ہے تو ہم کہیں گے کہ لفظ ''قیل ادخل'' سے دو احتمال پیدا ہوتے ہیں ایک فوراً داخل ہو جانا، دوسرا وقت معین پر۔ یعنی قیامت کے روز داخل ہونے کی بشارت اس صورت میں وہ احتمال لینا جو مخالف قرآن ہے ہرگز جائز نہیں۔ پھر ایسا احتمال پہلو اختیار کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ صاف ارشاد ہو جاتا کہ ہم نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

غرض اس آیت سے بھی مرزا قادیانی کا مطلب ظاہر نہیں ہوتا اور آیت شریف تیسری جس سے مرزا قادیانی کا استدلال ہے: ''ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاءٌ عند ربھم (ال عمران: ۱۶۹) ''یعنی شہیدوں کو مردہ مت سمجھو وہ اللہ کے پاس زندہ ہیں۔ اس آیت شریف میں تو جنت کا نام بھی نہیں۔ ''عند ربھم'' سے مراد لی جائے تو فرشتے بھی آپ کے پاس زندہ اور پھر وہ دنیا میں بھی آتے ہیں۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے رب کے پاس ہیں، فرشتوں کی طرح وہ بھی زمین پر اتر آئیں تو کون

مانع اور قرب ربی کے واسطے نہ آسمانوں کی ضرورت نہ جنت کی۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے: ''ونحن اقرب الیه من حبل الورید'' میں شہ رگ سے زیادہ زیادہ بندے کے قریب ہوں۔ پس دخول جنت روز قیامت ہوگا۔

اور حضرت پرنور ﷺ نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہے: ''اخرج النسائی والحاکم وابن حبان عن ابی هریرة وابی سعید رضی اللہ عنہم ان النبی ﷺ قال مامن عبد یصلی الصلوٰة الخمس ویصوم رمضان ویخرج الزکوٰة ویجتنب الکبائر السبع الّا فتحت له ابواب الجنة الثمانیة یوم القیامة'' یعنی فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو شخص پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ دے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچے تو قیامت کے روز اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھولے جائیں گے۔

اب خلیل احمد مرزائی ہمیں بتلائیں کہ مرزا قادیانی کی دلیلیں کس طرح صحیح ہیں۔ ہم نے آیات قرآن کے سیاق اور اقوال مفسرین سے معلوم کرادیا کہ جو مطلب کلام الٰہی کا ہے، قادیانی صاحب نے اس کے غیر سمجھایا اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر زبردستی اپنا مطلب بنانا چاہا ہے۔ واقعات حشر، مسئلہ معراج، ظہور قدرت یعنی مردوزن کا زندہ ہونا۔ اس پر جتنے دلائل احادیث ونصوص وارد ہیں سب پر قادیانی نے حملے کئے ہیں اور اپنی من گھڑت ولایعنی تفسیر کے دھندہ میں تمامی مفسر وجملہ محدثین کو غلط فہم وجاہل بناڈالا ہے۔

قرآن مجید میں ارمیا علیہ السلام یا عزیر علیہ السلام کا قصہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کی روح قبض کرائی اور سو برس مردہ رکھنے کے بعد زندہ کیا۔ اس پر بھی مرزا قادیانی نے ائمہ مفسرین اور جملہ محدثین کے خلاف زہر اگلا ہے۔ اس قصہ کے متعلق (ازالہ اوہام ص۳۵۲، خزائن ج۳ ص۲۸۰) میں لکھتے ہیں: ''قصہ صحیح نہ ہو عزیر نبی کی نسبت قرآن میں ہے۔'' اس بات کے مخالف نہیں کیوں کہ لغت میں موت کے معنی نوم وغشی بھی آیا ہے دیکھو قاموس اور جو عزیر کے قصہ میں ہڈیوں پر گوشت چڑھانے کا ذکر ہے وہ حقیقت میں ایک الگ بیان ہے جس میں یہ بتلانا منظور ہے کہ رحم میں خدا تعالیٰ ایک مردہ کو زندہ کرتا ہے اور اس کی ہڈیوں پر گوشت چڑھاتا ہے اور پھر اس میں جان ڈالتا ہے ماسواء اس کے کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں

ہوسکتا کہ عزیر دوبارہ زندہ ہوکر پھر بھی فوت ہوا۔ پس اس صاف ثابت ہوتا ہے کہ عزیر کی زندگی دوم دنیوی نہیں تھی ورنہ اس کے بعد ضرور اس کی موت کا ذکر ہوتا۔'' اس منصوصہ ومعقولہ قصہ کے متعلق اجماع امت کے خلاف قادیانی صاحب اپنی من مانی تفسیر کررہے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں ہوسکتا کہ عزیر دوبارہ زندہ ہوکر پھر بھی فوت ہوا، اور خدا تعالیٰ نے جو عزیر علیہ السلام کو مردہ بنا کر پھر ان کی ہڈیوں پر گوشت چڑھایا اور اس کو رحم مادر کے نشو ونما سے تعبیر دے رہے ہیں۔

یہ قصہ قرآن شریف کے تیسرے پارہ میں ہے: ''**او کالذی مرّ علٰی قریة**'' سے تا ''**علٰی کل شئ قدیر** (البقرۃ: ۲۵۹)'' مضمون اس آیت شریف کا جو حدیث شریف سے ثابت ہے جس کو علامہ جریر نے اپنی تفسیر میں اور امام سیوطی نے درمنثور میں اور دوسرے مفسرین نے ذکر کیا ہے یہ ہے اور سیاق وسباق سے بھی ظاہر ہے جب بیت المقدس میں بنی اسرائیل کے نوخیز وجدید خیال کے لوگ خدا ورسول سے بے خوف ہوگئے اور فسق وفجور زیادہ بڑھ گیا تو ارمیا علیہ السلام پر وحی ہوئی کہ اب یہ بستی غارت ویران کردی جائے گی۔ بخت نصر نے اس پر چڑھائی کی اور قتل عام کرکر اس کو تباہ کیا اور تمام بستی کو بربادی سے ایک تودہ خاک بنادیا۔ ارمیا علیہ السلام وہاں سے جاتے ہوئے کسی پہاڑ کے کنارے کھڑے ہوگئے اور کمال افسوس سے کہنے لگے۔ اب یہ بستی کہاں آباد ہوتی ہے۔ ''**کما قال اللہ تعالٰی او کالذی مرّ علٰی قریة وھی خاویة علٰی عروشھا قال انّٰی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا**'' اور ایک روایت یہ ہے کہ عزیر علیہ السلام کا اس پر گزر ہوا اور انہوں نے یہ کلمہ فرمائے۔

اس پر منظور الٰہی یہ ہوا کہ اپنے نبی کا استبعاد دفع فرمائے ملک الموت کو حکم ہوا کہ ان کی روح قبض کرلے، اس کو ارشاد ہوا: ''**فاماتہ اللہ**'' پس اس پر موت طاری ہوگئی اور لاشہ ان کا وہیں پڑا رہا یہاں تک کہ جب ستر برس گزرے تو کسی بادشاہ کو حکم ہوا کہ بیت المقدس کو پھر آباد کرے۔ چنانچہ تیسرے سال میں وہ بالکل آباد ہوگیا سو برس ہونے پر خدا نے ان کو زندہ کیا۔ ''**کما قال اللہ تعالٰی مائة عام ثم بعثہ**'' اور زندہ ایسے طور پر کئے گئے کہ جو شبہ ان کا پڑا تھا اس کا جواب ہوگیا کہ پہلے آنکھیں بنائیں گئیں اور اوّل جس پر نظر پڑی وہ بیت المقدس تھا جس کی آبادی کو نبی علیہ السلام محال سمجھتے تھے دیکھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ آباد

وخوش نما ہو گیا۔ اب باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ کتنے روز رہے: ''کما قال اللہ تعالیٰ کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم '' جواب میں عزیر علیہ السلام کہتے ہیں ایک روز یا اس سے کم بھی۔ ارشاد ہوا: ''بل لبثت مائة عام '' بلکہ سو برس گزر چکے۔ اللہ پاک نے اپنی قدرت دکھلا دی اور عزیر علیہ السلام جب مکان پر پہنچے تو ان کے پوتے بوڑھے تھے اور عزیر علیہ السلام کی عمر اتنی ہی تھی جو وقت روح قبض ہونے کے تھی۔

اس واقعہ کے متعلق حضرت عبداللہ ابن عباس کی روایت ہے: ''قال ابن عباس فکان کما قال اللہ ولیجعلک آیة للناس یعنی لبنی اسرائیل وذلک انه یجلس مع بنی بینه وهم شیوخ وهو شباب لانه کان مات وهو ابن اربعین سنة فبعث اللہ شاباً کهیئة یوم مات '' مختصراً جب عزیر علیہ السلام مجلس میں اپنے پوتوں کے ساتھ بیٹھتے تو حق تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ ہوتا کہ دادا تو چالیس برس کے اور پوتے سو سو برس کے۔ اس واقعہ پر بہت سی حدیثیں شاہد ہیں۔

ابن المنذر اور بیہقی اور شعب الایمان وغیرہ میں تصریحاً موجود ہیں: ''اخرج عبداللہ وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم وصححه والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی قوله تعالیٰ او کالّذی مرّ علیٰ قریة الیٰ ان قال فاماته اللہ مائة عام ثم بعثه فاوّل ما خلق اللہ منه عیناه فجعل ینظر الیٰ عظامه الحدیث''

''واخرج الحق بن بشیر وابن عساکر من طریق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وکعب والحسن ووهب رضی اللہ عنہم فقال انّی یحیی هذه اللہ بعد موتها فلم یشک وانّ اللہ یجعلها ولکن قالها تعجباً فبعث اللہ ملک الموت فقبض روحه فاماته اللہ مائة عام الحدیث'' حضرت علی اور ابن عباس اور کعب اور حسن اور وہب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں وہ نبی حقیقتاً مر گئے تھے جن کی روح ملک الموت نے قبض کی اور پہلے ان کی آنکھوں میں جان آئی جن سے وہ پوشیدہ ہڈیوں کو دیکھ رہے تھے۔ سوا ان کے اور بھی روایتیں اسی مضمون کی ہیں جب کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس وغیرہ اکابر صحابہ اور تابعین جب ان کی حقیقی موت کے بعد زندہ ہونے کے قائل ہیں اور صراحۃً قرآن

شریف میں بھی ان کی موت کا ذکر موجود ہے تو قادیانی صاحب کا اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد خدائی سے جدائی چنا حماقت وخیانت نہیں تو کیا ہے۔

اب خلیل احمد مرزائی کو اگر کچھ غیرت اور مذہبی جثہ ہے اور اپنے گروہ کے سچے چیلے ہیں تو ان کی تقریر پر روشنی ڈالیں اور ہمیں بتلائیں کہ ان کے دعوے کس آیات وحدیث کے مطابق ہیں اور جو آیات واحادیث وتفسیر کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے جواب دیں اور ان مفسرین کے اقوال کے خلاف جو وہ قرآن کی تفسیر پڑھ رہے ہیں کن مفسرین نے اس کو بیان کیا ہے۔ بس ہماری طرف سے ان کو تحریک مباحثہ ومناظرہ ہے کہ وہ تاریخ مقرر کر کے ایک مجمع عام میں ان اعتراضات کو اٹھاویں اور جو کچھ ہم سے وہ سننا چاہتے ہیں سنیں۔

ان شاء اللہ! آئندہ تحریر پر ہم لفظ توفی اور لفظ امات اللہ سے بحث کریں گے جو متوفیک اور اماتہ اللہ انہی کی تفسیر سمجھنے پر مسیح علیہ السلام کی حیات وممات کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے ہم اوّل اس کو بیان کر کے عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ورفع ہونے اور زندہ رہنا ثابت کریں گے۔ اب مرزائی صاحب کے ان فقروں کا جواب بھی تشہیر وتسطیر ہے جو انہوں نے ''مفید روزگار'' ۱۹/صفر ۱۳۳۷ھ میں تحریر کئے ہیں۔

فطرتاً ایسا ہے کہ مرزائی صاحبان اکثر بھولے اور نادان یا دوسرے لفظوں میں عقل و سمجھ سے بالکل مفلس ونادار ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ان صاحبوں کا مذہب ایک تماشا ہے ایسے ہی تحریر بھی نرالی ہی ہوتی ہے۔ میاں خلیل احمد نے اشتہار واجب الاظہار ملاحظہ کیا، رسالہ صیانۃ الایمان پڑھا، ہمارا نام پتہ تحریر تقریر سب کو بغور جان کر بھی لکھتے ہیں (بمبئی میں معلوم نہیں مولوی عبدالغفار صاحب کون بزرگ ہیں) افسوس کہ مرزا قادیانی سے پڑھ کر بھی جاہل مرکب ہی رہے۔ آپ کا آغاز سخن جملہ استفہامیہ سے اور طرز تحریر آپ کی لیاقت کا بیّن ثبوت دے رہا ہے۔ ہم کو جاننے کے لئے مرزائی صاحب کا اخبار میں چیخ وپکار کرنا کہ مولوی صاحب کون ہیں؟ یہ بھی ایک طرفہ ہے۔ سلامتی سے مرزائی صاحب تو ایسے گرو کے چیلے ہیں جو خدا سے جب چاہتے تھے باتیں کر لیتے تھے اور ان کا خدا بھی منہ سے پردہ اٹھا کر ان سے ٹھٹھہ کرتا تھا جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے۔ پھر خلیل احمد بھی اسی خاندان کے خاندانی ہیں کم از کم خدا دور ہی سے ان سے باتیں کر لیتا ہوگا۔ جس کے پیر سے خدا ٹھٹھہ کرے، اس کے مرید سے جبرئیل ضرور

ٹھٹھہ کر لیتے ہوں گے۔ خلیل احمد کو الہام یا کشف سے یا کسی فرشتہ ہی سے پوچھ لینا تھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یادش بخیر غلام احمد صاحب نے آپ کو کوئی مرتبہ نہیں بخشا اور آپ کو اپنے مذہب کا ایک اجرتی دلاّل ہی رکھنا پسند کیا۔ مرزائی صاحب آپ کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ ہم کون ہیں اور اگر بہت جلدی ہے تو آپ خواجہ کمال الدین جو آپ کے من وجہ ہم مشرب ہیں، ان سے پوچھیں وہ بتلائیں گے وہ حیدر آباد میں رہ کر ہم کو جان چکے ہیں۔

مرزائی خلیل صاحب رقم طراز ہیں (ہمیں امید ہو چلی تھی کہ اب کوئی عالم ضرور اٹھے گا اور ضرور باقاعدہ مباحثہ کرے گا) مرزائی صاحب آپ کی بھی وہ مثل ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات۔ کہاں علماء اسلام اور آپ۔ پھر اس پر یہ تعلّی کہ مناظرہ ومباحثہ۔ کون سی ادّق وباریک بات آپ نے ایجاد کی ہے جس کو سمجھانا چاہتے ہیں۔ آپ جن عقائد کو پھیلا رہے ہیں وہ تو وہی عقائد ہیں جو مرزا قادیانی براہین احمدیہ اور ازالہ اوہام میں لکھ چکے ہیں۔ جس کے جوابات سینکڑوں دفعہ مباحثوں میں ہو گئے۔ آپ کے عقائد کی دلیلوں میں قرآن شریف کی تحریف ہے۔ معنی میں تغیر وتبدل ہے جو کفر ہے، سینکڑوں احادیث نبوی ﷺ کا بطلان ہے جو فسق ومعصیت ہے۔ علماء اسلام نے مرزا قادیانی کو ان کے ڈیرہ پر جا کر قائل کر دیا، سمجھا دیا، بتلا دیا۔ مگر وہ اپنی ضد پر رہے۔ آخر ملت ایمانی اور شریعت سلطانی نے حکم دے دیا کہ یہ فرقہ خارج از اسلام ہے۔ یہ معاملے ہزاروں بار طے ہو چکے۔ پھر آپ اپنی علیحدہ ہی گت پھر رہے ہیں۔ آپ کے عقائد کے کیا اصول ہیں، کس کتاب پر ایمان ہے اور کس تفسیر پر اعتماد۔ آپ کا مذہب بالکل ایسا ہے، کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

علمائے دہلی، علمائے بریلی، علماء پنجاب، علماء بنگالہ اور ہند بھر کے علماء سفر کر کے گئے۔ مرزا قادیانی سے مباحثہ کرنے کے لئے دنوں پڑے رہے اسی انتظار میں کہ مرزا قادیانی آج مباحثہ کریں گے، کل مناظرہ کریں گے اور مرزا قادیانی کی یہ کیفیت کہ کبھی وہ اپنی بنائی ہوئی لاٹ ٹاور پر وحی کے منتظر رہتے، کبھی معلوم ہوتا کہ مرزا قادیانی کلاک ٹاور پر اپنے خدا سے باتیں کر رہے ہیں۔ بیچارے علماء پریشان ہو جاتے۔ اگر کسی وقت غیرت دلانے سے حمیّت ظاہری نے زبردستی مرزا قادیانی کو کھینچ بلایا تو بفضلہٖ تعالیٰ مرزا قادیانی کو ہر طرح قائل کر دیا۔

مولوی عبدالحق صاحب سے مباحثہ ہوا، مرزا قادیانی قائل ہوئے، دو روز کی مہلت مانگی اس کے بعد اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور حکیم نورالدین کو مناظرہ کے لئے بھیج دیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ میں ذلیل ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مباحثہ ہوا۔ مرزا قادیانی قائل وحقیر ہوئے۔ علماء ندوہ نے بخوبی جواب دے کر مرزا قادیانی کی تسکین کردی۔ مسٹر کلارک کے مقابلہ میں بند ہوئے۔ پیر مہر علی شاہ کے مقابلہ سے بھاگے۔ سید جماعت علی شاہ کے مقابلہ میں دوبار گریز کیا۔ آخر کہاں تک علماء نے بھی صبر کیا کہ مرزائی جماعت سنبھالی نہیں سنبھلی ''خسر الدنیا والآخرہ'' آخر جہنم بھی تو ''ھل من مزید'' پکارے گی، اس کا پیٹ بھرا ہی جاوے گا۔ پھر اسی جماعت کے آپ بھی ایک اجرتی نقال ہیں اور اجرتی نقالوں کی غرض تلاش حق بہت کم ہوتی ہے۔ نام ونمود کے بندے ہوتے ہیں۔ جہاں کسی ادنیٰ شخص نے بھی آپ سے کچھ گفتگو کی اور آپ نے پنجاب بھر میں غل مچا دیا، اشتہار واخبار دوڑائے کہ ہم ایسے ہیں کہ ہمارا فلاں مولوی صاحب سے مباحثہ ہوا۔ ایسی صورت میں علماء ملت کو کیا غرض جو اپنی توہین اور خواہ مخواہ بلا نتیجہ آپ کی رفعت لایعنی کے محرک ہوں۔ آپ کے بزرگ غلام احمد قادیانی، حکیم نورالدین، خلیفہ عبدالکریم صاحبان سے بہت مباحثہ ہو چکے جو علماء اسلام بمبئی میں تشریف لاتے ہیں، ان کی ہرگز یہ شان نہیں جو وہ ایسے ایرے غیر نتھو خیروں سے مباحثہ ومناظرہ کرتے پھریں۔

یہ آپ کا خیال بالکل غلط ہے، آپ کے سمجھانے کے لئے تو بمبئی شہر ناٹکوں کے منشی محشر صاحب، منشی نور محمد ہی کافی ہیں جو آپ کو اچھی طرح نچا سکتے ہیں اور ان شاء اللہ! اب یہ فقیر ہی آپ کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ پس مرزائی صاحب بس آپ اپنے ہوش درست کیجئے اور اپنے آپ کو علماء اسلام سے دور رکھئے اور سوچ سمجھ کر منہ سے بات نکالئے اور بھی آپ کا ارشاد ہوا ہے (مولوی عبدالغفار صاحب نے مولوی کا نام پاکر بھی جو ناشائستہ طرز اختیار کیا ہے وہ ان کو مبارک ہو، ان کے غیر مہذبانہ اور دلخراش الفاظ کو ہم جواز بحد کرتے ہیں)

خلیل احمد صاحب اس قدر خفگی کیوں؟ ناشائستہ اور غیر مہذبانہ ہماری کون سی بات آپ کے ملاحظہ میں آئی۔ کیا سچ اور حق کا نام آپ نے غیر مہذب رکھا ہے۔ صیانۃ الایمان کا طرز تحریر کیا آپ کے بزرگ مرزا قادیانی سے بھی غیر مہذب وارذل ہے۔ مرزا قادیانی نے تو علماء کی شان میں ایسے کریہہ وبدالفاظ استعمال کئے ہیں کہ: ''الحذر والامان''

(ازالہ اوہام ص۷۲۲ تا ۷۲۴ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۴۸۹، ۴۹۰) میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ بجز بدچلنی اور فسق و فجور کے اسلام کے رئیسوں کو کچھ یاد نہ تھا۔ جس کا اثر عوام پر بہت پڑ گیا تھا۔ انہی ایام میں انہوں نے ایک ناجائز اور ناگوار طریقے سے سرکار انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رغبت ہونے کے مقابلہ کیا۔ جو حرام و معصیت اور کبیرہ اور سخت مکروہ تھا۔ اس وقت کے مولوی کیسے تھے جن میں نہ عقل تھی نہ رحم۔ انہوں نے قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کیا۔''

لیجئے مرزائی صاحب! آپ اپنے گرو صاحب کا اخلاق ملاحظہ کیجئے۔ جب خدا کا برگزیدہ مور بھٹیاروں، کنجروں کی مانند گالیاں بکے تو پھر بقول آپ کے (محرمی علماء) ان سے آپ کو اس قدر شکوہ کیوں اور خدا کے فضل سے کسی مولوی صاحب کا طرز کلام ایسا نہیں جیسا قادیانی مرزا کا۔ اب ذرا انصاف سے ارشاد ہو کہ صیانۃ الایمان میں کیا اس سے زیادہ غیر مہذب الفاظ ہیں جو آپ اپنے کپڑے پھاڑ کر کھال سے باہر نکل پڑے اور اس قدر واویلا کرنے لگے اور اپنے گرو کی فحش بکواس کو آپ نے نظر انداز کر دیا۔ آپ کو اپنے پیر کی بداخلاقی و بدلگامی معلوم کرنی ہو تو کتاب ازالہ اوہام اور عصاء موسیٰ تالیف منشی الٰہی بخش اور کتاب مسیح الدجال ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم کی ہے، ملاحظہ کیجئے کہ علماء کی شان میں کیسی بیہودہ گفتگو کی ہے۔

تحریر فرمایا گیا ہے (مولوی صاحب نے عجیب و غریب سیمرغ اور بکاؤلی کا پھول یاد دلایا ہے اور فسانہ سنایا ہے وغیرہ وغیرہ) مرزا قادیانی کا امام زماں بننا اور مسیح موعود بھی کہلانا اور پھر خود کو کرشنا جی کا اعلان کرانا گویا ایک بھان متی کا تماشا ہے اور خیالی فسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اس لئے ہم نے مرزا قادیانی کا قصہ بتاتے ہوئے بکاؤلی اور عجیب مرغ یاد دلایا ہے اور چوں کہ مرزا قادیانی کا فسانہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ بس ہمارا بھی فسانہ گوئی کا سلسلہ باقی ہے۔ قادیانی صاحب اپنے فسانہ کے تکملہ کے واسطے اپنے گلفام یعنی فرزند کو متعین کر گئے ہیں۔ بقول (آنکہ پدر نکرد پسر تمام کرد) اب کذب و افترا کے پلیٹ فارم یا سٹیج پر آپ جیسے سیاہ دیو اور صاحبزادہ گلفام ایکٹ کریں گے اور کرشمہ دکھائیں گے تو ہم پھر اندر سبھا اور چراغ الہ دین کے فسانہ بھی ضرور سنائیں گے۔ جلدی مت کیجئے دیر آید درست آید، تحریر ہوا ہے۔ (مسیح علیہ السلام کا جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت کریں)

خلیل احمد آپ مجھے معاف کریں میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ بالکل ناواقف اور کورے رنگروٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اصول مناظرہ سے بھی آپ بے علم ہیں جو خود آپ مدعی ہی بن رہے ہیں اور دلائل کے طالب ہم سے ہو رہے ہیں۔ ہم نے صرف احادیث نبوی بتلائیں کہ تمام اخبار مقدسہ عیسیٰ علیہ السلام کے منارہ دمشق سے مہدی علیہ السلام کے وقت میں اترنے پر گواہ وصادق ہیں اور وہ احادیث معہ حوالہ کتب رسالہ میں لکھ دی۔ آپ مدعی بنے کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا، آچکا تھا۔ وہ غلام احمد قادیانی ہیں اور عیسیٰ فوت ہوگیا۔ آپ کو چاہئے تھا کہ مسیح کے نہ آنے اور مرزا قادیانی کے مسیح ہونے پر کچھ دلائل تو پیش کرتے، کوئی آیت ایک دو حدیث تو لاتے۔ احادیث نبوی جو مسیح کے بارے میں وارد ہیں قادیانی مسیح کو اس کا مصداق ثابت کرتے۔ آپ نے تو کچھ بھی دلیل نہ پیش کی، الٹا اور ہم کو حکم صادر کر دیا کہ اسی اخبار میں آیات قرآنی اور احادیث سے دلیلیں لاؤ۔

اسی لیاقت ومتانت پر ایسے لمبے چوڑے دعوے اور علماء اسلام سے مباحثہ؟ آپ لوگوں کی ایسی ہی بے انصافانہ روش سے ہم کو نفرت ہے۔ دعویٰ کرتے وقت تو یہ تعلّی کہ چوتھے آسمان پر پہنچ جائیں اور دلیل لاتے وقت اسفل السافلین میں دھنس جائیں۔ صیانۃ الایمان میں مہدی علیہ السلام کا بنی فاطمہ سے ہونا اور مسیح علیہ السلام کا دو فرشتوں کے بازوؤں پر منارہ سے نزول فرمانا بخاری ومسلم کی ان احادیث کا جو صیانۃ الایمان میں درج ہیں۔ مفہوم ماحاصل شائع کرتے اور دیگر روایات ثقات سے قادیانی مرزا کی مسیحیت بتلا کر مسلمانان بمبئی کو مرہون منت بناتے۔ آپ نے ان تمام باتوں میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔ میرے نزدیک تو آپ صیانۃ الایمان کو سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔

ایسی حالت میں آپ کے سامنے دلائل پیش کرنا گویا بھینس کے سامنے بین بجانا ہے یا اندھے کے سامنے روکر نین گوانا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ رسالہ صیانۃ الایمان سے متلاشی حق انسانوں کو کامل نفع پہنچا اور ہمارے احباب مومن جن کو آپ نے دھوکہ دے کر اپنا ہم مشرب بنا لیا تھا۔ بخاری ومسلم شریف کی حدیثوں کو پڑھ کر کلام رسول اللہ کی برکت سے ایسے فائز المرام ہوئے کہ آپ کے عقائد باطلہ کو لبادہ کی مانند گٹر میں پھینک دیا اور نبی آخر الزمان کے سچے امتی وخاتم النّبیین کے حقیقی شیدائی بن گئے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم افضل التحیۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین)

آپ کی ملت فرعونی کے لئے صیانۃ الایمان عصاء موسیٰ بن گیا۔ آپ نے نہیں دیکھا اخبار مفید روزگار کا وہی صفحہ جس پر آپ کا اشتہار معیار الاخبار شائع ہوا۔ اسی پر منقش ومعمور ہوتا ہے (ایک مرزائی سنی ہوگیا) آپ کی مکّاری سے چھٹکارا پانے پر لاکھوں لاکھ حمد خدا ادا کر رہا ہے۔ آپ کے دھوکہ پر کیوں نہ افسوس آئے اور کیوں نہ آپ کو ہٹ دھرم کہا جائے کہ جو اوراق کلام الٰہی اور اخبار رسالت پناہی سے مزیّن ہوں اس کو آپ مضحکہ خیزی کا ذخیرہ سمجھیں اور تالیاں بجانے سے تعبیر کریں:

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش برہمہ آفاق زد

آپ کی طرح جن کے دماغ ماؤف اور دیدے بے پٹیم نہیں ہوئے ہیں وہ صیانۃ الایمان سے ممتع ہوں گے اور ان اوراق کو حرز جان بنائیں گے، نفع اٹھائیں گے اور بے انصاف مرزائی جل جل کے مرجائیں گے۔ ''گر نہ بیند بروز شب شپرہ چشم چشمہ آفتاب راچہ گناہ''

مرزائی صاحب نے تحریر کیا ہے: ''حضرت مرز غلام احمد صاحب قادیانی نے آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ اور تواریخ مستندہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مانند دیگر انبیاء کے وفات پا گئے اور اللہ تعالیٰ کسی نبی کو موت سے بچاتا تو اس کے حق دار سید البشر وافضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے جس مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی وہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہے، بوجہ مماثلت اس کا نام ابن مریم رکھا گیا ہے اور خود آں جناب سرور کائنات نے اس کو نبی کہا ہے۔ اس کی نبوت اپنی نہیں ہے بلکہ آنحضرت ﷺ ہی کی نبوت ہے۔''

واہ مرزا قادیانی شاباش بازی جیت گئے۔ کیوں کہ دعوے کے ساتھ دو چار من دلیلیں بھی پیش کر دی، پھر آپ کے گرو نے معقول فیصلہ بھی کر دیا کہ موت سے بچنے کی بزرگی سید البشر ہی کو مل سکتی ہے نہ کہ عیسیٰ ابن مریم کو ''ہر گز نہ ہوئے مغز سخن سے آگاہ'' لاحول ولا قوۃ الّا باللہ! کیوں مرزائی صاحب وہ بے مثل معجزہ اور اظہار قدرت کا نادر طرفہ جس کی نسبت حق جل وعلا کا ارشاد کہ: ''ولنجعله ایت للناس و رحمة منا (مریم: ۲۱)'' مسیح کو بغیر باپ کے بطن مادر سے پیدا کرنا اور عالم تکوین میں باری تعالیٰ کا اس کو اپنی نشانی اور

رحمت قرار دینا یہ تو حیات ورفعت سے عجیب و بالاتر ہے۔ پھر خوارق عجیبہ کا مسیح علیہ السلام کو ملنے کا کیا حق ہے۔ سید البشر افضل الانبیاء تو ابن عبدالمطلب کے ہاں رونق افروز ہوں اور خدائے قدیر کی قدرت نادرہ کے مسیح علیہ السلام مظہر و مورد بن جائیں۔

یہ کیوں ہوا؟ اس میں شبہ نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کو گدھ کی طرح بہت دور کی سوجھتی تھی۔ مگر کبھی گدھ گوشت کے دھوکہ میں سڑے ہوئے غلیظ کیڑے کو بھی گوشت سمجھ لیتا ہے اور جھپٹہ لگا لیتا ہے۔ مرزا قادیانی بھی انٹ کے سنٹ جھپٹہ لگا دیتے تھے اور ایک دلیل بنا کر تائید میں پیش کر دیتے تھے اور یہ جو ارشاد ہوا ہے کہ خود آنجناب سرور کائنات نے (غلام احمد) کو نبی کہا ہے۔ غلط اور صریح جھوٹ ہے۔ اگر مرزائی صاحب آپ فرمان نبوی ہم کو بتلاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قادیانی صاحب کو نبی کہا ہے تو پھر جھگڑا کیا ہے۔ ساری دنیا اسلام آپ کے عقائد کو سر پر رکھنے کو تیار ہے۔ اس پر آشوب وقت میں ہزار ہا نظریں مہدی علیہ السلام اور مسیح کی تلاش میں ٹکٹکی لگائے منتظر ہیں اور جب کہ گھر بیٹھے مسیح تشریف لے آئیں تو سبحان اللہ نور علی نور کون شقی ازلی ہے جو فرمان نبوی سے سر مو تفاوت کرے گا۔ ایک دو حدیثیں ہم کو بتلا دیجئے جس کے مصداق قادیانی مسیح ہوں۔ پس چشم ما روشن دل ما شاد۔ تا زیست آپ کے ممنون منت رہیں گے۔ صحاح ستہ کتب احادیث اپنے پاس ہیں آکر بتلا دیجئے یا بذریعہ اعلان آگاہی کر دیجئے۔ لیجئے فیصلہ ہو گیا۔ میں اور میری طرح ہزار ہا مسلمان مسیح سے ملنے کے مشتاق ہیں۔ آپ تاریخ مقرر کر کر مجمع عام میں احادیث نبوی کا مصداق مرزا کو یہ بتلائیں اور اسی مجمع میں ہم بھی حاضر ہو کر آپ کو حقیقی اور سچا مسیح بتلائیں گے۔ پھر آپ کے دل میں ارمان یہی کہ کوئی ہم سے مباحثہ کرے ہم ہر وقت آپ کے واسطے تیار ہیں۔

تحریر ہوا ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی (غلام احمد کی) نبوت ہے اور ظل ہے اور آپ کا ماتحت ہے) مرزائی صاحب آپ نے کچھ ظل کی تعریف بھی تو ارقام فرمائی ہوتی کہ ظل کس کو کہتے، میں کہتا ہوں کہ وہ تمام علماء امت جو کتاب اللہ اور فرمان رسول اللہ کی اشاعت اور دین محمدی کی ہدایت کر رہے ہیں وہ سب ماتحت اور حضور کے ظل ہیں۔ پھر آپ کے مرزا قادیانی کی کیا خصوصیت۔ کیا آپ کے نزدیک ظل اسے کہتے ہیں جو کتاب اللہ کے خلاف مسلک بنائے، کتاب آسمانی کے مطالب میں الحاد کرے، معنی میں تغیر و تبدل کرے۔

حدیثوں کا بطلان کرے۔ ائمہ دین اور اجماع کے خلاف باتیں تراشے۔ مرزا قادیانی کا مذہب ہے کہ آدمی مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر تخت رب العالمین بھی اتر آئے تو وہ حصار جنت سے حساب وکتاب کے واسطے بھی باہر نہ نکلے گا۔ کلام الٰہی کی یہ تعلیم کہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں روز حساب داخل ہوں گے اور قیامت تک ان کا ٹھکانہ قبر میں دکھایا جاتا ہے۔ دیکھو آیت شریف: ''**النّار یعرضون علیها غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب** (المؤمن: ۴۶)'' یعنی دکھلاتے ہیں ان کو صبح وشام دوزخ کی آگ اور قیامت کے روز کہا جائے گا کہ فرعون کے لوگوں کو داخل کردو سخت عذاب میں۔

اور بخاری شریف میں ہے: ''**عن عبدالله ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مات احدکم فانه یعرض علیه مقعده بالغداة العشی فان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان کان من اهل النار فمن اهل النار**'' یعنی جب کوئی مرجاتا ہے تو خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی اس کا مقام صبح شام اس کو دکھلایا جاتا ہے۔ یہ آیت وحدیث اس بات پر دلیل قطعی ہے کہ ہر شخص اپنی قبر میں رہتا ہے اور وہیں اپنا مقام دیکھا کرتا ہے۔ اس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ مرزا قادیانی کا مذہب آیت شریف اور حدیث کے صریح خلاف ہے اور مرزا قادیانی کا مذہب ہے کہ مردے کبھی زندہ نہیں ہوتے۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے سینکڑوں مردوں کو زندہ کر دکھایا اور دیگر انبیاء مثل عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں سے مردوں کا جی اٹھنا اور اس امت کے اولیاء کرام کے خوارق اور دعا سے خدا نے مردوں کو زندہ کر دیا ہے۔

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ملا علی قاری نے شرح شفا میں امام بیہقی سے اس روایت کو نقل کیا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دعوت اسلام کی اس نے کہا آپ میری مردہ بیٹی کو زندہ کردو گے تو میں ایمان لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا اس کی قبر کہاں ہے؟ اس نے قبر دکھلا دی حضرت نے اس کی لڑکی کا نام لے کر پکارا اس نے جواب دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے کہ پھر دنیا میں لوٹے اس نے قسم کھا کر کہا کہ یارسول اللہ! میں یہ نہیں چاہتی۔ میں نے خدا کو اپنے ماں باپ سے اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا۔

الفاظ حدیث کے یہ ہیں: ''انّ النبی ﷺ دعا رجلاً الی الاسلام فقال لا اومن بک حتی تحی لی ابنتی فقال النبی ﷺ ارنی قبرها فاراه ایاه فقال النبی ﷺ یا فلانة! فقالت لبیک وسعدیک فقال ﷺ اتحبین ان ترجعی فقالت لا واللہ یارسول اللہ! انی وجدت اللہ خیراً لی من ابوی ووجدت الآخرة خیراً من الدنیا (مواهب ج۲)''

اور بھی حدیث ہے: ''روی ابن عدی وابن ابی الدنیا والبیهقی وابونعیم عن انس قال کنا فی الصفة عند رسول اللہ ﷺ فاتته عجوز عما مهاجرة معها ابن لها قد بلغ فلم یلبث ان اصابه وباء المدینة فمرض ایاماً ثم قبض فغمضه رسول اللہ ﷺ وامره انساً بجهاز فلما اردنا ان نعلمه قال یا انس ائت امه فاعلمها فاعلمتها فجاء ت حتی جلست عند قدمیه فاخذت بهما ثم قالت انی اسلمت الیک طوعاً وخلعت الاوثان زهداً وهاجرت الیک رغبة اللهم لا تشمت عبدة الاوثان ولا تحملنی فی هذا المصیبة مالا طاقة لی یحمله فواللہ ما انقضی کلامها حتی حرّک قدمیه والقی الثوب عن وجهه وطعم وطعمنا معه وعاش حتی قبض النبی ﷺ وهلکت امه (ذکره الزرقانی فی شرح المواهب الدنیه)''

یعنی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے حضور میں حاضر تھے کہ ایک نابینا بڑھیا ہجرت کر کے اپنے جوان فرزند کے ساتھ حاضر خدمت ہوئی۔ تھوڑے روز بعد بڑھیا کا بیٹا دہان سے بیمار ہوا اور چند روز میں انتقال کیا۔ حضرت نے اس کی آنکھیں بند کر کے انس کو اس کی تجہیز وتکفین کا حکم دیا۔ جب ہم نے غسل کا ارادہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اس کی ماں کو خبر کردو۔ چنانچہ سنتے ہی وہ (ضعیفہ) آئی اور اپنے لڑکے کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر دونوں قدموں کو پکڑ کر کہنے لگی: یا اللہ! میں خوشی سے اسلام لائی تھی اور بے رغبتی سے بتوں کو چھوڑ دیا تھا اور کمال رغبت سے تیری طرف ہجرت کی تھی یا اللہ ایسا مت کر کہ بت پرست دشمن ہنسیں اور اس مصیبت میں وہ بار مجھ پر مت ڈال جس کے اٹھانے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہنوز یہ کلام پورا نہ ہوا تھا کہ اس لڑکے (مردہ) نے پاؤں ہلائے اور کپڑا منہ سے

ہٹا دیا اور ہمارے ساتھ اس نے کھانا کھایا اور حضرت کی وفات کے بعد تک زندہ رہا اور اس اثنا میں اس کی ماں بھی انتقال کر گئی۔

درمنثور میں ہے: ''اخرج اسحق بن بشیر وابن عساکر من ظریف عن ابن عباس قال کانت الیھود یجمعون الٰی عیسٰی الٰی ان قال فمر ذات یوم بامرأۃ قاعدہ عند قبر وھی تبکی فسالھا فقالت ماتت ابنۃ لی ولم یکن لی ولد غیرھا فصلی عیسٰی رکعتین ثم نادٰی یا فلانۃ قومی باذن الرحمن فاخرجی فتحرک القبر ثم نادی الثانیۃ فالتصدع القبر ثم نادی الثالثۃ فخرجت وھی تنفض راسھا من التراب الحدیث'' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک عورت پر ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے حال دریافت فرمایا اس نے کہا میری ایک لڑکی تھی جس کے سوا میری کوئی اولاد نہیں وہ مر گئی۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر اس کو پکارا کہ خدا کے حکم سے کھڑی ہو جا اور نکل آ۔ اس کے ساتھ ہی قبر کو حرکت ہوئی۔ پھر دوسری بار پکارا جس سے قبر شق ہوئی پھر تیسری بار پکارنے پر وہ لڑکی سر سے مٹی جھاڑتی ہوئی نکل آئی۔ دیکھو مرزائی صاحب یہ الٰہی قدرت کے نظارے اور خدا کے رسول کے معجزے جن کی خبر صدہا حدیث سے مل رہی ہے۔ ان کا منکر لاکلام بے ایمان ومردود اور سخت سفاک ودجال ہے۔

اب جو مرزا نے اپنا مسلک لکھا ہے کہ مردہ کبھی زندہ نہیں ہوسکتا اور لکھا ہے کہ عیسیٰ کے معجزے عمل مسمریزم سے تھے۔ یہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا انکار اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے خوارق وتصرفات کا بطلان صریح وصاف ہے۔ کیا ایسا ہی کذاب وجاہل ظل رسول ہو کر آنا اسلام کے مقسوم میں لکھا تھا نہیں۔ غلط، اور بالکل غلط۔ آپ کا خیال غلط۔ آپ کا مذہب غلط۔ آپ کا پیر غلط۔ آپ خود غلط۔

محمد عبدالغفار راشد دہلوی

کتبہ مولا بخش طالب علم مدرسہ غوث العلوم تلمیذ جناب مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب کاتب

✡ ✡ ✡

مراق مرزا

مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی

مَا شَاءَ اللّٰہ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

خانہ
13146
2021

مِراقِ مِرزا

حسب فرمائش

جناب مولانا حافظ عبدالغفار صاحب سلفی

امام محمدی مسجد و نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی ۱

ناشر

مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی ۱

فون نمبر ۳۶۰۸۹

قیمت دو آنے تیسرا ایڈیشن

فی سبیل اللہ تقسیم کرنے والوں کے لئے سات روپے کے ایک سو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبیّ بعدہٗ

مرزا قادیانی کو مراق کی بیماری تھی

مرزائے قادیان کے مرض مراق کی نسبت ''اہل حدیث'' میں کئی بار لکھا جا چکا ہے اور اب یہ موضوع پیش یا افتادہ اور فرسودہ خیال کیا جاتا ہے لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ یہ قادیانی دوست اپنے پیغمبر کے متعلق مانتے ہی نہیں کہ وہ مراق ایسے دماغی مرض میں مبتلا تھے۔ اگر انہیں ادھر ادھر سے دلائل دیئے جائیں تو وہ انہیں غلط قرار دیتے ہیں۔ اس لئے آج کی صحبت میں ہم مرزا قادیانی اور ان کے یاران رازداں ہی کی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ مراق جنون و مالیخولیا کی ایک قسم میں گرفتار تھے اور تمام عمر اختلاف دماغ کا لطف اٹھاتے رہے۔

مراق پاگل پن کی ایک قسم ہے

سب سے اوّل اس بات کی ضرورت ہے کہ قارئین کو مراق کی صحیح تعریف سے روشناس کرایا جائے۔ کیونکہ قادیانیوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو مراق مرزا تو مانتا ہے مگر یہ تسلیم نہیں کرتا کہ مراق بھی جنون، مالیخولیا، پاگل پن اور اختلال عقل کی ایک قسم ہے۔ سو ہم اس کی تشریح کسی طبی یا ڈاکٹری کتاب سے کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے کہ ممکن ہے مرزائی دوست اسے بھی درست نہ سمجھیں۔ پس ہم وہی تشریح اور وہی تعریف پیش کرتے ہیں جو قادیانیوں ہی کے لٹریچر میں لکھی گئی ہے۔

چنانچہ رسالہ (ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۲۵ ش ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶) پر مراق کی تعریف یوں کی گئی ہے ''یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احصاء الصدر کو احشاء البطین سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔''

سن لی آپ نے مرزائیوں کی زبانی مراق کی صحیح تعریف جس میں از روئے طب اس مرض کی چار علامات بتائی گئی ہیں:

(۱) دائمی بدہضمی، (۲) اسہال یعنی دست، (۳) تخیل کا بڑھ جانا، (۴) جذبات و خیالات پر قابو نہ رہنا۔

ناظرین میں چونکہ اکثریت غیر طبیبوں کی ہے۔ اس لئے انہیں یہ چاروں علامات مراق یاد رکھنی چاہئیں۔ ان میں سے پہلی علامت ہے بدہضمی جو مراق کے مریض میں دائمی طور پر پائی جاتی ہے اور اس علامت مراق کی تصدیق میں خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

''میرا ہاضمہ اچھا نہ تھا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۸ ص ۶)

دوسری علامت ہے اسہال۔ مرزا قادیانی آنجہانی اس کے ثبوت میں لکھتے ہیں کہ: ''باوجودیکہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔''

(اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۴۰ ص ۶، کالم نمبر ۲، مؤرخہ ۳۱ ؍اکتوبر ۱۹۰۱ء اور کتاب منظور الٰہی ص ۴۹)

تیسری علامت ہے تخیل کا بڑھ جانا۔ یعنی مریض کے خیالات پراگندہ ہو کر اسے دوران سر، دردسر اور اختلال دماغ کی شکایت رہتی ہے۔ اس کی دلیل میں مرزا قادیانی کہتا ہے: ''ہمیشہ سردرد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورے کے ساتھ آتی ہے۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰، ۴۷۱)

''اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰)

چوتھی علامت ہے جذبات وخیالات پر قابو نہ رہنا یعنی مراق کا بیمار ضعف دماغ، خلل دماغ، حمق وغیرہ کے سبب سے اپنے خیالات وجذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ جو بات کرتا ہے بڑھا چڑھا کر اور نہایت مبالغہ سے کرتا ہے۔ چنانچہ خود پیغمبر قادیانی کہتا ہے: ''میرا حافظہ اچھا نہیں تھا۔'' (حاشیہ نسیم دعوت ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۹)

پھر فرماتے ہیں: ''مجھے ضعف دماغ سے سخت سے سخت دورے پڑتے تھے۔''

(فتح اسلام حاشیہ ص ۲۷، ۲۹، خزائن ج ۳ ص ۱۷، ۱۸)

''ہسٹریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں ہوتا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵، ش ۸ ص ۵، ۱۹۲۶ء)

اب ذرا آپ کے مریدوں کی شہادتیں بھی سن لیجئے۔ رسالہ (ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۲۶، مؤرخہ مئی ۱۹۲۷ء) میں لکھا ہے: ''واضح ہو کہ حضرت صاحب (یعنی مرزا) کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا (کمزوری سے مراد غالباً دماغی کمزوری ہے)''

اسی (ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۲۵، ش ۸، بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶) پر لکھا ہے: ''یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت صاحب کو بدہضمی اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔''

مرزا بشیر احمد کا اقبال

مرزا کے قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم.اے اپنی کتاب ''سیرت المہدی'' میں لکھتے ہیں ''آپ کو (یعنی مرزا کو) ہسٹریا کا دورا پڑا تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل قدیم ص ۱۳ روایت ۱۸، سیرۃ المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص ۱۵، روایت نمبر ۱۹ طبع جدید)

''بدر'' قادیان کی شہادت

(اخبار بدر قادیان بابت ۲؍جون ۱۹۰۸ء ص ۴) پر مرقوم ہے: ''حضرت امامنا ومولانا حضرت مسیح موعود، مہدی معہود کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بہ سبب کھانا نہ ہضم ہونے کے ہو جایا کرتی تھی اور چوں کہ دل سخت کمزور تھا، نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آ جاتی تھی۔''

ناظرین! خیال فرمائیں گے، ان تحریرات سے کیا بالیقین یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی واقعی مراق میں مبتلا تھے۔ ثبوت وہ ہونا چاہئے جس میں مراق کا ذکر پایا جائے۔ سو لیجئے حضرات! ذیل میں وہ تحریریں بھی نقل کی جاتی ہیں جن میں مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے اقرار کیا ہے کہ واقعی مسیح قادیانی کو مراق کا مرض تھا۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو بھی دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی، یعنی مراق اور کثرت بول۔'' (ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵، رسالہ تشحیذ الاذہان ج اوّل نمبر ۲ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء اور اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ بابت ماہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم ۲)

پھر لکھتے ہیں: ''میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں، تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پروا نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔'' (اخبار الحکم قادیان ج ۵ ش ۴۰، مؤرخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶ کالم پہلا اور کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸)

کیوں جناب اب تو یقین ہو گیا کہ کرشن قادیانی مبتلائے مراق تھے اور ساری عمر اس سے جی بہلاتے رہے۔ اب ذرا ان کے مریدوں کی تحریریں بھی ملاحظہ فرمائیے۔

لکھتے ہیں: ''حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے مراق ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز قادیان اپریل ۱۹۱۷ء ص ۴۵)

''حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔''

(ریویو قادیان ج ۲۵ ش ۸ بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ: ''مراق کی بیماری ہے۔''

(الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ ص ۱۴ کالم نمبر ۳ مؤرخہ ۱۰ ؍اگست ۱۹۰۱ء)

ان دلائل سے تو یہ ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی مراقی تھے۔ اب یہ بھی سن لیجئے کہ یہ بیماری شروع کس طرح ہوئی۔ یہ ذرا ان کے لخت جگر میاں بشیر احمد کی زبانی ہی سنئے لکھتے ہیں اور اپنی والدہ کی روایت سے مرزا صاحب کا بیان کہ: ''میں (مرزا غلام احمد) نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل قدیم ص ۱۳ روایت ۱۸، سیرۃ المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص ۱۵، روایت نمبر ۱۹ جدید)

مرزائیوں کا جو گروہ مراق مرزا کا قائل ہے وہ کہتا ہے کہ مراق کوئی ایسی بیماری نہیں جس سے دعوائے نبوت و مجددیت پر حرف آسکتا ہو۔ کیونکہ اس میں رسالت و مہدویت پر کچھ اثر نہیں پڑتا اور مریض کی عقل و دانش قائم رہتی ہے۔ ذرا اس کی تردید میں ایک تحریر ملاحظہ فرمایئے: ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۲۵ ش ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

اگر یہ تحریر درست ہے اور مرزا قادیانی واقعی مریض تھے تو حیرت ہے کہ پھر مرزائی دوست ان کے دعوائے نبوت و مجددیت پر سر جھائے کیوں بیٹھے ہیں۔ مرض مراق تو ان کے جملہ دعاوی کو خود توڑ رہا ہے۔

کاش کہ قادیانی حضرات اس پر غور کرنے کی زحمت فرمائیں اور اپنے خلیفہ وقت کے متعلق بھی سوچیں، کیونکہ وہ بھی مراق میں مبتلا ہیں۔ باور نہ ہو تو (ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۲۵ نمبر ۸ بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱) پڑھیں۔ جس میں لکھا ہے کہ: ''حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی مراق کا دورہ پڑتا ہے۔'' فافہم وتدبر رفقط! (اہل حدیث سوہدرہ ۱۲ ؍رجب ۱۳۷۱ھ، ۸ ؍اپریل ۱۹۵۲ء)

مجلس تحفظ ختم نبوت

شمالی امریکہ شکاگو

قیام کے اسباب اغراض و مقاصد

مولانا محمد عبداللہ سلیم شکاگو

مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت

شمالی امریکا۔ شکاگو

◉ قیام کے اسباب

◉ اغراض و مقاصد

از قلم

محمد عبداللہ سلیم

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

شمالی امریکا۔ شکاگو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء وسیّد المرسلین سیّدنا محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین!

اسلام کے بنیادی عقیدے میں جہاں یہ بات ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی قرشی کی نبوت پر ایمان لایا جائے، وہیں اسی کے ساتھ یہ بھی مسلمہ عقیدہ اسلامی ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النّبیین ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی ذات سے جس سلسلہ نبوت کی ابتداء ہوئی اس کی انتہاء آنحضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی پر ہوئی ہے۔

آپ کے بعد اس دنیا میں نہ کوئی نبی آنے والا ہے اور نہ رسول۔ وحی ربانی کا وہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو چکا ہے جو پیغمبروں پر نازل ہوا کرتی تھی۔

قرآن پاک کی یہ آیت اسی مقصد کے لئے واضح ہے: ''**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین وکان اللہ بکل شئ علیماً** (الاحزاب: ۴۰) ''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والے ہیں۔

اسی طرح متعدد احادیث بھی اس بات کو بوضاحت بتا رہی ہیں، مثلاً: ''**قال رسول اللہ لعلیّ انت منّی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الّا انہ لا نبیّ بعدی** (بخاری ومسلم) ''نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے تعلق سے تمہارا درجہ ایسا ہے جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کی نسبت سے تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ایک حدیث میں آپ کا ارشاد اس طرح آیا ہے: ''**انّہ سیکون فی امّتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انّہ نبیٌ وانا خاتم النّبیین لانبی بعدی**'' میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں صراحت سے فرمایا گیا: ''**انّ الرسالۃ والنبوّۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبیّ**'' بلاشبہ رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

مسئلہ ختم نبوت بغیر کسی تاویل کے قرآن حکیم سے اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے ثابت ہے اور اسی پر دور نبوت سے لے کر آج تک پوری امت کا اجماع واتفاق رہا ہے۔ اس لئے اس عقیدہ کی متعین طور پر یہ حیثیت ہے کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کا منکر کافر ہے، اسی طرح آپ کے آخری نبی ہونے کو نہ ماننے والا بھی اسلام سے باہر ہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب امام اعظم ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی کوئی علامت پیش کروں۔ اس پر امام اعظمؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے نبوت کی کوئی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں کہ: ''لانبی بعدی'' (تفہیم بحوالہ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ)

اصول فقہ کی مشہور کتاب ''الاشباہ والنظائر'' میں علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں:

''اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے کیونکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جن کا جاننا اور ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔'' (تفہیم بحوالہ کتاب مذکور ص ۱۷۹)

اگر تھوڑی سی سمجھ اور عقل سے بھی کام لیا جائے تو سمجھ میں آتا ہے کہ اگر کسی سلسلہ کی ابتداء ہوتی ہے تو اس کی انتہاء بھی لازمی ہے، سلسلہ نبوت کی اگر ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے تو آخر اس کی انتہاء بھی تو کہیں ہونی چاہئے اور یہ بھی معقول بات ہے کہ جس شخصیت پر سلسلہ نبوت ختم ہوگا، اسی پر کمالات نبوت بھی جا کر پورے ہو جائیں گے۔ یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی پر نبوت کا سلسلہ تو ختم ہو جائے لیکن کمالات نبوت پورے ہونے باقی ہوں اور وہ آگے چل کر کسی اور پر پورے ہوں۔ اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ کمالات نبوت کسی پر پورے ہو جائیں۔ مگر سلسلہ نبوت ابھی باقی ہو۔

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر سلسلہ نبوت بھی ختم ہوا ہے اور کمالات نبوت بھی آپ ﷺ پر ہی پورے ہوئے ہیں۔

اب اگر کوئی شخص یہ یقین کرتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آیا ہے یا آنے والا ہے یا آسکتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے یقین میں یہ بات بھی داخل ہے کہ کمالات نبوت حضرت محمد ﷺ پر پورے نہیں ہوئے بلکہ آپ ﷺ کے بعد اس شخص پر پورے ہوں گے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

یہ ایک بنیادی اور واضح بات ہے جس میں کسی صحیح العقیدہ مسلمان کو قطعاً تردد اور شک وشبہ نہیں ہے۔ مگر ایک فرقہ ہے جس کو سب لوگ قادیانی کے نام سے جانتے ہیں اور یہ فرقہ خود کو احمدی مسلمان کہتا ہے۔ اس فرقہ کے لوگ مرزا غلام احمد کو جو ۱۸۳۹ء میں ہندوستان کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوا، نبی تسلیم کرتے ہیں اور اسی طرح اس پر ایمان لاتے ہیں جس طرح انبیاء پر ایمان لایا جاتا ہے۔

چنانچہ مرزا موصوف کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود لکھتے ہیں: ''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (یعنی مرزا غلام احمد) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۷۴، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۹۳)

آنحضرت ﷺ کو آخری نبی ماننے کی صورت میں چوں کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، اس لئے ان لوگوں نے صاف کہہ دیا کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا اور حضرت محمد ﷺ آخری نبی نہیں ہیں۔

چنانچہ مرزا غلام احمد کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کا یہ بیان ہے: ''یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔'' (حقیقت النبوت ص ۲۲۸، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۴۲)

انہوں نے (مسلمانوں نے) یہ سمجھ لیا ہے کہ: ''خدا کے خزانے ختم ہو گئے، ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے، ورنہ ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔'' (حقیقت تو یہ ہے کہ اس بات کی روشنی میں امریکہ میں موجود ارشاد خلیفہ کے دعویٰ نبوت کو سب سے زیادہ قادیانیوں ہی کو تسلیم کرنا چاہئے) (انوار خلافت ص ۶۲، انوار العلوم ج ۳ ص ۱۲۴)

قادیانی فرقہ (یہ فرقہ خود کو احمدی کہتا ہے جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لانے کی صورت میں اگر مرزا قادیانی کی طرف ہی نسبت کرنی ہے تو خود کو غلامی کہنا چاہئے نہ کہ احمدی۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا نام احمد نہیں، غلام احمد تھا) جو خود کو احمدی کہتا ہے اس فرقہ کے لوگوں سے سوال ہے کہ تم قرآن پاک کو آخری کتاب اللہ مانتے ہو یا نہیں؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ بتلایا جائے کہ یہ بات قرآن پاک کی کسی آیت یا کسی روایت حدیث سے ثابت ہے؟

قرآن پاک کے آخری کتاب خداوندی ہونے کی دلیل وہی آیات وروایات ہیں جن سے حضرت محمد ﷺ کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ دلائل سے جو بات براہ راست ثابت ہوتی ہے اس کو نہ مانا جائے (یعنی ختم نبوت) اور جو بالواسطہ ثابت ہوتی ہے اس کو مانا جائے، یعنی قرآن پاک کا آخری کتاب اللہ ہونا۔

ہمارے نزدیک نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا اور قرآن حکیم کا آخری کتاب الٰہی ہونا دونوں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح لازم ملزوم ہیں، جس طرح ایک کی تصدیق دوسرے کی تصدیق کے لئے لازم ملزوم ہے۔

بات یہ ہے کہ نبی کی اتباع اور پیروی بلاشرط کی جاتی ہے، حتی کہ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ نبی کی بات اس وقت مانی جائے گی جب کہ اس کی بات کتاب اللہ کے مطابق ہو یا گزشتہ نبی کی ہدایت کے مطابق ہو۔ اس لئے کہ نبی جو ہدایت دیتا ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود قرآن پاک میں ارشاد ہوا: ''**ما ضلّ صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحیٌ یوحٰی** (النجم: ۲ تا ۴) ''تمہارے (پیغمبر) صاحب نہ بھٹکے ہیں اور نہ کسی مغالطہ میں پڑے ہیں اور نہ اپنی خواہش ہی سے بولتے ہیں، وہ تو بس وحی ہی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔

کیا قادیانی لوگ کسی کو نبی تسلیم کرتے ہوئے یہ سوچتے ہیں کہ وہ اس شخص کو کیا مقام دے رہے ہیں، نبی ماننے کے معنی یہ ہیں کہ اس کی بات ہر صورت میں مانی جائے گی۔ خواہ قرآن کے مطابق ہو یا خلاف، نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے موافق ہو یا مخالف، یہ اس نبی کی ذمہ داری ہے کہ وہ کیوں کتاب اللہ اور گزشتہ نبی کی ہدایت کے خلاف کہہ رہا ہے۔ مگر ایمان لانے والوں کے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ نبی کی اتباع کے لئے کوئی شرط لگائیں۔

صحیح العقیدہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن پاک اور احادیث سے جو شریعت مرتب ہوئی ہے وہ آخری اور مکمل شریعت ہے۔ اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اس لئے قیامت تک کوئی نبی بھی آنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (المائدہ:۳)'' آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور اسلام کو تمہارے لئے دین ہونے کے لحاظ سے پسند کر لیا۔

اس تفصیل کے بعد اس بات میں کیا شبہ رہ جاتا ہے کہ قادیانی فرقہ جو کچھ بھی ہو مگر مسلمانوں کی کوئی جماعت ہرگز نہیں ہے۔ بعض ناواقف لوگ بر بنائے ناواقفیت یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ ان میں اور ہم میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں شدت کچھ معقول بات نہیں ہے۔ شاید ایسے لوگوں کو عام مسلمانوں کے تعلق سے قادیانی فتوے کا علم نہیں ہے۔

دوسرے مرزائی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کا ارشاد ہے: ''ہم چونکہ آپ کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے، اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی کافر ہیں۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۹ نمبر ۱۰۱، ۱۰۲، ص ۶ کالم نمبر ۳ مؤرخہ ۲۶ رجون ۱۹۲۲ء)

مزید یہ ارشاد بھی ملاحظہ ہو: ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵، انوار العلوم ج ۶ ص ۱۱۰)

ہم کو یہ بات تسلیم ہے کہ دنیا میں ہزاروں قومیں آباد ہیں اور ایک اپنا عقیدہ اور نظریہ رکھتی ہے، اسی طرح قادیانیوں کو بھی اپنا عقیدہ اور نظر و فکر مقرر کرنے کا حق ہے۔

مگر ہمیں کوئی پریشانی نہ ہوتی اگر بات اتنی ہی ہوتی۔ لیکن جس بات پر مسلمان خاموش رہنے کو تیار نہیں ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اپنی تحریک اسلام کے نام سے چلاتے ہیں اور خود کو مسلمان کہلانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

چنانچہ مرزا بشیر الدین کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں: ''احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں، احمدیت صرف اسلام کا نام ہے۔'' (احمدیت کا پیغام از مرزا بشیر الدین محمود ص ۶)

ہر تحریک اور ہر مذہب و مشرب کا ایک نام ہوتا ہے، اسی نام سے کاموں کی اور کاموں سے ناموں کی پہچان ہوتی ہے۔ اسلام ایک خاص عقیدہ، مخصوص انداز فکر اور طریق

عمل کا نام ہے۔ اب اگر کوئی اسلام کے نام سے اس کے روایتی طریقہ کے خلاف کوئی بات پیش کرے گا تو اہل اسلام کو اس پر اعتراض کا طبعی اور عقلی حق ہونا ہی چاہئے۔

پاکستان اور دوسرے اسلامی ملکوں نے جب اس گروہ کے اس فریب کو اور اس کے نقصانات کو محسوس اور مشاہدہ کر لیا تو ان ملکوں نے اس گروہ پر پابندی لگائی کہ وہ اسلام کا نام لے کر کام نہ کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ کو نہ کام کرنے سے روکا گیا ہے اور نہ جینے کے حق سے محروم کیا گیا، جو پابندی لگائی گئی ہے وہ وہی ہے جو ابھی ذکر کی گئی۔ مگر اس گروہ کا واویلا یہی ہے کہ ہم پر ظلم کیا گیا اور خود کو مظلوم باور کرا کر یورپ و افریقہ اور امریکہ میں مقامی لوگوں اور سرکاری و غیر سرکاری افراد کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ ان ملکوں میں مراکز قائم کر کے اپنے کاموں کے لئے وہی فریب کا راستہ اختیار کرتے ہیں جس سے اسلامی ملکوں نے ان کو روکا ہے۔

الحمدللہ! کہ صحیح العقیدہ مسلمان تو ان کے ہاتھ نہیں لگتے، لیکن مقامی عیسائی باشندے جو مذہب سے بے خبر ہیں یا اپنے آبائی مذہب سے دل برداشتہ ہیں اور انہوں نے اسلام کا نام سن رکھا ہے تو ان میں سے بعض لوگ ان قادیانی مبلغین کی باتوں پر یقین کرتے ہوئے بنام اسلام قادیانیت قبول کر لیتے ہیں۔

اس مقصد کے لئے قادیانیوں نے یونائیٹڈ اسٹیٹس اور کناڈا کے مختلف شہروں میں ادارے قائم کر لئے ہیں۔

مڈویسٹ میں ان کی چلت پھرت زیادہ دکھائی دینے کے سبب ضرورت محسوس ہوئی کہ ان کے سدّ باب کی منظم صورت ہونی چاہئے۔

پاکستان اور اسلامی ملکوں میں اسی مقصد کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کو بڑی اور پرزور کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے شکاگو اور ملک کے مختلف اہل الرائے کے مشورے سے یہی مناسب معلوم ہوا کہ یہاں بھی تحفظ ختم نبوت کے نام سے کام کیا جائے۔

مشورے سے ہی یہ بات بھی طے ہوئی کہ اس کا مرکز شکاگو میں ہونا چاہئے۔

چنانچہ کئی نشستوں کے غور وفکر کے بعد اللہ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے شکاگو میں تحفظ ختم نبوت کا مرکز قائم کر دیا گیا اور اس کے لئے مذکورہ میٹنگوں میں ہی مشورے سے ایک کمیٹی بنادی گئی جو مرکز کے درج ذیل مقاصد کی تکمیل کے لئے بتوفیق الٰہی کوشش کرتی رہے گی۔

۱..... تقریروں اور لٹریچر کے ذریعہ ختم نبوت کی حقیقت کو واضح کرنا اور یہ بتلانا کہ اسلامی عقائد میں عقیدہ ختم نبوت کی کیا اہمیت وخصوصیت ہے۔

۲..... لوگوں کو اس بات سے باخبر کرنا کہ قادیانیت اور اسلام میں کیا فرق ہے اور اسلام کے حقیقی عقائد اور نظریات کیا ہیں۔

۳..... قادیانی لٹریچر میں ان اجزاء کی نشان دہی کرنا جو نہ صرف یہ کہ اسلام سے متصادم ہیں بلکہ اسلامی عقیدوں میں ان کے ذریعے تحریف کی گئی ہے۔ مزید برآں پیغمبروں اور سیّد الانبیاء محمد ﷺ کی شان اقدس میں بڑی بے باکانہ گستاخیاں کی گئی ہیں۔

۴..... قادیانیوں کی اس ملک میں جاری کوششوں پر نظر رکھنا۔

۵..... صحیح اسلام سے لوگوں کو باخبر کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کرنا، تاکہ بے خبر رہ کر کسی فریب کا شکار نہ ہوں۔

۶..... اس مقصد کے لئے اسلامی اداروں میں جاری پروگراموں کے ساتھ تعاون کرنا، یونیورسٹیوں اور کالجوں میں سیمینار اور جلسے کرنا اور سالانہ یا دوسالہ ملکی یا عالمی کانفرنس منعقد کرنا۔

۷..... ایک ایسی لائبریری اور دارالمطالعہ کے قیام کی کوشش کرنا جس میں تمام اسلامی اور دینی علوم سے متعلق مستند کتابوں کا ذخیرہ موجود ہو۔ خاص طور پر علوم قرآن اور علوم حدیث کے سلسلہ میں قدیم وجدید کتابیں موجود ہوں۔ علاوہ ازیں قادیانیت اور ان تمام گروہوں کا لٹریچر بھی جمع ہو، جن کا فکر ونظر اور جدوجہد اسلامی عقائد اور اسلام کے متفقہ نظریات سے متصادم ہو۔

۸..... چونکہ ساری کوششوں سے بڑھ کر مفید کوشش اور مؤثر صورت تعلیم اور تعلم ہی کی ہے اور یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ایک عالم دین کا تیار ہونا دراصل ایک ملّت کا تیار ہونا

ہے۔اس لئے ایسے تعلیمی اداروں کے قیام کی جدوجہد کرنا، جہاں قرآن حکیم اور حدیث نبوی اور فقہ اسلامی و دیگر متعلقہ دینی علوم وفنون کی مستند اور باقاعدہ تعلیم بھی دی جاسکے اور دور اوّل کے دینی ذوق اور اسلامی فکر ونظر کے مطابق تربیت بھی کی جاتی رہے۔

اس پمفلٹ کے ذریعے جہاں عوام وخواص کو تحفظ ختم نبوت کے ادارے کے قیام سے اور اس کے اغراض ومقاصد سے مطلع کرنا ہے، وہیں سب ہی دینی اور اسلامی بھائیوں سے دعائے خیر کی درخواست بھی کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کو اپنانے اور حق کو پھیلانے کی سعادت نصیب فرمائے اور ہر طرح کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھ کر اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اس کے ساتھ ہر اسلامی بھائی اور بہن سے یہ گزارش ہے کہ ختم نبوت ﷺ کے ساتھ جو ایمانی محبت وعقیدت بتوفیق خداوندی حاصل ہے اس کو نقصان پہنچانے والوں کی مدافعت باہمی تعاون سے ہی کرنی ہے۔آپ کا حسب ضرورت عملی تعاون بھی درکار ہے اور مالی مدد کی بھی ضرورت ہے۔طبع شدہ لٹریچر کی فراہمی اور ضرورت وقت کے مطابق نئے لٹریچر کی تیاری اور عظیم ووسیع کانفرنس۔یہ ایسے کام ہیں جن کے لئے کافی سرمایہ درکار ہے۔

مگر ہمیں امید بلکہ یقین ہے کہ خاتم النّبیین ﷺ کی محبت کے صدقے میں ان شاء اللہ! ہمیں توفیق عمل کے ساتھ آپ کا پورا تعاون نہایت آسانی کے ساتھ ملے گا اور ملتا رہے گا۔

محمد عبداللہ سلیم

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت شمالی امریکا، شکاگو

✡ ✡ ✡

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

بزرگان امت

مولانا گل محمد توحیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا الرسل وانا النبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی

(ترمذی شریف ۳۳۳ ص ج ۲)

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

اور

بزرگانِ امت

مصنفہ :- گل محمد توحیدی، مولوی فاضل

ان دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع - فتاوی علمائے حرمین ۳۰

الناشر: ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد، چنیوٹ ضلع جھنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

بنام

استاذی المحترم فاتح ربوہ حضرت العلامہ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی جن کی سعی جمیلہ سے ہمیں حقیقتِ مرزائیت کا انکشاف ہوا،

غالبہ فاتح ربوہ

توحیدی غضنفر

مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب سے گئے پیغمبری کے نام سے

ظفر علی خان مرحوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
دیباچہ	۶۵
مرزائی اعتراض نمبر۱	۶۶
مرزائی اعتراض نمبر۲	۶۸
مرزائی اعتراض نمبر۳	۶۸
مرزائی اعتراض نمبر۴	۶۹
محدثین کے اقوال	۷۰
حضرت ملاّ علی قاریؒ	۷۰
مرزائی اعتراض نمبر۵	۷۱
مرزائی اعتراض نمبر۶	۷۲
مرزائی اعتراض نمبر۷	۷۳
مرزائی اعتراض نمبر۸	۷۴
مرزائی اعتراض نمبر۹	۷۵
مرزائی اعتراض نمبر۱۰	۷۶
مرزائی اعتراض نمبر۱۱	۷۷
مرزائی اعتراض نمبر۱۲	۷۸
مرزائی اعتراض نمبر۱۳	۷۹
مرزائی اعتراض نمبر۱۴	۷۹
مرزائی اعتراض نمبر۱۵	۸۱
نبوت کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے	۸۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ

زیر نظر کتاب بعنوان ''خاتم الانبیاء ﷺ اور بزرگان امت'' میں مولانا گل محمد صاحب توحیدی نے مسلمانوں کی طرف سے اعتراضات کا مدلل جواب دے کر امت محمد رسول اللہ ﷺ کو ان حقائق سے آگاہ کیا ہے جنہیں قاضی محمد نذیر نا ظر اصلاح وارشاد ربوہ نے اکابرین امت کے بعض اقتباسات کو منطقی دلائل سے صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح ثابت کر کے ختم نبوت کے عقیدے کو اپنے تصور کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی لاحاصل کی ہے: ''جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے''

یہ ایک حقیقت ہے کہ نبوت کی خاتمیت خدا کی وحدت کی طرح مسلّم ہے۔ ختم کے لغوی معنی کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکل سکے اور نہ باہر کی چیز اس کے اندر جا سکے۔ گویا نبوت کے سلسلہ میں نہ تو اس سے کوئی نئی نبوت پیدا ہو سکے اور نہ ہی کوئی خارجی اور مصنوعی نبوت اس پر اثر انداز ہو سکے اور یہی مفہوم ''ختم اللہ علٰی قلوبھم'' کا ہے کہ اس کی گمراہی دلوں پر سربمہر (sealed) ہوتی ہے اور وہ صداقت خداوندی سے متاثر نہیں ہو سکتی۔ جہاں تک نبوت کا تعلق ہے، اس میں اقسام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظلی، بروزی، تدریجی، اتباعی یا اکتسابی نبوت کا تصور قرآن مجید میں کہیں نہیں ملتا۔

انبیاء علیہم السلام صرف اسی نصب العین کو لے کر میدان عمل میں نکلتے ہیں جس سے محکوم انسانیت کے گلے سے طوق وسلاسل کی کڑیاں ریزے ریزے ہو جائیں۔ باطل کی طاغوتی قوتیں فرعون کی طرح غرق نیل ہو کر دم توڑ دیں۔ جور واستبداد اور سرکشی کا خاتمہ ہو جائے۔ ان کا نصب العین ہی ضابطہ خداوندی کا نفاذ ہوتا ہے۔ وہ ہر ابلیسی فتنے کو جہاد سے ختم کرنے کے لئے سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔ جہاد کی منسوخی کے فتاویٰ صادر نہیں کرتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف غیر اسلامی حکمرانوں کی سرکشی کو چیلنج کرتے ہیں۔ ان کے اقبال وشوکت کی دعائیں نہیں مانگتے۔ وہ خدائے ذوالجلال کی اطاعت کے لئے ہر ظالم ومستبد کا سر جھکا دیتے ہیں۔ اسے اولوالامر میں داخل نہیں کرتے، ان کا مسلک اتباع خداوندی ہوتا ہے۔ حکومت انگلشیہ کی فرماں برداری کی یقین دہانی نہیں ہوتا۔ وہ ایمان کی قوت سے دین خداوندی کی اقدار کو

مضبوط و مستحکم کرتے ہیں۔ غیر اسلامی حکمرانوں سے پناہ کی درخواست نہیں کرتے۔ وہ غلامی کو جسد انسانی کے لئے جذام قرار دیتے ہیں۔

فاضل مؤلف مولانا گل محمد توحیدی نے اس نوجوانی، نوعمری میں اپنی اعلیٰ قابلیت سے جو مدلل جوابات تحریر کئے ہیں وہ ہر لحاظ سے نہ صرف قابل تعریف ہیں بلکہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں جو سیدھے سادھے عوام کو منطقی مبحث میں الجھا کر گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں:

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

ازرشحات قلم: (شیخ الفاضل) محمد حنیف قریشی مغل پورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

امّا بعد! پچھلے کئی سالوں سے مرزائی گروہ سادہ لوح مسلمانوں کو آقائے نامدار، تاجدار مدینہ، خاتم النّبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت سے ہٹا کر مرزا غلام احمد قادیانی کی باطل نبوت کو تسلیم کرانے میں مصروف عمل نظر آتا ہے، حال ہی میں قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ کی طرف سے ایک پمفلٹ بنام ''خاتم النّبیین اور بزرگان امت، شائع ہوا ہے جس میں عوام الناس کو دھوکہ دینے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے کہ بزرگان امت بھی معاذ اللہ! قادیانیوں کی طرح اجرائے نبوت بعد از خاتم النّبیین ﷺ کے قائل تھے۔

قارئین محترم! آئندہ صفحات میں ان شاء اللہ! مرزائیوں کے اس جھوٹ کی قلعی کھل جائے گی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک ایک بزرگ کا بھی عقیدہ نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اور کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے بلکہ اجماع امت اس پر ہے کہ حضور خاتم النّبیین کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ''**ومن اظلم ممّن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام واللہ لا یھدی القوم الظالمین**''

مرزائی اعتراض نمبر ا

قاضی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ: ''**لوعاش ابراھیم لکان صدیقا نبیاً**'' ترجمہ: اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا

تو ضرور صدیق نبی بنتا۔‘‘

جواب نمبر ۱: اوّل تو یہ ہی ضعیف ہے، مرزائی مصنف اگر دیانت داری کے ساتھ نقل کرتے تو پتہ چل جاتا کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی متروک ہے۔ اسی طرح ابن حجر عسقلانیؒ (جس کو مرزا قادیانی نے آٹھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے) نے ’’تقریب‘‘ میں لکھا ہے کہ یہ شخص متروک الحدیث ہے اور ’’تہذیب التہذیب‘‘ میں بہت سے ائمہ محدثین کے اس کے متعلق اقوال موجود ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔ ثقہ نہیں، منکر الحدیث، ضعیف الحدیث وغیرہ:

خرد کا نام جنوں رکھ لیا جنوں کا نام خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

جواب نمبر ۲: صحیح الفاظ جو آنحضرت ﷺ کے فرزند ارجمند کے متعلق منقول ہیں ملاحظہ ہوں۔

’’لو قضی ان یکون بعد محمد ﷺ نبیٌ عاش ابراھیم ولکن لا نبی بعدہ (بخاری شریف ج ۲ ص ۹۱۴، ابن ماجہ ص ۱۰۸)‘‘ یعنی قضائے الٰہی میں اگر یہ بات ہوتی کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو ابراہیم زندہ رہتا اور لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے کیوں قضائے الٰہی میں یہی تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو تو اس لئے ابراہیم زندہ نہیں رہے۔

جواب نمبر ۳: پھر اس روایت کا جھوٹ اور مردود ہونا یوں بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حدیث قرآن مجید کی نصوص قطعیہ کے مخالف ہے اور صدہا احادیث نبویہ ﷺ مندرجہ صحاح ستہ مسلّمہ بین الفریقین ومقبولہ مرزا قادیانی کے بھی مخالف ہے۔

جواب نمبر ۴: بزبان مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں آئے گا (تشریعی یا غیر تشریعی) اور حدیث: ’’لانبی بعدی‘‘ ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہیں تھا اور قرآن مجید جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ: ’’ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین‘‘ سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت (تشریعی غیر تشریعی) ختم ہو چکی ہے۔‘‘

(کتاب البریہ ص ۱۸۴، ۱۸۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۷، ۲۱۸)

مرزائی اعتراض نمبر۲

''ابوبکر افضل هذه الامة الّا ان یکون نبیّ''

جواب نمبر۱: اس حدیث کے بھی ساتھ ہی لکھا ہوا موجود ہے کہ: **''هذا الحدیث احد ما انکر''** یہ حدیث ان میں سے ایک ہے جن کا انکار کیا گیا ہے یعنی روایت صرف مرفوع ہی نہیں بلکہ جھوٹی سے بھی ایک درجہ اتر کر جھوٹی ہے۔

جواب نمبر۲: امکان شے سے لزوم شے کا ہونا ضروری نہیں ہوتا جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **''لو کان فیهما الهة الّا الله لفسدتا** (الانبیاء: ۲۲)'' کہ خدا تعالیٰ کے سواء کوئی اور الہہ ہوتے تو فساد برپا ہو جاتا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے بغیر الہہ ہونے کا امکان تو موجود ہے تو پھر کیا مرزائی حضرات امکان الہہ سے خدا تعالیٰ کے بغیر کوئی اور الہہ تسلیم کریں گے؟ اور اگر نہیں تو امکان شے سے لزوم شے کیسے لازم آیا۔

مرزائی اعتراض نمبر۳

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں کہ: **''قولوا خاتم النّبیین ولاتقولوا لا نبی بعده''** کہ اے لوگو آں حضرت ﷺ کو خاتم النّبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جواب نمبر۱: سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ یہ قول منقطع ہے اور محض حضرت ام المؤمنین پر بہتان ہے کیونکہ یہ کہنا کہ لا نبی بعدی کا جملہ آیت خاتم النّبیین کے خلاف ہے۔ محض غلط ہی نہیں بلکہ صراحۃً جھوٹ پر مبنی ہے۔ کیونکہ آیت خاتم النّبیین کی تفسیر خود حضرت محمد ﷺ نے لا نبی بعدی فرمائی ہے۔

جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے: **''ولٰکن رسول الله وخاتم النّبیین. وفسّره نبینا ﷺ فی قوله لا نبی بعدی''** (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

جواب نمبر۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرزائیوں کی طرح کبھی بھی اجرائے نبوت بعد از خاتم النّبیین کی قائل نہیں تھیں جیسا کہ متعدد احادیث واقوال سے ثابت ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ حضرت ام المومنین کا عقیدہ بھی باقی امت کی طرح رفع ونزول مسیح ابن مریم کا ہے اس لئے آپ نے **''قولوا خاتم النّبیین ولا تقولوا لانبی بعده''** فرما کر اس شبہ

کا ازالہ کر دیا ہے کہ کہیں بعد میں کوئی شخص نزول مسیح ابن مریم کا انکار نہ کر دے جیسا کہ آج کل مرزائی حضرات انکار کر رہے ہیں اور پوری امت مسلمہ کے خلاف وفات مسیح ابن مریم کا عقیدہ گھڑا ہوا ہے۔

ناظرین کرام! جب قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے آنحضرت ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے تو بقول مرزا قادیانی کسی کے لائق نہیں کہ وہ کسی امت کی بات پر کان دھرے لیکن اس کے باوجود مرزائی حضرات بعض بے سند اقوال نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ اصولاً یہ بات غلط اور گمراہ کن ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی صریح آیات واحادیث طیبہ کے بعد ہمیں کسی بے سند قول کی ضرورت نہیں رہتی۔

مرزا قادیانی نے کہا: ''ہم کسی بصری یا مصری پر ایمان نہیں لائے ہم تو قرآن شریف اور نبی معصوم کی حدیث صحیح مرفوع متصل پر ایمان لائے ہیں۔ پس ان دونوں کے بعد لائق نہیں کہ ہل من مزید کہا جائے۔'' (مواہب الرحمٰن ص ۷۹، خزائن ج ۱۹ ص ۲۹۸)

مرزائی اعتراض نمبر ۴

ملاّ علی قاری فرماتے ہیں: ''اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہو جاتے اور اسی طرح اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندہ رہتے تو نبی بن جاتے۔ جیسے حضرت عیسیٰ، خضر، الیاس علیہم السلام ہیں اور ان کا نبی ہو جانا خاتم النّبیین کے خلاف نہ ہوتا کیونکہ خاتم النّبیین کے تو یہ معنی ہیں کہ اب آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ ﷺ کا امتی نہ ہو۔'' (موضوعات کبیر ص ۵۸، ۵۹)

جواب نمبر ۱: مرزائی مصنف نے یہ حدیث ابن ماجہ سے لی ہے اور اگر خدا خوفی اور دیانت داری سے کام لیا ہوتا تو معلوم ہو جاتا کہ اسی جگہ حاشیہ پر لکھا ہوا موجود ہے۔

۱..... امام نوویؒ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی بن جاتے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ (موضوعات کبیر ص ۵۸)

۲..... محدث اعظم علامہ عبدالبر تمہید میں فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث کیا ہے۔

۳..... شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی ہے جو ضعیف ہے۔

محدثین کے اقوال

۱..... ثقہ نہیں — حضرت امام ابوداؤدؒ

۲..... منکر الحدیث ہے — حضرت امام ترمذیؒ

۳..... متروک الحدیث ہے — حضرت امام نسائیؒ

۴..... اس کا اعتبار نہیں — حضرت امام جوزجانیؒ

۵..... ضعیف الحدیث ہے — حضرت امام ابوحاتمؒ

۶..... ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے اس نے حکم سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۱۴۴، ۱۴۵)

قارئین محترم! آپ نے اس حدیث کی صحت کا حال معلوم کر لیا جس کو مرزائی مصنف نے اپنے باطل عقیدہ کی تائید کے لئے بڑے کرّ وفر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اب ذرا حضرت ملا علی قاریؒ کا ختم نبوت کے بارہ میں عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ملاّ علی قاریؒ

۱..... ''دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع'' (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت (تشریعی یا غیر تشریعی) بالاجماع کافر ہے۔ (فقہ اکبر ملحقات شرح ص ۲۵)

۲..... ''انه ختمهم ای جآء آخرهم فلا نبی بعدی ای لا ینبّاء احد بعده فلا ینافی نزول عیسٰی علیہ السلام متابعاً لشریعة محمد من القرآن والسنة''

(جمع الوسائل ج ۱ ص ۳۳)

نبی کریم ﷺ انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں کہ آپ ﷺ سب کے بعد تشریف لائے ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا یہ کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبوت (تشریعی یا غیر تشریعی) کا دعویٰ نہیں کرے گا۔ نزول عیسیٰ ابن مریم خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کی شریعت کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ یہ بات نزول عیسیٰ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت شدہ ہے۔

حضرت ملا علی قاریؒ جیسے فقیہ بھی مرزائیوں کی طرح وفات مسیح ابن مریم کے قائل نہ تھے۔ بلکہ آپ بھی جمہور مسلمانوں کی طرح یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور اسی لئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نزول (جسمانی) قرآن وسنت کے منافی نہیں۔

مرزائی اعتراض نمبر ۵

مصنف مجمع البحار لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو یہ فرمایا کہ اے مسلمانو! تم آنحضرت ﷺ کے متعلق خاتم النبیین کے الفاظ تو بیشک استعمال کرو لیکن ''لا نبی بعدی'' کے الفاظ استعمال نہ کیا کرو۔ یہ بات ''لا نبی بعدی'' کے مخالف نہیں۔ کیوں ''لا نبی بعدی'' فرمانے سے حضور ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

جواب نمبر ۱: مرزائی مصنف نے اس عبارت میں قطع وبرید کر کے اپنے سچے مرزائی ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ کیونکہ ان حضرات کی عادت ہے کہ قطع وبرید کر کے اپنے مطلب کی عبارت پیش کرتے ہیں اور ان پر یہ مثال ایسی صادق آتی ہے ''میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو''

اب ہم پوری عبارت نقل کرتے ہیں تا کہ عامۃ المسلمین پر مرزائیوں کی خیانت واضح ہو جائے۔

''وفی حدیث عیسٰی انه یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویزید فی الحلال ای یزید فی حلال لنفسه بان یتزوج ویولد له وکان لم تزوج قبل رفعه الی السماء فزاد بعد الهبوط فی الحلال فحینئذ یؤمن کل احد من اهل الکتاب یتیقن بانه بشر وعن عائشة رضی اللہ عنہا قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده هذا ناظرٌ الٰی نزول عیسٰی وهذا ایضاً لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانه اراد لا نبی ینسخ شرعه'' (تکملہ مجمع البحار ص ۱۸۵)

اور حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ نازل ہونے کے بعد خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور حلال چیزوں میں اضافہ کریں گے، یعنی نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، آسمان پر جانے سے پہلے انہوں نے نکاح نہ کیا تھا، ان کے آسمان سے اترنے

کے بعد حلال میں اضافہ ہوگا۔ اولاد ہوگی، اس زمانہ میں ہر ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائے گا کہ وہ یقیناً بشر رسول ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کو خاتم النّبیین کہو۔ یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ''لا تقولوا لا نبی بعدہ'' اس بات کے مدنظر ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت عیسیٰ کا نزول حدیث ''لانبی بعدی'' کے منافی نہیں کیوں کہ حدیث کا منشاء یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نہیں آئے گا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی جمہور امت کی طرح نزول مسیح ابن مریم کی قائل تھیں۔ اسی لئے آپ اپنی روایت میں فرماتی ہیں: ''ھذا ناظر الیٰ نزول عیسیٰ علیہ السلام'' کہ نزول (جسمانی) عیسیٰ حدیث ''لانبی بعدی'' کے خلاف نہیں۔

مرزائی اعتراض نمبر ۶

شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ وہ نبوت جو آنحضرت ﷺ کے آنے سے ختم ہوئی ہے وہ صرف شریعت والی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس اب ایسی نبوت نہیں آسکتی جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کردے یا آپ ﷺ کی شریعت میں کوئی حکم زائد کرے۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔ یعنی کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے خلاف ہو بلکہ جب کبھی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔

جواب نمبر ۱: شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا عقیدہ بھی چونکہ جمہور مسلمانوں کی طرح حیات مسیح اور نزول مسیح ابن مریم کا ہے اسی لئے آپ فرماتے ہیں: ''وان عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل لا یحکم الا بشریعۃ محمد ﷺ (فتوحات مکیہ ج ۱ باب ۱۴ ص ۱۵۰)'' کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمانوں سے نازل ہوں گے تو آپ صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے تو اس لئے آپ نے مندرجہ بالا عبارت میں نقل کیا ہے کہ جب کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔

جواب نمبر ۲: حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے باقی اشکال کو اس طرح رفع فرمایا ہے: ''قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا اول ما بدئ بہ رسول اللہ ﷺ من الوحی الرؤیاء

كان لايرٰى رويا الا خرجت مثل فلق الصبح وهى التى ابقى انه للمسلمين وهى من اجزاء النبوت فما ارتفعت النبوة بالكلية ولهذا انما ارتفعت نبوة التشريح فهذا معنى لا نبى بعدى ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو وحی سے پہلے سچے خواب آتے تھے جو چیز حضور ﷺ رات کو دیکھتے تھے وہ خارج میں صبح روشن کی طرح نظر آجاتی تھی اور یہی وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں باقی رکھی ہے اور یہ خواب نبوت کے اجزاء میں سے ہیں۔ پس اس اعتبار سے نبوت کلّی طور پر ختم نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے ہم نے کہا ہے کہ: ''**لانبی بعدی**'' کا یہ معنی ہے حضور کے بعد نبوت تشریعی نہیں رہی اور رؤیا صالحہ اور مبشرات باقی ہیں۔ اس ارشاد سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ سچا خواب نبوت کا ایک جز ہے اور رؤیا صالحہ بھی غیر تشریعی نبوت ہے جو امت محمد یہ ﷺ میں جاری ہے اور حدیث: ''**لانبی بعدی**'' کا بھی یہی معنی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت تشریعی باقی نہیں اور غیر تشریعی یعنی رؤیا صالحہ اور مبشرات باقی ہیں اور یہ نبوت کے جز ہے نبوت نہیں۔

جواب نمبر۳: حضرت شیخ اکبر تو گھوڑے، گدھے، بلی، چھپکلی، چوہے، چمگادڑ وغیرہ میں بھی نبوت تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً آپ کا ارشاد ہے: ''**وهذه النبوة سارية فى الحيوان مثل قوله تعالٰى واوحى ربك الى النحل**'' اور یہ نبوت تو حیوانات میں بھی جاری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی۔ کیا مرزائی حضرات مرزا قادیانی کی نبوت کو اسی قبیل سے سمجھتے ہیں؟

جواب نمبر۴: مقام حیرت ہے امت مرزائیہ پر کہ ان کے ''قادیانی نبی'' نے تو حضرت محی الدین ابن عربیؒ کو کافر، ملحد اور زندیق گردانا ہے لیکن قادیانی ہیں کہ اپنے نبی کی نبوت ثابت کرنے کے لئے معاذ اللہ اسی ملحد اور زندیق کی پناہ لے رہے ہیں:

تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی　　وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں ہے

مرزائی اعتراض نمبر ۷

امام عبدالوہاب شعرانی نے فرمایا جان لو کہ مطلق نبوت نہیں اٹھی اور صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے۔

جواب نمبر۱: حضرت امام شعرانی (وفات ۹۷۳ھ) پر افتراء اور بہتان ہے کہ وہ مرزائیوں کی طرح اجرائے نبوت بعد از خاتم النّبیین ﷺ کے قائل تھے۔ آپ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اعلم ان الاجماع قد انعقد علی انه ﷺ خاتم المرسلین کما انه خاتم النّبیین (الیواقیت والجواھر ج ۲ ص ۳۷) ''جان لو کہ اجماع امت اس بات پر ہے کہ آنحضرت ﷺ جس طرح رسولوں کو ختم کرنے والے ہیں، اسی طرح نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

جواب نمبر۲: حضرت امام شعرانیؒ حضرت محی الدین ابن عربی کی طرح اولیاء اللہ کے الہامات جس میں اوامر و نواہی نہیں ہوتے کا نام وحی رکھتے ہیں۔

مثلاً آپ کا ارشاد ہے: ''وھذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا یفتح لاحد الا یوم القیامة ولکن بقی للاولیآء وحی الالھام الذی لاتشریع فیه (الیواقیت والجواھر ج ۲ ص ۳۷) ''یہ (نزول وحی نبوت) حضور ﷺ کی وفات کے بعد بند ہو چکا ہے اور قیامت تک کسی (تشریعی یا غیر تشریعی نبی) کے لئے نہیں کھل سکتا لیکن اولیاء کے لئے وحی الہام ہوتی رہے گی جس میں احکام شرعیہ نہ ہوں گے۔

جواب نمبر۳: اور حضرت امام شعرانی کا بھی بقیہ امت محمدیہ ﷺ کی طرح نزول مسیح ابن مریم کا عقیدہ تھا تو اسی لئے آپ فرماتے ہیں: ''وکذالک عیسٰی علیہ السلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الا بشریعة نبینا ﷺ (الیواقیت والجواھر ج ۲ ص ۳۸) '' اور اسی طرح جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلے صادر فرمائیں گے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت امام شعرانی بھی نزول مسیح ابن مریم کا عقیدہ کس یقین کے ساتھ بیان فرما رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر نازل ہوں گے تو نبی پاک کی شریعت کے مطابق فیصلے صادر فرمائیں گے۔

مرزائی اعتراض نمبر ۸

حضرت عبدالکریم جیلانی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت تشریعی بند ہو چکی ہے اور آنحضرت ﷺ خاتم النّبیین قرار پا گئے کہ آپ ایسی کامل شریعت لے کر آئے ہیں جو اور کوئی نبی نہ لایا۔ (الانسان الکامل ج ۱ ص ۹۸)

جواب نمبر ۱: حضرت محی الدین ابن عربی اور حضرت امام شعرانی کی طرح عارف ربانی حضرت عبدالکریم جیلانی کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی وہ ہوتا ہے کہ جس پر وحی تشریعی نازل ہو اور وحی تشریعی حضور ﷺ کے بعد کسی پر نازل نہ ہوگی اس لئے آپ نے فرمایا ہے:

''کان محمد ﷺ خاتم النّبیین لانه جاء بالکمال ولم یجیئ احد بذلک (الانسان الکامل ج ۱ ص ۹۸)'' کہ نبی پاک ﷺ خاتم النّبیین ہیں کیونکہ آپ ﷺ ایسی کامل شریعت لائے ہیں جو کسی اور کو نہیں ملی اور حضرت عبدالکریم جیلانی کا بھی عقیدہ جمہور مسلمانوں کی طرح حیات ونزول مسیح ابن مریم کا ہے، اسی لئے آپ فرمایا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے بعد اور کوئی نبی ایسی شریعت نہیں لاسکتا جس میں اوامر ونواہی ہوں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام تو شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

مرزائی اعتراض نمبر ۹

حضرت مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں:

فکر کن در راہ نیکو خدمتے تا نبوت یا بی اندر امتی

ترجمہ: کہ نیکی کی راہ میں فکر کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے۔

جواب: حضرت مولانا جلال الدین رومی وفات ۶۷۲ھ

ہر متبع سنت پیرومرشد کو مجازاً نبی کہتے ہیں جیسا کہ پیغام رساں کو مجازاً رسول کہا جاتا ہے تو اس سے حقیقی رسول مراد نہیں ہوتا مگر مجازی معنی مراد لیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی حضرت رومی نے متبع سنت پیرومرشد کو مجازاً نبی کہا ہے۔ حضرت مولانا رومیؒ نے بیسیوں مقامات پر ختم نبوت کا اعلان کیا ہے۔ مرزائی حضرات کو چمگادڑ کی طرح دن کی روشنی میں دکھائی نہیں دیتا۔ اسی لئے انہیں مثنوی شریف میں ختم نبوت کے اشعار نظر نہیں آتے ''مشتے نمونہ از خروارے'' مختلف حضرت کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

از حکایت کرد آں ختم رسل از ملیک لایزال ولم یزل

سکہ شاہاں ہمی گردد دگر سکہ احمد ببیں تا مستقر

یا رسول اللہ رسالت را تمام تو نمودی ہمہ شمس بے غمام

ایں ہمہ انکار کفراں زاد شاں چوں در آمد سید آخر الزمان

مرزائی اعتراض نمبر ۱۰

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا جسے اللہ لوگوں کے لئے مامور کرے یعنی نئی شریعت والا نبی نہیں ہوگا۔

ناظرین عظام! غور فرمائیں کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت کے کس لفظ کا معنی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی امت سے نئے نبی پیدا ہوں گے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ مرزائی مصنف نے لفظ ''یعنی'' کا سہارا لے کر چال بازی کے ساتھ حضرت شاہ صاحب پر بہتان طرازی کی ہے تو بقول مرزا قادیانی:

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

(نصرۃ الحق ص ۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۱)

تو اب ذرا حضرت شاہ صاحب کا ختم نبوت کے بارہ میں عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''اقول فالنبوۃ انقضت بوفاۃ النبی ﷺ'' میں کہا کہ حضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی نبوت کا اختتام ہوگیا۔

۲.....

نیست محمد پدر ہیچ کس از مرداں شما ولیکن پیغمبران
خدا است ومہر پیغمبراں است یعنی بعد از وے ہیچ پیغمبر بناشد

حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے پیغمبر ہیں اور پیغمبروں کی مہر یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(مواہب الرحمٰن زیر آیت خاتم النبیین)

آپ مزید وضاحت کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں:

۳..... ''واعلم ان الدجاجلۃ دون الدجال الاکبر کثیرۃ ویجمعھم امرٌ واحدٌ وھو انّھم یذکرون اسم اللہ ویدعون الناس الیہ الٰی ان قال فمنھم من یدعی النبوۃ (تفھیمات الٰھیہ ج ۲ ص ۱۹۸)'' جان لو کہ دجال اکبر سے پہلے بہت سارے دجال آئیں گے اور سب میں یہ امر مشترک ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر لوگوں کو

اس کی طرف دعوت دیں گے۔ ان دجالوں میں سے وہ دجال بھی ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ (کذا مرزا غلام احمد قادیانی ناقل)

مرزائی مصنف اگر تعصب کی عینک اتار کر حق وانصاف کی نگاہ سے دیکھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ (جنہیں مرزا قادیانی بارہویں صدی کا مجدد مانتے ہیں) حضور رسالت مآب ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے قائل تھے یا تمام مدعیان نبوت بعد از نبی ﷺ کو دجالوں کا گروہ قرار دیتے ہیں؟

مرزائی اعتراض نمبر ۱۱

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ خاتم الرسل کے مبعوث ہونے کے بعد خاص متبعین آنحضرت ﷺ کو بطور وراثت کمالات نبوت کا حاصل ہونا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔ یہ بات درس ہے اس میں شک مت کرو۔ (مکتوبات نمبر ۳۰۱ ج ۱ ص ۴۳۲)

جواب نمبر ۱: کہاں مرزائیوں کا اجرائے نبوت جیسا باطل عقیدہ اور کہاں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حقائق ومعارف، ذرا قاضی نذیر محمد صاحب فرمائیں گے کہ حضرت کی مندرجہ بالا عبارت کے کن الفاظ کا مفہوم ہے کہ حضور ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سے کسی کو نبوت مل سکتی ہے؟ عبارت کا مطلب تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کی کامل اطاعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمالات نبوت (رؤیا صالحہ مبشرات) عطاء کئے جاتے ہیں۔ امت کے ذی شان افراد کو کون سے کمالات سے نوازا جاتا ہے اس کا جواب حضرت مجدد الف ثانی ان سنہری الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

۱..... ''مثل قلت حساب وکفارات زلت بشریت وارتفاع درجات ومراعات صحبت فرشتہ مرسل کہ از اکل وشرب پاک است وکثرت ظہور خوارق کہ مناسب مقام نبوت اند وامثال آن بائد دانست کہ حصول ایں موہب درحق انبیاء علیہم السلام بے توسط است درحق اصحاب انبیاء علیہم السلام کہ تبعیت ووراثت باید دولت مشرف گشتہ اند بتوسط انبیاء علیہم السلام'' حساب میں آسانی معمولی لغزشوں کی معافی درجات کی بلندی، ملائکہ سے ملاقات اور کثرت ظہور خوارق ایسے کمالات نبوت حضور ﷺ کے وسیلہ سے امت کے برگزیدہ افراد کو عطاء کئے جاتے ہیں۔ یہ چند فضائل وکمالات اجزائے نبوت ہیں (نبوت نہیں) اور چند کمالات نبوت کے حصول

سے نبوت نہیں مل جاتی۔ شجاعت اور سخاوت وغیرہ صفات حسنہ بھی کمالات نبوت ہیں کیا ہر شجاع اور سخی مسلمان نبی ہوسکتا ہے؟ (مکتوبات نمبر ۲۰۲ ص ۱۴۲، ۱۴۳)

جواب نمبر ۲: مزید حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:

۲..... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہم السلام'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو آپ حضرت محمد رسول اللہ کی شریعت کی متابعت کا شرف حاصل کریں گے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ بھی جمہور امت کی طرح نزول مسیح علیہ السلام کے قائل تھے تو آپ اپنے مکتوبات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) نزول کے بعد شریعت محمدیہ ﷺ کی اتباع کریں گے اور آپ عقیدہ ختم نبوت کا اظہار کرتے ہوئے مزید ارشاد فرماتے ہیں:

۳..... ''اوّل انبیاء حضرت آدم علیہ السلام و آخرشان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔''

(مکتوبات دفتر سوم مکتوب نمبر ۷ ص ۳۵)

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر اور سب کی نبوت کو ختم کرنے والے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

مرزائی اعتراض نمبر ۱۲

مولوی نورالحسن خان فرماتے ہیں: ''لانبی بعدی'' جو آیا ہے اس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا۔

جواب نمبر ۱: حضرت مولوی نورالحسن خان صاحب نے جو حدیث: ''لانبی بعدی'' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا تو ان کا یہ فرمانا امت کے نزول مسیح ابن مریم کے عقیدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے تشریف لائیں گے تو آپ کوئی نئی شرع نہیں لائیں گے بلکہ شریعت محمدی ﷺ کے تابع ہوکر تشریف لائیں گے۔ جیسا کہ متعدد احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

جواب نمبر ۲: حضرت مولانا نورالحسن صاحب اپنے عقیدہ ختم نبوت کا اظہار ان سنہری الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں: ''ہمارے حضرت خاتم النّبیین ہیں اور ناسخ جملہ شرائع

ماقبل۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ اللہ کے بعد اور اس کے رسول اور صفی ہیں۔ اوّل انبیاء آدم علیہ السلام اور آخر نبینا محمد رسول اللہ ﷺ۔

(عقیدہ النبی مصنفہ مولانا نورالحسن خان صاحب ص ۱۵، ۱۶)

مرزائی اعتراض نمبر ۱۳

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں: ''بعد آنحضرت ﷺ کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے۔

جواب نمبر ۱: مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنویؒ کا یہ فرمانا کہ مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں تو یہ نزول مسیح ابن مریم کے پیش نظر فرمایا ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کے بعد کوئی شریعت نہیں لائیں گے بلکہ نبی پاک ﷺ کی شریعت پر ہی عمل پیرا ہوں گے اور حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی وفات ۱۳۰۴ھ عقیدہ ختم نبوت کے متعلق اپنے ایک فتویٰ میں حضرت علامہ ابوشکور سالمی کی عبارت نقل فرماتے ہیں: ''**اعلم ان الواجب علی کل عاقل ان یعتقد ان محمداً کان رسول اللہ والآن ھو رسول اللہ وکان خاتم الانبیآء ولا یجوز بعدہ ان یکون احدٌ انبیاء ومن ادعی النبوۃ فی زماننا یکون کافراً**'' جان لو کہ ہر عاقل پر واجب ہے کہ حضور ﷺ خاتم النّبیین اور رسول اللہ تھے اور اب بھی رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ آپ کے بعد کسی کا نبی بننا جائز نہیں اور جو ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔

(فتویٰ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی ج ۱ ص ۹۹)

تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنویؒ اور علامہ ابوشکور سالمیؒ کے نزدیک جو بھی نبی پاک ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت (تشریعی یا غیر تشریعی) کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ امت مرزائیہ میں اگر ذرا سی شرم وحیا ہے تو انصاف کریں کہ کہاں اجرائے نبوت جیسا باطل عقیدہ اور کہاں مدعی نبوت کو کافر قرار دینا؟

مرزائی اعتراض نمبر ۱۴

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ فرماتے ہیں:

(الف) سو عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا تو بایں معنی ہے کہ آپ کا

زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں: ''ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیین'' فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

(ب) اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

جواب نمبرا: مرزائی حضرات کا حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر بہت بڑا اتہام ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بعد ''اجرائے نبوت'' کے قائل تھے۔ حضرت نانوتوی صاحب نے تو کتاب ''تحذیر الناس'' ختم نبوت کے اثبات ہی کے لئے لکھی تھی، اس کا موضوع ہی خاتمیت زمانی، مکانی، ذاتی کی حمایت وحفاظت ہے۔

خاتمیت کی تین قسمیں ہیں: خاتمیت مرتبی، خاتمیت زمانی، خاتمیت مکانی۔

حضرت نانوتویؒ نے تحریر فرمایا کہ حضور ﷺ خاتمیت کے تینوں مراتب کے ساتھ متصف ہیں لیکن قابل غور امر یہ ہے کہ خاتمیت کے ان تینوں مرتبوں میں دلائل وبراہین کے لحاظ سے اعلیٰ اور افضل کون سا مرتبہ ہے۔ عوام تو یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ حضور ﷺ کا زمانہ سب انبیاء سے آخر تھا۔ صرف اسی وجہ سے آپ خاتم النّبیین ہیں۔ اگر یہی ایک وجہ ہوتو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضور ﷺ کا شرف وجود زمانہ اور مکان کی وجہ سے ہوا۔ حضور کی وجہ سے زمان اور مکان کا شرف نہ ہوا۔ حالانکہ تقدم وتأخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں: ''ولٰکن رسول اللہ و خاتم النّبیین'' فرمانا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ اس لحاظ سے ثابت ہوگا کہ حضور ﷺ کی جلالت شان اور رفیع منزلت ذات کے مناسب حال بالذات خاتمیت مکانی بھی آپ پر ختم ہے۔ مرزائی مصنف نے اپنی روایتی چال بازی سے دھوکہ اور فریب دینے کے لئے تحذیر الناس کے ص ۲۸ سے محولہ بالا ادھورا حوالہ نقل کردیا۔ اگر وہ پوری عبارت نقل کرتے تو ان کی فریب کاری کا پردہ چاک ہوکر رہ جاتا اور قارئین کو علم ہوجاتا کہ حضرت نانوتویؒ کا ارشاد کیا ہے۔ قارئین کرام پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں اور پھر مرزائی مصنف کی چال بازی پر داد دیجئے۔

۱..... پوری عبارت: ہاں! اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے۔ جیسا کہ اس ہیچ مدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے

مماثل نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی۔ افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکورہ دو مثبت خاتمیت ہے۔ معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں۔

(تحذیر الناس ص ۲۸)

۲..... خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے، ناحق تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔

(مناظرہ عجیبہ ص ۳۹)

۳..... اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کے کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تأمل کرے اسے کافر سمجھتا ہوں۔ (مناظر عجیبہ ص ۱۰۳)

مرزائی اعتراض نمبر ۱۵

صوفی محمد حسین صاحب فرماتے ہیں: الغرض اصطلاح نبوت بخصوصیت الٰہیہ خبر دینے سے عبارت ہے وہ دو قسم پر ہے۔ ایک نبوت تشریعی جو ختم ہوگئی اور دوسری نبوت بمعنی خبر دادن وہ غیر منقطع ہے۔ پس اس کو مبشرات کہتے ہیں۔ اپنے اقسام کے ساتھ اس میں رؤیا بھی ہیں۔

جواب نمبر ۱: علامہ صوفی حکیم محمد حسین صاحب بھی جمہور مسلمانوں کی طرح خاتم النبیین پر ہی نبوت کو بند سمجھتے ہیں اور جس کو جاری تسلیم کرتے ہیں آپ نے خود تشریح فرما دی ہے کہ وہ مبشرات اور رؤیا صالحہ ہیں جو کہ نبوت کا ایک حصہ ہیں، نبوت نہیں۔

ناظرین عظام! احادیث طیبہ اور بزرگان امت کے ان متعدد اقوال سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امت محمد یہ ﷺ آیت خاتم النبیین اور حدیث: ''لا نبی بعدی'' کا مفہوم یہی سمجھتی رہی ہے کہ:

۱..... حضور ﷺ کے بعد اب کوئی نیا نبی (تشریعی یا غیر تشریعی) نہیں بنے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے تشریف لائیں گے تو آپ حضور ﷺ کی شریعت کی اتباع کرنے والے ہوں گے۔

۲..... آنحضرت ﷺ کے بعد امت میں سے جو بھی امتی نبی یا مستقل نبی ہونے کا دعویٰ

کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

کیا ہے کوئی مرزائی جو میرے ان دس سوالات کے جوابات عنایت فرما کر مرزا غلام احمد قادیانی کی مضطرب روح کو اطمینان دلائے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

توحیدی فاضل عربی

خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ وزیر آباد

نبوت کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے

مرزائیوں مرتدوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبوت اکتسابی ہے۔ ہر انسان اطاعت فرمانبرداری محنت اور مشقت سے حاصل کرسکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عقیدہ قرآن وسنت اور اہل اسلام کے خلاف ہے بلکہ یہ ایک خاص مقام ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطاء کرتا ہے۔ اس میں کسی کی محنت ومشقت کا کوئی دخل نہیں ہے۔ کیونکہ اگر نبوت کسبی مانی جائے تو عصمت باقی نہیں رہتی اور انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر مکیؒ میں مذکور ہے کہ جو آدمی یہ کہے کہ: ''انّ النبوة مكتسبة هو كافر (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۱۰ مصر)'' یعنی مقام نبوت کو کسبی ماننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ: ''فان قلت فهل النبوة مكتسبة وموهوبة (فالجواب) ليست النبوة مكتسبة وقد افتى المالكية وغيرهم بكفر من قال انّ النّبوة مكتسبة (اليواقيت والجواهر ج ۱ ص ۱۶۴، ۱۶۵)'' یعنی ائمہ اربعہ کا یہ فتویٰ ہے کہ نبوت کسبی نہیں ہے بلکہ جو ایسا کہے وہ کافر ہے، اسی طرح زرقانی میں ہے کہ: ''من ذهب الى انّ النبوة مكتسبة فهو زنديق يجب قتله (زرقانی ج ۶ ص ۱۸۸)'' کہ جو نبوت کو کسبی مانے وہ زندیق اور مرتد ہے، واجب القتل ہے۔

اسی طرح (مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۹ ص ۲۱۲) پر لکھا ہے کہ: ''نبوت کو کسبی ماننے والا کافر ہے۔ بہرحال اس موضوع پر کئی حوالہ جات پیش کئے جاسکتے ہیں کہ نبوت کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کفریہ اور مرتدانہ عقیدہ سے محفوظ فرماوے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے

خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی

مولانا محمد انور مبلغ مجلس ختم نبوت کوئٹہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوّت بند ہے
خواہ وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی

حضور کے بعد نبوت ختم ہے خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم الانبیاء امابعد!

''الشھادۃ بختم النّبوۃ جزء من الایمان کالشھادۃ بکلمۃ التوحید''

''عن زید بن حارثۃ فی قصۃ طویلۃ لہ حین جاء ت عشیرتہ یطلبونہ من عند رسول اللہ ﷺ بعد ما اسلم فقالوا لہ امض معنا یا زید فقال ما ارید برسول ﷺ بدلاً ولا غیرہ احداً فقالوا محمد انّا معطوا بھذ الغلام دیّات فسمّ ما شئت فانّا حاملوہ الیک فقال اسألکم ان تشھدوا ان لّا الٰہ الّا اللہ وانّی خاتم انبیائہ ورسلہ معکم الحدیث اخرجہ الحاکم مفصلاً فی المستدرک (ج ۳ ص ۳۱۴)''

عقیدہ ختم نبوت کلمہ شہادت کی طرح ایمان کا جزو ہے

ترجمہ: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اپنے ایک طویل قصہ میں ذکر کرتے ہیں کہ جب میں آنحضرت کی خدمت میں آکر مسلمان ہوگیا تو قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور مجھ سے کہا اے زید! ہمارے ساتھ چلو۔ زید بولے: میں (رسول اللہ ﷺ) کے بدلہ میں کسی کو پسند نہیں کرسکتا اور نہ ہی آپ ﷺ کے سوا کسی دوسرے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے محمدؐ! اس لڑکے کے عوض میں ہم آپ کو بہت سا سامان دے سکتے ہیں جو آپ ﷺ چاہیں بتلا دیجئے ہم اسے ادا کر دیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں وہ یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ خدا کوئی نہیں مگر اللہ اور اس کی کہ میں اس کے سب نبیوں اور رسولوں میں آخری نبی اور رسول ہوں۔ بس میں اس لڑکے کو ابھی تمہارے ساتھ بھیج دیتا ہوں۔

اس حدیث میں حضور ﷺ نے جس طرح (توحید) پر ایمان لانے کا مطالبہ کیا ہے اسی طرح اپنی ختم نبوت پر بھی ایمان لانے کا مطالبہ کیا۔ وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان آپ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ قرآن کریم میں ''ولٰکن رسول اللہ'' کے ساتھ ''وخاتم النّبیین'' کا لفظ اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ ﷺ صرف رسول اللہ نہیں بلکہ خاتم النّبیین بھی ہیں۔ اس کے برخلاف آپ ﷺ سے

بیشتر جتنے رسول ہوئے وہ صرف رسول اللہ تھے۔ اسی لئے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ خاتم النّبیین ہے۔ یہ آپ ﷺ کا مخصوص لقب ہے اور آپ ﷺ نے ہی اس کا دعویٰ کیا ہے۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا یہ لقب بطور مدح نہیں بلکہ یہ حیثیت عقیدے کے ایک عقیدہ ہے۔ خاتم الشعراء اور خاتم المحدثین کی طرح صرف ایک محاورہ نہیں۔ اگر محاورہ ہوتا تو پہلے انبیاء کو بھی یہ لقب دیا جا سکتا۔

''لانبی بعد النبی ﷺ وان کان من غیر تشریع''

آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں خواہ غیر تشریعی نبی ہو

۱..... ''عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلّی انت منّی بمنزلة هارون من موسٰی الّا انه لا نبیّ بعدی (رواه البخاری ومسلم فی غزوة تبوک) وفی لفظ مسلم خلّفه علیہ السلام فی بعض مغازیه فقال له علیّ یا رسول اللہ خلّفنی مع النّساء والصبیان فقال له رسول اللہ ﷺ اما ترضٰی ان تکون بمنزلة هارون من موسٰی الّا انه لا نبوة بعدی وفی لفظ اٰخر عنده الّا انّک لست نبیّاً''

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے غزوہ تبوک کے بیان میں روایت کیا ہے اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ آں حضرت ﷺ نے ایک جنگ کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ نہ لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں (حسرت سے) عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے آپ عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے (ان کی تسلی کے لئے فرمایا) کہ تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہ نسبت حاصل ہے جو ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد نبوت باقی نہیں اور مسلم کے دوسرے الفاظ یہ بھی ہیں مگر تم نبی نہیں ہو۔

۲..... ''عن جابر بن عبداللہ قال لمّا اراد رسول اللہ ﷺ ان تخلّف قال لهٗ علیّ ما یقول النّاس فی اذا خلّفتنی قال فقال امّا ترضی ان تکون منّی بمنزلة

هارون من موسٰی الّا انه لایکون بعدی نبیٌ (رواه احمد وابن ماجة والترمذی)''

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب یہ ارادہ کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے (اپنے ہمراہ نہ لے جائیں گے اور) پیچھے چھوڑ جائیں گے تو بھلا لوگ میرے متعلق کیا کیا باتیں کہیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میری تمہاری وہ نسبت رہے جو ہارون و موسیٰ علیہ السلام کی تھی اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اس حدیث کو احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ان دونوں حدیثوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام کی ذات سے تشبیہ دینا مقصود نہیں اس لئے ''انت بمنزلة هارون ''نہیں فرمایا بلکہ اس نسبت اور علاقہ سے تشبیہ مقصود ہے جو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے درمیان تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی نبوت کے زمانہ میں اپنی قوم کی نگرانی کے لئے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو چونکہ نبوت کے ساتھ خلافت کی تھی۔ اس لئے اس مجمل تعبیر سے یہ وہم پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی کہیں خلافت نبوت نہ ہو۔ اس لئے اس احتمال کو بھی برداشت نہیں کیا گیا اور اس کو صاف طور پر صاف کر دیا گیا ہے تاکہ آنے والی امت محض الفاظ کے ابہام سے کسی غلط فہمی میں مبتلاء نہ ہو۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبوت ملتی وہ یقیناً آپ ﷺ کے اتباع ہی کی بدولت ہوتی۔ مگر جب اس احتمال کی بھی نفی کر دی گئی تو اب توسط یا بلا توسط کسی نبوت کا احتمال باقی نہیں رہا۔ اگرچہ نبوت کا کسی نبی کے اتباع سے ملنا خود ایسا مسئلہ ہے جس کے لئے قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے اور اس لئے دنیا کی تاریخ میں کوئی نبی ایسا نہیں بتلایا جاسکتا جو کسی نبی کے اتباع کے صلہ میں انعامی طور پر نبی بنا دیا گیا ہو یہ محض دماغی اختراع اور خود ساختہ خیال ہے۔

۳..... ''عن زید ابی اوفی قال قال رسول الله ﷺ (یا علی) والذی بعثنی بالحق ما اخترتک الّا لنفسی وانت منّی بمنزلة هارون من موسٰی الّا انه لانبی بعدی (رواه احمد وابن عساکر) الکنز''

ترجمہ: زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر بھیجا ہے میں نے تم کو اپنے لئے پسند کیا ہے اور تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا (الکنز) یہی حدیث ابوسعید خدری، حبشی بن جنادہ، عقیل بن ابی طالب اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ دیکھو (الکنز العمال)

۴..... ''عن علیّ قال و جعت وجعاً فاتیت النّبی ﷺ فاقامنّی فی مقامه وقال یصلی والقٰی علیّ طرف ثوبه ثم قال برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیک ما سألت الله شیئاً الا سألت لک من الله شیئاً الّا اعطانیه غیر انّه قیل لی انّه لا نبیّ بعدی فقمت کانّی مااشتکیت (رواه ابن جریر وابن شاهین فی السنة والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی فضائل الصحابة) کذا فی الکنز''

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے درد اٹھا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور اپنے لباس کا ایک کنارہ میرے اوپر ڈال دیا۔ پھر فرمایا اے علی! تم شفایاب ہوگئے۔ اب تم میں کوئی مرض نہیں رہا۔ میں نے جو دعا اللہ تعالیٰ سے کی ہے وہی تمہارے لئے مانگی ہے اور اس نے قبول فرمائی ہے۔ بجز اس کے کہ مجھ سے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ (کنز العمال)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے نبوت کی دعا فرمائی تھی اور وہ قبول ہوگئی تھی۔

''واجعل لّی وزیراً من اهلی هارون اخی اشدد به ازری واشرکه فی امری'' اور میرے خاندان میں میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار بنادے۔ اس کے ذریعہ میرے کمر مضبوط فرما اور میرا شریک کار بنادے۔ اس دعا کے بموجب ان کو نبی بنا دیا گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد چونکہ عالم تقدیر میں یہ پا چکا تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہو۔ اس

لئے یہ نامناسب تھا کہ دعا کے بعد آپ ﷺ کو عالم تقدیر کے اس فیصلہ کی اطلاع دی جاتی۔ اس لئے اس سے قبل کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے نبوت کی دعاء فرماتے۔ یہ کہہ دیا گیا کہ آپ ﷺ کی ہر دعا قبول ہوگی۔ مگر نبوت کے لئے آپ ﷺ نے دعا ہی نہ فرمایئے۔

ناظرین کرام! غور فرمایئے کہ حدیث مذکور میں موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام ایک معمولی تشبیہ کے اثرات کتنی دور دور تک پھیل رہے ہیں اور ہر گوشہ میں ختم نبوت کا عقیدہ کس کس طرح نظر آتا چلا جارہا ہے۔ گویا یہ ایک بنیاد ہے اور بقیہ تمام تعریفات میں اس عقیدہ پر قائم ہیں۔ اگر کہیں ذرا بھی اس بنیاد کو ٹھیس لگتی نظر آتی ہے تو فوراً صفائی کے ساتھ اس کی اصطلاح کردی جاتی ہے اور معمولی سے ابہام کو بھی برداشت نہیں کیا جاتا۔ تعجب ہے کہ جہاں نبوت ورسالت کی صریح پیش گوئیوں کی بجائے اتنی گنجائش بھی نہ ہو، وہاں نبوت کے دروازے نہیں بلکہ پھاٹک کھول دیئے جائیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ جب اس میں سے گزرنے والوں کی تعداد دریافت کی جائے تو بمشکل ایک شخص کا نام پیش کیا جائے اور اس میں بھی ابھی تک یہ بحث جاری ہو کہ وہ امام تھا یا مجدد یا نبی ورسول اور اگر معتقدین کا حال چھوڑ کر کہیں خود اس کے دعاوی کو دیکھا جائے تو ایک صحیح الفہم شخص یہ اندازہ کر ہی نہ سکے کہ اتنے مختلف دعاوی کبھی ایک زبان سے ادا بھی ہو سکتے ہیں۔

اور جو کہ کبھی مریم (عورت) بنا اور کبھی ابن مریم (مرد) اور کبھی حمل آیا اور کبھی حاملہ ہوا۔ یہ ہے نبوت جدید (modren) (یعنی انگریز کی بنائی ہوئی) کا حال۔

(جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد یہ گمان رکھتا ہے کہ وہ نبی ہے وہ پرلے درجہ کا جھوٹا ہے)

ترجمہ حدیث نبوی: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آئندہ میری امت میں تیس جھوٹے شخص پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک اپنے متعلق گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں کے آخر میں آیا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم)

ایک اور حدیث ذیل میں جھوٹوں کے متعلق نوٹ ہے تاکہ حدیث ہذا پر کسی کو اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے۔

ترجمہ حدیث نبوی: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ تیس جھوٹے دجال نہ نکل آئیں۔ جس میں مسلمہ عنسی اور مختار بھی ہیں۔ (ابویعلی، فتح الباری)

رہی یہ بات کہ دجالوں کے تیس ہونے میں کیا حکمت ہے تو حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

''ولیس المراد بالحدیث من ادعی النبوۃ مطلقاً فانھم لایحصون تکون غالبھم میشأ لھم ذلک عن جنون وسوداء وانّما المراد من قامت لہ الشوکۃ'' حدیث مذکور میں مدعین نبوت سے ہر مدعی نبوت مراد نہیں کیونکہ مدعی نبوت تو بے شمار ہیں۔ بیشتر یہ دعوے جنون یا سوداویت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں مراد وہ مدعیین نبوت ہیں جو باشوکت ہوں گے ان کا مذہب تسلیم کیا جائے گا، ان کے متبعین کی تعداد زیادہ ہوگی۔

اب مرزا کے قلم سے بھی سن لو:

۱..... ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین''

''یعنی محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

۲..... ''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث: ''لانبی بعدی'' ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیت کریمہ: ''ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین'' سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔''

(کتاب البریہ ص ۱۸۴، ۱۸۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۷، ۲۱۸)

منکرین ختم نبوت کے لئے مرزا قادیانی کا فیصلہ:

۳..... ''ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔'' (اشتہار ۲/اکتوبر ۱۸۹۱ء، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰، ۲۳۱)

ایسے کئی حوالہ جات ہیں لیکن ضخامت کم رکھنے کے لئے تین حوالوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

انگریز کا خود کاشت پودا

یعنی

مرزا غلام احمد قادیانی

مولانا ابو الیسر محمد زاہد افغانی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ
محمدؐ، تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور سب پیغمبروں کی مہر
(یعنی آخری نبی) ہیں۔

انگریز کا خودکاشت پودا

یعنی

مرزا غلام احمد قادیانی

برٹش انڈیا میں کثرت ارتداد کی بنیاد۔ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا
دعویٰ نبوت، اور اسکی تصدیق منجانب انجمن احمدیت قادیان و لاہور

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

تیار کنندہ

مولانا العلامہ والاستاذ الفہامہ ابو الیسر محمد زاہد افغانی
(عفی عنہ) زردبی، صوابی۔ مردان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض حال

''ومن یرتد منکم عن دینه فیمت وهو کافرٌ فاولٰئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والاٰخره واولٰئک اصحاب النار هم فیها خالدون (البقرۃ:۲۱۷) ''ترجمہ: اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھرے، پھر حالت کفر ہی میں مرجائے تو ایسوں کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے اور وہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

العبد

ابوالیسر محمد زاہد افغانی (عفی عنہ) بقلم خود

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

’’ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیداً محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترٰھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماھم فی وجوھم من اثر السجود ذٰلک مثلھم فی التورٰۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستویٰ علٰی سوقہ یعجب الزرّاع لیغیظ بھم الکفار وعداللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت منھم مغفرۃ واجراً عظیماً (الحجرات:۲۸، ۲۹)‘‘

امّا بعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

’’ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین وکان اللہ بکل شئ علیما (الاحزاب:۴۰)‘‘

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں لیکن اللہ کا رسول ہے۔

(۲) اور سب نبیوں پر مہر۔

(۳) اور اللہ سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔

بلغ العلٰی بکمالہ　　کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ　　صلّوا علیہ والہ

(گلستان سعدی)

بزرگو اور دوستو! آیت ختم نبوت کا جو ترجمہ کیا گیا یہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ کا ترجمہ ہے جو بہ تقدیم وتاخیر حال چال کے موافق اور بامحاورہ کیا گیا ہے۔ اب حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ کے فوائد تفسیر یہ لکھے جاتے ہیں۔ بغور ملاحظہ ہوں۔

۲..... یعنی کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو۔ ہاں اللہ کا رسول ہے اس حساب سے سب اس کے روحانی بیٹے ہیں جیسا کہ ہم ’’النّبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم‘‘ کے حاشیہ پر لکھ چکے ہیں۔

۳..... یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی۔ اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ بس جس کو ملنی تھی، مل چکی۔ اسی لئے آپ کی نبوت کا دورہ سب نبیوں کے بعد رکھا۔ جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ حضرت (عیسیٰ) مسیح علیہ السلام بھی آخیر زمانہ میں بہ حیثیت آپ کے ایک امتی کے آئیں گے خود ان کی نبوت و رسالت کا عمل اس وقت جاری نہ ہوگا جیسے آج تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں۔ مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری ساری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام (زمین پر) زندہ ہوتے تو ان کو بھی بجز میرے اتباع کے چارہ نہ تھا۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیاء سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہوتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ (۱) رتبی اور (۲) زمانہ ہر حیثیت سے خاتم النّبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی تھی آپ ہی کی مہر لگ کر ملی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب!

تنبیہ: ختم نبوت کے متعلق (۱) قرآن، (۲) حدیث، (۳) اجماع، (۴) قیاس وغیرہ سے سینکڑوں دلائل جمع کر کے بعض علماء عصر نے مستقل کتابیں لکھیں ہیں۔ مطالعہ کے بعد ذرا تردد نہیں رہتا کہ اس عقیدہ کا منکر قطعاً کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے:

وختم الرسل بالصدر المعلّٰی نبی ھاشمي ذی جمالي

(قصیدہ امالی)

۴..... یعنی وہی جانتا ہے کہ رسالت یا ختم نبوت کو کس محل میں رکھا جائے۔ بندہ افغانی (عفی عنہ) عرض پرداز ہے کہ مولانا عثمانیؒ کے فوائد یہاں پر ختم ہوئے اور یہ شعر سابق میں اپنی طرف سے نقل کر کے درمیان میں لکھا ہے کہ آیت ختم نبوت کی طرح یہ بھی ختم نبوت و رسالت پر دلالت کرتا ہے۔ قطعہ:

ہر مسلمان کا یہی مذہب یہی ایمان ہے منکر ختم نبوت منکر قرآن ہے
درحقیقت دور حاضر کا ہر ایک جھوٹا نبی شکل انسانی میں جیتا جاگتا شیطان ہے

المرام آنکہ میرا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قادیانیوں اور لاہوریوں نے اس کی تصدیق کی اور اس پر ایمان لائے۔ اس لئے وہ بھی (۱) کافر اور (۲) مرتد اور (۳) زندیق اور یہ بھی کافر اور مرتد اور واجب القتل ہونا چاہئے تھا کہ پہلے ابتدائی دنوں میں ان کا استیصال کیا جاتا اور حسب حکم شریعت ان سے جہاں پاک کیا جاتا تو ایک طرف شریعت پر عمل کیا جاتا اور دوسری طرف اس میں آسانی اور سہوت ہوتی۔ قطعہ:

درختے کہ اکنوں گرفت است پائی — بہ نیروے شخصے برآید ز جائی
دگر ہمچناں روزگارش ہلی — بہ گردد نش از بیخ برنکسلی

(گلستان سعدی)

دوستو اور بزرگو! ان کا استیصال اور خاص کر ابتدائی اوقات میں بہت ضروری تھا، لیکن کون کرتا؟ آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد اس وقت یعنی انگریز قوم کا خود کاشت پودا تھا اور یہ بات اس کی اپنی زبان کی تقریر اور بقلم خود تحریر ہے تو آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ وہ ان کی آب یاری کرتی اور ان کی تقویت کا سامان کرتی اور اسباب تقویت مہیا کرتی یا ان کو جڑ سے اکھاڑتی اور ان کا استیصال کرتی اور شاید یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ قتل مرتد حکومت کا فریضہ ہے اور جب وہ خود یہ فریضہ ادا نہ کرے بلکہ اوروں کو بھی نہ چھوڑے بلکہ ان کے برخلاف مساعی کرنے والوں کو روکے اور قید و بند میں ڈالے تو اس کا کیا علاج؟

بہر حال انگریزی دور حکومت میں حکم شریعت پر عمل نہ ہوسکا بلکہ زمام اختیار اور حکومت کی باگ ڈور جب ہندوستانیوں اور اپنے ملک والوں کے ہاتھ میں آئی تو پھر بھی اس پر عمل نہ ہوسکا۔ یہاں تک کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کا دور حکومت شروع ہوا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ اب زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ پاکستان میں قادیانیوں اور مرزائیوں کے خلاف ایک ہمہ گیر اور عام تحریک شروع ہوئی جس میں سنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی وغیرہ ہر مکتبہ فکر کے لوگ شامل ہوئے اور بڑے زور و شور سے حکومت سے مطالبات ہونے لگے کہ قادیانیوں اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو اور شہروں کی طرح ایک کھلا شہر قرار دیا جائے۔ (وغیرہ وغیرہ) اور بالآخر ملک کے اہل حل وعقد اور وزیر اعظم بھٹو نے ۷ ؍ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قوم کے یہ مطالبات ایک حد تک منظور فرمائے اور رائے عامہ کا احترام کیا۔ (الشکر والحمد للہ)

فرزندان اسلام! شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت سے اب تک اس کاغذی خانہ پری کے بعد اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا اور نہ آئندہ کے لئے کوئی امید ہے کہ اس پر کچھ نہ کچھ مزید اور عملی کارروائی کی جائے۔ بلکہ یہ ایک وقتی بات تھی کو جو ختم ہوگئی اور کیوں ایسا نہ ہو جب کہ زور وزر اور قوت و دولت ان کے ساتھ ہے اور ان کے پرانے آقاؤں کی مدد بھی اب تک ان کے ساتھ ہے بلکہ ان کے اور معاونین بھی بہت پیدا ہو گئے جن کی دوستی و خوشنودی اور رضا مندی ہماری سلطنت خداداد پاکستان کا نصب العین اور اصل مقصود ہے اور باقی ماندہ امور اس کے تابع ہیں یا بالفاظ دیگر مقصود بالتبع ہیں تو اس پر مزید کارروائی کس طرح کی جاسکتی ہے:

خیال است ومحال است وجنوں

بہر حال میں اپنے دعوے میں زور اور قوت ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیوں اور لاہوریوں کے وہ اقوال نقل کرتا ہوں جن میں مرزا غلام احمد کی نبوت کا دعویٰ ہے اور قادیانیوں اور لاہوریوں کی طرف سے اس کی تصدیق کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے میں حق بجانب ہے۔ یہ اقوال ان کی کتابوں سے نقل صحیح کے ساتھ منقول ہیں اور ہم تک بہ نقل صحیح پہنچ چکے ہیں۔ بہ غور ملاحظہ ہوں:

۱..... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' (بدر ۵ ؍ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

۲..... ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۶۸ حاشیہ)

۳..... ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں ..... پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷)

۴..... ''اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۸ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰)

۵..... ''ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو تورات میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو۔''

(بدر ۹ ؍ اپریل ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۲۱۷)

۶..... ’’ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو..... ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں..... پس ہم نبی ہیں ہاں! یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے..... اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہچاننے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے۔‘‘ (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۶ تا ۱۲۸، ڈائری مرزا مندرجہ اخبار بدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

۷..... ’’جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں، مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، ۲۱۱)

۸..... ’’بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ (میں بندہ محمد زاہد افغانی عفی عنہ کہتا ہوں کہ بہر معنی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرنے والا مرتد اور کافر ہے جیسا کہ علماء کرام ایک دفعہ نہیں ہزاروں دفعہ فرما چکے ہیں۔ پس مرزا غلام احمد قادیانی بہر صورت مرتد اور کافر ہے اور اس کے پیرو اور تصدیق کرنے والے بھی) سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

۹..... ’’میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔‘‘

(نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۷)

۱۰..... ’’خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔‘‘ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷)

۱۱..... ’’تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوف ناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

۱۲..... ’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۱۳..... ’’ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

۱۴..... ’’قل یآ ایھاالناس انّی رسول اللہ الیکم جمیعاً‘‘ ترجمہ: کہہ اے تمام لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔‘‘

(البشریٰ ج نہم ص ۲۲، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۲۷۰)

۱۵..... ’’انّک لمن المرسلین‘‘ (الہام مندرجہ حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۱۶..... ’’خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

۱۷..... ’’اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۱۸..... ’’ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۸۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۵)

۱۹..... ’’اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے..... مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

۲۰..... ’’پس خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہوگیا اور اس قوم کو ہزار ہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت کی گئی تب وہ وقت آ گیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۲، خزائن ج ۲۲ ص ۴۸۶)

برادران اسلام! مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ورسالت نے ایک جگہ نہیں ہزاروں جگہ یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ ہوشیار کے لئے مشت نمونہ خروارے۔ یہ چند حوالہ جات مندرجہ بالا کافی ہیں اور نادان کے لئے ایک انبار بھی کافی نہیں۔ ورنہ کتابوں اور رسالوں کے لکھنے میں قوم کے بہی خواہوں نے کسی قسم کی کمی نہیں اور لال حسین اختر صاحبؒ نے جو پختہ کار (یا) اس گھر کا بھیدی بزرگ ہیں اور پھر اس سے توبہ کر کے مسلمانوں میں ثانیاً شامل ہوئے ہیں اور مشہور ہے: ’’گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے‘‘ لال حسین اختر صاحب نے ’’ترک مرزائیت‘‘ وغیرہ کتابیں تصنیف فرمائیں اور دوسرے بلند پایہ مصنّفین کرام نے بھی حسب طاقت ان کے رد میں ہر زمان اور ہر زبان میں اور ہر مکان میں بڑی بڑی کتابیں لکھ ماریں جن کے بعد کسی نئی کتاب کے لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ ہاں! یہ اور بات ہے کہ ہر زمانہ میں اسی دور کے مسلمانوں کی ضیافت خاطر کے لئے ان کتابوں کے موادنئی ترتیب وتبویب کے ساتھ ان کے سامنے پیش کئے جائیں اور نئے الفاظ اور نئی عبارات اور ہر قسم کی جدت کے ساتھ گاہ گاہ وہ مطالب عالیہ بتقاضائے وقت اختصار واقتصار یا طوالت کے ساتھ قوم کے سامنے بطور انحصار پیش کئے جائیں۔

چنانچہ اکثر اسی پر عمل کر کے کئی بزرگوں اور دین داروں نے بندہ کی شمولیت کے ساتھ اپنا نام مصنفین میں درج کیا اور باقاعدہ اضافہ پر اضافہ کیا جاتا ہے:

علی اللہ رب الناس حسن جزائھم بما لا یوافی عدہ ذھن حاسب

(شاہ ولی اللہؒ)

ناظرین کرام اور قارئین عظام! شاید یہ بات آپ کو معلوم ہوگی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو دو قسم ہیں۔ (۱) قادیانی مرزائی اور (۲) لاہوری مرزائی۔ اوّل الذکر

(قادیانی مرزائی) مرزا غلام احمد کو پیر، فقیر، مجدد، نبی اور رسول بلکہ جو جو دعویٰ اس نے وقت کیا۔ سب میں سچا مانتے ہیں اور ببانگ بلند کہتے ہیں کہ وہ سب کچھ ہے اور جو جو دعویٰ اس نے کیا ہے وہ سچا ہے اور لفظ بہ لفظ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور مؤخر الذکر (لاہوری مرزائی) لوگوں کو دکھاتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے لئے اور دکھانے کے لئے کچھ اور۔ یہ عام لوگوں کو ہر قسم دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور انجام کار دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے بحکم کتاب سب مرتد و کافر اور واجب القتل ہیں۔

بہر حال ذیل میں دو اعلان ہیں جو اخبار پیغام صلح سے تعلق رکھنے والوں (یعنی لاہوری مرزائی جماعت) نے اس وقت شائع کئے تھے جب مولوی نورالدین (مرزا کے خلیفہ اوّل) کی زندگی میں ان لوگوں کے متعلق مشہور ہوا تھا کہ یہ لوگ مرزا کی نبوت سے منکر ہوگئے ہیں۔ ان اعلانات میں لاہوری جماعت کے ممبروں نے مرزا غلام احمد کی نبوت کا صاف اعتراف واقرار کیا ہے۔ بہ غور ملاحظہ ہوں۔

۱..... اعلان اوّل: ''ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ تعالیٰ چھوڑ نہیں سکتے۔''

(اخبار پیغام صلح ج ۱ ص ۳۵، مؤرخہ ۷ ؍ ستمبر ۱۹۱۳ء)

۲..... اعلان دوم: ''معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے ہم حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔''

(اخبار پیغام صلح ج اوّل نمبر ۴۲، مؤرخہ ۱۶ ؍ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

میرے دوستو اور بزرگو! اس کے بعد اب یہی لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کو کبھی نبی تسلیم نہیں کیا تو اب کیا کیا جائے۔ ان کا علاج کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ ہماری حکومت اور ہمارے اہل حل وعقد اور عوام وخواص کو اس کی توفیق عطاء فرمائے اور یہ کام ان کو آسان کردے اور اس میں مدد اور معاون ہو۔ آمین!

بہر حال مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور دجال ہے اور مرتد اور کافر ہے اور اس کے ماننے والے بھی مرتد اور کافر ہیں اور سب واجب القتل ہیں۔ پس صاف بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے یاران طریق یعنی قادیانی مرزائی اور لاہوری مرزائی ہر دو فریق مرتد وکافر اور واجب القتل ہیں۔ کیونکہ قادیانی مرزائی بزبان قال اب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے معترف ہیں اور اب بھی اس کی نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور لاہوری مرزائی جو فریق ثانی ہے دھوکہ دہی کرتے ہیں اور دنیاوی نفع کی خاطر کہتے ہیں کہ ہم اس کی نبوت کو نہیں مانتے۔ ہم صرف یہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ مجدد ہیں (وغیرہ وغیرہ) حالانکہ یہ شہادت اعلان سابق (وغیرہ وغیرہ) حقیقت اس کے خلاف ہے بلکہ یہ بھی اس کی تصدیق کرنے والے ہیں اور بدیں وجہ یہ بھی مرتد وکافر ہیں، خدا کرے کہ ان سب کا استیصال ہو جائے۔ آمین!

حضرات! قرآن وحدیث ناطق ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین والمرسلین ہیں اور اس کے بعد کوئی نبی اور رسول پیدا نہیں ہوسکتا اور اس کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت ورسالت عطاء نہیں ہوسکتا اور سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت ورسالت کرنے والا کذاب اور دجال ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

۱..... ’’سیکون فی امتی کذّابون ثلاثون کلهم یزعم انّه نبیٌ وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی‘‘ (مسلم، ترمذی، دارمی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور مشکوٰۃ)

ترجمہ: میری امت میں تیس بڑے جھوٹے ہوں گے ان میں ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا باوجودیکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲..... ’’لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون کذّابا کلهم یزعم انّه نبی (طبرانی)‘‘ ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک تیس بڑے جھوٹے ظاہر نہ ہوں، ان میں ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

۳..... ایک اور روایت میں ہے: ''سیکون فی امتی کذابون دجّالون..... وانّی خاتم النّبیین لانبی بعدی'' یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں کذاب دجال ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرات! ان احادیث میں دجال وکذاب ہونے کی علت یہ ٹھہرائی ہے کہ وہ باوجود میری امت میں ہونے کے نبوت کا دعویٰ کریں گے اور کہیں گے کہ ہم امتی نبی ہیں۔ یعنی ایک پہلو سے نبی ہیں اور ایک پہلو سے امتی۔ جیسا کہ مسیلمہ پنجاب نے یہ دعویٰ کیا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے) اور اپنے پیشرو مسیلمہ کذاب کی پیروی کی۔ کیونکہ وہ بھی مرزا کی طرح حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں ''اشھد انّ محمد رسول اللہ'' پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی بوقت آذان اس کی شہادت دیتا تھا۔ (دیکھو تاریخ طبری ج دوم ص ۲۴۴)

بحوالہ کتاب ''ترک مرزائیت'' مصنفہ جناب لال حسین صاحب اختر مبلغ اسلام (جو ترک مرزائیت سے پہلے لاہوری مرزائیوں میں شامل ہوا تھا اور انجمن کی طرف سے ایک تنخواہ دار مبلغ احمدیت تھا۔ لیکن اللہ پاک نے اس کو نظر رحمت سے دیکھا تو اس نے احمدیت سے توبہ کی اور سواد اعظم میں پھر دوبارہ شامل ہوا اور مبلغ اسلام بنا۔ ''انّ ربّی لطیف لما یشآء''

خاتمہ: میرے دوستو اور بزرگو! اس مختصر کتاب سے پہلے میں نے قادیانیوں کے رد میں دوسو پچاس صفحے کی ایک مبسوط کتاب لکھی ہے جس کا نام ''تبصرہ یعنی آئینہ قادیانیت اور مرزائیت'' ہے اور اپنے باب میں اسم بامسمّی ہے اور نام بامعنی ہے۔ میں نے فرق باطلہ یعنی باطل فرقوں کے رد میں قلمی جہاد کیا ہے اور اب بھی کر رہا ہوں اور اس سے زیادہ کا مکلّف نہیں ہوں۔ پشتو میں کہتے ہیں:

پہ ملنگ باندے قلنگ او تاوان نشتہ

یعنی کنگال اور مفلس پر قلنگ جزیہ، مالیہ اور ٹیکس وغیرہ دوسرے مالی محصولات نہیں ہیں اور وہ اس نقصان سے بری الذمہ ہے۔

غرض یہ کہ ہرگاہ کہ اس ''تبصرہ'' کے چھپنے کی نوبت اب تک نہیں آئی جو ایک مبسوط کتاب ہے تو ارادہ ہوا کہ ایک مختصر سی کتاب اس باطل فرقہ (قادیانیوں کے) رد میں لکھی

جائے تاکہ میرا نام بھی مجاہدین کی فہرست میں درج ہوجائے بلکہ میرا نام اپنے زمانہ میں سرفہرست ہو اور مجاہد اعظم ہو، خدا کرے کہ ایسا ہو۔ آمین! اور شاید کہ اس مختصر کتاب کے چھپنے کے لئے کوئی صورت پیدا ہوجائے۔ لعلّ اللہ یحدث بعد ذٰلک امراً انّ اللہ لطیف لما یشآء و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین. وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین! بقلم العبد

ابوالیسر محمد زاہد افغانی (عفی عنہ)

زروبی، صوابی، مردان، پشاور سرحد پاکستان

آخری گزارش

برادران اسلام! انگریز کے دور حکومت میں برٹش انڈیا (متحدہ ہندوستان) میں اسلام اور مسلمانوں پر قسم قسم کے حملے ہوئے تھے لیکن سب سے بڑا حملہ جو ہوا تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروؤں کا تھا جو قادیانیوں اور لاہوریوں کے نام سے مشہور ہیں اور انجمن احمدیت کے ارکان اور ممبر ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور قادیانیوں اور لاہوریوں نے اس کی تصدیق کی تھی وہ بھی مرتد، کافر تھا اور یہ بھی مرتد، کافر تھے۔ لیکن وہ انگریز کا خود کاشت پودا تھا؟ یہاں تو الٹا ان کو انعام واکرام ملتا تھا اور ایک بہت بڑی حکومت کی پشت پناہی ان کو حاصل تھی۔ بلکہ اور اسلام کے خلاف یہاں جو کچھ کام ہوتا تھا مذہبی آزادی کے نام سے ہوتا تھا اسلام پر حملوں کا نام مذہبی آزادی تھی۔ اگر مسلمان فریاد کرتے تو کس کو کرتے؟ ''کل امر مرھون بوقتہ'' ہر ایک کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو استیصال (جڑ سے اکھاڑنا) منظور تھا لیکن اس موجودہ وقت ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء میں اور وزیر اعظم بھٹو کے دور حکومت میں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اسمبلی اور مجلس عمل نے بہ اتفاق رائے ان کو کافر و مرتد قرار دیا اور ان کو ملک کی غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سفارش کی (وغیرہ وغیرہ) اور وزیر اعظم بھٹو نے اس پر اپنے دستخط ثبت فرمادیئے اور رائے عامہ کا احترام کیا۔ الشکر والحمد للہ ودرک الکل فوق الکل فافھم!

بہر حال تاریخ عالم میں آئندہ کے لئے دور حاضر کا یہ عظیم کارنامہ آب زر سے لکھا جائے گا۔ العبد محمد زاہد افغانی (عفی عنہ) بقلم خود

۲۱؍اپریل ۱۹۷۹ء

تحفہ مرزائیاں

حضرت مولانا محمد غوث

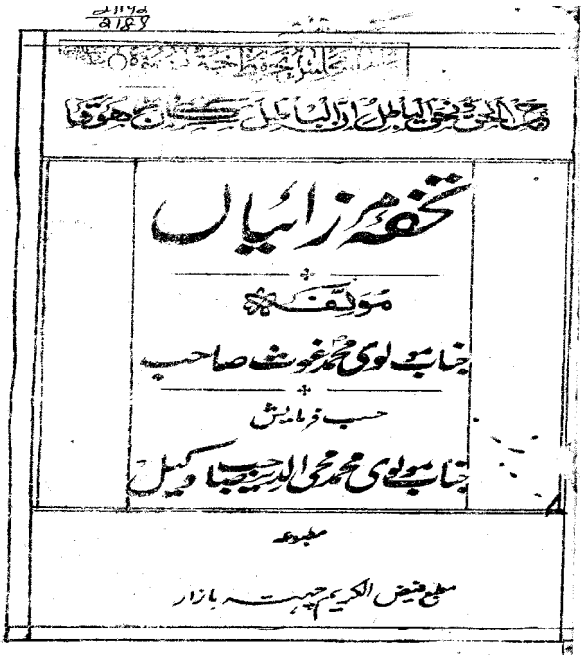

تفصیلی فہرست

مرزا قادیانی کی ابتدائی مشن	۱۰۸
مرزا قادیانی سے ہمدردی	۱۰۹
تاویلات رکیکہ	۱۰۹
مرزائیوں سے معذرت	۱۰۹
درمیانی مشن	۱۱۰
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین	۱۱۱
مرزا قادیانی کی اخیر مشن	۱۱۲
مرزا قادیانی کے عجیب دعوے	۱۱۲
مرزا قادیانی کا حیض	۱۱۳
تثلیث میں مرزا جی کا حصہ	۱۱۳
سیشن جج کی رائے	۱۱۴
ختم کتاب	۱۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً علیٰ رسولہ وآلہ واصحابہ اجمعین!

ایماں چو سلامت بہ رب گویم احسنت ز ہے چستی وچالاکی ما

آج کل مرزا قادیانی کے اعتقادات علوم دینیہ سے ناواقف گروہ میں جارہے ہیں۔ یہ عام بات ہے کہ اگر کسی مذہب کے دعاوی جدت اور ندرت پر مبنی ہوں بہت جلد بلاتحقیق وتدقیق اس کی تصدیق کرنے والے بکثرت پیدا ہوجاتے ہیں۔ ان کی گرویدگی خوش اعتقادی حداعتدال سے متجاوز ہوجایا کرتی ہے۔ ''من اتخذ الٰھہ ھواہ (الفرقان:۴۳)'' یہ ایک انسانی کمزوری تلون طبعی کی دلیل ہے: ''کان الانسان عجولاً (بنی اسرائیل:۱۱)'' عجیب وغریب الہامات واد عاء نبوت میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، سجاح بنت سوید، مختار وغیرہم بھی مرزا قادیانی کے شریک وسہیم وہم نوا تھے۔ ''ومن یتبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین (اٰل عمران:۸۵)''

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

مولانا رومی قدس سرہ نے بہت سچ کہا ہے:

اے بسا ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستے نشاید داد دست

دست ناقص دست شیطان ست ودیو زا کماندر دام تکلیف است ودیو

مر ترا عقل جزو وے نہاں کامل العقلی بجواند جہاں

جزو تو از کل او کلّی شود عقل کل بر نفس چوں غلی شود

انسانی ہستی فانی مثل سراب ہے، زندگی دوروزہ زوال پذیر شئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ہماری پیدائش سے غرض وغایت مزرعۃ الآخرہ کے سوائے کچھ نہیں۔

امور دینیہ مذہب کا تعلق معاد، نجات سرمدی اور حیات ابدی سے ہے۔ شریعت مطہرہ میں درستی عقائد کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے کیوں کہ صلاح کونین فلاح دارین اسی سے بہت کچھ وابستہ ہے۔ صراط مستقیم سے روگردانی آخر وبال جاں ''مثمر خسر الدنیا والآخرۃ'' کا باعث ثابت ہوکر رہے گی۔

مخبر صادق ﷺ نے فرمادیا ہے: ''لاتقوم الساعة حتی تبعث دجالون کذابون قریباً من ثلاثین کلهم یزعهم انه رسول الله (رواه الشیخان) ''اللہ جل شانہٗ نے انسان کو عقل سلیم عطاء کی ہے مکلّف بنایا ہے امور معاد میں کامل غور وخوض سے کام لینا چاہئے۔

مسلمانوں میں باہمی افتراق، دین حقہ میں محدثات ومنکرات نے افسوس ہماری قوم کو حضیض مذلت میں گرفتار کر رکھا ہے۔

مرزا قادیانی کی ابتدائی مشن

ہم کو اعتراف ہے کہ مرزا قادیانی کی ابتدائی مشن نے اسلام کی ایک حد تک خدمات سرانجام دیئے۔ بت پرستی، تثلیث کے نقائص، تباتح بادلہ ساطعہ ظاہر کر دیا۔ مذہب اسلام کے برخلاف جو غلط فہمیاں تھیں ان کا ازالہ کچھ کیا لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ استقامت، ثبات، انسان کے لئے ضروری ہے۔ حدیث شریف میں اس کی طرف اشارہ وارد ہوا ہے۔ ''اللهم ثبّت قلبی علیٰ دین الاسلام''

بعض وقت ایک صالح اعلیٰ قابلیت کا شخص ہوتا ہے اس کی تعلیم وتلقین اصلاح سے ابنائے ملک کو فائدہ پہنچتا ہے۔ فیض یاب ہدایت پذیر ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد دماغ میں، طبیعت میں فتور، انحراف، یہاں تک کہ انقلاب پیدا ہوجاتا ہے تو لامحالہ اس کی رشد وہدایت بجائے افادہ، نقصان وبجائے ہدایت، ضلالت پہنچایا کرتی ہے۔ ایک طویل حدیث شریف میں اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ''یعمل عمل اهل الجنة ثم یعمل عمل اهل النار''

خداوند عالم نے جن کو عقل سلیم عطاء کی ہے بے غضبی، انصاف پژوہی سے ایسے افراد کی عتیق وجدید تعلیم وتلقین کا غور کے ساتھ مقابلہ موازنہ کرتے ہیں محک امتحان پر رکھتے ہیں۔ پھر صحیح رائے قائم کرتے ہیں: ''یهدی من یشاء ویضل من یشاء''

اس تمہید کے بعد ہم مرزا قادیانی کی (درمیانی تعلیم) اور پھر (اخیر تعلیم) کو روشنی میں لاویں گے تا ان کے متبعین صدق دلی سے غور کریں سوچیں۔

مرزا قادیانی سے ہمدردی

ہم کو مرزا قادیانی سے دلی ہمدردی ہے کیونکہ وہ سچے دل سے اپنے امراض دماغی وجسمانی، فطرت، مالیخولیا وذیابیطس کے معترف اور مقر ہیں: ''العقل السلیم فی جسم السلیم'' یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے ایسی صورت میں بوجہ مرفوع القلمی، ضعف دماوی خود وہ مقر تخلل دماغ ہیں تو ضرور:

العذر عند کرام الناس مقبول

ہم معزز گروہ قادیانی سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنے متبوع کی تحریرات اعتقادات کو غائر نظری سے دیکھیں، انصاف کریں سوچیں، سمجھیں، کہاں تک ''اسلام'' سے ان کو تطابق، توافق ہے۔ امور دینیہ، بدیہیات میں، تاویلات رکیکہ باعث خسران ہیں اور ظلمت ہدایت اور ضلالت حق اور باطل، بغرض ابتلاء ساتھ ساتھ ہیں۔ ایسے قول میں: ''حسبنا کتاب اللہ نصب العین سنت رسول اللہ'' مطمح نظر رہنا چاہئے۔ اب رہے نصوص قطعیہ، تواتر اس کے خلاف بھی کوئی شخص تاویلات رکیکہ، ہٹ دھرمی، نفسانیت، انانیت سے کام لینا چاہے اور باطل کو حق ثابت کرنے کی کوشش کرے تو بھی اس کے لئے میدان مجادلہ وسیع ہے۔

تاویلات رکیکہ

ضد، قساوت، تعصب، ہٹ دھرمی جس کی طینت فطرت میں داخل ہے:

خوے کہ بشر در بدن رفت آمدم برود کہ جان ز تن رفت

کسی کے سمجھانے جتلانے سے اس پر بہت کم اثر مترتب ہوتا ہے ابلیس کی تاویلات رکیکہ، انانیت، خود پسندی کو ملاحظہ فرمائیے۔ کس منطق، فلسفی، پیرایہ میں جواب ہوا کرتا ہے۔ ''قال یا ابلیس مالک الّا تکون مع السٰجدین قال لم اکن لاسجد لبشر خلقتہ من صلصال من حمإٍ مسنون قال فاخرج منھا فانک رجیم وان علیک اللعنۃ الٰی یوم الدین''

مرزائیوں سے معذرت

مذکورہ استعارہ سے کسی کی دل شکنی منظور نہیں ہے صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ باب

تاویلی بند نہیں ہے۔ لہٰذا تاویلات رکیکہ میں پھنس کر نور ایمان نہ کھو بیٹھیں بلکہ مندرجہ اقتباسات وتحریرات مرزا قادیانی سچے دل سے ملاحظہ فرمائیں اور پھر اپنے قلب اور نور ایمان سے استفتا کریں کہ کہاں یہ تعلیمات اسلام سے تطابق رکھتی ہیں:

بہ صنعت گر بیا رائی دروغے نگیر وزاں چراغ دلفروغے

''فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون''

درمیانی مشن

''میں خدا کا رسول ہوں، صاحب شریعت نبی ہوں۔''

(ملخص اربعین نمبر۴، ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

آیہ: ''ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' میں جس احمد کا ذکر ہے وہ احمد میں ہوں۔'' (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳)

جناب رسول اللہ ﷺ میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں جس نے فرق کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا۔'' چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ ''میرا منکر مومن نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵)

''میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ان سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

''میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے افضل ہوں۔''

(نزول المسیح ص۴۹، خزائن ج۱۸ ص۴۲۷، ۴۲۸)

''مہدی موعود میں ہوں جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیا بعض نبیوں سے بہتر ہوں۔'' (معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص۲۷۸)

''میں خاتم الانبیاء ہوں۔'' (غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا ہے۔''

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

''مجھ پر وحی اترتی ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۳۱، خزائن ج۲۲ ص۳۳)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین

(اعجاز احمدی ص ۷۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱) ''حسینؓ کے اہل برباد ہوئے ان کا عجز وضعف کھل گیا تم ایسے سے نجات کے خواہاں ہو جو ناامیدی کے ساتھ مارا گیا۔ خدا کی قسم حسینؓ مجھ سے کسی بات میں بڑھ کر نہیں۔ وہ دشمن کا کشتہ ہے اور میں محبوب کا، مجھ میں اس میں فرق نہایت روشن ہے۔'' (اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳) ''کہاں میں اور کہاں تمہارا حسین میرا تو یہ مرتبہ ہے کہ میرا حبیب عرش پر سے میری حمد کرتا ہے اور میں خدا کی گود میں ہوں (اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا) میری نسبت یہ وحی اللہ ہے ''جری اللہ فی حلل الانبیاء ''یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں۔'' دیکھو (براہین احمدیہ ص ۵۰۴، خزائن ج ۱ ص ۶۰۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) ''یٰسٓ وانک لمن المرسلین الٰی صراط مستقیم'' اے سردار تو اللہ کا مرسل ہے راہ راست پر۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

مرزا جی کا یہ ادّعا ہے کہ قرآن شریف میں: ''انّا انزلناہ قریباً من القادیان ''ان کو لکھا ہوا نظر آیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۳، خزائن ج ۳ ص ۱۳۸ حاشیہ)

''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر ہے۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۴)

''میری وحی کے خلاف میں جو حدیثیں ہیں ان کو میں ردی کی طرح پھینک دیتا ہوں۔'' (اعجاز احمدی ص ۳۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔''

(ملفوظات ج اوّل ص ۴۰۰ طبع جدید، ملفوظات ج دوم ص ۱۴۲، طبع قدیم)

''اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

''تیرہ سو سال کے عرصہ میں مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال، اقطاب سے کسی کو اس قدر وحی الٰہی اور امور غیبی ظاہر نہیں ہوئے جس قدر مجھ کو حاصل ہوئے ہیں۔ اسی سبب سے میں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں۔'' (ملخص حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

''جس قدر مجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دعوے کے لئے معجزات دیئے ہیں وہ بہت ہی کم نبی کو دیئے گئے تھے۔'' (ملخص تتمہ حقیقت ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۷)

''میں قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ خدا کی جانب سے جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کو میں قطعی یقینی مانتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف کو۔'' (ایضاً ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

نعوذ باللہ منہا:

ایں مراتب کہ دیدہ جزو یست کار کلی ہنوز در قدر است

حضرات مرزائی! انصاف اور غور فرمایئے کہ ایسے دعوے اور بے تکے خیالات اظہار کوئی سلیم الطبع اور صحیح الدماغ شخص کرسکتا ہے۔ ٹھنڈے دل سے سوچیں..... نظر سے دیکھیں۔

مرزا قادیانی کی اخیر مشن

ناراں مر ناریاں را جا ذبند نوریاں مر نوریاں را طالبند

جان ہاماں جاذب قبطی شدہ جان موسیٰ جاذب سبطی شدہ

ہمارا خیال تھا کہ دعویٰ خدائی کا خبط صرف نمرود اور فرعون کو ہی تھا مگر مرزا قادیانی کی کتب دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادّعائے الوہیت، ابنیت کا شرف اور فخر ان کو بھی تدریجاً حاصل ہوگیا۔ ہم ان کی ارتقائی تعلّی پر نکتہ چینی کرنا نہیں چاہتے۔ صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ کوئی صحیح الدماغ شخص اس طرح کے ادّعا کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ ایسے فاش مخبوط الحواس، پاگل قابل رحم تو ضرور ہیں لیکن اہل بصیرت کے پاس قابل اتباع و پیروی ہرگز نہیں ہوسکتے۔

مرزا قادیانی کے عجیب دعوے

''میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات ص ۵۶۴، خزائن ج ۵ ص ۵۶۴)

''اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہوگیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا

اور کہا: ''انّا زیّنا السمآء الدنیا بمصابیح '' پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔'' (کتاب البریہ ص ۷۹، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۴، ۱۰۵)

''مجھے کن فیکون کا اختیار دیا گیا ہے۔'' انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون ''اے مرزا اب تیرا یہ مرتبہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے کہہ دے کہ ہو جا وہ چیز ہو جائے گی۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

''پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں میں وہ کرشن میں ہی ہوں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

''دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں، خدا کی مانند۔ یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے: ''انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی''

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۳ حاشیہ)

''انت منی بمنزلة ولدی'' تو مجھے بمنزلہ فرزند میرے کے ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

''انت منی وانا منک'' تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔''

(حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

مرزا قادیانی کا حیض

''یریدون ان یروطمثک'' یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی یا ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدائے تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ الخ''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

مرزا قادیانی کے حیض یا پلیدی سے اطفال اللہ پیدا ہو جاتے ہیں:

ان تدرک فداک مصیبة وان کنت لا فالمصیبة اعظم

تثلیث میں مرزا جی کا حصہ

''ہم دونوں کے روحانی قوا میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے جس کے سلسلہ کی

ایک طرف نیچے کو اور ایک اوپر کی طرف جاتی ہیں، اور ان دونوں محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر نر و مادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی چمکنے والی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے، جس کا نام روح القدس ہے، اس کا نام پاک تثلیث ہے۔ اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن اللہ ہے۔''

(توضیح المرام ص ۲۱، ۲۲، خزائن ج ۳ ص ۶۱، ۶۲)

''اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔''

(حقیقت الوحی ص ۹۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

الغرض ایسے بہت سارے ہفوات مرزا قادیانی کے تصانیف میں موجود ہیں جس کی تفصیل تضیع اوقات ہے۔

سیشن جج کی رائے

تلچیری، شمالی لمبیار کے غیر مسلم سیشن جج نے مقدمہ نمبر (۱۲) بابت ۱۹۲۰ء میں مرزا قادیانی کی تصانیف وغیرہ دیکھ کر بعد غور کامل ایک مبسوط فیصلہ لکھا ہے جس میں یہی رائے دیتا ہے اسلام سے قادیانی کی تعلیم کو مطلق تطابق نہیں مسائل توحید اور رسالت میں بھی انہوں نے قرآنی تعلیم کو بالائے طاق رکھ دیا۔

ختم کتاب

خاتمہ کتاب پر ہم یہ لکھنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرات مرزائی اپنے مجذوم، مراقی معبود کو ترک اور تاویلات رکیکہ سے تائب ہو کر خدائے حیّ وقیّوم کے صراط المستقیم پر چلے آئیں۔ اپنی جدوجہد کو اعلاء کلمۃ الحق کے لئے مبذول رکھیں۔ خیر امت وحزب الرحمٰن کے ساتھ متحد ہو کر خاتم النبیین، سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے دین حقہ کی حمایت حضرت تبلیغ کی سعی کریں۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرّقوا تا کہ امت دارین ونجات اخروی حاصل ہو:

مکن غفلت مکن غفلت بکن توبہ بکن توبہ نصیحت می کنم بشنو اگر مرد مسلمانی

واللہ الموفق وعلیہ التکلان

محمد غوث کان اللہ لہٗ

شطحیات مرزا قادیانی

حضرت مولانا محمد غوث

شطحیات مرزا صاحب قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی یثبت الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الدنیا والآخرۃ والصلوٰۃ والسلام علٰی سیدالمرسلین خاتم النّبیین المبعوث بخیر الادیان لصلاح اھل الایقان وعلٰی اٰلہٖ واصحابہ الکرام!

یہ بات ظاہر ہے کہ نجات، مغفرت، منحصر ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سچی پیروی تابعداری، اطاعت، اتباع میں ''**ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ** (النساء:۸۰)'' ''**ماآتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا** (الحشر:۷)'' اس سے انحراف روگردانی باعث خسران وحرمان ہے۔

مرزا قادیانی کی کہانت، مجنونی بڑھک، ان کے کسی ایک پیرو کی دنیوی ترقی، مناصب کو مذہب کی صداقت کا معیار تصور کرنا سخت غلطی ہے۔ ''**ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا ومالہ فی الآخرۃ من نصیب** (الشوریٰ:۲۰)''

یادرکھیں: ''**ویتبع غیرسبیل المؤمنین نولّہ ماتولّٰی ونصلیہ جھنم وساءت مصیراً** (النساء:۱۱۵)'' نصوص قطعیہ تواتر مسلمات سے انکار ضد، ہٹ گویا ''**انّک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء** (القصص:۵۶)'' کا کرشمہ ہے۔

ہدایت، ضلالت کی صراحت کے بعد صراط المستقیم کو چھوڑ کر طریقہ ضلالت پر راغب ہونا شقاوت کی دلیل ہے:

ناریاں مر ناریاں را جا ذبند	نوریاں مر نوریاں را طالبند
جان ہاماں جاذب قبطی شدہ	جان موسیٰ جاذب سبطی شدہ
ہست موسیٰ پیش قبطی بس ذمیم	ہست ہاماں پیش سبطی بس رجیم

معیار حق

حضرت سید المرسلین خاتم النّبیین ﷺ کے حسب پیشین گوئی جھوٹے نبیوں، دجالین، کذابین کا ظہور بروز یقینی وقطعی ہے۔ راغبین ضلالت کی رہنمائی کے لئے معلم ملکوت تاقیامت متعدد سرگرم:

زاں کہ ایں شیطاں عدو جان تست	د ایما در بروں ایمان تست

''قال انظرنی الیٰ یوم یبعثون قال انّک من المنظرین قال فیما اغویتنی لاقعدنّ لھم صراطک المستقیم ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن شمائلھم (الاعراف: ۱۴ تا ۱۷)''

حق وباطل کا معیار لمۃ الرحمٰن، لمۃ الشیطان کا امتیاز، علمائے اعلام، صوفیہ کرام کے پاس شریعت مطہرہ ہے: ''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (الاحزاب: ۲۱)'' حضرت ختمی مآب ﷺ نے فرمایا: ''ما امرتکم بہ فخذوہ وما نھیتکم عنہ فانتھوا'' جس کا میں امر کروں اس کو اختیار کرو جس سے میں منع کروں تو باز رہو۔ (ابن ماجہ)

محمد عربی کا بروے ہر دوسراست کسے کہ خاک درش نیست خاک برسراو

حضرت محبوب سبحانیؒ نے فرمایا: ''امش تحت ظل کتاب اللہ عزوجل وسنت رسولہ وقد افلحت'' کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے زیر سایہ چل تو فلاح پائے گا۔ (ملفوظات حضرت محبوب سبحانی) ''لا یصلح متابعتک لرسول اللہ ﷺ حتی فعل بما قال'' رسول اللہ ﷺ کی متابعت صحیح نہیں ہوتی جب تک تو اس پر عامل نہ ہو جائے کہ آپ نے کہا ہے (منہ) ''علیک بالتقویٰ علیک بحدود الشرع'' لازم کر لے تقویٰ لازم کر لے شرعی حدود (منہ) ''لمتابعۃ فی جمیع احوالہ فھو ھالک مع الھالکین'' شریعت کی پیروی سے خیر اس کی مخالفت سے برائی حاصل ہوتی ہے جس نے شریعت کو اپنے تمام احوال میں رفیق نہیں کیا تو وہ ہلاک ہونے والا ہے۔ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ۔ (منہ ص ۱۲۶)

حضرت احمد رفاعیؒ نے فرمایا ہے درویش جب تک سنت اور شریعت پر ہے وہ برسر طریقت ہے جب اس سے تجاویز کیا تو طریقت سے سرتابی کیا۔ (البرہان المؤید ص ۲۷ مطبوعہ قسطنطنیہ)

حضرت ابوالحسن قدس سرہٗ نے فرمایا ہے: ''لایظھر علی احد شیٔ من نور الایمان الاباتباع السنۃ ومخالفۃ البدعۃ'' کسی پر بغیر پیروی سنت مخالفت بدعت کے نور ایمان ظاہر نہیں ہوتا۔ (نفحات ص ۴۱)

حضرت امام ربانی (مجدد الف ثانی) نے فرمایا ہے: ''واستدلال وکشف ہر چہ مخالف شریعت است مردود است'' ''کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ (ج ۱ ص ۵۹)''

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے اس غلط خیال کا ازالہ کیا ہے کہ:

''ویقولون الارستسام بمرام الشریعة رتبة العوام والقاصرین'' کہتے ہیں کہ مراسم شرعیہ کی پیروی عوام اور قاصر لوگوں کا کام ہے۔ اس گمراہ کن عقیدہ کو حضرت سہروردیؒ نے الحاد سے تعبیر کیا ہے: ''وھذا ھو عین الالحاد والزندقة والالحاد فکل حقیقة ردتھا الشریعة فھی زندقه وجھل'' یہ اعتقاد عین الحاد، زندقہ اور دوری حق سے ہے جس حقیقت کو شریعت رد کردے تو وہ زندقہ اور جہل ہے۔ (عوارف المعارف)

اگر مرزا قادیانی اپنے کرامات، الہامات، کشوف، رموزات، واردات سے کچھ ہوں اور اڈعا مجددیت، مہدیت، مسیحیت، رسالت، کرشن جی کی اوتار الوہیت کا محک کتاب وسنت کو قرار دیتے ہوتے یا دور حمیدی کے بیروتی نبی کے مراق کا علاج دماغی کسی نامی طبیب حاذق ڈاکٹر سے کرائے ہوتے تو ہرگز ان کو مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وغیرہ کی طرح ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنانے۔ تفریق بین المسلمین پیدا کرنے کی ضرورت داعی نہیں ہوتی:

ایں فروع ست و اصولش آں بود کز ترفع شرکت یزداں بود

مرزا قادیانی کے بلند پروازیوں، دعوؤں کی تلقین، تعلیم، اشاعت اور ''ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب بآیتہٖ انه لا یفلح الظالمون (الانعام: ۲۱)'' ان کو منصور حلاج وغیرہ کی صف میں نہیں بلکہ شاہ مصر فرعون کی صف اولین میں متمکن کردیتا ہے:

لاف شیخی در جہاں انداختہ خویشتن را بایزیدے ساختہ
ہم ز خود سالک شدہ واصل شدہ محفلے دا کدہ در دعوی کدہ
از خدا بوے نہ اور اے اثر دعویش افزوں ز شیث وابوالبشر
دیو نمودہ دراہم نقش خویش او ہمی گوید زا بدالیم بیش

مرزا قادیانی کے دعوؤں کا بعض صوفیہ کے شطحیات سے استدلال خوش فہمی ہے۔

حضرت بایزیدؒ کے قول کو مولانا رومیؒ نے نقل کیا ہے جس سے آپ کا اعتقاد ظاہر ہوتا ہے:

چوں گزشت آں حال گفتندش صباح توچنین گفتی وایں نبود صلاح
گفت ایں بار ارکم ایں مشغلہ کار دہا در من زیند آندم بلہ
حق منزہ از تن ومن باتنم چوں چنیں گویم بباید کشتنم

بعض صوفیہ کے شطحیات

بعض صوفیہؒ کی بیخودی غیر مصر شطحیات جو عند الشرع حجت نہیں۔ اس کا موازنہ مرزا قادیانی کے دعوؤں، تبلیغ، اصرار، ضد، ہٹ سے کرنا گویا علم تصوف سے جہل، عامیانہ سوء فہمی ہے فرعون کا نصب العین اور مرزا قادیانی کا متاع نظر متحد ہے۔ وہ قبطیوں بنی اسرائیل کو اپنے متبعین میں داخل کرنا چاہتا تھا۔ ان کا مقصد امت مرزائیہ تیار کرنا:

کیں غرضہا پردہ دیدہ بود بر نظر چوں پردہ پیچیدہ بود

فرعون اور ابلیس

حضرت امام قشیریؒ نے لطائف میں بطور تمثیل لکھا ہے کہ فرعون کے ''انا ربکم الاعلٰی'' کے دعویٰ کو ابلیس سنتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ بات سننے کی طاقت نہیں ہے۔ میں آدم کے مقابلہ میں صرف ''انا خیر منہ'' کا دعویٰ کرتا تھا مجھ پر یہ بلا پہنچی۔ فرعون جوایسی ڈینگ ہانکتا ہے۔ دیکھئے اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نہ صرف نبوت، رسالت کا ہے بلکہ الوہیت اور آسمان کے پیدا کرنے اور ''انّا زیّنا الدنیا بمصابیح'' کا اور اختیار ''کن فیکون'' اور انسانوں کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کرنے کا وغیرہ وغیرہ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب البریہ ص ۷۹، آئینہ کمالات، حقیقت الوحی، اربعین) اگر اب حضرت قشیری زندہ رہتے تو کہہ اٹھتے کہ مرزا قادیانی کے دعوؤں سے فرعون بھی کانپ اٹھا:

ہر کہ او بنہاد ناخوش سنتے سوے او نفریں رود ہر ساعتے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی فاضل کی وجہ سے گروہ مرزائیہ محسوس کرنے لگا کہ مرزا قادیانی کے دعوے حقیقت پر مبنی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی شطحیات دماغی ہیں اور وہ نبی نہیں۔ خود مرزا قادیانی کو اس کا اعتراف تھا کہ ان کو خلعت ذیابیطس اور مراق (تخلل دماغ فاتر العقلی) مرحمت ہوئی۔

گروہ مرزائیہ سے اپیل

اب غلام احمدی گروہ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنے عقائد پر نظر ثانی فرمائیں۔

''یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین (البقرہ: ۲۰۸)''

نقل فتویٰ حضرت مفتی صاحب عدالت عالیہ

باعث تحریر ایں مقال وموجب تفصیل ایں اجمال آنکہ شخصے قادیانی از نواح پنجاب خروج کردہ عوام کالانعام را در دام ضلالت انداختہ وخود را مثیل حضرت عیسیٰ بلکہ مسیح موعود شمردہ دعوت نبوت ورسالت میدارد کہ مرسل خداوند تعالیٰ ام واو آیت: ''ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' بطرف خود است مصداق آیت: ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' خود را می پندارد می گوید کہ برخود الہام شدہ کہ: ''انا انزلناہ قریباً من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل'' حالانکہ وبالحق آہ آیت قرآن مجید است کہ مرجع آن بسوئے قرآن است نہ درشان ایں خبیث بلکہ عبارت بالائے مہمل بآں منضم ساختہ وچوں آں حضرت ﷺ بنص قطعی خاتم النبیین بودند ''ولا نبی بعدہ'' درحادیث واقع شدہ وہم نزول فرشتہ واظہار معجزات وغیرہ امور از لوازم رسالت بودہ است ونیز عیسیٰ علیہ السلام ابرص واکمہ را تندرست می ساخت واحیای مردگاں می کرد کہ بنص صریح ثابت است وخدا تعالیٰ اورا بالای آسمان زندہ برود در آخر زمان برمنارہ بیت المقدس نزول خواہد کرد وخروج دجال وقتل او دجال را واو امامت مہدی واقتدا اے عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ ذلک امور کہ باحادیث متواترہ بہ ثبوت پیوستہ وعلمای امت برآں اتفاق کردہ اند ایں ہمہ امور قادح نبوت او بودہ اند پس چارہ ندید بجز انکار ایں ہمہ امور صریحہ قاطعہ ازاں کہ ختم نبوت بہ آں حضرت ﷺ شدہ ہیچک معجزہ مثل مسیح از وبظہور نہ پیوستہ ونہ طاقت آں می دارد نہ دجال خروج کردہ است کہ جنگ از وواقع شود نہ او از مسجد دمشق فرود شدہ وہم احادیثے کہ اہل سنت برآں استناد وحجت می آرند آنرا بمعانی جانے غلط ودروغ برائے نمایش جہلا پرداختہ وآیات را کہ درحق عیسیٰ علیہ السلام وارد اند: ''وان من اھل الکتاب الّا لیؤمنن بہ قبل موتہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ویا عیسٰی انّی متوفّیک ورافعک الیّ وغیر ذلک'' بہ تفسیر وتعبیر دروغ وکذب می پردازد کہ مخالف اقوال سلف است کہ صحابہ وتابعین اند ومیگوید او حش پرواز گشتہ وجسدش درزیر زمیں مدفون گشتہ وایں بعینہٖ اعتقاد یہود وفرقہ از نصاریٰ بودہ پس کسے کہ ایں چنیں اعتقاد دارد پیش علماء حقانی کافر ومرتد است وحکم ارتداد بروجاری میشود وآں کہ خود را مثیل مسیح می شمرد بیشک او

مثیل مسیح الدجال است کہ مخبر صادق بہ آں خبر دادہ کما رواہ الشیخان ’’عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعۃ حتی تبعث دجالون کذابون قریباً من ثلثین کلھم یزعھم انہ رسول اللہ‘‘

پس بر حکام اسلام و مسلمین وقضاۃ و مفتین لازم است کہ بدفع ایں شریر پردازند وآیہ فیض پیرایہ ’’انّ الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم ولھم عذاب الحریق ‘‘ رانصب العین داشتہ فتنہ عظیم ایں کس را کہ درمیان اہل اسلام انداختہ است ودرسازند ’’وما علینا الّا البلاغ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب‘‘ کتبہ محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد دکن

(فتاویٰ مطبوعہ محمدی مدرس رأس صحیح)

قومی اتفاق

اعلاء کلمۃ اللہ، مفاد ملی بہت کچھ قوم کے اتحاد، اتفاق پر منحصر ہے، ہماری ہمتیں، جدوجہد دابرہ افتراق کے وسیع کرنے کے بجائے، مسلمانوں کے متحد ایک مرکز پر جمع کرنے میں صرف ہونا چاہئے۔ مشنریں اور ایرین سماجیوں کی مذہبی ..... غیر محسوس چل تبلیغ توسیع رسوخ۔ ہمارے لئے سبق اموز ہے۔

مرزا قادیانی کے علم وفضل میں کلام نہیں لیکن ’’ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا ‘‘اور ’’اللھم ثبّت قلبی علیٰ دین الاسلام ‘‘ سے صاف ظاہر ہے کہ ثبت قلبی علیٰ دین الاسلام ایک خاص چیز ہے۔ مرزا قادیانی کے تصانیف سے متضاد، متبادر مفہوم دورنگی جھلک مترشح اور نمایاں ہوتی ہے۔ اب روشن دماغ گروہ مرزائیہ کا رجحان درستی عقائد کا میلان اور یہ اظہار کہ مرزا قادیانی راسخ الاعتقاد پکے مسلمان اور آں حضرت ختمی مآب ﷺ کے اور نیز حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کفش برغلاموں سے تھے وغیرہ وغیرہ۔ اگر مرزا قادیانی کے تعلیم وتلقین سے ان کے متبعین پر ’’ماکدر ‘‘ پر عمل پیرائی شروع کردیں تو افتراق ملی، قومی نااتفاق غیر ازالہ ممکن ہے۔ سواد اعظم سے تخلف۔ جب ہلاکی اور من شذ شذ فی النار میں داخل ہے۔ المرقوم ۲ ؍ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ/ ۱۹ ؍ فروری ۱۹۲۳ء

کتبہ محمد غوث کان اللہ لہٗ

محاسبہ قادیانیت

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور سے انتخاب

محاسبۂ قادیانیت

(حصہ اول)

اثر خامہ

مجاہدِ ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ

جمع و ترتیب

(مولانا) مشتاق احمد چنیوٹی

ناشر

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

0300-4241359/03334037803

تفصیلی فہرست

(۱) ربوہ میں فسطائیت	۱۲۶
(۲) علامہ اقبال کے نام پر جھوٹ	۱۲۷
(۳) ختم نبوت زندہ باد	۱۲۹
(۴) دماغی بددیانتی کی حد	۱۳۰
(۵) ''چٹان'' قادیانی اور سرکار	۱۳۱
(۶) روزنامہ ''الفضل'' کی دریدہ دہنی	۱۳۵
(۷) جواب آں غزل	۱۳۷
(۸) مسلمانوں کی دل آزاری	۱۳۷
(۹) پانچ ہزار روپیہ	۱۴۰
(۱۰) دانش گاہ پنجاب میں مسند اقبال	۱۴۱
(۱۱) قاضی محمد اسلم اور مسند اقبالؒ	۱۴۹
(۱۲) جب علامہ اقبالؒ نے مرزائیوں کو انجمن حمایت اسلام سے نکالا	۱۵۱
(۱۳) یونیورسٹی کی شاہکار معذرت	۱۵۱
(۱۴) الفضل کی اچھوتی بانکی	۱۵۳
(۱۵) قادیانیوں کو زر مبادلہ	۱۵۴
(۱۶) اسرائیل میں احمدیہ مشن..... عربوں کے قلب میں ناسور	۱۵۵
انگریزی متن کا ترجمہ	۱۵۸
(۱۷) سالک اور ابن سالک	۱۵۸
(۱۸) روح اقبالؒ بنام ممتاز حسن	۱۶۱
(۱۹) اقبالؒ کے پیرو جواب دیں	۱۶۲
قادیانیت.....آغا شورش کی شاعری کے آئینہ میں	۱۶۳
پرانے چراغ گل کر دو	۱۶۶
مٹ گئے	۱۶۹
مدینہ کی عظمت، قادیاں کی موت	۱۷۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(نوٹ: تقریضات کا حصہ غیر ضروری ہونے کے باعث حذف کر دیا ہے)

(۱) ربوہ میں فسطائیت

''چٹان'' کی ادبی وسیاسی خصوصیت کے پیش نظر ہم نے اپنے کو قادیانی قضیہ نامرضیہ سے الگ ہی رکھا ہے اور اب بھی ہم اس تلخ بحث کے حق میں نہیں، جس سے ذہنی آب وہوا مسموم ہو۔ لیکن پچھلے کئی ہفتوں سے (ربوہ) کے بعض حالات جو روزنامہ ''الفضل'' کی وساطت سے ہم تک پہنچے یا بعض قادیانی حضرات نے خفیہ خطوط میں ارسال کیے ہیں۔ اس کے پیش نظر ہم نہایت دل سوزی کے ساتھ چند باتیں عرض کیا چاہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دنوں ہمیں قادیانی مذہب کے پیروؤں نے اپنے داخلی انتشار کی بابت اتنے خط لکھے ہیں کہ حد وشمار نہیں۔ اللہ رکھا کون ہے؟ اس نے مرزا قادیانی کے خلاف کیا کہا، اور کیا نہ کہا، یہ سوالات خارج از بحث ہیں، ہمارے نزدیک یہ ایک گھریلو معاملہ ہے اور ان لوگوں کو جو قادیانیت سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ لیکن اللہ رکھا سے برافروختہ ہو کر جو لب ولہجہ امام جماعت قادیان نے اختیار کیا اور ''الفضل'' میں اللہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو منافق قرار دے کر قلع قمع کی جو ترغیب دی گئی پھر اس قلع قمع کے جو معنی گھڑے گئے ہمارے نزدیک وہ سب سخت قابل اعتراض ہیں اور ہم حیران ہیں کہ صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت نے ریاست اندر ریاست کا یہ تماشا کیونکر گوارا کر رکھا ہے۔ ممکن ہے ہمارا یہ آخری فقرہ کسی قدر سخت ہو لیکن ہم نہایت احتیاط کے ساتھ جو الفاظ اس بارے استعمال کر سکتے تھے وہ یہی ہیں۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی زندگی سخت خطرے میں ہے۔ ایک نوجوان طالب علم نے جو ایم اے میں پڑھتا ہے ہمیں خطوط لکھ لکھ کر اپنے اضطراب کا اظہار کیا اور ذاتی حفاظت کے لئے امداد طلب کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پولیس ان کی رپٹ تک درج نہیں کرتی خدا معلوم اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ (نام نہاد) خلیفہ نے دماغی توازن سے دست کش ہو کر بزعم خویش اپنی ہی جماعت میں منافق تلاش کرنے شروع کیے جن میں حکیم نورالدین کا صاحبزادہ بھی ہے۔ وہ بیچارے معافیاں

مانگتے اور ناک رگڑتے اور جان بخشی کے لئے پاؤں پڑتے ہیں مگر مرزا اسے ’’عذر گناہ بدتر از گناہ‘‘ سمجھ کر ان کے خلاف منافق ہونے کا فتوی دیئے جارہے ہیں اور بضد ہیں کہ ان کا مقاطعہ ہو۔ الفضل متواتر ایسے الہام اور رؤیا شائع کئے جارہا ہے جس کا مقصد خواہ کچھ ہو لیکن نتیجہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ’’منافق‘‘ جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ ساری مرزائی جماعت نے ان حضرات کا بائیکاٹ کر رکھا ہے ان کے لئے ہر دروازہ بند ہے۔ حکیم نورالدین کا فرزند تو بروایت گوشۂ عافیت ڈھونڈ رہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اور گناہ کیا ہے؟ صرف اتنا کہ اللہ رکھا نے مرزا بشیرالدین محمود کی پے در پے علالت اور قوائے دماغ کی خستگی کے پیش نظر حلقہ احباب میں جانشین کی نامزدگی کا ذکر چھیڑ دیا۔ اثنائے گفتگو میں چودھری سر ظفر اللہ خاں اور مرزا ناصر احمد قادیانی (فرزند مرزا بشیرالدین محمود) کا نام جانشین کے طور پر آ گیا اور بات مرزا تک پہنچ گئی، اس پر یہ طوفان کھڑا کیا گیا ہے۔

مرزا کے دماغ کی تھکاوٹ کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ وہ موت کے خوف سے کانپتے ہیں اور خلافت سے دستبرداری کو منشائے ایزدی کے خلاف قرار دے کر بیٹے تک کو بالواسطہ منافق قرار دینے سے نہیں چوکے ہیں اور تو اور کئی دنوں سے مسلسل الہام ہو رہے ہیں پھر الہاموں کا سلسلہ رک نہیں رہا۔ (ہفت روزہ چٹان، ۲۷ اگست ۱۹۵۶ء)

(۲) علامہ اقبال کے نام پر جھوٹ

ہم سے ایک ذمہ دار دوست نے بعض ایسے کتابچوں کا ذکر کیا ہے جو قادیانی مشن لندن کی طرف سے شائع ہوئے ہیں اور جن میں یہ درج ہے کہ علامہ اقبال نے مرزا غلام احمد قادیانی کے علم وفضیلت پر صاد کیا تھا۔ وہ ان سے بیعت ہوئے۔ آخر احراریوں کے ورغلانے سے منحرف ہوگئے تھے۔ وغیرہ.....!

نیاز صاحب کے تاثرات کا ایک خاص پس منظر ہے جسے ہم یہاں چھیڑنا مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ اتنا سطحی ہے کہ ایک ادبی شخصیت کا سماعی روایات پر اس طرح انحصار کرنا کسی طرح بھی ایک سانحہ سے کم نہیں۔ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان سے جو خطوط انہیں لکھے گئے وہ لازماً ان کی ممدوح جماعت نے ہی لکھے یا

لکھوائے ہوں گے۔ تاکہ اپنے حق میں بیرونی شہادتیں حاصل کی جاسکیں۔ بہرحال یہ ایک دوسری بحث ہے اوراس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ احرار کا سوال خالص علمی ہے یا پھر دینی کہ قادیانی جماعت کو یہ حق کیونکر پہنچتا ہے کہ اپنے مذہبی وجود کی آڑ میں ان سیاسی حربوں کو استعمال کرے جن کا استعمال دوسروں کے لئے ممنوع ہو چکا ہے۔ کیا وہ اپنے نفس کو دھوکا دے رہی ہے یا مسلمانوں کو مغالطے میں رکھنا چاہتی ہے۔ یا پھر اس کے دماغ میں واہمہ سما گیا ہے کہ حکومت کی احتسابی مصروفیتوں کا راستہ دوسرا ہے۔

ہمیں یاد ہے کہ منیر انکوائری کمیشن کے روبرو قادیانی وکلاء نے علامہ اقبال سے متعلق اسی قسم کا الزام عائد کیا تھا تو مرکزیہ مجلس اقبال نے فوراً ہی تردید کردی تھی۔ بعض موانعات کے باعث تردید کا مضمون عام نہ ہوسکا۔ مگر جوابی تصریحات کمیشن کے ریکارڈ پر موجود ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اب پھر اقبال کا نام استعمال کرنے اور ملک سے باہر اس مطلب کے کتابچے چھاپنے کی ضرورت محسوس کی گئی؟ ہم اس پس منظر کو زیر بحث لانا نہیں چاہتے لیکن اگر ہم یہ عرض کریں، تو ملکی استحکام کی منشاء کے عین مطابق ہوگا کہ قادیانی جماعت کے مبلغوں کو اس امر کا قطعاً حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ میدان خالی پا کر علامہ اقبال سے متعلق بین الاقوامی دنیا کو تاثر دیں کہ اقبال ان سے متاثر تھے۔ جس کا مطلب ہے کہ پاکستان کے فکری مؤسّس کی معرفت وہ اپنا نام اور کام بیرونی دنیا کے سامنے لانا چاہتے اور اس طرح عہد حاضر کی تعلیم یافتہ نسل پر ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ اقبال جیسا نابغۂ عصر بھی ان کے بانی کی عقیدت کا طوق گلے میں باندھے ہوئے تھا پھر وہ احرار کے داؤ میں آ گیا۔ گویا وہ متزلزل عقائد کا انسان تھا اور اس کے اپنے مطالعہ ومشاہدہ اور نظر وفکر کی عمارتیں کمزور تھیں۔

احرار کا نام لینا محض ذہنی عیاری ہے تاکہ احرار سے متعلق اونچے طبقے کا ماضی مرحوم میں جو سیاسی ذہن رہا ہے وہ ان کے لئے حفاظتی قلعہ ثابت ہو اور احرار کے خلاف خفیہ رپورٹوں کا جو انبار لگا ہوا ہے وہ ان کی حفاظت کے کام آتا رہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ تبلیغ اسلام کے لئے ہمیں یقین ہے کہ انہیں زرمبادلہ اس مقصد کے لئے نہیں ملتا کہ وہ اپنی جماعت کا چرچا کریں اور اس واسطے سے بیرونی دنیا میں اپنی جماعت کے نام کا نقش بٹھا کر داخلی طور پر اپنے مختصر سی جماعت کے لئے بین الاقوامی تحفظ حاصل کریں۔ یہ صریحاً سیاسی ہتھکنڈا ہے اور ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ قادیانی اپنے فن میں بڑے منفرد ہیں۔ اندرون

ملک جہاں بیٹھے ہیں۔ اپنی تنظیم اور مخالفوں کی تنقیص سے ایک لحظہ بھی غافل نہیں رہتے۔ ان کی مشین کا ایک ایک پرزہ صحیح صحیح کام کرتا ہے ہمارے سامنے بعض دلچسپ اور سنگین مثالیں موجود ہیں، لیکن ہم زیر نظر سوال کو طول دینا نہیں چاہتے۔ ہماری استدعا یہ ہے کہ ان حالات میں جب تمام سیاسی جماعتیں ختم ہو چکی ہیں انہیں بھی لازم ہے کہ اپنا سیاسی مزاج بدلیں اور ان افراد و عقائد کے بارے میں محتاط رہیں جنہیں جمہور المسلمین بطور خاص عزیز رکھتے ہیں۔ کیا وہ چاہتے ہیں کہ علامہ اقبال ان کے بارے میں جو نظریات رکھتے تھے۔ ان کا جوابی چرچا ہو؟ اگر وہ یہ نہیں چاہتے تو پھر اس صورتحال سے فائدہ کیوں اٹھاتے ہیں؟

(ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ یکم ؍ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

(۳) ختم نبوت زندہ باد

مسلم لیگ اوّل یا ثانی (اس کا فیصلہ وقت کرے گا) کا جلسۂ عام چوہدری خلیق الزمان صاحب کی تشریف آوری پر موچی دروازہ کے باغ پر ہوا لیکن گڑبڑ کی نذر ہو گیا۔ اخبارات نے لکھا نہیں اور ہمارے روزناموں کی اکثریت کا وہ وتیرہ ہو گیا ہے کہ عوام کی نبض پر ہاتھ رکھنے کی بجائے وہ اپنے خواہشات کا عکس پیش کرتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مغربی پاکستان کے پنجابی اضلاع میں ختم نبوت کا مسئلہ ایک زندہ حقیقت ہے اور لاہور کے لوگ خصوصیت کے ساتھ مارشل لاء کی اس یاد کو بھولے نہیں۔ جب انہیں ختم نبوت کے سلسلے میں گولیوں کا نشانہ بننا پڑا، اور لاہور کی سب سے بڑی مال روڈ پر محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم المرسلینی کا اعلان کرنے پر اس وقت کے سیاست دانوں نے حلقۂ بگوشان رسالت کو گولیوں سے بھون ڈالا۔ یہی وجہ ہے کہ لاہور کے ہر عوامی جلسہ میں ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ حاضرین کی پوری طاقت کے ساتھ ہمیشہ گونجا ہے اور بڑے سے بڑا مقرر اس کی ہمنوائی کے بغیر آگے نہیں چل سکتا ہے۔ مسٹر منظر عالم نے جو کنونشن کے معتمد ہیں لاہور کے جلسہ عام میں اس ختم نبوت ہی کا سہارا لیا اور جب انہوں نے یہ کہا کہ لیگ کونسل والے ہی تھے جنہوں نے تحریک ختم نبوت میں گولیاں چلائیں تو لوگ چلاّ اٹھے کہ آپ بھی ان میں برابر کے شریک تھے، وغیرہ۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ سرکاری اطلاعات اس بارے میں کیا ہیں اور حکومت کیونکر سوچتی ہے؟ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ مسلمانوں کے دل و دماغ کا مسئلہ ہے وہ

مسلمانوں کے لئے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمان سب کچھ گوارا کر سکتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی ختم المرسلینی اور خاتم النبیینی میں مداخلت یا سرقہ نہیں گوارا کر سکتے۔ وہ ایک ساعت کے لئے بھی یہ چوٹ نہیں سہ سکتے اور یہ عظیم ترین حادثہ ہے کہ پاکستان میں ختم نبوت کے سارقین موجود ہیں۔ ان کے بعض افراد کو مسلمانوں کے حقوق میں سے حقوق ملتے ہیں اور وہ بین الاقوامی اداروں میں بھی مسلمانوں کے نمائندے کہلاتے ہیں۔

منیر انکوائری رپورٹ بڑے ہی فاضل ججوں نے لکھی ہے، لیکن اس رپورٹ پر دشمنان اسلام ونبوت کے سوا کسی نے صاد نہیں کیا۔ حقیقت یہی ہے اور جیسا کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے ایک دفعہ کہا تھا کہ یہ رپورٹ تیرہ برس میں مسلمانوں کے خلاف مسلمانوں ہی کے قلم سے سب سے بڑی دستاویز لکھی گئی ہے۔ علامہ اقبال کے فرزند ڈاکٹر جاوید اقبال بار ایٹ لاء نے اپنی ایک تالیف میں اس رپورٹ کی اشاعت روک دینے کا مطالبہ کیا ہے اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس رپورٹ نے کوئی سا مقصد بھی حل نہیں کیا ہے۔ (چٹان، مؤرخہ ۲۱ ؍جنوری ۱۹۶۳ء)

(۴) دماغی بددیانتی کی حد

ہے کہ جو لوگ علامہ اقبال کے نام سے مختلف قسم کی روایتیں بیان کرتے ہیں اور جن کی زبان انہیں ترجمان اسلام کہتے ہوئے بھی نہیں تھکتی ہے وہ علامہ اقبالؒ سے فرضی خطوط اور خانہ ساز بیان منسوب کرتے ہوئے بزعم خویش بڑے کروفر کا اظہار کرتے ہیں لیکن جن چیزوں کو حضرت علامہ نے اسلام اور نفس اسلام کے لئے خطرہ قرار دیا ہے، ان سے نہ صرف علامہ اقبال کے یہ ''ترجمان'' چشم پوشی کرتے ہیں بلکہ ان کی کوشش یہ رہی ہے کہ علامہ اقبال کی ان تحریروں اور افکار ہی کو ختم کر دیا جائے اور یا ان کی ایسی تعبیر کی جائے کہ مطالب کا اصل چہرہ مسخ ہو جائے۔

علامہ اقبال نے ۱۰ ؍جون ۱۹۳۵ء کے اسٹیٹس مین میں لکھا تھا کہ: ''ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔'' افسوس کہ جس محمد عربی ﷺ کے نام پر پاکستان معرض وجود میں آیا وہاں قادیانیوں کی علیحدگی کا سوال تو شدت سے موجود ہے، لیکن جواب انگریزوں کی حکومت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری لیڈر شپ نے اس مسئلہ پر غور ہی نہیں کیا وہ لوگ انگریزوں کے وقت سے سول سروس کے ستون تھے ملک کی آزادی کے ستون ہی نہ رہے بلکہ پوری بنیاد اور عمارت ہوگئے اور بہ وجوہ انہوں نے قادیانی مسئلہ کو غتر پود کر دیا بلکہ اس مسئلہ کے نام لیواؤں کو جنونی سے لے کر غدار تک کہا۔ حالانکہ وہ ان الفاظ کے مفہوم سے بھی آشنا نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک ہر وہ بات حق ہے جو انگریزی حکومت کے نزدیک حق رہی ہے۔ اور ہر وہ بات باطل ہے جسے وہ باطل کہہ گئے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان رسول عربی ﷺ (فداہ ابی وامی) کے ننگ وناموس کی حفاظت کے معاملہ میں جنونی ہے اور جنون ہی وہ دولت ہے جو مؤقف یا نصب العین کو پروان چڑھاتی ہے یا جس سے عشق ومذہب کی دولت ہاتھ آتی ہے۔ رہا ''غدار'' کا لفظ تو جب اس کا استعمال انگریزی عہد کے ستون کرتے ہیں تو اس وقت تاریخ کی شرافت کا چہرہ داغدار ہو جاتا ہے۔ حال ہی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ان خطوط کا مجموعہ شائع کیا ہے جو دنیا کے بعض بڑے آدمیوں نے ان کے نام وقتاً فوقتاً لکھے ہیں۔ اس میں ۲۱ ؍جون ۱۹۳۶ء کا ایک خط ہے، جس میں حضرت علامہ لکھتے ہیں: ''(قادیانی مذہب کے خلاف) میں نے یہ مقالہ اسلام اور ہندوستان کے ساتھ بہترین نیتوں اور نیک ترین ارادوں میں ڈوب کر لکھتا تھا میں اس باب میں کوئی شک وشبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔''

کسی دعویدار پاکستانی محبّ الوطن کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اس خط کو حضرت علامہ کے مجموعہ مکاتیب میں شامل کرتا۔ تاہم اقبال کے الفاظ میں: ''یہ حکایت دراز ایک طاقتور قلم کی منتظر ہے۔'' (ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۲۱ ؍جنوری ۱۹۶۳ء)

(۵) ''چٹان'' قادیانی اور سرکار

صوبائی گورنمنٹ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایڈیٹر ''چٹان'' کو اپنے دفتر میں بلا کر ۲۵ ؍جون (۱۹۶۳ء) کی صبح کو وارننگ دی ہے کہ قادیانی نبوت اور اس کے اعوان وانصار کی بابت کچھ نہ لکھے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مابین مغائرت بڑھتی ہے۔ اس خط میں (بحوالہ ۱۱/۶۳۔ ایس، پی، ایل۔ ۱۱۔ ۳/۵ بتاریخ ۱۴ ؍جون) افسر مجاز نے لکھا کہ:

۱..... ۲۳ ؍مئی کو ایڈیٹر چٹان کے نام قانون تحفظ عامہ مغربی پاکستان کی کلاس۔(اے) سب سیکشن (۱) زیر دفعہ (۶) کے تحت حکم جاری کیا گیا تھا کہ وہ دیوبندی اور بریلوی مناقشہ میں دو ماہ تک حصہ نہ لے۔

۲..... چٹان نے اس کے بعد اپنا رخ قادیانی جماعت کی طرف پھیر دیا ہے۔ چنانچہ ۲۸ ؍فروری کے چٹان کا ختم نبوت نمبر اور یکم ؍اپریل کے شمارہ کا ایک مقالہ ’’قادیانی امیر المؤمنین‘‘ جو سید سرور شاہ گیلانی ایڈیٹر الجماعت کراچی کے قلم سے ہے اور ان کے پرچہ ہی سے نقل کیا گیا ہے، قابل اعتراض قرار دیئے گئے ہیں۔

۳..... نوٹس ۳ ؍مئی کو جاری ہوا۔ ہمیں غالباً ۵ ؍مئی کو ملا۔ جن دو پرچوں کو قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے، وہ اس نوٹس کی تعمیل بلکہ پیدائش سے دو اور ایک ماہ پہلے کے ہیں۔ فرمایئے! رخ موڑنے کا الزام کیونکر وارد ہوتا ہے۔ ہم یہ سمجھے کہ:

۱..... ہوم ڈیپارٹمنٹ میں اس قسم کے شہ دماغ موجود ہیں جو صلاحیت کار سے معرّیٰ ہیں اور ان میں کیس تیار کرنے کی اہلیت بھی نہیں ہے۔

۲..... جس کسی نے بھی اس نوٹس کو تیار کیا وہ:

(الف) اپنے منصب کے اہل نہیں کیونکہ نوٹس کا متن خلاف واقعہ ہے۔

(ب) اس شخص کو ہمارے ساتھ کوئی ذہنی عناد ہے۔

(ج) وہ کسی مقصد کے تحت کوئی شاخسانہ کھڑا کرنا چاہتا ہے۔

۳..... اور اگر دفتری امور کی بنیادیں یہ ہیں تو پھر سرکاری فرائض کا اللہ حافظ ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ۳ ؍مئی کے بعد محض حسن اتفاق سے قادیانی امت ان کے مصنوعی نبی اور بناوٹی خلیفہ کی بابت چٹان میں کوئی سا مضمون بھی نہیں چھپا۔

ان واضح حقائق کے بعد وارننگ کا سارا مفہوم غارت ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے کسی ماتحت شعبہ میں جیسے کوئی صاحب ہمارے خلاف کسی خفی اشاروں پر مواد فراہم کر رہے ہیں، جو لازماً اسی طرح کے جھوٹ کا پلندہ ہوگا۔

جہاں تک مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کا تعلق ہے ان میں اختلافات فروعی ہیں۔ ان فروعات کے باوجود سب سرور دو جہاں ﷺ کے حلقہ بگوش ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی فرقے کو مناقشہ کی راہ پر لاتا ہے وہ اتحاد بین المسلمین کو تباہ کرتا ہے۔ یہ اتحاد ملک

وملت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتا ہے اور اس عنوان سے ہم حکومت کے ہم آواز ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے قومی اتحاد کو اپنا چیز و ایمان سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں شیعہ وسنی فساد سے بے حد قلق ہوا اور ہم اتحاد کو جان ہار کر بھی حاصل کرنے کے حق میں ہیں۔ لیکن یہ مرزائیوں کا معاملہ مختلف ہے۔ انہیں پاکستان کے شہری کی حیثیت سے قانون وانصاف کے پورے مواقع اور ضمانت حاصل ہونی چاہئے۔ ان کی عزت وآبرو پر کوئی انگشت نما ہو تو قرار واقعی سزا کا مستحق ہے۔ لیکن جیسا کہ تمام دینائے اسلام کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے، وہ خارج از اسلام ہیں۔ ہم انہیں مسلمان نہیں سمجھتے اور نہ ان کے مرزا بشیر الدین کو امیر المؤمنین۔ انہیں امیر المؤمنین لکھنا مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہے۔ تمام قادیانی جرائد اپنے متنبّی کی بیگمات کو امہات المؤمنین لکھتے اور وہ تمام القابات وخطابات سرقہ کرتے ہیں جو حضور ﷺ کے صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کے لئے مخصوص ہیں۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ اس دل آزاری کا نوٹس کیوں نہیں لیتا۔ اسے نوٹس کے لئے صرف مسلمانوں ہی کے جرائد نظر آتے ہیں۔ چٹان کے ختم نبوت نمبر میں علامہ اقبال کا تاریخی مضمون درج تھا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے۔ قادیانی امیر المؤمنین الجماعت کراچی کے ایڈیٹر سید سرور شاہ کے قلم سے ایک مختصر مضمون ہے جس میں یہی لکھا گیا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود کے نام کے ساتھ امیر المؤمنین نہ لکھا جائے۔ کیونکہ یہ عام مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہوتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے قادیانی امت مختلف دفتروں میں موجود ہے اور وہ اپنے حق میں اس قسم کی فضاء پیدا کرتی رہتی ہے۔ ہر قادیانی خواہ وہ جنرل اسمبلی کا صدر ظفر اللہ خان ہو، خواہ صدر مملکت کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر فاروقی، خواہ فنانس سیکرٹری مسٹر مظفر احمد، خواہ پولیس کے کسی شعبہ میں کوئی قادیانی آفیسر، سب اپنے داؤں پر رہتے ہیں اور کسی حالت میں بھی اپنے متنبّی اور اس کی امت کی بہبود ونگہداشت ترک نہیں کرتے۔ یہ لوگ اپنے مناصب سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھ کے مسلمانوں افسروں کی مذہب سے لاتعلقی کو متاثر کرتے ہیں اور وہ غلطی سے انہیں مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔

رواداری بڑی اچھی چیز ہے لیکن اس لفظ کا استعمال غلط ہو رہا ہے۔ کیا کوئی شخص چور یا قاتل سے رواداری برتے گا؟ قادیانی اسلام کے سارق اور ختم نبوت کے غاصب ہیں۔ ایک ایسی جماعت جو حضور ﷺ کی ختم المرسلینی میں نقب لگاتی ہو، ہم سے کس رواداری

کا مطالبہ کرتی ہے؟ پھر اس مطالبہ سے رواداری کہاں ختم ہوتی ہے کہ قادیانی امت کو مسلمانوں سے الگ ایک جماعت قرار دیا جائے۔ یہ تو عین رواداری ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ وہ نمازوں میں ہم سے الگ، ربوہ ان کا الگ، اپنے امیر کے سواء کسی دوسرے مسلمان کو امیر نہ مانیں، سب مسلمانوں کو کافر گردانیں، لیکن ملازمتوں میں مسلمانوں کے حقوق سے فائدہ اٹھائیں..... کیوں؟ ہر چیز میں ان سے رواداری برتی جاسکتی ہے لیکن عقائد میں نہیں اور اس سے کوئی مناقشہ پیدا نہیں ہوتا۔

قادیانی پاکستان کے شریف شہری بن کر رہیں ہمیں کوئی تعرض نہیں۔ ہم ان کی عزت و آبرو کے بھی محافظ ہیں۔ مگر ان کی نبوت اور اس کا کاروبار ہمارے لئے سخت ذہنی اذیت کا باعث ہے۔ اب اگر ہم اس کا نوٹس لیتے ہیں تو ہمیں نوٹس جاری کیا جاتا ہے کہ اس سے فرقہ واریت کو ہوا ملتی ہے۔ حالانکہ قادیانی سرے سے مسلمانوں کا فرقہ ہی نہیں۔ حکومت بعض معلوم وجوہ کے باعث ابھی اس چیز کو نہیں سمجھ رہی، لیکن اس کو جلد احساس ہوگا کہ اس امت نے اندر ہی اندر نقب لگا کر کیا گل کھلا رکھا ہے اور اس کے دماغی ارادوں کا پس منظر کیا ہے؟

بہر حال! ہوم ڈیپارٹمنٹ کا فرض ہے کہ:

اوّل..... وہ چٹان کے خلاف غلط وارننگ کے مواد جمع کرنے والے فرد یا گوشہ سے باز پرس کرے کہ اس نے ایک غلط بنیاد کس طرح قائم کی؟

دوئم..... قادیانی امت کو مسلمانوں کا فرقہ نہ سمجھا جائے، اسے روکا جائے کہ وہ مسلمانوں کی مقدس اصلاحات والقابات کو اپنے وجود پر چسپاں نہ کرے۔ اس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔

سوئم..... حکومت کو صرف وہاں ہاتھ بڑھانا چاہئے جہاں امن عامہ میں خرابی پیدا ہونے کا احتمال ہو یا لاء اینڈ آرڈر کی نزاکتیں ملوث ہوتی ہوں۔ مرزا بشیر الدین محمود اور اس کی امت کے دینی تعاقب سے عامۃ المسلمین کو روکنا غلط ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نے وارننگ کے اس کاغذ پر احتجاج کیا تھا اور اس کے بعد ایک ذاتی خط میں بھی اپنے عقائد کی ابدیت کو ہوم سیکرٹری پر واضح کر دیا ہے۔

(ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء)

(۶) روزنامہ ''الفضل'' کی دریدہ دہنی

ہم نہیں کہہ سکتے 'الفضل' ربوہ مغربی پاکستان کی حکومت کے احتساب کی بوقلموں شاخوں کے مطالعہ سے گزرتا ہے یا نہیں؟ اور گزرتا ہے تو کس طرح گزرتا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اس اخبار کی اکثر تحریریں حقیقی اسلام کے قلب میں خنجر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ لوگ عمداً اور ارادۃً انہی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں جن سے عام مسلمانوں کے قلب کو صدمہ پہنچتا ہے۔ آخر انہیں کیا حق ہے کہ مسلمانوں کی ان محبوب ومقدس اصطلاحوں کو اپنے فرقۂ ضالہ کے لئے استعمال کریں، جن محبوب ومقدس اصطلاحوں سے مسلمانوں کے نازک ترین جذبات واحساسات وابستہ ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ قادیانی جماعت پر مسلمانوں کے کسی احتجاج کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور وہ برابر اپنے دل آزار روّیہ پر قائم ہے۔ حال ہی میں اس جماعت کے ایک ذی اثر راہنما میرزا بشیر احمد کا انتقال ہوا۔ الفضل نے انہیں قمر الانبیاء لکھا۔ ہم نے اس خطاب پر احتجاج کیا اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ جب وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو خاندان نبوت لکھتے اور ان کی بیگمات کے لئے امہات المؤمنین کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مسلمانوں کے سواد اعظم کو رنج پہنچتا ہے۔ ہم نے حکومت سے استدعا کی تھی کہ انہیں اس زاٹر خائی سے روکے۔

ہمیں اس سے غرض نہیں کہ مرزا بشیر احمد کیسے بزرگ تھے؟ وہ قادیانی جماعت کے لئے سب کچھ ہوں گے۔ بے شک ان کی جماعت انہیں اپنے لئے قمر کے بجائے شمس لکھے، ہمیں اس سے تعرض نہیں۔ ہم اس کو بھی کمینہ پن سمجھتے ہیں کہ کسی کی موت پر کوئی خوش ہو۔ سوال صرف ایک خطاب یا القاب کا ہے کہ متوفی اس کا مجاز ہے یا نہیں؟ اپنے متبنّی کا وہ چاند ہو سکتے ہیں، مگر تمام نبیوں کا انہیں قمر کہنا مسلمانوں کو ناگوار گزرتا ہے۔ اب اس پر الفضل نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۳ء کے شمارے میں ''اسلامی فرقوں میں اتحاد کیوں نہیں ہوتا'' کے زیر عنوان دون کی لی ہے اور حسب معمول تاویلوں کا سہارا لیا ہے، لکھا ہے: ''قمر الانبیاء کے خطاب سے ہم تو صرف اتنا سمجھتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد کی ذات ایسی تھی کہ آپ نے انبیاء علیہم السلام سے روشنی لے کر چاندنی کی طرح پھیلائے۔''

اگر ایک لحظہ کے لئے یہ تعبیر تسلیم بھی کر لی جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو جیہہ بھی انبیاء علیہم السلام کی اہانت ہے اور مرزا بشیر احمد کسی طرح بھی اس خطاب کے اہل نہیں۔ الفضل نے اپنے خطاب پر اصرار کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔

قادیانی واقعتاً ادب کے معاملہ میں کودن واقع ہوئے ہیں۔ خود مرزا قادیانی آنجہانی پھیکی نظم ونثر لکھتے تھے کہ ادبیات کا ایک بچہ بھی اتنی فحش اور فاش غلطیاں نہیں کرتا ہے۔ ہمارے ہاں مبتدی شعراء بھی اس سے بہتر کہہ لیتے ہیں فلمی رسالوں کے نثاران سے بہتر نثر لکھنے پر قادر ہیں۔ الفضل نے قمر الانبیاء کی ایک ایسی تاویل کی ہے جو خود اس کا ضمیر کہتا ہوگا کہ غلط ہے مگر چونکہ اب اس کے قلم سے یہ اصطلاح نکل چکی ہے۔ اس لئے تاویلات کا غازہ مل کر استدلال پیدا کر رہا ہے اور یہ اس کا پرانا شیوہ ہے۔

اوّل تو ہمارا یقین ہے کہ الفضل اور ان کے عملۂ ادارت کو مذاق سلیم ہی نہیں جن لوگوں کو خوف خدا نہ ہو، ان میں مذاق سلیم شاذ ہی پیدا ہوتا ہے اور اگر مذاق سلیم کا عشر عشیر بھی ہو، اس میں یا اس کے کسی ہم عقیدہ میں تو قمر الانبیاء کی جو تعبیر اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اس نے کی ہے، وہ لازماً فرار وگریز کی اچھوتی بانگی ہے۔

ہم یہ واضح طور پر محسوس کرتے ہیں کہ افسران مجاز قادیانی فرقہ کے اخبار وجرائد اور کتب ورسائل کی ان چیرہ دستوں کو صدر مملکت اور گورنر صوبہ کے علم میں نہیں لاتے۔ قادیانی جماعت کے اثر ورسوخ کا یہ کمال ہے کہ انہوں نے افسران مجاز کو اپنے معنوی اثرات کے نرغہ میں لے رکھا ہے۔ اصل مصیبت یہ ہے کہ وہ خود حکومت کی کلیدی آسامیوں پر موجود ہیں۔ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ بوجوہ ان کے اعمال وافعال پر نظر نہیں رکھتا۔ مثلاً:

۱..... افسران مجاز انہیں وفادارانِ حکومت سمجھ کر احتساب ونگرانی سے مستثنیٰ گردانتے ہیں۔

۲..... ان کی جماعت کے اپنے افسران اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں جو ان کے لئے ڈھال اور مخالفوں کے لئے خنجر ثابت ہو رہے ہیں۔

۳..... محکمہ اطلاعات مرکزی وصوبائی کے نزدیک ان کی تحریریں اور تقریریں سرکار کے خلاف نکتہ چینی کے زمرہ میں نہیں آتیں۔ اس لئے مسلمانوں کے خلاف ان کے ہاں جو چھینٹے اڑائے جاتے ہیں، انہیں غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں اجتماعاً ان تحریروں اور تقریروں سے غم وغصہ پیدا ہوتا ہے۔

۴..... یا پھر افسران مجاز انگریزی تعلیم وتربیت اور سیاسی جوڑ وبٹور کے باعث قادیانی جماعت کے احوال وظروف کا فہم نہیں رکھتے۔اس لئے آثار ونتائج سے غافل ہیں۔

چٹان مجبوراً اور وہ کبھی کبھار قادیانی فرقے کے کسی ایسے عمل کا نوٹس لیتا ہے، جس سے مسلمانوں کے دل ودماغ کو سخت قسم کا صدمہ پہنچتا ہے۔ورنہ اس جماعت کا تعاقب کرنے کے لئے ہم سے بہتر دینی طاقتیں موجود ہیں۔افسوس کہ ملک وملت کے مفاد میں جب ہم ان کا محاسبہ کرتے ہیں تو بلاوجہ غلط اساس پر محکمہ اطلاعات کے ایک کرم فرما کی معرفت ہمیں وارننگ آجاتی ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کی بنیاد پر تحقیق کئے بغیر احکام صادر کر دیتا ہے۔ لیکن قادیانی کھلم کھلا توہین اسلام، توہین انبیاء اور توہین مسلمانان کے مرتکب ہوتے ہیں۔مگر یہ عاجزانہ التماس بھی قبول نہیں کی جاتی کہ انہیں شر پیدا کرنے سے روکا جائے؟ آخر یہ مختلف سلوک کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہم عاجز ہیں اور قادیانی طاقتور ہیں یا اس لئے کہ افسران مجاز قادیانیوں سے مرعوب ہیں اور ہمیں مرعوب کرنے کی فکر میں ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ صدر مملکت تک یہ تمام حالات پہنچیں اور گورنر مغربی پاکستان بھی اس صورت حال سے باخبر رہیں۔ہمیں شبہ ہے کہ جن لوگوں کے سپرد یہ کام ہے، وہ شاید تصویر کا یاک ہی رخ پیش کرتے ہیں۔تصویر کا دوسرا رخ پیش نہیں کرتے۔

(۷) جواب آں غزل

الفضل کے مدیر نے اپنے اداریہ ۱۷؍ستمبر (۱۹۶۳ء) میں مدیر ''شہاب'' اور مدیر ''چٹان'' کو زیر بحث لاتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''ان معزز مدیران کی ہسٹری ایسی ہے جو پاکستان کے بچہ بچہ کو معلوم ہے۔''

براہ کرم! فاضل مدیر وہ ہسٹری چھاپ دیں، ہم ممنون ہوں گے۔باور کریں وہ ہسٹری تاریخ محمودیت نہیں ہوگی کہ اپنے پیروکاروں کی معرفت ضبط کرانے کی ضرورت محسوس ہو۔ (ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۲۳؍ستمبر ۱۹۶۳ء)

(۸) مسلمانوں کی دل آزاری

شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان روزنامہ کوہستان میں ہر روز ایک قطعہ لکھتے ہیں۔یہ عمومی واقعات پر ایک شاعرانہ تبصرہ کیا شوخی؟ ''اڑتی سی ایک خبر ہے زبانی طیور کی'' کہ ان

قطعات کو میزان احتساب میں تولا جارہا ہے۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ ''شعر فہمی عالم بالا معلوم شد'' بہر حال مذاق سخن ہر کہ دمہ کے بس کا روگ نہیں۔ ایک دفعہ ''زمیندار'' کو صرف اس شعر پر اپنے مطبع سے ہاتھ دھونا پڑا تھا کہ مولانا ظفر علی خاں نے اپنے افتتاحیہ پر متقدمین میں سوداؔ کا یہ شعر طراز عنوان بنایا تھا:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے یہی بات بعد میں دوسرے آدمیوں سے منسوب ہوگئی کہ علامہ اقبال کے کلام کو انگریز سمجھا نہیں، سمجھتا تو سارا کلام ضبط کر لیتا اور انہیں دار پر کھنچوا دیتا اور جو چیزیں عام سمجھ میں آتی ہیں انہیں کوئی سمجھنا نہیں چاہتا۔ انگریزی عہد میں سرکاری اعمال کا روّیہ یہ رہا کہ وہ افکار وافراد کو یکجاء دیکھتے تھے۔ ان کا معیار دیکھتے تھے۔ ان کا معیار یہ تھا کہ بات کس نے کہی ہے؟ جن لوگوں کے بارے میں یہ طے ہوگیا کہ حکومت کے مخالف ہیں۔ ان کی ہر حرکت کو تولا اور تاڑا جاتا ہے جو حکومت کے ساتھ تھے یا اس کی مخالف صفوں میں محسوب نہ ہوتے تھے۔ ان کے افکار وخیالات کو سرکاری عمّال پڑھنے کی بھی تکلیف گوارا نہ کرتے تھے۔ خواہ اس سے صورت حال کا کوئی سا نقشہ مرتب ہوتا ہو۔ قادیانی جماعت اسی لئے پروان چڑھی کہ اس نے برطانوی خود کاشتہ پودا کی حیثیت سے ترقی کی۔ اگر انہیں پاکستان میں عام مسلمان تشویش کی نظروں سے نہ دیکھتے تو ان کے عزائم معمولی نہ تھے۔ ہوسکتا ہے کہ اسرائیل کی طرح یہ بھی کبھی کوئی ریاست پیدا کر لیتے۔ بہر حال قلب اسلام کے اس ناسور کو بروقت نشتر لگا اور قادیانی فتنہ ٹھکانہ پر آرہا۔ تاہم ملکی حالات کچھ ایسے ہوگئے ہیں کہ انہیں گل کھلانے کا موقع مل ہی جاتا ہے۔ حال ہی میں مرزا غلام احمد کے دوسرے فرزند مرزا بشیر احمد کا انتقال ہوگیا ہے۔ ہم ان کی جماعت کے اس صدمہ کو محسوس کرتے ہیں مگر الفضل نے انہیں قمر الانبیاء کا خطاب بخش ڈالا جو عامۃ المسلمین کی دل آزاری کے مترادف ہے اور اس سے انبیاء کے استخفاف کا پہلو بھی نکلتا ہے۔ ہم نے اس پر الفضل کا ٹوکا۔ اس نے غلطی کا اعتراف نہیں کیا بلکہ اپنے ایک لاہوری دوست کو ساتھ ملا کر ہمیں جلی کٹی سنائی ہیں۔ اب الفضل میں ''پیارے عمّو صاحب'' کے عنوان سے ایک طویل مضمون چھپ رہا ہے۔ یہ مرزا بشیر احمد کے پوتے مرزا انس احمد کے قلم سے ہے۔ ارشاد ہوتا ہے.....!

’’آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے ہونا۔ آپ حضرت اقدس سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبشر اولاد میں سے تھے اور اس مبارک و حسین گلدستہ کے پھول جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے دیا اس مقدس پنج لڑی ہار کی دوسری لڑی جو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو عطاء کی گئی۔ حضرت ام المؤمنین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو الہام ہوا: ’’اشکر نعمتی رأیت خدیجتی ‘‘ اس الہام میں آپ کا نام خدیجہ رکھا گیا اور آپ کو ایک نعمت ربانی قرار دیا گیا۔ خدیجہ نام رکھنے میں اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ جو روحانی اور جسمانی تعلق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہی تعلق حضرت اماں جان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھا اور جس طرح حضرت خدیجہ کے بطن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اولاد پیدا ہوئی اسی طرح حضرت اماں جان کے بطن سے ایک مبارک اولاد کا سلسلہ جاری ہونے والا تھا اور اس اولاد میں باپ اور ماں کی طرف سے آنے والے دونوں خون پاک اور مقدس تھے۔ تا اس اولاد میں کسی طرف سے کسی قسم کی تیرگی اور ناپاکی نہ آنے پائے اور ہر لحاظ سے یہ اولاد ابتدا ہی سے پاک اور مطہر ہو۔‘‘

اسی مضمون میں متوفی کے کمالات کی ایک خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا نور اور قمر الانبیاء تھے۔ چنانچہ آغاز میں ارشاد ہوتا ہے: ’’قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا وجود بھی دراصل ایک ایسا ہی قیمتی وجود تھا۔ وہ چہرہ مبارک عالم روحانی کا ایک چاند تھا جس نے انبیاء سے روشنی حاصل کی اور لوگوں تک پہنچائی۔ اس نے نوح سے بھی نور لیا ابراہیم سے بھی نور لیا موسیٰ سے بھی نور لیا عیسیٰ سے بھی نور لیا اور سب سے بڑھ کر اپنے آقا و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نور لیا اور ان کے عشق و محبت میں اس قدر فنا ہوا کہ اس کی اپنی ذات ختم ہوئی اور اس کی روح کلیۃً نور محمدی میں تحلیل ہوگئی۔ اس کا مصفّیٰ قلب عشق رسول، عشق مسیح اور محبت و اطاعت الٰہی کے پانی سے اس قدر دھویا اور اس قدر شفاف ہوا کہ اس کے آقا کا منور اور روشن چہرہ اس میں منعکس ہونے لگا اور نہ صرف یہ کہ وہ خود منور ہوگیا بلکہ اس کا ماحول بھی نور سے معمور ہوگیا۔‘‘

ہماری مسٹر عبدالقیوم سیکرٹری اطلاعات مغربی پاکستان سے مخلصانہ گزارش ہے کہ جہاں وہ چٹان اور مدیر چٹان کے لئے احکامات صادر فرماتے ہیں، وہاں یہ ترا شہ بھی کسی فائل

میں ساتھ منسلک کر کے ان جذبات کے ساتھ اوپر بھجوا دیں کہ الفضل نے جو کچھ لکھا اس سے انبیاء کا استخفاف ہوتا مسلمانوں کا صدمہ پہنچتا اور اسلام کو دھکا لگتا ہے اور یہ عام مسلمانوں کے جذبات کا صحیح عکس ہے۔ (ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۹ء)

(۹) پانچ ہزار روپیہ

علامہ اقبال نوّر اللہ مرقدہ نے فرمایا تھا کہ قادیانی مذہب کا تجزیہ و تاریخ ایک طاقتور قلم کی منتظر ہیں۔ ۱۷۹۹ء سے ہندوستان میں اسلامی دینیات کی جو تاریخ رہی ہے، اس کی روشنی ہی میں قادیانیت کے اصل ظروف تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ یہ سال وہ تھا جب ٹیپو کو شکست ہوئی اور ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی نفوذ کی آخری امید منقطع ہوگئی۔ علامہ اقبال نے اپنے پہلے بیان میں اس امر کی ضرورت کو محسوس کر کے اظہار کیا تھا کہ قادیانیت سے مذہبی بحث میں الجھنا عبث ہے۔ اصلی چیز تحریک قادیانیت کا نفسیاتی تجزیہ ہے۔ ان کے نزدیک یہ تمام تر سیاسی تحریک تھی۔ اس تحریک نے مسلمانوں کے لئے نبوت کے نام برطانوی غلامی کے طوق مہیا کئے اور الہام کی بنیاد پر مسلمانوں میں فسخ جہاد کا نظریہ رائج کرنا چاہا۔

جب تک ہم اس عہد کے سیاسی حالات پر نگاہ نہ رکھیں اور ان احوال و ظروف کو معلوم نہ کر لیں جو اس وقت ہندوستانی مسلمانوں کی ملی زندگی کا جزو غیر منفک ہو رہے تھے۔ اس وقت تک سوال بھی کسی طاقتور قلم کے تجزیہ و تحلیل کا منتظر ہے اور ان شاء اللہ! کسی دور میں نقاب اٹھ کے رہے گا۔ تاہم یہ امور یا نکات اب ڈھکے چھپے نہیں رہے کہ قادیانی جماعت نے انگریزوں کے بہترین خدمت گزار پیدا کئے۔ اس فرقے نے نہ صرف انگریزوں کے وثیقۂ غلامی کا جواز پیدا کیا بلکہ اپنی جماعت سے باہر کے مسلمانوں کو کافر قرار دے کر اخوت اسلام کے اس تصور کو ہلاک کرنا چاہا جو محمد عربی ﷺ کے شانۂ نبوت سے پیدا ہوا تھا۔ اس امر کے شواہد و نظائر بھی موجود ہیں کہ قادیانی جماعت کے ارکان غیر ملکوں جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور مسلمانوں کے بعض قومی تحریکوں کو داخلی طور پر ختم کرنے یا رسواء کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ایسا شخص جو مسلمانوں کی سیاسی تاریخ کا طالب علم ہو اور اس کی نگاہ انگریزوں کی ہندوستان میں آمد سے لے کر ان کے اخراج تک کے حالات پر ہو۔ نیز اس کا اس امر کی تحقیق کا بھی شوق ہو کہ اس عرصہ میں انگریزوں کے ہاتھوں اسلام پر کیا گزری.....! غرض

علامہ اقبال کی مہیا کردہ بنیادوں پر قادیانیت کے سیاسی تجزیہ و تاریخ کو مرتب کرنے والا شخص نہ صرف اپنے اس عظیم کارنامہ کے لئے تمام مسلمانوں کے شکریہ کا مستحق ہوگا بلکہ اس کے لئے اللہ اور اس کے حضور ﷺ کی بارگاہ میں بڑا اجر ہے۔ اس کی یہ کتاب تاریخ کا ایک یادگار کارنامہ ہوگی۔ ایڈیٹر چٹان کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اس کتاب کے مرتب و مصنف کو کتاب کے معیاری و مستند ہونے پر اپنی جیب سے پانچ ہزار روپیہ نقد دیں گے۔ ہم چندہ فراہم کرنے کے عادی نہیں اور نہ ہم اس عنوان سے عطیات کے قائل ہیں۔ ورنہ اس رقم میں دوگنا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک کتاب کے انتخاب کا تعلق ہے یہ کتاب چار مختلف ججوں کے پاس بھیجی جائے گی اور وہ اس امر کا فیصلہ کریں گے کہ کتاب واقعی تاریخ و تجزیہ کے اس معیار پر پوری اترتی ہے جس کی نشاندہی حضرت علامہ اقبال نے کی ہے۔ ان چار ججوں کے بارے میں ہمارا خیال یہ ہے کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا ابوالحسن علی ندوی اور شیخ حسام الدین یہ فرض انجام دیں گے تو ہر لحاظ سے وہ اس منصب کے اہل ہیں۔ ایڈیٹر چٹان کتاب کا فیصلہ ہوتے ہی یہ رقم ان کے حوالے کردے گا۔ اس غرض سے دو سال کی مدت کافی ہوگی۔ اواخر اپریل ۱۹۶۷ء تک جو صاحب قلم اٹھائیں اپنے رشحات و کاوشات ایڈیٹر چٹان کی وساطت سے ان ججوں کو پیش کرسکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان ججوں کو عذر و انکار نہ ہو۔ عذر و انکار کی صورت میں کسی دوسرے بزرگ کا انتخاب ہوجائے گا۔ اللہ کرے یہ تاریخ تیار ہوجائے۔ (ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۱۲؍اپریل ۱۹۶۵ء)

(۱۰) دانش گاہ پنجاب میں مسند اقبال

یہ خبر آئی اور نکل گئی کہ پنجاب یونیورسٹی کے ''دانشمندوں'' نے علامہ اقبال کے نام پر جو چیئر قائم کی ہے، اس کو شعبۂ فلسفہ کے رئیس پروفیسر قاضی محمد اسلم کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ پروفیسر موصوف ظاہر و باطن قادیانی ہیں۔ ان میں وہ تمام عصبیتیں بہ درجہ آخر موجود ہیں، جو ایک قادیانی کی رگ و ریشہ میں خون کی طرح گردش کرتی ہیں۔ قاضی قادیانی ربوہ کی نبوت اور مرزا بشیر الدین محمود کی خلافت پر حاضر و غائب ایمان رکھتے ہیں بلکہ ان کے فکر و نظر کا تار و پود بھی اس سے تیار ہوا ہے۔ اپنے اس عقیدہ کو چھپاتے نہیں۔ انہیں اس کا اقرار و اعتراف ہے۔ اس کے باوجود مسند اقبال کو ان کے حوالے کردیا گیا۔

کیا یہ بے خبری میں ہوا ہے؟ یا جن لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے، وہ اس سے بھی آگاہ تھے کہ علامہ اقبال کے نظریات اور قاضی محمد اسلم کے معتقدات میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور دونوں ایک دوسرے کی مخالف سمتوں کے راہ رو ہیں۔

اگر یہ فیصلہ بے خبری میں ہوا ہے تو اس سے زیادہ افسوس ناک بات کوئی نہیں ہوسکتی کہ مغربی پاکستان کی سب سے بڑی یونیورسٹی کے کارپرداز ملک کے سب سے بڑے مفکر کے افکار و نظریات سے اتنے بے خبر ہیں یا جس شخص کے حوالہ اس کے افکار و نظریات کی تعلیم و تدریس کی جارہی ہے۔ یونیورسٹی اس کے دینی حدود اربعہ سے ناواقف ہے۔

اور اگر ان کارپردازوں کے علم میں تھا کہ علامہ اقبال اور قاضی اسلم کے معتقدات میں کوئی میل نہیں صبح و شام کا فاصلہ ہے تو انہوں نے یہ مذاق کیوں روا رکھا ہے؟ مقصد فکر اقبال کو سبوتاژ کرنا ہے یا اسے عام کرنا ہے۔ کیا یونیورسٹی کے ارباب بست و کشاد کو قاضی محمد اسلم سے بڑھ کر پورے ملک میں ایک شخص بھی اقبال کا ادا شناس نظر نہیں آیا؟ قاضی محمد اسلم کی نگرانی میں فکر اقبال کا مطلب ہے حسین کی رضی اللہ عنہ شہ رگ پر یزید کا خنجر۔ قاضی محمد اسلم سے ہی دریافت کرلیا ہوتا کہ وہ اقبال کی تعلیمات سے بکمال و تمام متفق ہیں؟ حضرت علامہ کو فکری اعتبار سے مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا رہنما تسلیم کرتے ہیں؟ ان کے نزدیک اقبال کے فکر و نظر کا مقام کیا ہے؟ اقبال کے خطبات بہ عنوان تشکیل جدید الٰہیات کے مندرجات کی روح سے انہیں کس حد تک اتفاق ہے؟ مرزائیوں کے بارے میں حضرت علامہ نے جو بیانات دیئے تھے اور جن مقالات کو حوالۂ قلم کیا قاضی صاحب محترم کی ان بارے میں کیا رائے ہے؟ قاضی کے نزدیک شاہراہ اسلام پر اقبال کا درجہ کیا ہے؟ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے قاضی صاحب کا اقبال کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ اقبال کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟ ان کے نزدیک اقبال اور غلام احمد میں سے کون سی شخصیت اس صدی میں اسلام کی راہنماء ہے؟ اس قسم کے بیسیوں سوالات موجود ہیں اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ قاضی اسلم قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور مرزا بشیر الدین محمود کی خلافت کو خارج کر کے ان سوالات پر سوچ ہی نہیں سکتے ہیں۔ جب اتنی اور واضح اور واشگاف صورتحال موجود ہو تو اقبال کی فکر ان کے حوالے کرنا حادثہ نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ ایک حادثہ ہے۔ جیسا کہ انگریزی میں ضرب المثل ہے کہ: ''شیطان بائبل کا حافظ ہوگیا ہے؟ ہم نہیں کہہ سکتے کہ قاضی صاحب

نے یہ منصب کیونکر قبول کیا؟ اور اس کے تہہ منظر میں کون سے مقاصد کارفرما ہیں۔ کل کلاں کوئی شخص یہ تجویز کرے اور علم ودانش کے وہ پتلے جو اس ملک میں عام پائے جاتے ہیں اس پر صاد کردیں کہ قائداعظم کی سوانح عمری مولانا مظہر علی اظہر لکھیں یا انجمن ترقی اردو کی باگ ڈور بھارت کی ''ہندی پرچارنی سبھا'' کے حوالے کردی جائے یا اسلام کی تعبیر وتفسیر کا کام ''پرشوتم داس ٹنڈن'' کی نگرانی میں ہو یا کعبہ اور اس کی عظمت پر ماسٹر تارا سنگھ مقالہ (thesis) لکھیں تو کیا عقل سلیم کے نزدیک یہ صحیح ہوگا؟ ظاہر ہے کہ ہر شخص جو حواس خمسہ سے بہرہ یاب ہے اس کو مضحک المیہ قرار دے گا۔

معلوم ہوتا ہے یونیورسٹی کے کارپردازوں کی اکثریت حیّات دین اور روح اسلام سے نابلد ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک اسلام صرف ان کے اسلامی ناموں اور معاشرتی رواجوں کے اظہار واقرار کا نام ہے اور دین ودانش کا جوہر فہم وفراست کے اس مغز کا نام ہے جو اس کھپ کی کھوپڑیوں میں اپنا ایک خاص طول وعرض رکھتا ہے۔

علامہ اقبال نے عمر بھر یورپی دانش وعلم کی کارفرمائیوں کا ماتم کیا اور جو لوگ اسی کے ہوگئے ہیں یعنی جن کا پیکر خاکی یورپی عمارت گروں کا تیار کردہ ہے، ان کے خلاف ہمیشہ نالۂ احتجاج بلند کیا۔ ان کی نظمیں ان کی تحریریں ان کے بیانات ان کے خطوط آخر دم تک یورپی تصویروں اور مصوروں کا ماتم کرتے رہے۔ سید سلیمان ندوی کو انہوں نے ۱۷؍ستمبر ۱۹۳۳ء کے ایک خط میں لکھا کہ: ''مسلمانوں کا مغرب زدہ طبقہ نہایت پست فطرت ہے۔'' (اقبال نامہ ص ۱۶۸) یہی نہیں بلکہ ان کے بے شمار خطوط میں بارہا اضطراب موجود ہے کہ مسلمانوں کے وہ ''دانشوران بے دین'' جن کی تربیت یورپی دانش وحکمت کے گہوارہ میں ہوئی ہے اور جن کے علم ونظر کی معراج یورپی فلسفہ وفکر پر ہے نہ صرف اسلام سے بے بہرہ ہے بلکہ عملاً اسلام سے صرف سیاسی فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اس کے دینی فرائض کو پورا نہیں کرتے۔ ایک دوسری جگہ علامہ اقبال نے اس طبقہ کو بے حمیّت اور بے غیرت لکھا ہے کیونکہ یورپی عقل ودانش سے مرعوب ہوکر یہ اسلام کے معاملہ میں ہر نئی تعبیر سے سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار رہتے اور اس کے مقابلہ میں سپر انداز ہونے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔

یہ ستم ظریفی ہے کہ اقبال کی بعض چیزوں کو تو اپنے حسب حال پاکر قومی تقاضوں کا جزو قرار دیا گیا ہے اور بعض ایسی چیزیں جو اقبال کے نزدیک اسلام کی حیات تازہ اور

مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے لازم وملزوم تھیں، انہیں طاق نسیاں پر رکھ دیا گیا ہے۔ اقبال کی بدنصیبی ہے یا مسلمانوں یا پھر اسلام کے دور انحطاط کے برگ وبار کہ اقبال کی فکر عنقاء ہے۔ پوست موجود ہے مغز غائب ہے۔ ہڈیوں سے رشتہ باندھا جارہا ہے۔ یہ لوگ اقبال اور اس کی فکر سے نہیں بلکہ اپنے کسی خلاء کو پورا کرنے کے لئے اقبال کا نام لے رہے ہیں۔

قادیانیوں کے بارے میں اقبال نے جو کچھ کہا وہ کسی اہم دینی مسئلہ پر ان کی سب سے بڑی تحریر اس وقت قلمبند ہوئی اور سامنے آئی جب وہ اپنی عمر عزیز گزار چکے تھے بڑے غوروخوض کے بعد انہوں نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا تھا۔ ان کی یہ تحریر ہمہ جہت مکمل ہے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت یہ ملک غلام تھا اور پاکستان بھی معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ پاکستان کا تصور وہ پیش کر چکے تھے لیکن ابھی مسلم لیگ نے بھی اس کو اپنا نصب العین قرار نہیں دیا تھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان نے گول میز کانفرنس کے ضمنی اجلاس میں اس تصور کو احمقانہ تخیل قرار دیا تھا۔

جوہر لال نہرو قادیانی جماعت کی حمایت میں کمربستہ ہوکر سامنے آئے تو علامہ نے بصیرت افروز مقالہ میں قادیانی جماعت کا تار و پود بکھیر دیا اور اس حقیقت کو اچھی طرح افشاء کیا کہ اس جماعت کو مسلمانوں سے الگ رکھنا کیوں ضروری ہے۔ یہ تحریریں ڈھکی چھپی نہیں عام ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں ان خطوط کا مجموعہ شائع کیا جو ان کے نام بعض اکابر نے لکھے تھے۔ ان خطوط میں علامہ اقبال کا بھی ایک خط ہے جس میں انہوں نے واضح طور پر لکھا ہے کہ قادیانی اسلام ہی کے نہیں بلکہ ہندوستان کے بھی غدار ہیں۔ یہ خط ان کے مرض الموت میں مبتلاء ہونے سے کچھ ہی دن پہلے کا ہے۔

اقبال نے جب اس فرقۂ ضالہ کے احوال وظروف معلوم کر لئے تو سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ انہیں خارج از اسلام قرار دے کر انجمن حمایت اسلام سے نکلوا ڈالا۔ اس ضمن میں انہوں نے لاہوری اور قادیانی گروہوں کی تفریق کو بھی تسلیم نہ کیا اور دونوں کو ایک ہی ٹہنی کا پتہ سمجھا۔

۲۰ ؍جون ۱۹۳۳ء کو انہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور ایک زبردست بیان میں قادیانی جماعت کی اغراض ومقاصد کا پردہ چاک کیا۔ پھر ۱۲ ؍اکتوبر ۱۹۳۳ء کے بیان میں قادیانیوں کی دوذہنی اور دوعملی کی چھاڑ کی۔ ۱۹۳۵ء میں قادیانی جماعت کے چہرے سے ہر نقاب اٹھادی اور کھلے بندوں اعلان کیا کہ دینی اور سیاسی

دونوں بنیادیں اس امر کی مقتضی ہیں کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیا جائے۔علامہ نے جو کچھ سپرد قلم کیا وہ علم وفکر کی بنیاد پر تھا اور آج تک کسی اسلامی گوشے سے بھی اس کے خلاف کوئی کلمہ نہیں نکلا ہے۔حضرت علامہ فرماتے ہیں:

۱..... ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو،لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود ان تمام مسلمانوں کا کافر سمجھے جو اس کے الہامات پر اعتقاد نہ رکھتے ہوں، ایسی جماعت کو مسلمان اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کریں گے۔کیونکہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے۔

۲..... مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے اور نہ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اوّل کے تاریخی اور مذہبی ادب میں ملتی ہے۔بہائیت،قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے۔کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے لیکن قادیانیت اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہر طور پر قائم رکھتی ہے۔لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔

۳..... نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا۔مغربیت کی ہوا نے انہیں حفظ نفس کے جذبے سے عاری کر دیا ہے۔

۴..... ہندوستان میں کوئی سا مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر اس طرح ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے۔

۵..... جو لوگ مسلمانوں کو اس معاملے میں رواداری کا سبق دیتے ہیں ان کے بارے میں حضرت علامہ کا ارشاد ہے کہ یہ کیونکر مناسب ہے کہ اصلی جماعت کو تو رواداری کی تلقین کی جائے۔حالانکہ اس کی وحدت خطرے میں ہو باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو۔اگرچہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو جس قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لئے اور کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ معاند قوتوں کے خلاف اپنی مدافعت کرے۔

۶..... میری رائے میں حکومت کے لئے بہتر طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے۔یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان اس سے ویسی ہی رواداری سے کام لے گا جیسی وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے۔

(ماخوذ از: قادیانی اور جمہور مسلمان ص ۱۲۱ تا ۱۳۴،حرف اقبال مطبوعہ المنار اکادمی لاہور)

حضرت علامہ کے اس بیان پر ’’اسٹیٹس مین‘‘ کے انگریز ایڈیٹر نے اپنے اداریئے میں تنقید کی۔ اس تنقید پر حضرت علامہ نے ایڈیٹر کے نام ایک خط لکھا جو ۱۰؍جون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں طبع ہوا۔ اس خط میں حضرت علامہ نے اپنے مطالبہ کا اعادہ کیا۔ فرمایا کہ:

۱..... حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئی آئینی اقدام اٹھائے اور اس امر کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب یہ مطالبہ کرتے ہیں۔

۲..... ختم نبوت کے مفہوم کی تاویلیں اور تعبیریں قادیانی اس غرض سے کرتے ہیں کہ ان کا شمار حلقۂ اسلام میں ہوتا کہ انہیں اس طرح سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟

۳..... ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔

اس تحریک میں قادیانیوں کو سب سے پہلے اس وقت کے انگریز ’’گورنر سر ہربرٹ ایمرسن‘‘ کی حمایت حاصل ہوئی پھر اسٹیٹس مین کے انگریز ایڈیٹر نے پشت پناہی کی۔ آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو مدفع کے طور پر سامنے آئے۔ انہوں نے ماڈرن تجزیے میں اس اصل کے پیش نظر قادیانی جماعت کی مدافعت کی کہ پیغمبر عرب ﷺ کے مقابلے میں غلام احمد بہر حال ایک ہندوستانی پیغمبر ہے۔ حضرت علامہ نے جواب میں ایک طویل مقالہ لکھا ہے جس کے بعض ضروری اجزاء حسب ذیل ہیں:

۱..... پنڈت جی اور قادیانی دونوں پریشان ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف وجوہ کی بناء پر دونوں اپنے دل میں مسلمانان ہندوستان کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

۲..... قادیانی جماعت کا مقصد یہ ہے کہ وہ پیغمبر عرب ﷺ کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی ایک نئی امت تیار کرنا چاہتی ہے۔

۳..... جب کوئی شخص ایسے ملحدانہ نظریات کو رواج دیتا ہے جن سے نظام اجتماعی خطرے میں پڑ جاتا ہو تو ایک آزادانہ اسلامی ریاست یقیناً اس کا انسداد کرے گی۔ یہ اس کا فرض ہو جاتا ہے۔

۴..... آج کل کے تعلیم یافتہ مسلمان جو مسلمان کے دینیاتی مناقشات کی تاریخ سے بالکل ناواقف ہیں اور لفظ کفر کے غیر محتاط استعمال کو ملت اسلامیہ کے اجتماعی وسیاسی انتشار کی علامت تصور کرتے ہیں۔ یہ ایک بالکل غلط تصور ہے۔ اسلامی دینیات کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ فروعی مسائل کے اختلاف میں ایک دوسرے پر الحاد کا الزام باعث انتشار ہونے کی بجائے دینیاتی تفکر کو متحد کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے۔

۵..... وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد ﷺ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار، کفر کو مستلزم ہو۔ جو شخص ایسے الہام کا دعوی کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔

۶..... ۱۷۹۹ء سے ہندوستان میں اسلامی دینیات کی جو تاریخ رہی ہے، اس کی روشنی میں احمدیت کے اصل مظروف کو سمجھنے کوشش کی جائے۔ یہ حکایت دراز ہے اور ایک طاقتور قلم کی منتظر ہے۔

۷..... مسلمانوں کے مذہبی تفکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الہامی بنیاد فراہم کرنا ہے۔

۸..... وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامے میں حصہ لیا ہے۔ زوال اور انحطاط کے ہاتھوں محض سادہ لوح کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔

۹..... یہ تحریک اسلام کے ضوابط کو برقرار رکھتی ہے۔ لیکن اس قوت ارادی کو فناء کر دیتی ہے جو اسلام کو مضبوط کرنا چاہتی ہے۔

۱۰..... اسلامی وحدت مذہبی نقطۂ نظر سے اس وقت متزلزل ہوتی ہے جب مسلمان بنیادی عقائد یا ارکان شریعت کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔ اس ابدی وحدت کی خاطر اسلام اپنے دائرے میں کسی باغی جماعت کو روا نہیں رکھتا۔ (ماخوذ از: حرف اقبال ص ۱۳۸، مطبوعہ المنارا کادمی لاہور)

پروفیسر محمد اسلم کا تقرر ان ثقہ حوالوں اور واضح نظریوں کے بعد بالکل ہی بے محل ہو جاتا ہے۔ ادھر شروع میں جو سوال ہم نے قائم کئے تھے ایک ایک کر کے جواب کے خواہاں ہیں۔ ظاہر ہے کہ قاضی قادیانی جس جماعت کے صحابی یا تابعی ہیں اس کی نفی نہیں کر سکتے اور نہ اس کے خلاف کسی ایسے شخص کے ساتھ مخلص ہو سکتے ہیں جو ان کے مذہب، نبی، گروہ اور عقیدہ پر مندرجہ بالا الفاظ میں تجزیہ کر چکا ہو اور آخری وقت تک مصر رہا ہو کہ اس جماعت کو اسلام کا باغی سمجھا جائے اور اس بغاوت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے ایک علیحدہ ملت قرار دیا

جائے اور اگر انگریزی حکومت کو یہ تسلیم کرنے میں بہ مصلحت ہچکچاہٹ ہو تو آنے والی اسلامی ریاست مجبور ہوگی کہ اس فرض سے عہدہ برآ ہو۔ کیونکہ اسلام اپنے دائرے میں ایسے کسی باغی کو تسلیم نہیں کرتا ہے جو اس کے گھر میں نقب زنی کا مرتکب ہو۔ اس ضمن میں کچھ نئے سوالات بھی پیدا ہوئے ہیں:

۱..... قاضی قادیانی کے ایک خلافتی عزیز مرزا بشیر الدین محمود کے پوتے اور مرزا ناصر محمود کے بیٹے یونیورسٹی میں فلسفہ کی تکمیل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کچھ دن ہوئے ہیں اپنے ساتھی طلباء سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ اقبال کا شہرہ ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء تک ہے۔ اس کے بعد اقبال کے لئے زوال ہے اور جوان کے نزدیک شروع ہو چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے قاضی محمد اسلم نے شاید اسی مفروضہ پر یہ فرض اپنے فرائض میں شامل کیا ہے۔ ہمارے اپنے علم وآگاہی کے مطابق قاضی محمد اسلم صاحب اقبال کے نظر وفکر سے مطلقاً آشنا نہیں۔ انہیں اقبال کے اشعار بھی صحیح پڑھنے نہیں آتے ہیں نہ وہ ان صداقتوں اور نزاکتوں سے آگاہ ہیں جو اقبال کے کلام کی روح ہیں اور ان کی تحریروں کے مطالب کی پیشانی کا جھومر ہیں۔ ان کی نظر سے شاید اقبال کے کلام وپیام کا پورا حصہ نہیں گزرا۔ وہ اقبال کی مصطلحات کے مفہوم ہی سے بے بہرہ ہیں۔ اپنے عقائد کی بوقلمونی (اور ہمارے نزدیک خرابی) کے باعث اقبال کے ذوق وشوق کو سمجھنے کی استطاعت سے محروم ہیں۔ وہ یورپی فلسفہ کے پروفیسر ہیں۔ انہیں اس کا احساس ہی نہیں کہ اقبال مغربی فلسفہ کا نقاد ہے۔ اقبال نے اپنے خطبات میں جن اسلامی شخصیتوں اور دینی مصطلحات کو بے تکلف استعمال کیا ہے اور اس سے جن نتائج کا استخراج کیا ہے۔ قاضی قادیانی اپنے عقیدہ کی رو سے اس کے مخالف ہیں اور اپنے دماغی نشو کی وجہ سے اس کا فہم نہیں رکھتے۔ پھر جس عقیدہ وفکر کو اقبال جس ایمان وآگہی سے مانتا ہے قاضی قادیانی اس عقیدہ وفکر کو اس انداز واسلوب سے نہیں مانتے۔ یہ اختلاف وتضاد بنیادی ہے۔ قاضی کا ضمیر تو اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہوگا لیکن یونیورسٹی کے جن دانشوروں نے انہیں اس خدمت پر مامور کیا ہے افسوس ہے کہ وہ:

اوّلاً: اس کے فہم ہی سے قاصر ہیں۔

ثانیاً: اس کی نزاکت واہمیت کو نہیں سمجھتے۔

ثالثاً: اپنی ذات کے سوا ہر معاملہ میں روادار واقع ہوئے ہیں۔

ان لوگوں نے جب اسلام کیمبرج اور آکسفورڈ کی یونیورسٹیوں سے سیکھا ہے تو اقبال کو ایک قادیانی کیوں نہیں پڑھا سکتا۔ انہیں مطلقاً خبر نہیں کہ مصیبت کی طرح گمراہی بھی تنہا نہیں آتی اور آتی ہے تو ہمہ گیر ہو جاتی ہے۔ ہمارے یہ دانشور گمراہی کا شکار ہیں۔

ایک رواداری فلسفی کی ہوتی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب یکساں طور پر صحیح ہیں۔ ایک رواداری اشتراکی کی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب یکساں طور پر غلط ہیں۔ ایک رواداری مدبر کی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب یکساں طور پر مفید ہیں۔ ایک رواداری ایسے شخص کی ہے جو ہر قسم کے فکر و عمل کے طریقوں کو روا رکھتا ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے فکر و عمل سے بے تعلق ہوتا ہے..... (معلوم ہوتا ہے دانش گاہِ پنجاب کے بیشتر کارپرداز اسی قبیلہ کے فرد ہیں) ایک رواداری کمزور آدمی کی ہے جو محض کمزوری کی وجہ سے ہر قسم کی ذلت جو اس کی محبوب اشیاء یا اشخاص پر روا رکھی جاتی ہے ''برداشت کر لیتا ہے'' (گبن) اس آخری رواداری کا ہدف ان دنوں مسلمانوں کا سوادِ اعظم ہے۔ فی الجملہ اس تقریر پر ہم کسے مخاطب کریں؟ یونیورسٹی کے ان کارپردازوں کو جو اس تقریر کا باعث ہوئے ہیں۔

مولانا ظفر علی خان کی بھائی پروفیسر حمید احمد خان کو جو اقبال سے معنوی اور ظفر علی خان سے خونی رشتہ رکھنے کے باوجود اس فتنہ پر غور نہیں کر سکے ہیں یا پھر ہم صوبہ کے راسخ العقیدہ مسلمان گورنر ملک امیر محمد خان سے درخواست کریں کہ وہ بحیثیت چانسلر اسلام اور اقبال کو یونیورسٹی کے ان بردہ فروشوں سے بچائیں جن کی نیام میں کوئی تلوار نہیں ہے مگر اسلام کو اپنے اللّے تللّوں کی میراث سمجھتے ہیں جن کی فکر مستعار پر پچرنگی مصلحتوں کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔

(ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۶۵ء)

(۱۱) قاضی محمد اسلم اور مسند اقبالؒ

روزنامہ نوائے وقت کا اداریہ بہ عنوان ''غلط بخشی'' مؤرخہ ۱۶؍اپریل ۱۹۶۵ء۔

''پنجاب یونیورسٹی میں مسند اقبال کے اہتمام کا فیصلہ مبارکباد کا مستحق ہے۔ علامہ اقبال نظریۂ پاکستان کے خالق اور مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ کے راہ نما ہیں۔ چنانچہ فکری افلاس کے اس دور میں ان کے پیغام اور افکار کو عام کرنے کا عزم وقت کی اہم ترین ضرورت ہی نہیں ملک و قوم اور اسلام کی بہت بڑی خدمت بھی ہے۔ ہمیں یہ حسن ظن تھا کہ جن ارباب

اختیار نے ایک انتہائی مستحسن فیصلہ کرنے کا لازوال اعزاز حاصل کیا ہے وہ نئے منصب پر کسی موزوں شخصیت کو فائز کرنے کی سعادت بھی حاصل کریں گے۔ یہ کام چنداں دشوار بھی نہیں تھا کیوں کہ اس گئے گزرے دور میں بھی ہمارے ہاں ایسے بزرگوں کی کوئی کمی نہیں تھی جو نہ صرف تعلیمات اقبال کی حقیقی روح سے پوری طرح آگاہ ہیں بلکہ انہیں خود بھی اسلام کے فلسفی شاعر کی صحبتوں سے استفادہ کے مواقع حاصل ہوئے۔ لیکن اس انکشاف نے اقبال کے ہر شیدائی اور دردمند مسلمان کو اذیت ناک مایوسی اور اضطراب میں مبتلاء کر دیا کہ حکیم الامت کے پیغام اور فلسفہ کو فروغ دینے کی ذمہ داری جن صاحب کو تفویض کی گئی ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی میں یورپی فلسفہ پر تو سینکڑوں لیکچر دیئے ہوں گے اور بیسیوں کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہوگا لیکن وہ عقیدتاً اسلام کے اس فلسفہ سے یقیناً بے بہرہ ہوں گے جو پیغام اقبال کی روح اور اساس ہے۔ یہ انتخاب ایسا ہی ہے جیسا کہ یورپ کے کسی مستشرق کو سیرت وقرآن کی تعبیرات اور توضیحات کے کام پر مامور کر کے مؤثر نتائج کی توقع کی جائے۔ بلکہ ہمیں تو یقین ہے کہ مسند اقبال سنبھالنے والے پروفیسر قاضی محمد اسلام سے بھی اگر یہ دریافت کیا جائے کہ آیا کوئی مستشرق قادیانیت کی اسرار و رموز کی نقاب کشائی کر سکتا ہے؟ تو ان کا جواب بھی نفی میں ہوگا۔ قاضی صاحب کے فرقہ کے متعلق حکیم الامت کا جو مؤقف رہا، کیا اس کے پیش نظر آپ کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ اپنے نئے منصب سے انصاف کر سکیں؟ اقبال سب مسلمانوں کی طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النّبیین خیال کرتے تھے۔ ان کے نزدیک نبوت کی کوئی نوع نہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:

اے ترا حق زبدۂ اقوام کرد ختم بر تو دورۂ ایام کرد

اس نظر انتخاب سے تو اس شبہ کو تقویت ملتی ہے کہ یونیورسٹی کے حل وعقد نے ایک قومی تقاضہ پورا کرنے کی بجائے محض ایک آسامی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یونیورسٹی حکام سے کوئی اپیل اب عبث معلوم ہوتی ہے، البتہ ہم قاضی قادیانی سے یہ کہیں گے کہ انہوں نے مسند اقبال کی سربراہی قبول کر کے اپنے آپ کو بھی بڑی الجھن میں ڈال دیا ہے۔ لہٰذا مناسب یہ ہوگا کہ وہ خود ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں۔

(ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۱۹/اپریل ۱۹۶۵ء)

(۱۲) جب علامہ اقبالؒ نے مرزائیوں کو انجمن حمایت اسلام سے نکالا

علامہ اقبال نور اللہ مرقدہ نے مرزائیوں کو دونوں شاخوں کو خارج از اسلام قرار دے کر انجمن حمایت اسلام کے دروازے ان پر بند کر دیئے تھے۔ مرزائی لاہوری ہو یا قادیانی انجمن کا ممبر نہیں ہو سکتا تھا۔ اس واقعہ کی پوری تفصیلات انجمن کے تحریری ریکارڈ میں موجود ہیں۔ اس کے ایک عینی گواہ لاہور کے سب سے بڑے شہری میاں امیر الدین بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ یونیورسٹی کی ہیئت انتظامیہ کے بھی رکن ہیں۔ ان سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ علامہ اقبال انجمن کی جنرل کونسل کے اجلاس عام کی صدارت فرمانے لگے تو آپ نے سب سے پہلے کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ مسلمانوں کی اس انجمن کا کوئی مرزائی (لاہوری یا قادیانی) ممبر نہیں ہو سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد کے متبعین کی یہ دونوں جماعتیں خارج از اسلام ہیں۔

اس وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کرسی صدارت کے عین سامنے بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ہی میاں امیر الدین فروکش تھے۔ حضرت علامہ نے ڈاکٹر صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے صدر رکھنا ہے تو اس شخص کو نکال دو۔ مرزا صاحب لاہوری جماعت کے پیرو تھے۔ حضرت علامہ کے اس اعلان سے تھرّا گئے، کانپ اٹھے، جز بز ہوئے، کچھ کہنا چاہا۔ حتیٰ کہ ان کا رنگ فق ہو گیا۔ حضرت علامہ مصر رہے کہ اس شخص کو یہاں سے جانا ہوگا۔ چنانچہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ بیک بینی دو گوش نکال دیئے گئے۔ ان کی طبیعت پر اس اخراج کا یہ اثر ہوا کہ بے حواس ہو گئے دو چار دن ہی میں مرض الموت نے آ لیا اور اس صدمہ کی تاب نہ لا کر انتقال کر گئے!

پنجاب یونیورسٹی کے دانشور بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے مسند اقبال کسی بناء پر ایک قادیانی کے حوالے کی ہے۔ علامہ اقبال کی عظمت مقصود ہے یا اہانت؟ جس انسان نے اپنی صدارت میں ایک مرزائی کا وجود گوارا نہ کیا ہو، اس کے فکر کی صدارت کسی قادیانی کے حوالے کر دینا ہمارے نزدیک ایک خوفناک جسارت کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔

(ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۱۹/اپریل ۱۹۶۵ء)

(۱۳) یونیورسٹی کی شاہکار معذرت

پنجاب یونیورسٹی میں مسند اقبال کو ایک قادیانی پروفیسر کے حوالے کرنے پر ہم نے

جو کچھ عرض کیا تھا نوائے وقت نے اپنے الفاظ میں ہم نوائی کی یونیورسٹی کے دانشوروں نے دوسرے ہی دن ایک وضاحتی بیان ارسال کیا جو روزناموں میں چھپ چکا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بیان عذرِ گناہ بدتر از گناہ کے رنگ وروغن کی ایک اچھوتی بانکی ہے۔ آج ''کوہستان'' اور ''امروز'' نے بھی ہمارے خیال کی توثیق کی ہے۔

اگر مسند اقبال حوالے کرنے کا مقصد فلسفہ کے نگار خانے میں محض ان کے نام کی عظمت کا اقرار واعتراف ہے اور تعلیمات اقبال کی تعلیم وتشریح سے اس کا کوئی تعلق نہیں تو یہ امر اور بھی افسوسناک ہے۔ اقبال اس اقرار واعتراف کے محتاج نہیں۔ کوئی سا شخص اس عنوان سے اشکبار نہ تھا کہ یونیورسٹی اس انداز میں اشک شوئی کرتی ہے۔ اقبال کے نام پر مسند محض کا قیام کوئی چیز نہیں:

جہاں تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود کہ سنگ وخشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

یونیورسٹی کے ارباب انتظام نے وضاحتی بیان دے کر خود اپنے چہرے سے نقاب اٹھادی ہے کہ مسند اقبال صرف مسند اقبال ہے، فکر اقبال نہیں اور ظاہر ہے کہ عوام وخواص میں سے کوئی فرد بھی اس سے مطمئن نہیں۔

اور اگر مسند اقبال قائم کرنے کا مقصد واقعی اقبال کے افکار وسوانح اور تعلیمات ونظریات کی تعلیم وتدریس ہے تو پھر یونیورسٹی کا وضاحتی بیان خود اپنے مطالب کی رو سے اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ جو شخص حکمت اقبال کی نگرانی پر مامور ہوا ہے، وہ اس منصب کے لئے سب سے زیادہ ناموزوں شخص ہے۔ ہم نے قادیانی جماعت کے بارے میں علامہ اقبال کے جو نظریات پیش کئے ہیں، سوال یہ ہے کہ یونیورسٹی کے کارپردازوں اور قاضی محمد اسلم کے اعوان وانصار کا اس بارے میں مسلک کیا ہے؟

کیا یونیورسٹی علامہ اقبال کے ان افکار کو غلط سمجھتی ہے ظاہر ہے کہ وہ حوصلہ نہیں کرسکتی اور صحیح سمجھتی ہے تو اس اقبال واسلام کی روح کے ساتھ بزدلانہ مذاق ہے۔ آخر قاضی محمد اسلم خود ہی مستعفی کیوں نہیں ہوجاتے۔ جب کہ وہ اس بات سے کماحقہ واقف ہیں کہ علامہ اقبال ان کے نبی کو متنبی اور ان کی جماعت کو خارج از اسلام سمجھتے تھے۔

(ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۲۶؍اپریل ۱۹۶۵ء)

(۱۴) الفضل کی اچھوتی بانکی

ہم نے گزشتہ سے پیوستہ شمارے میں اعلان کیا تھا جو اہل قلم علامہ اقبال کی فرمودات کی روشنی میں قادیانی جماعت کے احوال وظروف پر مقالہ (thesis) تیار کرے گا جس سے اس جماعت کی ایجاد کے اسباب ووجوہ معلوم ہوں اور اس امر کی تصدیق ہوتی ہو کہ اس جماعت کو خاص مقاصد ومصالح کے تحت برطانوی سرکار نے پروان چڑھایا تھا۔ ایڈیٹر چٹان بہترین مقالہ کے مصنف کو مقررہ ججوں کے فیصلہ پر اپنی جیب سے پانچ ہزار روپے نقد دیں گے۔ الفضل کے لئے چٹان کا نام سوہان روح ہے۔ چونکہ چٹان کے اس شمارے میں قادیانی پروفیسر کے تقرر پر احتجاج کیا گیا تھا۔ اس لئے الفضل مضطرب تھا کہ پنجہ آزما ہو۔ چنانچہ بھیگی بلی کی طرح اس نے غرّانا چاہا ہے۔ لیکن اب کے تنہا نہیں آیا اپنا پورا قبیلہ ساتھ لایا ہے۔

''پیغام صلح'' چیخا ہے، الفرقان چلّایا ہے، لاہور کا ایک ادبی ہفت روزہ بھی اس لشکر کے ہراوّل دستہ میں ہے۔ ہم ان میں سے کسی کو قابل التفات نہیں سمجھتے یہ مسئلہ ان کی حدود سے باہر ہے۔ البتہ الفضل نے جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب دینا ضروری ہوگیا ہے۔ الفضل کی تجویز یہ ہے کہ: ''احمدیوں اور مخالفین کے درمیان متنازعہ مسائل کے متعلق ایک تحریری مباحثہ برپا کیا جائے۔ سات سات پرچے دونوں طرف سے ہوں۔ پھر ان جواب اور جواب الجوابوں کو تین زبانوں اردو عربی اور انگریزی مشترکہ خرچ سے چھپوا کر لائبریریوں اور خاص افراد کو مفت بھیجا جائے۔ اس طرح ایک دفعہ فیصلہ ہوجائے گا۔'' دیکھا آپ نے اسے کہتے ہیں: ''ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ'' سوال گندم جواب ریسماں یہ کمال صرف قادیانی نبوت کو حاصل ہے کہ وہ ہر معاملہ میں جوا اور سٹہ کھیلتی ہے اور اس نبوت کا دارومدار قمار بازی پر ہے۔

قادیانی مسئلہ پر علامہ اقبال کے بیانات موجود ہیں۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا ابوالحسن علی ندوی اور ان کے علاوہ کئی اکابر کی تحریریں موجود ہیں۔ ان کا جواب کہاں ہے؟ کہ فرار وگریز کی نئی راہیں تیار کی جارہی ہیں۔

الفضل نے اپنے اداریہ میں مولانا ابوالکلام آزاد سے ایڈیٹر چٹان کی ارادت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرحوم مولانا نوراللہ مرقدہ کو سخت قسم کی گالی دی ہے۔ یہ صرف مدیر الفضل نے پاکستان کی سیاسی فضاء سے فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔ ورنہ وہ خود بھی سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی تمام تحریریں مولانا ابوالکلام آزاد کے ایک آوارہ جملہ کی سی قدر وقیمت بھی نہیں رکھتی

ہیں اور ایک نہیں ہزاروں خانہ ساز نبی، مولانا ابوالکلام آزاد کی جوتی پر قربان کئے جاسکتے ہیں۔ (ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۲۶؍اپریل ۱۹۶۵ء)

(۱۵) قادیانیوں کو زرمبادلہ

(نوائے وقت (۵؍اگست ۱۹۶۵ء) صفحہ اوّل، پہلا کالم، پہلی خبر)

''راولپنڈی: ۴؍اگست (پ پ ا) مرکزی حکومت مختلف مذہبی گروہوں اور افراد کو افریقہ اور دوسرے ملکوں میں اپنے مذہبی نظریات کی تبلیغ کے لئے ۱۹۶۱ء سے اب تک سولہ لاکھ دو ہزار ایک سو چھیانوے روپے کے برابر زرمبادلہ دے چکی ہے۔ یہ بات پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ مسٹر محمد حنیف نے آج قومی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتائی۔ مسٹر حنیف نے بتایا کہ زرمبادلہ کی اس رقم میں سے بیشتر حصہ احمدیہ مشنوں کو دیا گیا۔ احمدیہ مشنوں کو ۱۵۰۹۹۹ روپے کے برابر زرمبادلہ دیا گیا۔ پارلیمانی سیکرٹری نے ایوان کے سامنے سال وار زرمبادلہ کی تخصیص کی تفصیل پیش کی۔ کیپٹن احمد خان نے پارلیمانی سیکرٹری سے دریافت کیا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ احمدیہ مشنوں کو زرمبادلہ کی کثیر رقوم کی منظوری ملنے کی وجہ یہ ہے کہ زرمبادلہ کی منظوری دینے والے افسر پر احمدیوں کا اثر ہے پارلیمانی سیکرٹری نے اس کے جواب میں کہا معزز رکن اپنے طور پر جو رائے قائم کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

ہم اس سوال اور اس کے جواب پر کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن مرکزی حکومت کے ارباب بست وکشاد سے ادب واحترام کے ساتھ یہ سوال کرنے میں ضرور حق بجانب ہیں کہ قادیانی فرقہ کے افراد کو یہ زرمبادلہ کس اسلام کی تبلیغ کے لئے دیا جارہا ہے، حکومت کو معلوم ہے کہ قادیانی جماعت مسلمان قوم کو اور ساری دنیائے اسلام کو خارج از اسلام سمجھتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی امت کو حکومت برطانیہ کے استعماری اغراض کی خدمت گزاری کے لئے تیار کیا تھا اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس فرقۂ ضالہ کے افراد نے ممالک غیر میں برطانوی حکومت کی جاسوسی کے فرائض انجام دیئے ہیں اور اب بھی ہماری معلومات کے مطابق یہ فرقہ برطانوی ہمزادوں کے سیاسی ہم زلف کی خدمات خفی انجام دیتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہم اپنی حکومت کے شہ دماغوں کو بوجوہ اس فرقہ کی خطرناک سرگرمیوں اور خطرناک مقصد سے آگاہ نہیں کر سکتے:

اوّلاً: ہماری ایوان بالا تک رسائی نہیں۔

ثانیاً: قصرِ حکومت ان لوگوں کے بالواسطہ اور بلاواسطہ گماشتوں کا قومی اثر ہے۔
ثالثاً: ان لوگوں کی ذہنی عیاریوں کا مقابلہ کرنا سہل نہیں۔

تاہم یہ کہنا عیب نہیں کہ قادیانی جماعت نے بیرون ممالک جو دفاتر تبلیغ کے نام پر قائم کر رکھے ہیں وہ تبلیغی دفتر کم ہیں سیاسی زیادہ اور اس کو اصل فائدہ پہنچتا ہے کہ پاکستان اس کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ (ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۹ ؍اگست ۱۹۶۵ء)

(۱۶) اسرائیل میں احمدیہ مشن.....عربوں کے قلب میں ناسور

میاں عبدالحق نے ۲ ؍جون کو نیشنل اسمبلی میں یہ سوال کیا کہ اس امر میں کہاں تک صداقت کہ اسرائیل میں کوئی احمدیہ مشن قائم ہے۔ جواب اثبات میں ہے تو اس مشن کے مالی وسائل کیا ہے؟

وزیر خارجہ نے تحریری جواب میں کہا کہ حکومت کو نام نہاد مملکت اسرائیل میں احمدیہ مشن کے قیام کا قطعاً علم نہیں۔ کسی شخص یا کسی گوشے نے ایسی کوئی اطلاع حکومت کو مہیاء نہیں کی۔ اگر اس کے متعلق ٹھوس معلومات حکومت کو مہیاء نہیں کی، اگر اس کے متعلق ٹھوس معلومات حکومت کو مہیا کی جائے تو وہ خوش ہوگی۔

تعجب ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کو اسرائیل میں احمدیہ مشن کے وجود کا علم نہیں؟ کیا حکومت کی معلومات کے ذرائع ناقص ہیں یا اس نے جواب دینے میں مصلحت اختیار کی ہے یا حکومت کے نزدیک قادیانی جماعت کا مشن اتنا غیر اہم ہے کہ وہ اس کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنا ضروری نہیں سمجھتی؟ حکومت بالخصوص وزارت خارجہ کی اطلاع کے لئے ہم مرزا مبارک احمد کی تالیف ہمارے بیرونی مشن کا سرورق اور ساتھ ہی ص ۷۹ کا انگریزی متن بہ عنوان اسرائیل مشن معہ ترجمہ اسی صفحہ پر تصویری عکس کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ اس شہادت کے بعد کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں رہتی۔

زیر نظر کتاب ۱۰۵ صفحات اور بہت سی تصویروں پر مشتمل ہے۔ پانچواں ایڈیشن جو ہمارے پیش نظر ہے۔ نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ہے۔ ناشر احمدیہ مسلم فارن مشن ربوہ تعداد ہے پانچ ہزار۔ فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے تقریباً ۳۱ مشن مختلف عالمی ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ بالخصوص ان ملکوں میں جہاں انگریزوں کی عملداری رہی ہے یا مغربی طاقتوں کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ سوال یہ ہیں کہ:

۱..... اسرائیل میں احمدیہ مشن کی اجازت کیسے ہوئی؟

۲..... متن سے ظاہر ہے کہ یہ مشن ربوہ کے ہیڈ کوارٹر کی نگرانی میں ہے۔ ربوہ کو یہ حوصلہ کیونکر ہوا کہ جس ملک سے پاکستان کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں اور وہ اس کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس میں احمدیہ مشن قائم کرے۔

۳..... یہ احمدیہ مشن کس غرض سے وہاں ہے؟ کیا ان یہودیوں میں تبلیغ اسلام مقصود ہے جو اسلام کا دل چیر کر عربوں کے قلب میں خنجر کی طرح ترازو ہوگئے ہیں؟ یا ان عرب مسلمانوں کو محمد عربی سے منحرف کر کے غلام احمد قادیانی کا متبع بنانا مطلوب ہے؟ جو بے قابو حالات کی بدولت اسرائیل میں رہ گئے ہیں۔

جادو
وہ
جو سر چڑھ بولے،

A TABSHIR BOOK

MIRZA MUBARAK AHMAD

OUR FOREIGN
MISSIONS

A brief Account of the Ahmadiyya Work
to push Islam in various
parts of the World

ISRAEL MISSION

The Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal. We have a mosque there, a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled *Al-Bushra* which is sent out to thirty different countries accessible through the medium of Arabic. Many works of the Promised Messiah have been translated into Arabic through this mission.

In many ways this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called Palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a great deal of strength from the presence of our mission which never misses a chance of being of service to them. Some time ago, our missionary had an interview with the Mayor of Haifa, when during the discussion on many points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have a strong and well-established Ahmadiyya community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notables from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before his return he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position our mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary, Choudhry Muhammad Sharif, returned to the Headquarters of the Movement in Pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should see him before embarking on the journey back. Choudhry Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press, and a brief account was also broadcast on the radio.

چٹان لاہور

انگریزی متن کا ترجمہ

اسرائیل میں احمدیہ مشن حیفہ کے ماؤنٹ کرمال پر واقع ہے۔ ہماری وہاں مسجد ہے ایک مشن ہاؤس ایک لائبریری ایک بک ڈپو اور ایک سکول بھی ہے۔ ہمارا مشن البشریٰ نامی رسالہ بھی شائع کرتا ہے جو عربی بولنے والے تیس مختلف ملکوں میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کے بہت سے فرمودات کا عربی میں ترجمہ بھی اسی مشن کی وساطت سے ہوا ہے۔

احمدیہ مشن سابق فلسطین کی تقسیم سے کئی طرح متاثر ہوا ہے۔ اسرائیل میں رہ گئے چند مسلمان ہمارے مشن سے خاصی تقویت حاصل کرتے ہیں اور ہمارا مشن ان کی خدمت کا کوئی موقع بھی ضائع نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ ہوا ہمارے مشنری نے حیفہ کے میئر سے ملاقات کی جس کے دوران کئی ایک مسائل زیر بحث آئے اور اس نے ہمیں حیفہ کے قریب کبابیر میں ایک سکول بنا کر دینے کی پیشکش کی جہاں ہمارے فرقہ کے فلسطین عرب خاصی تعداد میں رہتے ہیں۔ انہوں نے کبابیر میں آ کر ہمارے مشنری س ملاقات کا وعدہ بھی کیا اور بعد میں حیفہ کی چار قابل ذکر شخصیتوں کے ساتھ تشریف بھی لائے۔ ہمارے فرقے کے لوگوں اور سکول کے طلباء نے ان کا استقبال کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک مجلس منعقد کی واپسی سے پہلے (visitors book) میں انہوں نے اپنے تأثرات کا نداراج بھی کیا۔

ایک اور معمولی واقعہ سے قارئین بخوبی اندازہ کر سکیں گے کہ ہمارے مشن کو اسرائیل میں کیا حیثیت حاصل ہے وہ یہ کہ ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مشنری چوہدری محمد شریف تحریک احمدیہ کے ہیڈ کوارٹر واقع پاکستان واپس آنے لگے تو اسرائیل کے صدر نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ (چوہدری صاحب) واپس جانے سے پہلے انہیں (صدر) ضرور مل لیں۔ چوہدری صاحب نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا کہ صدر کو قرآن مجید کے جرمنی ترجمہ کی ایک جلد پیش کی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول فرمالی۔ یہ ملاقات اور اس کی دوران جو کچھ ہوا وہ اسرائیل پریس میں وسیع پیمانے پر رپورٹ کیا گیا اور اس کا مختصر تذکرہ ریڈیو سے بھی براڈ کاسٹ ہوا۔ (ہفت روزہ چٹان، مؤرخہ ۱۳ر جون ۱۹۶۶ء)

(۱۷) سالک اور ابن سالک

سیاسی اختلاف کے باوجود مولانا عبدالمجید سالک سے ہمارے تعلقات نہ صرف

مخلصانہ تھے بلکہ نیاز مندی کا رشتہ ان کی وفات تک قائم رہا۔ اب وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں لیکن ہمارا دل ان کی محبت اور اخلاص سے معمور ہے۔ اس بیّن کا ثبوت ایڈیٹر چٹان کی زیر طبع کتاب ''نورتن'' ہے جس میں لاہور کے نو صحافیوں کے سوانح وافکار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پہلا خاکہ سالک صاحب کے متعلق ہے۔ اتنی خوبصورت تصویر کسی اور اہل قلم نے اب تک پیش نہیں کی ہے۔

افسوس یہ ہے کہ ان جامع صفات سالک کے فرزند ارجمند جناب عبد السلام خورشید یا تو اپنی کسی بیماری کے باعث اچھال چھکا واقع ہوئے ہیں یا پھر ان کی فطرت ہی کچھ ایسی ڈھلی ہوئی ہے کہ قلم سے شوشے چھوڑنا ان کی طبیعت کا جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے قسم کھالی ہے کہ ہر وہ شخص جو ان کے والد مرحوم کا دوست تھا یا جن سے ان کے والد مرحوم کے نیاز مندانہ تعلقات تھے یا جن اکابر کو سالک مرحوم اپنا والد سمجھتے تھے خورشید صاحب ان کے معاملہ میں کوئی نہ کوئی بات اپنے قلم سے ایسی ضرور نکالیں گے جو مخفی زہر رکھتی ہو۔ ان کے قلم سے مولانا ظفر علی خاںؒ بچے نہ مولانا ابوالکلامؒ نہ حمید نظامی حتیٰ کہ اب علامہ اقبالؒ کی تربت پر بھی پھول بکھیر رہے ہیں۔

حمید نظامی کے متعلق جو کچھ لکھا وہ ان کی نیش زنی کا نمونہ تھا۔ علامہ اقبال پر توجہ فرمائی تو ان کی سیرت پر رنگ رلیوں کا غلاف چڑھا دیا۔ نوائے وقت نے اس کا نوٹس لیا۔ معاملہ معمولی تھا۔ خورشید صاحب اپنے جی میں عہد کر لیتے کہ آئندہ قلم کو احتیاط سکھائیں گے مگر انہوں نے لاہور کے ایک ہفتہ وار کا دامن تھاما ہے۔ اس ہفتہ وار کے قادیانی مدیر نے اس مضمون کو غنیمت سمجھا اور قادیانیت کے متعلق اقبال کے محاسبہ کا انتقام بزعم خویش اس مضمون کی مکرر اشاعت کے ساتھ اپنے اس نوٹ سے لیا ہے۔ یہ نوٹ ملاحظہ فرمائیے:

''ہماری شروع سے یہ رائے رہی ہے کہ جذباتیت پرست علامہ اقبال کو ایک عظیم ملت پرست شاعر کے علاوہ کچھ اور بنانے یا ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ تاریخ ہی سے نہیں خود علامہ موصوف سے بھی دشمنی فرما رہے ہیں کہ اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ کر جب ان کا یہ مفروضہ حقائق کی کسوٹی پر باون تولے پورا نہ اترے گا قلب وذہن علامہ کے اصل اوصاف وخصائل کی بارے میں بھی شک میں پڑ جائیں گے۔ اس حقیقت سے انکار کب ممکن ہے کہ

علامہ کی زندگی کا بڑا حصہ بڑا رنگین گزرا اور ایک عمر تک گانا سننا ستار بجانا اور پینا پلانا آپ کی شب و روز کے معمولات کا ایک حصہ رہے۔‘‘

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے تو اپنے اس مقالہ میں (جو پچھلے دنوں روزنامہ مشرق میں شائع ہوا اور جس پر انہی جزباتیت پرستوں نے ایک حد تک لے دے بھی کی) صرف یہ لکھا ہے کہ: ’’مرحوم کی زندگی کے اوّاخر میں ایک ایسا موڑ آیا جس کے بعد انہوں نے کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور ساری رنگ رلیاں ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں۔‘‘

اس پر لے دے کا مطلب؟ اور حاصل؟ یہ یقیناً اس غیر مؤثر لے دے ہی کا ردعمل ہے کہ ہم اس حقیقت آفریں مقالہ کو روزنامہ ’’مشرق کے شکریے کے ساتھ لاہور کی اشاعت (زیر مطالعہ) میں شامل کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر لاہور مؤرخہ ۱۵ ؍مئی ۱۹۶۷ء)

ان الفاظ کو دوبارہ پڑھ لیجئے۔ مدیر ہفتہ وار کی خدمت میں تو یہ التماس ہے کہ اقبال کو کوئی شخص بھی یہاں کچھ اور بنانے یا ثابت کرنے کی فکر میں نہیں۔ نہ وہ ظلی و بروزی نبی تھے نہ کوئی انہیں پیغمبر بنانے کی فکر میں ہے۔ ان سے مسلمانوں کی محبت کا ایک ہی سبب ہے کہ وہ سرور کائنات ﷺ کے حلقہ بگوش تھے۔ جن لوگوں نے نبوت کا سرقہ کرنا چاہا اقبال نے ان کا سختی سے محاسبہ کیا۔ آپ اگر اقبال کے دامن میں الزامات کی یہ خاک ڈالیں اور عیب بینی کا شوق آپ کو یہاں تک پہنچا دے تو عقیدتاً آپ کو اس کا حق پہنچتا ہے۔ کیونکہ علامہ اقبال قادیانیت کے اس دور میں سب سے بڑے محاسب تھے۔ انہوں نے احمدیت کو خاک نامرادی میں سلا کر دم لیا۔ لیکن خورشید صاحب کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس انداز میں ژاژ خائی کریں۔ سیرت نگاری کا یہ انداز یورپ کی نقالی ضرور ہے لیکن بھونڈی نقالی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ خورشید صاحب اپنی فطرت کو روک نہیں سکتے تو اپنے والد محترم مولانا عبدالمجید سالک صاحب کے گور و کفن پر رحم کریں۔

کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان کے اس مضمون نے اقبالیین کو نعل در آتش کر رکھا ہے۔ مرکزیہ مجلس اقبال کی مجلس عاملہ میں اس غصہ کو روکنے کا باعث ہم ہوئے ہیں۔ خورشید صاحب شاید اس سے بے خبر ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس کو جواب ملا تو ان کے لئے قلم کی سرزمین میں ٹھہرنا مشکل ہو جائے گا۔ (ہفت روزہ چٹان مؤرخہ ۲۲ ؍مئی ۱۹۶۷ء)

(۱۸) روح اقبالؒ بنام ممتاز حسن

روزنامہ امروز لاہور کی اطلاع کے مطابق مرزائیوں نے ربوہ میں دو روزہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کانفرنس وسط اکتوبر میں منعقد ہوگی۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ اس کانفرنس کا افتتاح نیشنل بنک کے مینیجنگ ڈائریکٹر ممتاز حسن جو اقبال اکادمی کراچی کے چیئر مین بھی ہیں فرمائیں گے جو مقالات پڑھیں جائیں گے ''ذکر اردو'' کے نام سے شائع ہوں گے۔ دوسو مندوبین کی شرکت کا انتظام کیا جارہا ہے۔ محکمہ ریلوے نے اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے لئے رعائتی ٹکٹ جاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اعلان کے مطابق ''زبان اور اس کے مسائل'' کے لئے دو اجلاس ''ادب اور اس کے مسائل کے لئے تین اجلاس ''اردو کے محسنین'' کے لئے دو اجلاس منعقد ہوں گے۔ اردو صحافت کی مشکلات پر ایک مجلس مذکرہ ہوگی۔ آخر میں ایک مشاعرہ ہوگا۔ وغیرہ!

(امروز مؤرخہ ۱۸ ؍جولائی ص ۶ کالم ۴)

غور کیجئے.....!

۱..... ہم نے کئی ماہ پہلے لکھا تھا کہ مرزائی اپنے مقاصد مشؤمہ کے لئے ادبی اور لسانی محاذ قائم کررہے ہیں۔ یہ گویا ادیبوں، شاعروں کو کرپٹ کرنے کی ایک حرکت ہے۔ ورنہ جس تبوہ میں کوئی غیر مرزائی آباد نہیں ہوسکتا۔ حتیٰ کہ وہاں کسی غیر مرزائی سب انسپکٹر اور اسٹیشن ماسٹر کو بھی لگنے نہیں دیا جاتا۔ اردو کانفرنس کا انعقاد؟.....خوب می شناسم۔

۲..... اس کانفرنس میں نوٹ کرلیجئے کہ مرزا غلام احمد کو سلطان القلم اور مرزا بشیر الدین محمود کو محسن اردو کے طور پر پیش کیا جائے گا کہ تاریخ اردو میں ان کا ذکر لاکر اس کے حوالوں کو اپنی نبوت کے جواز میں پیش کیا جائے گا۔

۳..... ہم اردو کے اہل قلم سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس فتنہ سے خبردار ہوجائیں۔

۴..... اسلام پسند مصنفین کو ابھی سے اس کا تدارک کرنا چاہئے۔

۵..... ریلوے نے کس مفروضہ پر رعائتی ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟ اس کا یہ برتاؤ آج تک کسی ادبی اور لسانی کانفرنس کے ساتھ ہوا؟ آخر اس رعایت کی دلیل کیا ہے؟

۶..... مسٹر ممتاز حسن کو مفکر ادیب نقاد بننے کے بے حد شوق سہی سبکدوشی سے پہلے بعض افسروں کا یہ رجحان اب عام ہو چکا ہے۔ لیکن ممتاز حسن صاحب اس کانفرنس میں شریک ہونے سے پہلے علامہ اقبالؒ کی روح سے استخارہ کر لیں مبادا انہیں اذیت ہو۔ انجمن حمایت اسلام کی کارروائی پڑھ لیجئے۔ علامہ اقبالؒ نے مرزائی ارکان کو جب تک اجلاس سے نکلوا نہیں دیا تھا وہ خود صدارت کی کرسی پر تشریف فرما نہیں ہوئے تھے۔

(ہفت روزہ چٹان لاہور مؤرخہ ۲۴ ؍ جولائی ۱۹۶۷ء)

(۱۹) اقبالؒ کے پیرو جواب دیں

ہم اقبالؒ کے عقیدت مندوں، مفسروں، اور پیروؤں کی اس روش کا مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ وہ اقبالؒ کی اجارہ داری تو غیر منقولہ جائداد سمجھتے ہیں لیکن اقبال کے حقیقی ارشادات سے انہیں اتنا تعلق بھی نہیں جتنی ماش کے دانے پر سفیدی ہوتی ہے۔ ہم مسئلہ کو طول نہ دیتے ہوئے یہ پوچھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں سے متعلق جو کچھ اقبال نے کہا وہ غلط ہے یا صحیح؟ اگر غلط ہے تو پھر انہیں اقبال کی وراثت سے دستبردار ہو جانا چاہئے۔ اقبال سے بڑھ کر نہ ان کی فراست ہے نہ ان کی عقل اور نہ تدبر۔ اقبال نے مرزائیوں کو ملک وقوم اور دین ومذہب کا غدار لکھا ہے۔ وہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ ہمیں مرزائیوں کے دین سے کوئی دلچسپی نہیں وہ دین ہی نہیں صرف مسخرہ پن ہے۔ جو لوگ اس مسخرے پن پر قائم رہنا چاہتے ہیں شوق سے رہیں۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ دینی طور پر ان کا تعاقب کریں۔ ہمارا سوال اقبال کے مدرسہ فکر سے ہے کہ وہ قادیانی امت کے متعلق مداہنت یا مصلحت اختیار کر کے نہ صرف اسلام کو ضعف پہنچا رہا ہے بلکہ خود اسلام سے غافل ہے۔ اس قسم کے عناصر ہمارے نزدیک قلم کے میدان میں اس آوارہ عصمت کی طرح ہیں جو آبرو کے سودے پر روپیہ کماتی ہے۔

(ہفت روزہ چٹان لاہور مؤرخہ ۳۱ ؍ جولائی ۱۹۶۷ء)

قادیانیت

آغا شورش کی شاعری کے آئینہ میں

آغا شورش کاشمیریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے جانثار رفقاء میں سے ایک تھے۔ آپ ایک ممتاز خطیب، سیاستدان، صحافی اور شاعر تھے۔ حضرت امیر شریعت، مولانا ابوالکلام آزادؒ اور مولانا ظفر علی خان سے بہت فیض پایا اور ان کے بیسیوں علمی و ادبی کمالات اپنے میں منتقل کئے۔

قادیانیت کا تعاقب مجلس احرار اسلام کے خمیر میں شامل ہے۔ اس کا بے ساختہ اعتراف جسٹس منیر نے اپنی بدنام زمانہ انکوئری رپورٹ میں بھی کیا ہے۔ آغا شورش بھی مجلس احرار اسلام کے ساختہ پرداختہ تھے۔ آپ نے ہفت روزہ چٹان کو اس کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپ نے نثر و نظم میں قادیانی عقائد اور قادیانی زعماء و کارکنان کا بڑی جرأت سے محاسبہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ مولانا ظفر علی خانؒ کے صحیح جانشین تھے۔ کاش کہ محبوب کی زلف و رخسار کے تذکرہ میں اپنی زندگیاں صرف کرنے والے نامور شعراء بھی اس طرف متوجہ ہوں تو بے شمار مسلمانوں کا اور خود ان کا بھی بھلا ہوگا۔ شاعری میں قادیانی تعاقب کا یہ زریں سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ بہرحال آغا صاحب مرحوم نے قادیانیت کے متعلق نظم میں جو لکھا ہے نذر قارئین ہے:

(۱) ۱۹۵۳ کی تحریک ختم نبوت قادیانی سازشوں کی نذر ہوگئی۔ حکومت نے قادیانیوں کے ایماء پر مجاہدین ختم نبوت پر بے دریغ گولیاں چلائیں۔ سینکڑوں افراد شہید و زخمی ہوئے۔ ہزاروں مسلمانوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ حضرت امیر شریعت اور مولانا ابوالحسنات قادری سمیت متعدد رہنماؤں کی زندگیوں سے کھیلنے کی سازش کی گئی۔ مولانا مودودی اور مولانا عبدالستار نیازی کو سزائے موت سنائی گئی جو کہ کچھ ہی عرصہ بعد عوامی دباؤ کے باعث حکومت کو منسوخ کرنا پڑی۔ یہ تحریک تو کامیابی سے ہم کنار نہ ہوسکی لیکن بے پناہ ظلم کرنے والی حکومت بھی قائم نہ رہ سکی اور سیاسی سازشوں کا شکار ہوگئی۔ اس پس منظر میں آغا شورش کاشمیریؒ نے ایک ساقی نامہ لکھا، جس کا آخری بند یہ ہے:

(۱)

پرانی سیاست گری خوار ہے — فضا خان زادوں سے بیزار ہے
پرنے دنوں کا فسانہ کیا — جبینیں گئیں آستانہ گیا
عروس چمن کو خزاں کھا گئی — وزارت کو آہ وفغاں کھا گئی
سیاسی لٹیرے حیا لے گئے — رہ و رسم مہر و وفا لے گئے

شہیدوں کے خونیں کفن بک گئے گل ولالہ ونسترن بک گئے
حیا باختہ ٹولیاں دے گئے گئے اور ہمیں گولیاں دے گئے
وزارت تو خیر اک بڑی بات ہے پلا ساقیا! چاندنی رات ہے
یہ صہبا یہ فرمان سرکار لا مرے جام میں خونِ احرار لا
(کلیات شورش ص ۳۴۲، ۳۴۳)

آغا صاحب اپنی نظموں میں جابجا قادیانی عقائد اور مرزا قادیانی کے کردار پر طنز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں:

(۲)

ہوشیار باش ختم نبوت کے سارقو تم میں ہر ایک شخص دنی ہے کمینہ ہے
اس کو حدیث اسمہ احمد سے واسطہ جو نابکار بندہ نانِ شبینہ ہے
وہ شخص جو ہے ظلی نبوت کا مدعی طوفان کے پیچ وتاب میں اس کا سفینہ ہے
(کلیات شورش ص ۷۳۷)

(۳)

جس سیہ رو کو پچاس الماریوں پر ناز تھا اس کے پیروفطرتا لابہ گری کرتے رہے
قادیانی ایں جہانی لونچڑی حیفا میں ہیں کیا سبب ہے وہ قدم رکھتے نہیں ایران میں
بو العطاء کی گالیاں درثمین کا اختصار ہر مہینہ بس گھلا ہوتا ہے الفرقان میں
(کلیات ص ۱۰۲۳)

(۴)

خوشہ چینان غلام احمد کی چگنی داڑھیاں جس جگہ پر ہوں کوئی مشکل نہیں پہچان میں
(کلیات ص ۱۵۶۱، ۱۵۶۲)

(۵)

لابدی ہے قادیانی مڈروں کا احتساب دو قدم آگے بڑھو، احرار کو آواز دو
(کلیات ص ۱۵۸۵)

آغا صاحب نے قادیانیت کا سیاسی تعاقب کرتے ہوئے جس طرح قادیانیوں کے ناک میں دم کیا اس کا تذکرہ آپ نے درج ذیل اشعار میں کیا ہے:

(۶)

آج کل ہیں قادیاں کے باب میں تیغ دودم — میری لے، میرا سخن، میری زبان، میرا قلم
میرے الفاظ ومعانی میں بخاری کا جلال — نام سے میرے لرز اٹھتے ہیں ربوہ کے صنم
میں نے جب لکھے کبھی راحت ملک کے انکشاف — خاک میں رل جائے گا محمود کا بھرم
کاسۂ لیسوں کی جبیں پر قادیاں کی خاک ہے — ہم مسلمانوں کی پیشانی پر نور حرم
عجمی اسرائیل کیا ہے؟ میں بتاؤں گا ضرور — جانتا ہوں اہل ربوہ کے سیاسی پیچ وخم
قادیانی مسخرے کیا ہیں دروزی شام کے — ان کی پیدائش سے ناواقف ہیں صدر محترم
ان کا نصب العین استعمار کی لابہ گری — ان کی موقف کی روایات کہنِ جو روستم
عمر کی اس آخری منزل میں اے شورش مجھے — گاڑنا ہے ہر کہیں ختم نبوت کا علم

(کلیات ص ۱۵۸۶، ۱۵۸۷)

(۷)

پرانے چراغ گل کردو

فہم ختم نبوت کا مقام آئے گا — شرط یہ کہ ابوذر کی نظر لے کے چلو
جن کا خوں غازۂ ناموس پیمبر ٹھہرا — ان شہیدوں کے لئے لعل وگہر لے کے چلو
قادیاں پنجۂ احرار میں دم توڑ گیا — اس کی بربادیٔ کامل کے خبر لے کے چلو
ایک خود کاشتہ پودے کو خزاں چاٹ گئی — اپنی مشکور مساعی کا ثمر لے کے چلو
محو ہوجائے گا دزدانِ نبوت کا گروہ — اپنے لہجہ میں بخاریؒ کا اثر کے لے چلو

(کلیات شورش ص ۸۰۳)

(۸)

لاہور کے بلدیاتی الیکشن میں احرار رہنما ماسٹر تاج الدین انصاریؒ نے ایک قادیانی کو واضح اکثریت سے شکست دے دی۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے آغا صاحبؒ یوں گویا ہوئے:

ردائے قادیاں لاہور میں یوں پارہ پارہ ہے — رشید اختر کو تاج الدین انصاری نے مارا ہے
نبوت کے گھرانے میں پڑی ہے کھلبلی شورش — بشیر الدین کا اک طفل لالہ فام ہارا ہے

بہشتی مقبرے کی ہڈیاں حیران و ششدر ہیں
بیک جنبش نشہ احرار نے ایسا اتارا ہے
ہمیشہ سر بکف بڑھتا رہا اسلام کا لشکر
ہمیشہ لشکر اسلام نے باطل کو مارا ہے
کہاں ہو قادیاں کی کٹ کھنو! امداد کو پہنچو
تمہارے ہارنے والوں نے رو رو کر پکارا ہے
پس دیوار زنداں ہو یا کنج لالہ وگل ہو
ہمیں یہ بھی گوارا ہے ہمیں وہ بھی گوارا ہے
(کلیات ص ۸۴۶)

(۹)

حرمین شریفین کی زیارت ہر مسلمان کا ایک حسین ترین خواب ہے۔ آغا صاحبؒ عمرہ کے لئے ستمبر ۱۹۶۹ء میں تشریف لے گئے تو آغاز سفر سے پہلے آپ نے کیف و سرور کے عالم میں کہا:

ذرہ ہوں آفتاب کو شرما رہا ہوں میں
شورشؔ بعزمِ طواف حرم جا رہا ہوں میں
کاٹی ہے قید ختم نبوت کے عشق میں
اپنی عقیدتوں کا صلہ پا رہا ہوں میں
اسلام دشمنوں سے لڑوں گا تمام عمر
اس آرزو میں میرِ امم آ رہا ہوں میں
(کلیات ص ۱۰۹۹)

(۱۰)

عمرہ کے فوراً بعد آپ نے کہا:

شورشؔ اب دزدانِ نبوت میری زد سے بچ نہ سکیں گے
اللہ سے یہ عہد کیا ہے اللہ اکبر، اللہ اکبر
(کلیات ص ۱۱۱۶)

(۱۱)

آغا شورشؒ نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں اپنی خدمات کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے:

ایک ایوانِ فلک بوس کے دربانوں میں
میں بھی ہوں ختم نبوت کے نگہبانوں میں
شاتم سید کونینؐ کا خون جائز ہے
آج تک بھی یہی جذبہ ہے مسلمانوں میں
دوستو! آؤ جان محمدؐ پہ نچھاور کر دیں
تار جتنے بھی بقایا ہیں گریبانوں میں
(کلیات ص ۷۳۰)

(۱۲)

یوں تو ہیں ختم نبوت کے علمدار بہت
لیکن اس عشق میں شورش سرمیدان نکلا
(کلیات ص ۱۱۳۵)

(۱۳)

اہل ربوہ کی اجیروں کو بخار آنے لگا
جب کیا میں نے زمینِ قادیاں پر تبصرہ
(کلیات ص ۱۶۶۸)

(۱۴)

قادیانیت کو دی ہے میں نے ایسی پٹخنی
ہر غلامِ سید الابرار میرے ساتھ ہے

(۱۵)

۱۹۵۳ء کی تحریک میں مجاہدین ختم نبوت پر حکومت نے ظلم وتشدد کی انتہا کر دی تھی۔ ہزاروں عشاقِ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر گولیوں کی بارش برسا کر شہید کر دیا گیا۔ ریاستی جبر کے بوجھ تلے تحریک دب کر رہ گئی۔ آغا صاحب ان واقعات کی یاد تازہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

خاک لاہور کی توقیر بڑھانے والے
گولیاں تانے ہوئے سینوں پر کھانے والے
جبر کا نام زمانے سے مٹانے والے
صبر ایوب کی تصویر دکھانے والے
گردنیں عشق پیمبر میں کٹانے والے
دھجیاں لشکر باطل کی اڑانے والے
دغدغہ طارقؒ وبوذرؓ کا دکھانے والے
طنطنہ دین فروشوں کا مٹانے والے
پرچم سید کونینؐ اڑانے والے
قرنِ اوّل کی روایات دکھانے والے
سربکف عرصۂ پیکار میں آنے والے
جہاں تک ختم نبوت پہ لٹانے والے
قتل گاہوں میں شہیدوں کا لہو بول اٹھا
سر کٹاتے ہیں محمدؐ کے گھرانے والے
بچ نہیں سکتے کبھی خدا سے شورشؔ
خون احرار سفینوں میں لٹانے والے
(کلیات شورش ص ۸۰۲)

(۱۶)

تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر مسلمان کا منشور اور حاصل زیست ہے۔ اپنی جان ومال اور اہل وعیال سے زیادہ نبی کریم ﷺ کو عزیز رکھے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ آغا صاحب اس حوالہ سے لکھتے ہیں:

وہ شخص جو شہ کونینؐ پہ فدا ہی نہیں
حیات و موت کی لذت سے آشنا ہی نہیں

سنبھال مجھ کو رسالتِ مآبؐ کی چوکھٹ
ترے بغیر میرا کوئی آسرا ہی نہیں

انہی کا ہو کے جیوں اور انہی کی راہ میں مروں
اس آرزو کے سوا کوئی مدعا ہی نہیں

پڑی ہے کان میں جب سے حدیثِ عشق رسول
تو اس کے بعد کسی چیز میں مزا ہی نہیں

یہ ہے حضورؐ کا فیضانِ تربیت شورشؔ
جو ان کا ہو گیا اس جیسا دوسرا ہی نہیں

(کلیات شورش ص ۱۲۹۹، ۱۳۰۰)

(۱۷)

مٹ گئے

او خدایانِ چمن! خنجر برّاں روکو!
ہم ہیں تاریخ کی توقیر بڑھانے والے

ہم نے ہر دور کو اندازِ جنوں بخشے ہیں
ہم ہیں اسلام کی تلوار اٹھانے والے

اپنے انجام کی تعزیر سے غافل نہ رہیں
ناصر احمد کی سکیموں کو چلانے والے

چھ مہینے کی خدائی تو کوئی بات نہیں
میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ ہیں جانے والے

(کلیات شورش ص ۱۴۰۶، ۱۴۰۷)

(۱۸)

اپریل ۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تو آغا صاحبؒ فرط مسرت میں یوں گویا ہوئے:

صبا کے دوشِ نازک پر خبر آئی الحمدللہ
جدا گانہ اقلیت ہیں مرزائی الحمدللہ

پڑی ہے کھلبلی ربوہ کے ایوانِ خلافت میں
بہشتی مقبرے پر برق لہرائی الحمدللہ

حکیم شرقؒ کی اک آرزو پوری ہوئی آخر
مراد اسلام کی بیٹوں کی بر آئی الحمدللہ

علم لہرائے گا ہر آن توحید و رسالت کا
مسلمان لے رہے ہیں پھر سے انگڑائی الحمدللہ

فضا میں اڑ رہی ہیں دھجیاں ظلی نبوت کی
اکٹھے ہو گئے اک صف میں بطحائی الحمدللہ

نبوت! قادیاں کی سرزمیں میں؟ توبہ توبہ کر
نتیجہ کیا ہے؟ اس ٹولے کا پسپائی الحمدللہ

نبیؐ کے نام کا ڈنکا بجے گا ہر کہیں شورشؔ
خدا کے دشمنوں کی ہو گی رسوائی الحمدللہ

(کلیات شورش ص ۱۵۲۰، ۱۵۲۱)

(۱۹)

ظلّی نبوتوں کا جنازہ نکل گیا دیکھی ہے تاب؟ لشکر خیرا لانامؐ کی

(کلیات ص ۱۵۲۳)

(۲۰)

۱۹۷۳ء میں قادیانیوں نے جہاں بلوچستان کے علاقہ فورٹ سنڈیمن کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا وہاں قرآن مجید کی محرف نسخے بھی تقسیم کئے۔ اس پر وہاں کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے اور تحریک چلی جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو وہاں سے نکلنا پڑا۔ آغا صاحب ان واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آئے تھے جو قط لگانے کے لئے قرآن میں موت واقع ہوگئی ان کی بلوچستان میں

فورٹ سنڈیمن کی جی داروں نے الٹی ہے بساط اپنے بل بوتے پر ان اشرار کی بولان میں

زلّہ خوارنِ غلام احمد کی بھد اڑتی گئی خار و خس رکتے کہاں؟ اسلام کے طوفان میں

شک نہیں شورش کہ ہیں قرب قیامت کا جواز ایک متنبّی کے پیروکار پاکستان میں

(کلیات ص ۱۵۶۱، ۱۵۶۲)

(۲۱)

امت محمدیہ ﷺ نے قادیانیت کے خلاف وہ معرکہ آرائیاں کی ہیں کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔ خود آغا صاحب کا بھی اس محاذ پر ایک عمدہ کردار ہے۔ آپ نے نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ سے تجدید عہد وفا کرتے ہوئے جو اعلان کیا ہے اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

سرور کونینؐ کی خاطر فنا ہو جاؤں گا میں نثار سید خیر الوریٰ ہو جاؤں گا

قادیاں کیا ہے؟ غلاظت عہد استعمار کی اس کی شہ رگ کے لئے پیک قضا ہو جاؤں گا

ناصر احمد میرزا کے روبرو پیلوں گا ڈنر غازیانِ سر بکف کا رہنما ہو جاؤں گا

اس زمانہ کے یزیدوں سے لڑوں گا بالضرور میں ثنا خوانِ شہید کربلا ہو جاؤں گا

فکر ہے کوئی تو شورش عاقبت کی فکر ہے اس تگ و دو میں محمدؐ پر فدا ہو جاؤں گا

(کلیات ص ۱۵۶۸، ۱۵۶۹)

(۲۲)

اہل ربوہ کی رگِ جاں کے لئے خنجر ہوں میں فرقۂ باطل کو پیغام قضا ہوجاؤں گا

(کلیات ص۱۶۱۷)

(۲۳)

ایک مقام پر وہ ملک وملت ودین کی بہی خواہوں کو یہ مشورہ دیتے ہوئے نظر آتے ہیں:

لشکر طاغوت کے چھکے چھڑاتے جایئے خدمت اسلام کے نقشے بناتے جایئے

خوف غیراللہ کیا ہے؟ جان کنی ایمان کی چھوڑیئے ہر خوف اٹھئے دندناتے جایئے

قادیان کے مسخرے کی بھداڑانے کے لئے خواجہ کونینؐ کا ڈنکا بجاتے جایئے

دس مخنث مل کے بھی اک مرد بن سکتے نہیں اس کہانی کا پس منظر بتاتے جایئے

گنبد خضریٰ کا سایہ کام آئے گا ضرور حضرتِ شورش قدم آگے بڑھاتے جایئے

(کلیات ص۱۵۸۰،۱۵۸۱)

(۲۴)

آپ ذوالفقار علی بھٹو کو مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

جناب صدر کی خدمت عرض کرتا ہوں حضور! نام خدا! اہل قادیاں سے بچو

(کلیات ص۱۵۹۱)

(۲۵)

قادیانیت نے مرزا قادیانی کو سلطان القلم قرار دے کر علم وادب کا جس طرح مذاق اڑایا ہے وہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ آغا صاحبؒ اس سانحہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:

مرزائیوں سے دینِ محمدؐ میں اختلال اردو زباں ہے ان کی خرافات سے علیل

(کلیات ص۱۶۱۱)

(۲۶)

قادیانیت استعماری طاقتوں کے زیر سایہ جس طرح پنپ رہی ہے آپ نے اس کا علاج کچھ یوں تجویز کیا:

غلام احمد کی امت خوان استعمار تک پہنچی
اب اس کے بعد اس کو بدزبانوں کی ضرورت ہے
لرز جائے زمینِ قادیاں جن کے تہوّر سے
اب ایسے انقلاب آور نشانوں کی ضرورت ہے
(کلیات ص ۱۶۳۳)

(۲۷)

چناب نگر (ربوہ) قادیانیوں کے لئے ایک ویٹیکن سٹی کی حیثیت رکھتا ہے جو کہ ملکی سالمیت کے خلاف سازشوں کا مرکز رہا ہے۔ ۱۹۷۴ء سے پہلے کسی مسلمان کو قادیانیوں کی اجازت کے بغیر شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ آغا صاحبؒ اس پس منظر میں نعرۂ حق بلند کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جا
ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا
سنتا ہوں قادیاں کا جنازہ نکل گیا
اس وجود پاؤں کی ٹھوکر پہ لائے جا
اپنے خدا سے مانگ محمدؐ سے انتساب
ان کے حضور عشق کے دیپ جلائے جا
مت ڈر کسی مسیلمہ کذاب سے کبھی
ہر ایک دوں نہاد کو راہ سے ہٹائے جا
مرزائیوں سے قطع تعلق ہے ناگزیر
ان کے ہر ایک راز کا پردہ اٹھائے جا
شورش قلم کی خارۂ شگافی کے زور پر
نسلِ نو کو خواب گراں سے جگائے جا
(کلیات ص ۱۶۳۴، ۱۶۳۵)

(۲۸)

۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر ربوہ (چناب نگر) ریلوے سٹیشن پر قادیانیوں کے تشدد کے نتیجہ میں ملک بھر میں ایک زبردست تحریک چلی اور بالآخر بھٹو حکومت نے قادیانیت کے خلاف فیصلہ کے لئے سات ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔ آغا صاحبؒ نے تحریک کے دوران مسلمانوں کو مخاطب ہو کر کہا:

اے مسلمان! صورت حالات سے حیراں نہ ہو
آ گئی نزدیک منزل ہوش کی پونجی نہ کھو
باغباں سے موسم صرصر میں کہنا ہے مجھے
اس چمن میں لالہ وگل کی جگہ کانٹے نہ بو
سید الکونینؐ کی پھٹکار اس ملعون پر
جس کے دل میں ہے نبوت کا تصور گو مگو
جان کی بازی ہے اور ختم نبوت کا سوال
فیصلہ ہو کر رہے گا اس مہینے سات کو
(کلیات ص ۱۶۴۵، ۱۶۴۶)

(۲۹)

اور جب بھٹو دور کی قومی اسمبلی نے ایک طویل بحث مباحثہ اور قادیانی ولاہوری گروپ کے سربراہوں پر جرح کرنے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو آغا صاحب نے عالم وجد میں یہ اشعار ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی نذر کئے:

ناموس مصطفیٰ کے نگہدار زندہ باد — میرِ امم کے غاشیہ بردار زندہ باد
نوّے برس کا ایک قضیہ کیا ہے طے — بادہ گسارِ احمد مختار زندہ باد
سر کر لیا ہے ختم نبوت کا معرکہ — زندہ دلان لشکر احرار زندہ باد
پرچم ہے سرفراز رسالت مآبؐ کا — لایا ہے رنگ جذبۂ ایثار زندہ باد
از بسکہ ذوالفقار علی بے نیام ہے — خنجر بکف ہے قافلۂ سالار زندہ باد
برطانوی نژاد نبوت کا ارتحال — نرغے میں آگئے ہیں سیہ کار زندہ باد
بھٹو کا نام زندۂ جاوید ہوگیا ہے — شورش شکست کھا گئے اشرار زندہ باد

(کلیات ص۱۶۴۹، ۱۶۵۰)

(۳۰)

قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بعد قادیانیت پہ کیا گزری؟ آپ اس کی نقشہ کشی اس طرح کرتے ہیں:

میں سمجھتا ہوں کہ اس کی صبح نزد شام ہے — ناصر احمد کی غزل گوئی سبک انجام ہے
اک فسانہ ساز امت ہوگئی انٹا غفیل — خواجۂ گیہاںؐ کا پاکستان کو انعام ہے
اپنی پیدائش سے جو انگریز کے جاسوس تھے — میرے ہاتھوں ہی سے ان کی مرگِ بے ہنگام ہے

(کلیات ص۱۶۵۴)

(۳۱)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

قادیانی ہوگئے دینِ پیمبرؐ سے الگ — فیصلہ اس مسئلہ کا ہوگیا عنوانِ عید

(۳۲)

ایک قادیانی لڑکی نے آغا صاحب کے قادیانیت پر تابڑتوڑحملوں کے جواب میں انہیں گالیوں سے بھرپور خط لکھا۔ آغا صاحب نے لکھا: ''راقم کے نزدیک ہرلڑکی کافر ہو یا مسلمان، بیٹی ہوتی ہے۔ نظم ذیل اس بیٹی کے جواب میں ہے:''

ایک بیٹی کی زبانِ کلک اور دشنام کیا ؟ — تیرا خط ہے قادیاں کا پارۂ الہام کیا؟
لا محالہ تو غلام احمد کی پیروکار ہے — یہ بھی دیکھا ہے، ہوا اس شخص کا انجام کیا؟
گالیاں اسلام کے بیٹوں کو دینا واشگاف — ناصر احمد کا تیرے نوکِ زباں ہے نام کیا
مہدیٔ موعود انگریزوں کا زلّہ خوار تھا — کیا اسے معلوم تھا مصحف ہے کیا؟ اسلام کیا؟
عورتوں سے بحث بحثی شیوۂ مرداں نہیں — لڑکیاں کیا چیز ہیں؟ ان کی نوائے خام کیا؟
اے کنیز ناصر احمد! کیا تجھے معلوم ہے — رنگ لائے گی کسی دن گردشِ ایام کیا؟
بے حجابانہ قلم لے کر نکل آئی ہے تو — گھر کے آنگن میں تجھے ملتا نہیں آرام کیا؟
ماسوائے خواجۂ بطحاؐ کوئی آقا نہیں — کوئی ظلی ہو بروزی ہو کسی سے کام کیا؟
گوہرِ شب تاب ہیں مہر و وفا کے پھول ہیں — لڑکیاں ہر قوم کی صدق و وفا کے پھول ہیں

(کلیات شورش ص ۱۶۶۶، ۱۶۶۷)

(۳۳)

قادیانیوں کا مسلمان نوجوانوں کو پھنسانے کے لئے نوکری اور شادی کی پیشکش کرنے کا معمول رہا ہے۔ اس طریقہ سے انہیں قادیانیت کے پھیلاؤ میں بہت مدد ملی ہے۔ آغا صاحب قادیانیوں کے اس طریقہ واردات کا ذکر کرتے ہوئے تنبیہ فرماتے ہیں کہ:

لوٹ جاؤ قرنِ اوّل کے علمداروں کی سمت — خوف غیر اللہ سینوں میں بسانا چھوڑ دو
تخمِ حنظل سے توقع شہد کی ممکن نہیں — قادیانی مہوشوں میں آنا جانا چھوڑ دو
رام ہو سکتے ہیں شورشؔ کبھی لات و ہبل؟ — ان بتوں سے رابطہ اپنا بڑھانا چھوڑ دو

(کلیات ص ۱۶۷۶، ۱۶۷۷)

(۳۴)

آپ نے قادیانیوں کے سیاسی عزائم کی ناکامی کا تذکرہ کرتے ہوئے اعلان حق کیا:

قادیانی ملک پر قبضہ جما سکتے نہیں — خواجۂ یثرباؐ کی امت کو جھکا سکتے نہیں
مرزائی سامراجی طاقتوں کے زور پر — ہم مسلمانوں کی غیرت کو مٹا سکتے نہیں
یادگارِ ابن ملجم ہے غلام احمد کی پود — ہم کسی عنوان اسے خاطر میں لا سکتے نہیں
ان کا مسلک ریزہ چینی خوان استعمار کی — قادیانی اس روش سے باز آ سکتے نہیں
ہارڈنگ تھا قافیہ، محمود احمد تھا ردیف — راز ایسا ہے کہ ہم پردہ اٹھا سکتے نہیں
جو مسلمان کھائے گا شیزان ہوٹل میں طعام — ہم اسے قہر الٰہی سے بچا سکتے نہیں
قادیانی لونچڑوں کو اس چمن کے باغبان — ملت بیضا کی محفل میں بٹھا سکتے نہیں
اہل ربوہ کے خلیفہ کی دسیسہ کاریاں — سرور کونینؐ کے پیرو بھلا سکتے نہیں
مفلسان دین قیّم، کاسۂ لیسانِ فرنگ — خواجۂ کون ومکانؐ کو منہ دکھا سکتے نہیں

(کلیات ص ۱۶۹۴، ۱۶۹۵)

(۳۵)

آغا صاحب نے مرزا ناصر احمد کی شخصیت اور اعمال و کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے: ''مرزا ناصر احمد کنکوے باز'' کے زیر عنوان درج ذیل نظم لکھی۔ یہ نظم ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کے ساتھ چناب نگر کے اسٹیشن پر کی گئی قادیانی غنڈہ گردی کے پس منظر میں ہے:

اپنے دادا کی نبوت کو تماشا کر دیا — ناصر احمد نے مرے صوبے کو رسوا کر دیا
ملت بیضا کے فرزندوں پہ غنڈے چھوڑ کر — اس غلط فہمی میں تھا شاید کہ پسپا کر دیا
قادیانی کیا ہیں؟ اسرائیل کے لخت جگر — ان کے بل ہم نے نکالے اور نہتا کر دیا
امتِ کافر کے ایڈووکیٹ اعجاز حسین — صورت حالات نے طرفہ تماشا کر دیا
اب چٹختی ہیں بہشتی مقبرے کی ہڈیاں — اہل ربوہ کو بہر عنوان ننگا کر دیا
خواجۂ کونینؐ کی غیرت کا پرچم گاڑ کر — دیدہ ودل کو نثارِ راہِ بطحا کر دیا
صحبت اقبال کے فیضان نے شورشؔ مجھے — شہر یارِ یثرب وبطحا کا شیدا کر دیا

(کلیات ص ۱۶۹۶، ۱۶۹۷)

(۳۶)

مدینہ کی عظمت، قادیاں کی موت

اس عنوان سے آپ نے ایک اہم نظم لکھی جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

اسی رعایت انسب سے نیک نام ہوں میں — حضور سرورِ کونینؐ کا غلام ہوں میں
مروں گا ختم نبوت کی پاسبانی میں — جہادِ عشق رسالتؐ میں تیز گام ہوں میں
میں اپنے پاؤں تلے قادیاں کو روندوں گا — یہ عشق دین نبی تیغ بے نیام ہوں میں
زوالِ امتِ ربوہ قریب آ پہنچا — مسیلمہ سے صحابہ کا انتقام ہوں میں
پکارتا ہوں بخاری کی رہ گزاروں سے — کلام شاعر مشرق کی دھوم دھام ہوں میں
مرے حریف مجھے گالیاں ضرور بکیں — غلام میرِ اممؐ ہوں تو نیک نام ہوں میں
مری گرفت سے ربوہ پر کپکپی طاری — خدا کا شکر ہے مقبول خاص وعام ہوں میں

(کلیات ص۱۷۱۰، ۱۷۱۱)

(۳۷)

علامہ اقبال نے یہ تاریخی تجزیہ کیا تھا کہ: ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔'' آغا صاحب نے اس فرمودۂ اقبال کی روشنی میں یہ تاریخی نظم لکھی:

قاتلان سبطِ پیغمبر کا مولد تل ابیب — قبلۂ اول کا لالہ زار؟ دشت کربلا
قادیانی امت دجال کے لخت جگر — کیا بتاؤں ان کی سیہ کاروں کا افسانہ ہے کیا؟
خواجۂ گیہاںؐ کی امت میں لگائی ہے نقب — اپنی پیدائش سے استعمار کے زلّہ ربا
قادیاں مغضوب امت کا چچیرا بھائی ہے — دوں نہاد بے ضمیر وکم سواد و بے حیا
ایک ربوا ایک حیفا دونوں خالہ زاد ہیں — اس کا شیوہ ہے دنائت اس کی فطرت ہے ریا
صفحہ کونین پر حرف غلط ہو جائیں گے — ہم نے کی شورشؔ اگر ختم نبوت سے دغا

(کلیات شورش ص۱۷۱۹)

(۳۸)

قادیانیت کے خلاف آغا شورش اپنے عزائم کا اظہار کیا کرتے تھے دیگر منظومات کی طرح اس نظم ''اعلان عام'' سے بھی واضح ہے:

قادیاں زلّہ خواروں کو نچایا جائے گا — غیرت اسلام کا ڈنکا بجایا جائے گا
صورت حالات کے ویرانۂ آباد میں — دبدبۂ فاروق اعظم کا بٹھایا جائے گا
کٹ مروں گا خواجۂ کونینؐ کے ناموس پر — سر کوئی شئے ہی نہیں یہ بھی کٹایا جائے گا
جانتا ہوں اہل ربوہ کے سیاسی پیچ وخم — کافرانِ دین قیم کو جھکایا جائے گا
دار کے تختہ پہ کھنچوا دو کہ میں ڈرتا نہیں — جھنگ کے پہلو سے ربوہ کو اٹھایا جائے گا
قادیانی ارض پاکستان میں یا للعجب — راز کیا ہے ایک دنیا کو بتائے جائے گا
ناصر احمد چیز کیا ہے کلچڑی گنجی کا جوش — ارتداد اس کا زمانہ کو دکھایا جائے گا

(کلیات ص ۱۷۲۰، ۱۷۲۱)

(۳۹)

آغا صاحب کے قادیانیت کے متعلق متفرق اشعار بھی خوب ہیں۔ آپ مختلف نظموں میں قادیانیت کی چٹکیاں لیتے نظر آتے ہیں:

کیا دور ہے کہ ختم نبوت کے راہزن — بیٹھے ہیں چھپ چھپا کے سیاسی نقاب میں
ربوہ مٹے گا قہر الٰہی سے بالضرور — تاخیر ہوگئی ہے خدا کے عذاب میں

(کلیات ص ۱۵۹۴)

(۴۰)

مغضوب قادیاں کے خوارج کے ڈار کو — اسلام کی زمیں بسایا نہ جائے گا
ربوہ کے خوردہ گیر ہیں اسلام کے یہود — یہ ملک اسرائیل بنایا نہ جائے گا

(کلیات ص ۱۶۰۲)

(۴۱)

سما چکی ہے مرے دل میں گولڑے کی زمیں — جھکائیں گے تو کہاں اہل قادیاں مجھ کو
مرزائیوں کے ساتھ نہ ہنگوں کا میل جول — ہندوستان کے واقف اسرار ہیں کہاں
پاپائے قادیاں کا جنازہ نکل گیا — ناصر کہاں ہے؟ اس کے طرفدار ہیں کہاں؟

(کلیات ص ۱۶۰۹)

(۴۲)

زلزلے کی شکل میں آئے گا قہر ذوالجلال — قادیاں غرقاب ہوگا ہے یہی میرا یقیں
سرزمینِ پاک میں ختم نبوت سے مذاق — ایک ہلچل ہے ملائک میں سرِ عرشِ بریں
امت ختم الرسلؐ میں ایک رہزن کا ظہور — کانپتا ہے چرخِ مینائی لرزتی ہے زمیں
ملتفت رہتے ہیں اس پہ بندگانِ اختیار — خاک ربوہ سے رعایت؟ اے الٰہ العالمین!
قادیاں کی سرزمیں خاک مدینہ کی حریف — اہل ربوہ، امتِ میرِ اممؐ کے نکتہ چیں
ناصر احمد چیز کیا ہے؟ اک گدائے لم یزل — مجھ کو اے شورشؔ ڈرا سکتا نہیں کوئی لعیں

(کلیات ص ۱۶۳۶، ۱۶۳۷)

(۴۳)

قادیانی کٹ کھنے مجھ کو ڈرا سکتے نہیں — ہے نظر مجھ پر شہ ہر دوسراؐ کی دوستو
قادیاں کے زاغ وخمہ کی نبوت کے خلاف — بازوؤں میں قوت خیبر شکن پیدا کرو

(کلیات ص ۱۷۰۰)

(۴۴)

فقط دجل ہے قادیانی نبوت — یہ حرف غلط ہے مٹائے چلا جا

(کلیات ص ۱۷۰۵)

(۴۵)

مرے قلم سے ہے بھونچال ارض ربوہ میں — حکیم شرق قیامت تھے قادیاں کے لئے

(کلیات ص ۱۷۱۷)

(۴۶)

زندہ ہیں قادیانی نبوت کے زلّہ خوار — قدرت سے دارو گیر میں کچھ ڈھیل ہوگئی

(کلیات ص ۱۷۵۳)

(۴۷)

قادیانی کلچڑی گنجی کا پیشہ ہوگیا — شہسوارونِ حجازی کے نشان پر تبصرہ

(کلیات ص ۱۷۸۴)

ربنا تقبّل منا انک انت السمیع العلیم. وتب علینا انک انت التواب الرحیم. آمین یا الٰہ العالمین!

قادیانی تفسیر صغیر

کا

تنقیدی جائزہ

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

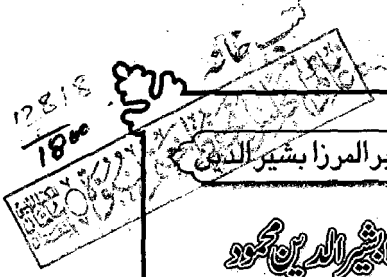

النقد المتین علی تفسیر المرزا بشیر الدین

قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود
کی تحریفات کا تعاقب

تفسیر صغیر کا

تنقیدی جائزہ

حسب ارشاد

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترتیب

مولانا مشتاق احمد استاذ درجہ تخصص فی رد القادیانیۃ
ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

ناشر

شعبہ نشر واشاعت ادارہ مرکزیہ دعوت ارشاد چنیوٹ

فون: 047-6332820 فیکس: 047-6331330

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
تقاریظ	۱۸۵
کلمۃ المؤلف	۱۹۳
قرآن مجید کی تفسیر کے طریقے	۱۹۳
تفسیر بالرائے کی صورتیں	۱۹۵
صوفیاء کرام کی تفسیریں	۱۹۷
مرزا قادیانی کی چند تحریفات	۱۹۸
تفسیر صغیر میں درج تحریفات کا خاکہ	۱۹۹
مرزا محمود کی تحریفات کے چند نمونے	۲۰۰
تفسیر صغیر کے ترجمہ میں قادیانی تحریفات اور ان کا تنقیدی جائزہ	۲۰۳
آیت نمبر:۱.....البقرہ ۳۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۳
آیت نمبر:۲.....البقرہ ۷۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۴
آیت نمبر:۳.....البقرہ ۷۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۴
آیت نمبر:۴.....البقرہ ۳۵، ۱۴۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۵
آیت نمبر:۵.....البقرہ ۱۸۷ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۵
آیت نمبر:۶.....البقرہ ۲۵۹ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۷
آیت نمبر:۷.....البقرہ ۲۶۰ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۸
آیت نمبر:۸.....آل عمران ۴۳ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۰۹
آیت نمبر:۹.....آل عمران ۴۶ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۰
آیت نمبر:۱۰.....آل عمران ۵۵ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۱
آیت نمبر:۱۱.....آل عمران ۱۱۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۵
آیت نمبر:۱۲.....آل عمران ۱۴۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۶
آیت نمبر:۱۳.....آل عمران ۱۸۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۷

آیت نمبر:۱۴.....النساء ۴۳ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۸
آیت نمبر:۱۵.....النساء ۶۹ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۸
آیت نمبر:۱۶.....النساء ۱۵۷، ۱۵۸ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۱۹
آیت نمبر:۱۷.....النساء ۱۵۹ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۰
آیت نمبر:۱۸.....المائدہ ۷۵ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۱
آیت نمبر:۱۹.....المائدہ ۱۱۰ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۱
آیت نمبر:۲۰.....المائدہ ۱۱۷ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۲
آیت نمبر:۲۱.....الانعام ۹۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۷
آیت نمبر:۲۲.....الاعراف ۱۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۷
آیت نمبر:۲۳.....الاعراف ۱۶۰ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۸
آیت نمبر:۲۴.....التوبہ ۴۰ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۸
آیت نمبر:۲۵.....التوبہ ۸۷ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۸
آیت نمبر:۲۶.....ہود ۷۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۲۹
آیت نمبر:۲۷.....یوسف ۳۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۰
آیت نمبر:۲۸.....یوسف ۹۶ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۰
آیت نمبر:۲۹.....الکہف ۶۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۱
آیت نمبر:۳۰.....مریم ۲۹ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۱
آیت نمبر:۳۱.....طٰہٰ ۱۰۳ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۲
آیت نمبر:۳۲.....طٰہٰ ۱۰۸ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۲
آیت نمبر:۳۳.....طٰہٰ ۱۲۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۲
آیت نمبر:۳۴.....الانبیاء ۳۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۳
آیت نمبر:۳۵.....الانبیاء ۷۸ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۴
آیت نمبر:۳۶.....الانبیاء ۸۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۴
آیت نمبر:۳۷.....الحج ۷ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۵
آیت نمبر:۳۸.....المؤمنون ۱۷ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۵
آیت نمبر:۳۹.....المؤمنون ۹۷، ۹۸ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۶

آیت نمبر:۴۰.....الفرقان ۸ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۶
آیت نمبر:۴۱.....الشعراء ۱۵۳ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۶
آیت نمبر:۴۲.....الشعراء ۱۸۵ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۷
آیت نمبر:۴۳.....النمل ۳ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۷
آیت نمبر:۴۴.....النمل ۱۸ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۷
آیت نمبر:۴۵.....النمل ۸۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۸
آیت نمبر:۴۶.....النمل ۹۰ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۸
آیت نمبر:۴۷.....القصص ۸۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۹
آیت نمبر:۴۸.....القصص ۸۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۹
آیت نمبر:۴۹.....العنکبوت ۴۰ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۳۹
آیت نمبر:۵۰.....سبا ۱۰ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۰
آیت نمبر:۵۱.....سبا ۱۳ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۰
آیت نمبر:۵۲.....سبا ۱۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۱
آیت نمبر:۵۳.....ص ۱۸، ۱۹ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۱
آیت نمبر:۵۴.....ص ۳۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۲
آیت نمبر:۵۵.....ص ۴۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۳
آیت نمبر:۵۶.....الزخرف ۶۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۴
آیت نمبر:۵۷.....النجم ۷ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۴
آیت نمبر:۵۸.....التحریم ۱۲ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۵
آیت نمبر:۵۹.....القلم ۱۳ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۵
آیت نمبر:۶۰.....المدثر ۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۶
آیت نمبر:۶۱.....النازعات ۱۳، ۱۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۶
آیت نمبر:۶۲.....الفجر ۱۰، ۱۱ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۶
آیت نمبر:۶۳.....الفیل ۴ میں قادیانی تحریف اور اس کا جواب	۲۴۷
مآخذ و مراجع	۲۴۸

انتساب

سفیر ختم نبوت، فاتح قادیانیت، مجاہد اسلام، استاذ محترم

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی قدس سرّہ

بانی ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

کے نام

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی قدس سرہ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو اس کے آخری پیغمبر حضور محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء ﷺ پر بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی۔ قیامت تک نہ تو حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی ہوگا اور نہ ہی کوئی آسمانی کتاب ہوگی وحی رسالت ونبوت کا سلسلہ تا قیام قیامت منقطع ہوگیا۔ یہ کتاب ہدایت قیامت تک باقی رہے گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی اور فرمایا: ''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر: ۹)'' کہ یہ نصیحت بھری کتاب ہم نے اتاری ہے اور قیامت تک اس کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی ہے اور اللہ تعالیٰ حسب وعدہ حفاظت فرما رہے ہیں۔ دنیا کی یہ واحد آسمانی کتاب ہے جو ہر قسم کی تحریف، تغیر، تبدیلی اور کمی بیشی سے مبرّا اور پاک ہے جس کی حرکات وسکنات اور نقطوں تک محفوظ ہیں۔ لاکھوں، کروڑوں اس کے حفاظ موجود ہیں کیا مجال جو کوئی زیر کی جگہ زبر کردے یا ایک نقطہ کم یا زیادہ کردے۔ اس کی حرکات وسکنات بھی علیحدہ علیحدہ تمام شمار کی ہوئی ہیں اور اوپر اور نیچے والے تمام نقطے بھی گنے ہوئے ہیں۔ دنیا میں اس کی کوئی مثال پیش نہیں کرسکتا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ظاہری الفاظ اور حروف کی حفاظت کا انتظام فرمایا ہے۔ اسی طرح اس کے معانی اور مطالب کی حفاظت کا بھی انتظام فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمادیا: ''انّ علینا جمعهٗ وقرآنهٗ فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم انّ علینا بیانهٗ (القیامة: ۷ تا ۱۹)''

کہ جس طرح اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے اس کے مطالب ومعانی کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ ہم آپ ﷺ کو اس کے مطالب ومعانی بیان کریں گے۔ پھر آپ ﷺ کے ذمہ ہوگا۔ ''لتبین للناس'' کہ آپ ﷺ لوگوں کو وہ معانی ومطالب بیان کریں۔ حضور اکرم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کریم پڑھا بھی اور سیکھا بھی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین، تبع تابعین نے نقل کیا جو آج تک مع سند موجود ومحفوظ ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ وحرف اور حرکات وسکنات میں تو کوئی اہل زیغ اور باطل نظریات والا تحریف کرنہیں سکتا۔ ہاں! معانی ومطالب میں ملحدین اور زائغین نے اپنی مطلب براری اور اپنے

باطل وفاسد نظریات کو ثابت کرنے کے لئے کوششیں کیں ہیں اور ہر دور میں کرتے رہتے ہیں۔لیکن علماء ربانی اہل حق ان باطل نظریات کی تردید کر کے اصل معانی سلف صالحین کی سند سے واضح کرتے رہتے ہیں جن پر پوری امت کا اجماع ہے۔امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں یہ ہدایت فرمادی تھی کہ:''خذوا اهل الهواء بالسنن فان القرآن ذو وجوه''

کہ باطل نظریات کے جاہل ملحدین وزائغین کو احادیث اور سنن کے ذریعہ قابو کرو کیونکہ قرآن ذو وجوہ ہے،یعنی اس میں سے کئی معانی ومطالب نکل سکتے ہیں۔لیکن صحیح معنی وہ ہوگا جو حدیث اور سنت سے ثابت ہے۔گزشتہ زمانہ میں بھی کئی ملحدین نے تراجم میں اپنے باطل نظریات کے مطابق تحریف کی کوشش کی۔لیکن علماء اسلام نے ان کی نشان دہی کر کے اصل معانی کو واضح کر دیا۔ ہمارے اس دور میں قادیانی کی جھوٹی نبوت کا فتنہ پیدا ہوا تو انہوں نے اپنے باطل اور کفریہ نظریات کے مطابق قرآنی معانی بگاڑنے اور تحریف کرنے کی ایک خطرناک سازش کی جس کو عام آدمی سمجھ نہیں سکتا۔اس وقت ایک سو کے قریب دنیا کی مختلف زبانوں میں ان کے تحریف شدہ مترجم قرآن موجود ہیں اور پورے زور شور سے وسیع پیمانہ پر ان ممالک میں پھیلا رہے ہیں۔روسی زبان میں بھی انہوں نے ترجمہ کیا ہے اور روس سے جو مسلمان ریاستیں آزاد ہوئی ہیں۔ان میں وہ محرف ترجمہ بڑے پیمانہ پر پھیلا دیا ہے اور اس کا تمام خرچہ صرف ایک آدمی نے برداشت کیا ہے اور وہ ہے شیزان فیکٹری کا مالک جب مردود اور واصل جہنم ہوا۔اس کے مرنے پر قادیانیوں کے اخبار''الفضل''میں اس مردود کے مناقب وفضائل شائع ہوئے۔اس میں انہوں لکھا کہ قرآن کریم کا روسی زبان میں ترجمہ کرنے کی تجویز بھی شاہ نواز شیزان کے مالک نے دی اور اس کی پوری اشاعت کا خرچہ بھی برداشت کیا۔وہ ۱۰/۱ حصہ کا موصی بھی تھا۔اب جو مسلمان شیزان کی مصنوعات اچار،مربے، جام، چٹنیاں اور بوتلیں استعمال کرتے ہیں وہ بھی سوچ لیں کہ اس طرح وہ کفر کی تبلیغ واشاعت میں حصہ دار بن کر اپنے لئے جہنم خرید کر رہے ہیں یا نہیں؟ مسلمانوں کو قادیانی مصنوعات خریدنے سے بچنا چاہئے۔کیونکہ اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک کذاب ودجال کی نبوت کی تبلیغ ہوتی ہے اور اس میں وہ حصہ دار بنتا ہے۔

قادیانیوں نے ختم نبوت، نزول مسیح، معراج، معجزات اور جہاد وغیرہ کی جو آیات ہیں، ان میں صریح تحریفات کی ہیں۔ جس کی میں اس وقت صرف ایک مثال قارئین حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ پہلے پارہ کی ابتدائی آیات میں کامیاب ہونے والے مومنین کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں، ان میں فرمایا کہ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر، جو آپ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر، جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔

''والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون اولٰئک علٰی ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون (البقرۃ:۴،۵)''

یعنی وہ تمام مسلمان جو ان دو وحیوں پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور وہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیاب ہیں۔ اس آیت سے واضح ہو گیا حضور اکرم ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہے۔ اگر سلسلہ نبوت جاری ہوتا جیسا کہ قادیانی کہتے ہیں تو ضروری تھا کہ اس لئے نبی پر وحی بھی نازل ہوتی اس نبی اور اس پر نازل شدہ وحی پر بھی نجات کے لئے ایمان لانا ضروری ہوتا۔ حالانکہ نجات کا انحصار دو وحیوں پر ایمان لانے پر ہے۔

اب مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں نبی و رسول ہوں اور مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے وہ وحی تورات، انجیل اور قرآن کی مانند ہے۔ جو شخص پہلی کتابوں اور قرآن پر ایمان لاتا ہے اور میری وحی پر ایمان نہیں لاتا اور میری اتباع نہیں کرتا وہ کافر اور جہنمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری وحی کو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ جو حضرت نوح کی کشتی پر سوار ہوئے وہ نجات پا گئے جو سوار نہ ہوئے وہ غرق ہو گئے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے تو دو وحیوں کا ذکر کیا کہ ان پر ایمان لانے والے کامیاب ہیں۔ تیسری وحی کا کہیں ذکر نہیں کیا۔

جو وحی حضور اکرم ﷺ سے پہلے نازل ہوئی آج وہ اصلی شکل وصورت میں موجود بھی نہیں اس کی ہمیں ضرورت بھی نہیں لیکن اس کے باوجود اس وحی پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری ہے۔ اگر حضور اکرم ﷺ کے بعد بھی کسی وحی کا نزول ہونا تھا اور اس پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری تھا تو اس تیسری وحی کا قرآن کریم میں ذکر آنا چاہئے۔ ''وما انزل

من قبلک'' کا ذکر تو قرآن کریم میں اکتیس مقامات پر ہے اور ''وما انزل من بعدک'' کا ذکر تو پورے قرآن میں ایک مرتبہ بھی نہیں آیا۔ حالانکہ اگر ''من قبلک'' کا ذکر اکتیس دفعہ ہے جس کی ہمیں ضرورت بھی نہیں تو ''ما انزل من بعدک'' جس کی ہمیں بعد میں ضرورت پڑنی ہے اس کا ذکر تو ڈبل یعنی باسٹھ دفعہ آنا چاہئے تھا۔ جب کہ پورے قرآن میں ایک جگہ بھی اس کا ذکر نہیں۔ ختم نبوت کی یہ ایک ایسی واضح اور زبردست دلیل ہے کہ قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہ بن پڑتا تھا۔ مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا اور آگے جو ''بالاخرۃ'' کا لفظ ہے جس کا معنی قیامت ہے اس کا ترجمہ کر دیا۔ آخری وحی جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر نازل ہوئی یہ کھلی تحریف ہے۔ ''آخرت'' کا معنی کسی تفسیر میں اور لغت کی کسی کتاب میں ''آخری وحی'' نہیں ہے۔ ''آخرت'' کا لفظ مؤنث ہے اور ''وحی'' کا لفظ مذکر ہے۔ لیکن مرزا بشیر الدین محمود نے تیسری وحی کو ایمان کے لئے ضروری قرار دینے کے لئے یہاں پر آخرت کا معنی ''آخری وحی'' کر دیا۔ قرآن کریم میں ''آخرت'' کا لفظ ایک سو پندرہ مرتبہ آیا ہے اور ہر جگہ پر اس کا معنی قیامت ہے۔ لیکن یہاں آکر مسیح موعود قادیانی کی وحی بن گیا اور ایک طرفہ تماشہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی جو جھوٹی نبوت کا بانی اور مدعی ہے۔ اس نے یہاں پر ترجمہ ''آخرت'' کا قیامت ہی کیا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس کے سامنے ہماری یہ دلیل نہ تھی۔ اب باپ صاحب تو ترجمہ قیامت کر رہا ہے اور بیٹا اس کی وحی بنا رہا ہے۔

ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہئے

یعنی جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو اب نازل کی گئی اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی یعنی ان دونوں وحیوں پر ایمان لانے والا کامیاب ہے۔ اب اس دلیل کو توڑنے کے لئے مرزا بشیر الدین محمود نے یہاں پر ''واؤ'' کا ترجمہ بجائے ''اور'' کرنے کے ''یا'' کیا ہے اور تفسیر صغیر کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہاں پر لفظ ''واؤ'' کا معنی ''یا'' کیا ہے تاکہ مفہوم آسانی سے سمجھ سکے۔ اب دیکھیں اس ایک لفظ میں کتنی خطرناک تحریف ہے۔ ''واؤ'' یعنی ''اور'' دو چیزوں کو ملانے کے لئے آتا ہے اور ''یا'' دو چیزوں کو جدا کرنے کے لئے آتا ہے۔ اب ہر آدمی اس قسم کی تحریف کو نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن یہ ایک خاص مقصد کے لئے تحریف کی گئی ہے تاکہ

یہ دلیل کہ نجات کا انحصار دو وحیوں پر ہے وہ ہی ختم ہو جائے کہ جو کسی ایک پر بھی ایمان لائے وہ بھی کامیاب ہے تا کہ تیسری وحی کا سوال پیدا نہ ہو۔ خطرناک معنوی تحریف کی صرف ایک مثال بطور نمونہ پیش کی ہے۔ اسی طرح دیگر مقامات پر بھی خطرناک معنوی تحریف کی ہے۔ مجھے مدت سے خیال تھا کہ قادیانیوں کی اس معنوی تحریف اور خیانت کو اکٹھا کیا جائے اور مسلمانوں کو تنبیہ کی جائے کہ قادیانی تراجم میں ان مقامات پر یہ معنی کیا گیا ہے اور اصل اور صحیح معنی یہ ہے۔ مولانا حکیم محمد رفیق صاحب ہمارے شعبہ تخصص کے استاد تھے۔ ان کے ذمہ یہ کام لگایا انہوں نے دس پندرہ مقامات کی نشان دہی کی۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم نے جب اسلام آباد میں ایک علماء کنونشن منعقد کیا۔ اس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کو جمع کیا۔ مجھ ناچیز کو بھی اس کنونشن میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ میں نے مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کے ترجمہ کے وہ چند مقامات ایک صفحہ پر نقل کر کے اس کا ترجمہ اور اس کے بالمقابل صحیح ترجمہ کر کے تقابل پیش کیا اور کنونشن میں جب اس فقیر کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا تو میں نے وہ مرزا بشیر الدین قادیانی کا محرف ترجمہ ضیاء الحق مرحوم کو پیش کیا کہ یہ پاکستان اور آپ کی حکومت میں چھپ رہا ہے۔ وزارت مذہبی امور کا سرٹیفکیٹ ساتھ منسلک ہے، اس سے گمراہی پھیل رہی ہے۔ اس کے آپ ذمہ دار ہیں۔ لہٰذا اس کی اشاعت پر پابندی لگائیں، انہوں نے وہ نسخہ مجھ سے لے لیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بہت ہی جزائے خیر عطاء فرماویں کہ چند ماہ کے بعد اس کی ضبطی کے آرڈر ہو گئے اور وہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ اسی طرح پھر میں نے اس کو مرزا بشیر الدین محمود کی تفسیر صغیر پیش کی۔ اس پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ پھر میں نے مولوی شیر علی قادیانی کا انگلش ترجمہ اور غلام فرید قادیانی کا انگلش ترجمہ اور تفسیر پیش کی۔ ان پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ لیکن یہ پابندی صرف پاکستان میں ہے۔ دوسرے ممالک میں وہ یہ محرف ترجمے چھاپ کر وسیع پیمانہ پر تقسیم کر رہے ہیں۔

ہمارے درجہ تخصص کے استاد ہیں مولانا مشتاق احمد صاحب ماشاء اللہ! انہیں مطالعہ کا بہت شوق وذوق ہے بلکہ جنوں کی حد تک شوق ہے۔ کئی ایک کتابیں بھی تصنیف کر چکے ہیں۔ اب میں نے ان کے ذمہ یہ عظیم کام لگایا۔ انہوں نے کافی عرصہ لگا کر بڑی محنت سے ان کے ترجمہ کا مطالعہ کیا اور جہاں جہاں پر انہیں معنوی تحریف نظر آئی، اسے نوٹ

کرلیا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی نظر سے کوئی مقام رہ بھی گیا ہو۔ لیکن یہ ایک ابتدائی کوشش ہے۔ اگر مزید کچھ مقامات ملے یا کسی صاحب علم نے نشان دہی کی تو اگلے ایڈیشن میں اسے بھی شامل کرلیا جائے گا۔ ابھی ہم اردو ترجمہ میں تحریف کی نشان دہی کررہے ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی والوں سے بات کی ہے کہ اردو میں ہم مرتب کررہے ہیں۔ آپ اس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرادیں۔ جن جن زبانوں میں قادیانیوں نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے، ان تمام زبانوں میں اس کا ترجمہ کرکے وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا جائے تاکہ جس کے پاس وہ قادیانی ترجمہ ہو، وہ ان مقامات میں خاص طور پر خیال کرے اور ان کی تحریف سے خبردار ہوکر محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا مشتاق احمد صاحب کو لمبی زندگی نصیب فرماویں اور برکت نصیب فرماویں اور ان کی خدمات کو قبول فرماویں۔ انہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے یہ کام سرانجام دیا ہے اور میری ایک دیرینہ خواہش پوری کی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

منظور احمد چنیوٹی ۱۷ر ذیقعدہ ۱۴۲۴ھ، ۱۰ر جنوری ۲۰۰۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکیؒ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین. اما بعد!

قرآن مجید اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک کلام ہے۔ اس کے پڑھنے سننے سمجھنے کے بڑے آداب ہیں۔ جن کو اللہ کے سچے نبی خاتم النبیین وسید المرسلین ﷺ نے تفصیلاً بتایا ہے۔ جن کی رعایت ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ حتیٰ کہ محض اپنی عقل ورائے سے اس کلام پاک کے بارے میں کچھ معنی تجویز کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''من قال فی القرآن برایہ فقد اخطا وان اصاب'' کہ جس نے قرآن مجید کی کسی عبارت کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا تو اس نے غلط کیا۔ چاہے وہ صحیح ہی کیوں نہ ہو۔ غرض یہ ہے کہ قرآن مجید کا کلام ایسا عظیم الشان اور بلند مرتبہ ہے کہ اس کے بارے میں محض رائے سے کوئی معنی اور مفہوم تجویز نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس معنی اور مفہوم کا مستند ہونا ضروری ہے اور اگر کسی نے اپنی رائے وعقل سے کوئی معنی ومفہوم متعین کرلیا اور وہ مستند حوالہ

کے مطابق بھی ہو جائے تب بھی اس شخص کا یہ عمل غلط اور قابل گرفت ہوگا جس کا اس کو گناہ ہوگا۔ چونکہ اس نے محض اپنی رائے سے یہ مفہوم نکالا، اس لئے وہ گنہگار ہوگا اور اگر اس سے آگے بڑھ کر کوئی بد بخت اس کلام پاک کے معنی اور مفہوم کو اپنی غرض یا بدعقیدگی کی وجہ سے عمداً سرے سے بدل ہی دے تو اس کی گمراہی اور ضلالت کا کیا ٹھکانہ ہے۔

قادیانی گروہ جو کہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ان کے بڑے سرغنہ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے قادیانی مبلغ تک سب ہی دجل وفریب کے ماہر اور کذب وتحریف کے عادی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نے اپنی جھوٹی نبوت کے دعوے کے لئے جگہ جگہ قرآن مجید کے معنی میں تحریف کی اور مختلف موقعوں پر اپنی اغراض کی وجہ سے قرآن وحدیث میں تحریف کو اپنایا جس سے اس کی تصنیفات پر ہیں اور علمائے اسلام ان کی ہمیشہ نشاندہی کرتے ہیں۔ اسی رخ پر چلتے ہوئے اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود (جو کہ قادیانی گروہ کا دوسرا سربارہ بھی تھا) نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ کیا اور اس ترجمہ پر حواشی بھی لکھے جس کا نام تفسیر صغیر رکھا اس ترجمہ وحواشی میں جگہ جگہ معنی ومفہوم میں تحریف کی۔

فاتح قادیانیت سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ جن کی زندگی کا مشن ہی گویا ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانی باطل کی سرکوبی تھا۔ یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اسی عظیم مقصد کے لئے ان کی ہر نقل وحرکت ہوتی تھی۔ قادیانیت کے مکر وفریب اور ان کی کذب بیانی وتحریفات کو ہمیشہ تحریر وتقریر کے ذریعے سے کھول کھول کر لوگوں پر واضح فرماتے رہے تاکہ ان کی گمراہیوں سے بچا جاسکے۔ حضرت مولاناؒ کو ہمیش اس کی فکر رہتی تھی کہ قادیانیوں کے مترجم قرآن مجید جو کہ دجل وفریب اور جھوٹ وتحریف سے بھرے ہوئے ہیں ان سے کیسے مخلوق خدا کو بچایا جائے۔ ہر سطح پر علمائے کرام، اسکالرز اور حکمرانوں کو اس طرف متوجہ فرماتے رہے تاکہ سیدھے سادے مسلمانوں کے لئے ان گمراہیوں سے بچنے کی صورت نکل آئے۔

تفسیر صغیر کی چوں کہ قادیانی حلقے میں بھی اہمیت ہے کہ اس کے مصنف کو اس کذاب خاندان سے نسبت وقرابت ہے اور اس گروہ کے پیشوا بھی رہ چکا ہے اور یہ قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر کے طور پر چھپتی اور تقسیم ہوتی ہے اور گمراہی کے پھیلنے کا موثر ذریعہ بنتی ہے۔ لہٰذا اس کے تدارک کے طور پر اس کی تحریفات کی نشاندہی ضروری ہے۔ لہٰذا حضرت مولانا چنیوٹیؒ نے اپنے شاگرد عزیز، تلمیذ رشید اور معتمد خاص حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد

صاحب کو یہ اہم ذمہ داری سونپی کہ وہ اس تفسیر صغیر کا بغور مطالعہ فرمائیں اور ان مقامات کو واضح کریں جہاں جہاں تحریف وکذب بیانی کر کے بدعقیدگی پھیلائی گئی ہے۔

حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد صاحب مدظلہ نے تین سال خوب محنت کر کے اس کام کو مکمل کیا اور اس کے لئے طریقہ کار یہ اپنایا:

۱..... جہاں کہیں گڑبڑ تھی وہاں پہلے قرآن مجید سے آیت نقل فرماتے ہیں۔

۲..... اس کے بعد درست ترجمہ نقل کرتے ہیں تاکہ قاری کو پتہ چل جائے کہ کس طرح سے کہاں تحریف کی گئی ہے۔

۳..... قادیانی تحریف جو مطبوع ہے وہ بعینہٖ نقل کرتے ہیں تاکہ پہلے ذکر کئے گئے درست ترجمہ سے موازنہ بھی ہو جائے۔

۴..... پھر اس کے بعد تجزیہ فرماتے ہیں جو کبھی مختصر اور کبھی مفصل ہوتا ہے۔ اس میں وہ خاص طور سے یہ بھی بتاتے ہیں کہ قادیانیوں نے یہ تحریف کیوں کی اس کی وجہ سے ان کا کون سا عقیدہ ثابت ہوتا ہے یا اس کو تقویت ملتی ہے۔

علمی تحقیقی لحاظ سے ماشاء اللہ! یہ بہت اہم کام ہے۔ اس کا ایک اہم حصہ فاتح قادیانیت سفیر ختم نبوت حضرت چنیوٹی قدس سرہ العزیز کی حیات کے آخری ایام میں ہی مکمل ہو گیا تھا۔ جس پر حضرت نے ایک اہم تقریظ بھی تحریر فرمائی جس سے اس مبارک کام کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علامہ جلیل حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب مدظلہ العالی کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کی اس مبارک تصنیف کو قبولیت سے مشرف فرما کر ان کے لئے دنیا وآخرت کی خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے اور حضور انور، خاتم النبیین، سید المرسلین ﷺ کی شفاعت اور مرافقت فی الجنۃ کا ذریعہ مبارکہ اور وسیلہ ناجحہ بنائے۔ آمین۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو مستفیض فرمائے اور خصوصاً قادیانیوں اور اہل زیغ کو ہدایت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه وسید رسله وخاتم انبیاء سیدنا ومولانا محمد وعلی اله واصحابه وازواجه واتباعه اجمعین وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا.

کتبه الفقیر الی رحمة ربه الکریم عبدالحفیظ مکی مکه مکرمه

باسمہ سبحانہ

کلمة المؤلف

قرآن مجید کی تفسیر کے متعدد طریقے ہیں

تفسیر القرآن بالقرآن

کہ ایک جگہ ابہام واجمال ہے تو دوسری جگہ اس کی تفصیل وتشریح ہے۔ جیسے: ''صراط الذین انعمت علیھم '' کی تفسیر''اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النّبیین والصدیقین والشھداء والصالحین''میں موجود ہے۔

تفسیر القرآن بالحدیث

قرآن مجید کی تفسیر صحیح احادیث کے ذریعہ کرنا، مفسرین کا ذوق رہا ہے۔ انہوں نے ضعیف وموضوع روایات کو تنقیدی اصولوں کی کسوٹی پر جانچے بغیر قابل استناد نہیں سمجھا۔ ضعیف وموضوع روایات اگر صحیح روایات اور قرآن کریم کے خلاف ہوں تو انہیں قطعاً قبول نہیں کیا جاسکتا۔

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ والتابعین

جن آیات کی تفسیر قرآن کریم اور صحیح احادیث سے معلوم نہ ہوسکے تو صحابہ کرام ؓ کے اقوال کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ اگر صحابہ کرام ؓ کا متفق علیہ قول موجود ہو تو ''فبھا'' اگر صحابہ کرام ؓ کے مختلف اقوال ہوں تو مفسرین اصول وضوابط کی روشنی میں کسی ایک تفسیر کو اختیار کرتے ہیں۔ تابعین کے اقوال کو قبول یا رد کرنے کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے۔ بعض قبول کرتے ہیں اور بعض قبول نہیں کرتے۔

تفسیر القرآن باللغۃ العربیہ

قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں جن کی تفسیر دوسری آیات، واحادیث، صحابہ اور تابعین کے اقوال سے واضح نہیں ہوتی۔ ان کی تفسیر کا ذریعہ صرف لغت عرب ہے۔

تفسیر القرآن بالتدروالاستنباط

قرآن مجید علوم ومعارف کا ایسا بحر بے کراں ہے کہ جس کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ صاحب بصیرت قرآن مجید میں جتنا غور وفکر کرتا ہے، اتنے ہی نئے علوم اس کے سامنے آتے ہیں۔ کتب تفاسیر اس قسم کے اسرار ورموز اور نکات ومعارف سے بھری پڑی ہیں لیکن یہ بات واضح رہے کہ یہ اسرار ورموز اور نکتہ آفرینیاں صرف اسی وقت قبول ہوسکتی ہیں۔ جب کہ مذکورہ پانچ اصولوں سے متصادم نہ ہوں۔ اگر متصادم ہوں تو انہیں رد کردیا جائے گا۔

(تلخیص از علوم القرآن حصہ دوم باب اوّل للشیخ مفتی محمد تقی عثمانی)

اسرائیلیات کے متعلق امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ:

اسرائیلی روایات کی تین قسمیں ہیں:

۱..... وہ روایات جن کی سچائی قرآن وحدیث کے دیگر دلائل سے ثابت ہے۔ مثلاً: فرعون کی غرقابی۔ وغیرہ!

۲..... وہ روایات جن کا جھوٹ ہونا قرآن وحدیث کے دیگر دلائل سے ثابت ہے۔ مثلاً: حضرت داؤد علیہ السلام کا اپنے سپہ سالار اوریا کی بیوی سے زنا کرنے کی روایت ایک واضح جھوٹ ہے اور اس قسم کی روایتوں کو غلط سمجھنا لازم ہے۔

۳..... وہ روایات جن کے متعلق قرآن وسنت اور دوسرے شرعی دلائل خاموش ہیں جیسے تورات کے احکام، ایسی روایات کے متعلق حضور علیہ السلام کی تعلیم یہ ہے کہ ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا جائے نہ ان کی تصدیق کی جائے اور نہ ہی تکذیب۔

(مقدمہ تفسیر ابن کثیر ج اوّل ص ۴)

بہت سے اہل علم نے اپنے اپنے انداز میں قرآن کریم کی صحیح تفسیریں لکھی ہیں جیسے تفسیر قرطبی، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر ابن کثیر وغیرہ۔ اسی طرح بہت سے ملحدین وزنادقہ نے قرآن کریم کے معانی میں تحریف کرنے کی بھی جسارت کی ہے۔ ہر دور میں ایسے ملحدین موجود رہے ہیں، جنہوں نے قرآن کریم کو بازیچہ اطفال بنائے رکھا ہے اور ''یحرفون الکلم عن مواضعہ'' کا مصداق بنے رہے۔ انہوں نے اپنے مزعوم مقاصد کے لئے قرآن کریم میں تفسیر بالرائے اور تاویلات باطلہ کا سلسلہ جاری رکھا۔

تفسیر بالرائے کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار (رواہ الترمذی)''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا تو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے اور ایک روایت میں ہے جس نے قرآن میں بغیر علم کے کچھ کہا تو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

''عن ابن سیرین قال ان ھذاالعلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم (مشکوۃ المصابیح کتاب العلم)'' محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ یہ علم تو دین ہے پس دیکھو کہ کس سے تم اپنا دین لیتے ہو۔

تفسیر بالرائے کی صورتیں

تفسیر بالرائے کی تشریح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں: ''ای من تلقاء نفسہ من غیر تتبع اقوال الائمۃ من اھل اللغۃ والعربیۃ المطابقۃ للقواعدالشرعیۃ بل بحسب ما یقتضیہ عقلہ وھو مما یتوقف علی النقل بانہ لا مجال للعقل فیہ کاسباب النزول والناسخ والمنسوخ وما یتعلق بالقصص والاحکام او بحسب ما یقتضیہ ظاھر العقل وھو مما یتوقف علی العقل کا لمتشابھات التی اخذ المجسمۃ بظواھرھا واعرضوا عن استحالۃذلک فی العقول او بحسب ما یقتضیہ بعض العلوم الالٰھیۃ مع عدم معرفۃ ببقیتھا وبالعلوم الشرعیۃ فیما یحتاج لذلک''

ترجمہ: تفسیر بالرائے یہ ہے کہ لغت وعربیت کے ائمہ کے اقوال جو قواعد شرعیہ کے موافق ہیں، ان کو معلوم کئے بغیر اس طرح تفسیر کرے کہ:

۱..... جو اپنی عقل کہتی ہے اس کو لینا ہے۔ حالانکہ وہ ایسی بات ہوسکتی ہے جس کا تعلق نقل سے ہو اور عقل کو اس میں مجال نہ ہو۔ مثلاً: اسباب نزول اور ناسخ ومنسوخ اور قصص واحکام سے متعلق مقام ہو۔

۲..... یا ظاہری عقل کے مطابق مراد لینا ہو۔ حالانکہ وہ امر عقلی قواعد پر موقوف ہے۔ جیسا کہ مجسمہ نے متشابہات کے ظاہری معنی کو لیا اور ظاہری معنی کے محال عقلی ہونے کو نظر انداز کر دیا۔

۳..... یا بعض علوم الٰہیہ کے مطابق بات کو لیا ہو۔ حالانکہ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے جن دیگر علوم الٰہیہ وعلوم شرعیہ کی ضرورت ہے۔ ان سے وہ بے خبر ہے۔

''قال ابن النقیب جملة ماتحصل فی معنی حدیث التفسیر بالرائ خمسة اقوال، احدها التفسیر من غیر حصول العلوم التی یجوز معها التفسیر الثانی تفسیر المتشابه الذی لا یعلمه الا الله الثالث التفسیر المقدرلمذهب الفاسد بان یجعل المذهب اصلاً والتفسیر تابعاً فیرد الیه بایّ طریق امکن وان کان ضعیفاً الرابع التفسیر ان مراداللہ کذا علی القطع من غیر دلیل الخامس التفسیر بالاستحسان والهوی (الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۳)''

ترجمہ: ابن نقیبؒ فرماتے ہیں کہ تفسیر بالرائے کی پانچ صورتیں ہیں:

۱..... تفسیر کے لئے ضروری علوم کو حاصل کئے بغیر تفسیر کی جائے۔

۲..... وہ متشابہ کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔

۳..... تیسری صورت وہ تفسیر جو کسی مذہب (فکر) کو ثابت کرنے کے لئے ہو کہ اپنے فاسد مذہب اور فکر کو اصل بنایا جائے اور تفسیر کو تابع کیا جائے۔

۴..... بغیر دلیل کے یہ کہنا کہ اس لفظ یا آیت سے اللہ تعالیٰ کی قطعی طور پر یہی مراد ہے۔

۵..... ہوائے نفس کے ساتھ تفسیر کرنا۔

تفسیر بالرائے کی مزید ممکنہ صورتیں

۱..... کسی آیت کی محض اپنی عقل سے ایسی تفسیر کرنا جو کہ آنحضرت ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کی بیان فرمودہ تفسیر کے خلاف ہو۔

۲..... قرآن مجید کی ایسی تفسیر کرنا جس سے اجماع امت کے ساتھ ثابت شدہ عقائد واحکام کی نفی ہوتی ہو۔

۳..... جن آیات میں صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے صراحۃً کوئی تفسیر منقول نہیں۔ ان میں لغت اور زبان وادب کے اصولوں کو نظر انداز کر کے خود ساختہ تفسیر کرنا۔

اس تفصیل کا یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ قرآن مجید میں توضیحی نکتہ آفرینی مطلقاً منع ہے۔ قرآن مجید سے ایسے نکات وعلوم کا استنباط جو کہ تفسیر بالرائے کی مذکورہ صورتوں کے ساتھ مطابقت نہ رکھتا ہو، وہ وعید میں داخل نہیں۔ البتہ اس قسم کی نکتہ آفرینیاں قرآن وحدیث کے گہرے مطالعہ اور مہارت تامہ کے بغیر ناممکن ہیں۔

صوفیائے کرام کی تفسیریں

تصوف کی کتب میں صوفیائے کرام کے ایسے بعض اقوال درج ہیں جو بظاہر شریعت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں، انہیں شطحیات کہا جاتا ہے۔ شطحیات علماء کرام کی تحقیق کے مطابق قابل قبول نہیں ہوتے۔ چونکہ صوفیاء نے ایسی باتیں جذب وسکر کے عالم میں کہی ہوتی ہیں۔ اس لئے عنداللہ وہ معذور ہیں لیکن ان کی ایسی باتوں کو مستند سمجھ کر قابل تقلید نہیں سمجھا جاسکتا۔ نہ ہی ان پر عمل ہوسکتا ہے۔

اسی طرح کتب تفاسیر میں بھی آیات کی تفسیر میں بعض خلاف شرع اقوال منقول ہیں، ان اقوال کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ اقوال، صوفیاء کے وجدانی استنباطات ہیں جو کہ ان پر منکشف ہوتے ہیں۔ ان کے مذکورہ استنباطات اور قرآن کریم کے ظاہری مفہوم میں اکثر اوقات تطبیق ممکن ہوتی ہے۔ صوفیاء قرآن کریم کے ظاہری مفہوم سے انکار نہیں کرتے بلکہ وہ اصل مفہوم پر ان استنباط کردہ نکات کا اضافہ کرتے ہیں۔ صوفیاء کرام کے ان اقوال کے متعلق درج ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۱..... ان اقوال کو قرآن مجید کی اصل تفسیر نہ مانا جائے بلکہ یہ سمجھا جائے کہ یہ صرف وجدانی استنباط کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۲..... یہ اقوال صرف اس وقت درست سمجھے جاسکتے ہیں جب قرآن مجید کی کسی آیت اور شریعت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ہوں۔ اگر یہ مطابقت نہ ہو تو یہ اقوال صریح الحاد کے سواء کچھ بھی نہیں۔

۳..... گزشتہ ادوار میں ایک ملحد فرقہ جو کہ باطنیہ کے نام سے موسوم تھا، گزرا ہے۔ اس فرقہ کا دعویٰ تھا کہ قرآن مجید کا جو مطلب سمجھ آتا ہے اللہ تعالیٰ کی مراد نہیں ہے بلکہ ہر لفظ سے ایک باطنی مفہوم کی طرف اشارہ ہے اور وہی قرآن کی اصل تفسیر ہے۔

یہ اعتقاد باجماع امت کفر والحاد ہے، لہٰذا صوفیاء کے کسی قوم کے متعلق اس قسم کا اعتقاد رکھنا کہ ان کے اقوال قرآن مجید کی اصل تفسیر ہیں، کھلی گمراہی ہے۔

(مخلص از علوم القرآن للشیخ عثمانی مدظلہ ص ۳۵۳ تا ۳۵۶)

تفسیر بالرائے، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی اولاد و مریدین کی امتیازی خصوصیت ہے۔

مرزا قادیانی کی چند تحریفات

۱..... ''ایاک نعبد وایاک نستعین ''میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عابد کامل جب فناء فی اللہ ہو جاتا ہے تو اسے رب العالمین کی صفات عطاء کی جاتی ہے۔''

(اعجاز المسیح ص ۱۱۹، خزائن ج ۱۸ ص ۱۲۳)

۲..... ''مالک یوم الدین ''میں ''یوم الدین'' سے مراد مسیح موعود کا زمانہ ہے۔''

(اعجاز المسیح ص ۱۴۰، ۱۴۱، خزائن ج ۱۸ ص ۱۴۴، ۱۴۵)

۳..... ''واذا العشار عطلت'' کا مطلب یہ ہے کہ ریل ایجاد ہونے کی وجہ سے اونٹیاں بیکار ہو جائیں گی۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۶۵، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۶)

۴..... ''فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفرّ (القیامۃ) ''ان آیات میں ''وجمع الشمس والقمر'' سے چاند گرہن اور سورج گرہن مراد ہے جو کہ مرزا کے زمانہ میں واقع ہوا۔''

(نور الحق حصہ دوم ص ۷، خزائن ج ۸ ص ۱۹۴)

۵..... ''قرآن مجید میں جس ذوالقرنین کا ذکر ہے اس سے مسیح موعود یعنی مرزا قادیانی مراد ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۱، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۸، ۱۱۹)

۶..... ''یاجوج ماجوج'' سے مراد انگریز اور روس ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۰۲، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)

۷..... ''دابۃ الارض'' سے مراد ایسے انسان مراد ہیں جو آسمانی روح اپنے اندر نہیں رکھتے لیکن زمینی علوم وفنون کے ذریعہ سے منکرین اسلام کو لاجواب کرتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۰۲، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹، ۳۷۰)

۸..... ''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

۹..... ''قرآن شریف بضرب دہل فرما رہا ہے کہ عیسیٰ بن مریم رسول اللہ زمین میں دفن کیا گیا ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۶، خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۵)

۱۰..... ''واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی'' اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہوجائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۷ ص ۶۹)

''الولد سرّ لابیہ'' کے مقولہ کے مطابق مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا قادیانی کا تحریفی ذوق صرف برقرار ہی نہیں رکھا بلکہ اسے ترقی بھی دی۔ مرزا قادیانی کو قرآن مجید کی مکمل تفسیر لکھنے کا موقع نہ ملا تھا۔ مرزا محمود نے قرآن مجید کی دو تفسیریں لکھیں۔

۱..... تفسیر کبیر، یہ کتاب دس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۲..... تفسیر صغیر، یہ کتاب ایک جلد میں ہے۔

تفسیر صغیر میں درج تحریفات کا خاکہ

۱..... بعض آیات کی تفسیر میں متعدد اقوال تھے جن میں سے بعض کو مفسرین نے راجح، بعض کو مرجوح اور بعض کو بالکل ناقابل توجہ قرار دیا تھا۔ مرزا محمود نے مرجوح اور ساقط الاعتبار قسم کے اقوال کو چن چن کر تفسیر صغیر میں جمع کیا ہے۔

۲..... بہت سی آیات کا من گھڑت ترجمہ وتشریح لکھی ہے جو کہ مفسرین کرام کی تصریحات اور لغت عرب کے بالکل خلاف ہے۔

۳..... حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے نزدیک نزول جسمانی کا انکار کرنے کے لئے، سورہ آل عمران، المائدہ اور الزخرف کی متعلقہ آیات کے ترجمہ وتفسیر میں خصوصی تحریفات کی ہیں۔

۴..... حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بہت سے معجزات کا قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی نے تو صرف عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا تھا۔ مرزا محمود نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے متعلقہ آیات کے ترجمہ وتفسیر میں وہ دور از کار تاویلیں کی ہیں کہ شیطان بھی شرما رہا ہوگا۔

مرزا محمود کی تحریفات کے چند نمونے

ا..... ''آخرت کا ترجمہ آئندہ ہونے والی موعود باتیں کیا۔'' (تفسیر صغیر حاشیہ ص ۵)

ب..... ''ویقتلون النّبیین بغیر الحق'' کا ترجمہ کیا اور نبیوں کو ناحق قتل کرنا چاہتے تھے۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۶)

ج..... ''ورفعنا فوقکم الطور'' یعنی تم کو پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا۔'' (تفسیر صغیر حاشیہ ص ۱۶)

د..... ''تلک امۃٌ قد خلت'' یہ وہ جماعت ہے جو (اپنا زمانہ پورا کر کے) فوت ہو چکی ہے۔'' (تفسیر صغیر ص ۲۹)

ح..... ''ما المسیح ابن الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل'' مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھا، اس سے پہلے رسول بھی فوت ہو چکے ہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۵۴، ۱۵۵)

ز..... ''واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیراً باذنی (المائدہ: ۱۱۰)'' سے مراد یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام روحانی اعتبار سے مردہ لوگوں کو تربیت کرتے تھے جس کے نتیجہ میں وہ روحانی پرواز کرنے لگ جاتے تھے۔'' (حاشیہ ص ۱۶۰)

س..... ''واذ تخرج الموتی باذنی (المائدہ: ۱۱۰)'' کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روحانی طور پر مردہ صفت لوگوں کو زندہ کرتے تھے۔'' (حاشیہ ص ۱۶۱)

ش..... ''ویوم یحشرھم جمیعا یمعشر الجن قد استکثرتم من الانس (الانعام: ۱۲۸)'' میں جنات سے مراد بڑے لوگ ہیں۔'' (حاشیہ نمبر ا ص ۱۸۱)

ص..... ''قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین (الاعراف: ۱۶۷)'' انسانوں کا بندر بننا مراد نہیں بلکہ بندروں کی صفات والا بننا مراد ہے۔'' (حاشیہ ص ۲۱۳)

ض..... ''واذ نتقنا الجبل فوقھم کانہ ظلۃ (الاعراف: ۱۷۲)'' سے مراد یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو لے جا کر طور کے دامن میں کھڑا کر دیا تا کہ وہ بھی نظارہ کر لیں۔'' (حاشیہ ص ۲۱۴)

ط..... (حاشیہ ص ۳۸۵) ''پر حضرت مریم کے لئے شوہر تسلیم کیا گیا ہے۔''

ع..... ''حتی اذا اتوا علی وادالنمل (النمل: ۱۸)'' میں نمل سے نملہ قوم مراد ہے۔'' (ص ۴۸۶)

غ..... ''سورۃ نمل میں جس ہدہد کا ذکر ہے، اس سے ہدہد نام کا سردار مراد ہے۔''

(حاشیہ ص ۴۸۷)

ل..... (حاشیہ ص ۷۲۶) پر ''نبوت کا قیامت تک جاری رہنے کا نظریہ بیان کیا ہے۔''

م..... (حواشی ص ۷۴۴، ۷۴۵) پر مرزا قادیانی کو نبی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔''

ن..... ''واذا السماء فرجت (المرسلٰت: ۹)'' کا مطلب یہ ہے الہام کا سلسلہ پھر شروع کر دیا جائے گا۔'' (تفسیر صغیر حاشیہ ص ۷۹۱)

الغرض تفسیر صغیر میں اتنی زیادہ تحریفات ہیں کہ بے اختیار کہنا پڑتا ہے:

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

استاذ مکرم، سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی قدس سرہٗ کے حکم پر آج سے تین سال پہلے احقر نے تفسیر صغیر کا ناقدانہ جائزہ تحریر کرنا شروع کیا۔ استاذ محترم قدس سرہ

کی رائے یہ تھی کہ تفسیر صغیر کے ترجمہ میں درج تحریفات کا ناقدانہ جائزہ ایک مستقل کتابچہ کی شکل میں کثیر تعداد میں تقسیم کیا جائے تاکہ قادیانی جو کہ تفسیر صغیر کو اردو اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کر کے بکثرت مفت تقسیم کرتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اس کا تدارک کیا جاسکے۔ مولانا چنیوٹیؒ نے اپنی وفات سے چند ماہ پہلے اس کتابچہ کو حرف بحرف ملاحظہ فرمایا تھا اور اپنی گراں قدر تقریظ سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات کریم نے بندہ ناچیز سے یہ اہم کام لیا، اس کی بارگاہ عالی میں اس کاوش کی قبولیت اور بھولے بھٹکے قادیانیوں اور مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بننے کے لئے دست بدعا ہوں۔ قارئین کرام سے بھی اسی دعاء کی التماس ہے۔

زیر نظر تالیف کے متعلق ایک ضروری وضاحت یہ ہے کہ یہ رسالہ، ایک بڑی کتاب کا پہلا باب ہے اور بکثرت اشاعت کے پیش نظر مولانا چنیوٹیؒ کے حکم کے مطابق اس میں ممکنہ حد تک اختصار کیا گیا ہے اور اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ قارئین کو بات آسانی سے سمجھ آجائے، لیکن تفصیلی نقد ونظر نہ ہو۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' مختار قول کے مطابق ہر سورۃ کا جزو نہیں ہے لیکن مرزا محمود اسے ہر سورۃ کا جزو قرار دیتا ہے اور تفسیر صغیر میں اس نے یہی انداز اپنایا ہے۔ مثلاً کسی بھی سورۃ کی آیت نمبر ۱ کو وہ آیت نمبر ۱ ۱ لکھتا ہے۔ احقر اپنے عزیز دوست مولانا مفتی مسعود الحسن تحسین مدظلہ کا ممنون ہے کہ ان کے بعض گرانقدر مشوروں سے کتاب کو چار چاند لگ گئے۔ مخدوم گرامی جانشین سفیر ختم نبوت مولانا محمد الیاس چنیوٹی مدظلہ مہتمم ادارہ مرکز یہ دعوت وارشاد چنیوٹ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی طباعت کا انتظام فرمایا۔ جناب محترم حاجی محمد یار شاہد صاحب نے اس کی طباعت کے مصارف برداشت کئے۔ **جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!**

تفسیر صغیر کے حواشی میں درج تحریفات کا تنقیدی جائزہ ان شاء اللہ! الگ کتابی صورت میں بہت جلد قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ **وھو المستعان!**

مشتاق احمد عفی عنہ

تفسیر صغیر کے ترجمہ میں قادیانی تحریفات اور ان کا تنقیدی جائزہ

آیت نمبر ۱: ''واذ قلنا للملئکة اسجدوا لأدم فسجدوا الّا ابلیس (البقرہ: ۳۴)''

صحیح ترجمہ: اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا۔

قادیانی تحریف: (اور اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی فرمانبرداری کرو، اس پر انہوں نے تو فرمانبرداری کی مگر ابلیس (نے نہ کی)

حاشیہ میں لکھا: ''آدم کی پیدائش کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو سجدہ کرو۔ یہ مراد نہیں کہ آدم کو سجدہ کرو۔'' (تفسیر صغیر حاشیہ نمبر ا ص ۱۲)

تجزیہ: امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ اس بات پر اجماع امت کہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ بطور عبادت کے نہ تھا کیونکہ غیر اللہ کی عبادت کفر ہے۔ زیر نظر آیت میں سجدہ سے کیا مراد ہے اس کے متعلق مفسرین کے تین اقوال ہیں:

۱..... سجدہ اللہ تعالیٰ کو تھا اور آدم علیہ السلام بطور قبلہ کے تھے۔

۲..... آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا گیا تھا اور سجدہ تعظیمی پہلی امتوں میں جائز تھا۔

۳..... سجدہ سے مراد اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

پہلا قول ضعیف ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کا ذکر کرنے سے آدم علیہ السلام کی عظمت ظاہر کرنا مقصود ہے اور محض قبلہ قرار دینے سے ان کی عظمت ظاہر نہیں ہو سکتی۔

تیسرا قول ضعیف ہے۔ کیونکہ سجدہ شریعت کی اصطلاح میں زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے اور اس کا معنی مراد لینا ضروری ہے۔ کیونکہ اصل حقیقی معنی مراد لینا ہے۔ مجازی معنی مراد نہیں لیا جا سکتا۔ باقی رہا دوسرا قول کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا گیا۔ یہی مستند و معتبر ہے۔ (تفسیر کبیر للرازیؒ الجزء الثانی ص ۲۳۰)

حافظ ابن کثیرؒ نے بھی اپنی تفسیر میں امام رازیؒ کی تائید کی ہے، لکھتے ہیں: ''والأظهر ان القول الاول اولٰی والسجدة لآدم اکراماً وتعظیماً واحتراماً وسلاماً وهی طاعته الله عزوجل لانها امتثال لا مره تعالٰی وقدقواه الرازی

فی تفسیرہ وضعف ما عداہ من القولین الآخیرین..... الخ! (تفسیر ابن کثیر ج اوّل ص ۷۷، ۷۸، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)''

مرزا بشیر الدین محمود نے ترجمہ میں تیسرا قول اور حاشیہ میں پہلا قول مراد لیا ہے اور یہ دونوں ضعیف قول ہیں۔

آیت نمبر ۲: ''واذ قتلتم نفساً فادّارء تم فیھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون (البقرہ: ۷۲)''

صحیح ترجمہ: اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تو اس میں باہم جھگڑنے لگے لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے خدا اس کو ظاہر کرنے والا تھا۔

قادیانی تحریف: ''اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کرنے کا دعویٰ کیا۔ پھر تم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا حالانکہ جو (کچھ) تم چھپاتے تھے اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۸)

تجزیہ: مرزا محمود نے ''واذ قتلتم'' کے معنی میں تحریف کی ہے۔ اس کا صحیح ترجمہ ہے ''اور جب تم نے قتل کیا'' مرزا نے ترجمہ کیا اور جب تم نے قتل کرنے کا دعویٰ کیا۔

کسی معتمد علیہ مفسر نے مرزا محمود کا تحریر کردہ معنی نہیں لکھا: ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین''

آیت نمبر ۳: ''وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ (البقرہ: ۷۴)''

صحیح ترجمہ: اور بعضے (پتھر) ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

قادیانی ترجمہ: ''ان دلوں میں سے بھی بعض ایسے ہیں کہ اللہ کے ڈر سے (معافی مانگتے ہوئے) گر جاتے ہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۸)

تجزیہ: منھا کی ضمیر کے مرجع میں دو قول ہیں۔ (۱) حجارہ، (۲) قلوب اور اکثر مفسرین کے نزدیک منھا ضمیر کا مرجع حجارہ ہے، قلوب نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۱۴۰)

اور جاحظ نے قلوب کو مرجع بنایا ہے جو کہ فاسد ہے۔

(فتح البیان فی مقاصد القرآن جزء اوّل ص ۱۳۰، مطبوعہ المطبعۃ الکبریٰ المیریہ بیولاق مصر ۱۳۰۰ھ)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرزا بشیر الدین محمود نے ''منھا'' کا مرجع قلوب کو بناء کر مرجوع قول کو ترجیح دی ہے اور راجح قول کو مرجوع بنا دیا ہے۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کردے

آیت نمبر۴: ''تلک امة قد خلت (البقرہ:۱۳۵، ۱۴۲)''

صحیح ترجمہ: یہ جماعت گزر چکی۔

قادیانی تحریف: ''یہ وہ جماعت ہے جو (اپنا زمانہ پورا کرکے) فوت ہوچکی ہے۔'' (تفسیر صغیر ص۲۹، ۳۰)

تجزیہ: ''خلا یخلو خلوّا'' کا ترجمہ مات یموت موتاً سے کرنا لغت عرب اور کتب تفاسیر کے بالکل برعکس ہے اور نہایت خطرناک تحریف ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنا مقصد ہے۔ اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔

آیت نمبر۵: ''علم الله انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم (البقرہ:۱۸۷)''

صحیح ترجمہ: خدا کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے۔ سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی۔

قادیانی ترجمہ: ''اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے، اس لئے اس نے تم پر فضل سے توجہ کی اور تمہاری (اس حالت کی) اصلاح کردی۔'' (تفسیر صغیر ص۴۰، ۴۱)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں مرزا محمود نے ''تختانون انفسکم'' اور ''وعفا عنکم'' کے معنی میں تحریف کی ہے۔ اختیان کا صحیح معنی ہے۔ خیانت کرنا جب کہ مرزا نے اس کا معنی کیا حق تلفی کرنا اور ''عفا عنکم'' کے دو معنی ہیں گنجائش دینا، گناہ معاف کرنا جب کہ مرزا نے اصلاح کرنا مراد لیا ہے۔

مرزا محمود کے تحریر کردہ معانی لغت اور ائمہ مفسرین کی تصریحات دونوں کی رو سے غلط ہے۔ لغت کی رو سے مرزائی معانی کا غلط ہونا اظہر من الشمس ہے۔ البتہ کتب تفاسیر کی تحریرات پیش خدمت ہیں۔

۱..... اللہ تعالیٰ نے یہاں پر خیانت کا ذکر کیا۔ خیانت کا تعین نہیں کیا۔ آیت کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خیانت جماع تھی۔ پھر یہاں دو قول ہیں اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ تم عشاء کے بعد جماع کرنے اور ایک بار سونے کے بعد اٹھ کر کھانا کھا کر معصیت کا ارتکاب کرتے ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کرتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ دونوں حکم منسوخ کر دیئے۔ ابومسلم کا قول ہے کہ خیانت سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرنا ہے۔ لیکن آیت کے الفاظ ابومسلم کے قول کی نفی کرتے ہیں۔ اس لئے کہ آیت میں ''تختانون انفسکم'' آیا ہے، ''تختانو اللہ'' نہیں لکھا۔

دوسرے قول کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ اگر مذکورہ ممانعت باقی رہتی تو تم مشقت میں مبتلا ہوتے اور خیانت کر بیٹھتے۔ پہلا قول مراد لینا ممکن ہے کیونکہ اس میں حرف شرط محذوف نہیں ماننا پڑتا اور دوسرا قول مراد لینے کی بھی گنجائش ہے کیونکہ پہلے قول کے مطابق نسخ ماننا پڑتا ہے۔

''فتاب علیکم'' ابومسلم کے قول کے مطابق اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کام کی اجازت دے دی اور نسخ کے قائلین کے مطابق تقدیر عبارت ماننی پڑے گی۔ ''تبتم فتاب علیکم فیه''

''وعفا عنکم'' ابومسلم کے قول کے مطابق اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رات کے وقت کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت دے کر تم پر وسعت کی ہے اور لفظ عفو وسعت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور نسخ کے قائلین کے مطابق ''وعفا عنکم'' میں تقدیر عبارت نکالنا ہوگی۔ ''عفا عن ذنوبکم'' ابومسلم کے قول کو ترجیح حاصل ہے کیونکہ اس کی تفسیر ضمیر نکالنے کی طرف محتاج نہیں اور قائلین نسخ کی تفسیر ضمیر نکالنے کی محتاج ہے۔ (تفسیر کبیر للرازی ج پنجم ص ۱۱۵، ۱۱۶)

۲..... ''علم اللہ انکم کنتم تختانون (انفسکم) بالجماع لیلة الصیام وقع ذلک لعمر وغیره واعتذروا الی النبی ﷺ (فتاب علیکم) قبل توبتکم (وعفا عنکم فالآن) اذا أحل لکم (باشروهن) جامعوهن (تفسیر الجلالین للسیوطیؒ)''

۳..... ''وقوله علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم والاختیان مراودة الخیانة ولم یقل تخونون انفسکم لانه لم تکن منهم الخیانة بل کان منهم الاختیان فان الاختیان تحرک شهوة الانسان لتحرّی الخیانة وذلک هو المشار الیه بقوله تعالیٰ ان النّفس لامّارة بالسوء (مفرات غریب القرآن ج اوّل ص ۱۶۳)''

یہ ساری تصریحات، مرزا محمود کے خود ساختہ معانی کی تردید کر رہی ہیں۔

آیت نمبر ۶: ''او کالذی مرّ علٰی قریۃ..... فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ (البقرہ: ۲۵۹)''

صحیح ترجمہ:.....تو خدا نے اس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اس کو مردہ رکھا) پھر اس کو جلا اٹھایا۔

قادیانی ترجمہ: ''.....اس پر اللہ نے اسے سو سال (تک خواب میں) مارے رکھا پھر اسے اٹھایا۔'' (تفسیر صغیر ص ۶۹)

تجزیہ: مرزا محمود نے اپنے ترجمہ میں ''فاماتہ اللہ مائۃ عام'' کا ترجمہ کیا اس پر اللہ نے اسے سو سال (تک خواب میں) مارے رکھا پھر اسے اٹھایا۔

یہ ترجمہ غلط ہے، مرزا نے عالم بیداری کے ایک واقعہ کو خواب کا واقعہ بنا دیا۔ مرزا محمود جیسے لوگوں کے توہمات کی تردید میں امام رازیؒ نے کیا خوب لکھا ہے: ''الأظھر انہ علم ان ذلک اللبث فکان بسبب الموت وذلک لأن الغرض الأصلی فی اماتتہٖ ثم احیائہ بعد مائۃ عام ان یشاھد الاحیاء بعد الاماتۃ وذلک لایحصل الا اذا عرف ان ذلک اللبث کان بسبب الموت وھو ایضاً قد شاھد اما فی نفسہ او فی حمارہ احوالا دالۃ علی ان ذالک اللبث کان بسبب الموت'' (تفسیر کبیر ج ہفتم ص ۳۶)

ترجمہ: یہ واضح ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام کا یہ قیام موت کے سبب سے تھا اور اس قیام کی غرض وغایت ان کی موت اور پھر سو سال بعد دوبارہ زندہ کرنے سے یہ تھی کہ وہ ایک دفعہ مارنے کے بعد زندہ کرنے کا مشاہدہ کر سکیں اور یہ مشاہدہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ ان کی موت کے باعث اپنے اس قیام کا علم ہونا اور انہوں نے اپنی ذات یا اپنے گدھے میں ایسے حالات دیکھ لئے تھے جو کہ اس چیز پر دلالت کرتے تھے کہ سو سال تک ان کا اس حالت میں رہنا موت کی وجہ سے ہی ہو۔

طرز استدلال

امام رازی نے اس واقعہ کو بار بار مشاہدہ سے تعبیر کیا ہے اور مشاہدہ بیداری میں آنکھوں سے دیکھنے کو کہتے ہیں، حالت خواب کو نہیں کہتے۔

اسلامی انسائیکلو پیڈیا سے بھی ہماری تائید ملتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے قرآن مجید نے یہ قصہ ایک حقیقی واقعے کی حیثیت سے بیان کیا ہے اسے مجازیا مکاشفہ کا رنگ دینا درست نہیں۔ مشہور قول کے مطابق یہ واقعہ حضرت عزیر کے ساتھ پیش آیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی قبر دمشق میں ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ج نمبر ۱۳ ص ۳۲۸)

آیت نمبر ۷: ''واذقال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتٰی..... فصرھنّ الیک ثم اجعل علٰی کل جبل منھم جزأ ثم ادعھن یاتینک سعیا (البقرہ: ۲۶۰)''

صحیح ترجمہ: اور جب ابراہیم نے (خدا سے) کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیوں کر زندہ کرے گا..... خدا نے فرمایا کہ چار جانور پکڑوا کر اپنے پاس منگوا لو (اور ٹکڑے ٹکڑے کردو) پھر ان کا ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھوا اور پھر ان کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔

قادیانی ترجمہ: ''اور اس واقعہ کو بھی یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب! مجھے بتا کہ تو مردے کس طرح زندہ کرتا ہے..... فرمایا اچھا تو چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ سدھالے پھر ہر ایک پہاڑ پر ان میں سے ایک (ایک) حصہ رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیری طرف تیزی کے ساتھ چلے آئیں گے۔'' (تفسیر صغیر ص ۷۰، ۷۱)

تجزیہ: مرزا محمود نے آیت مذکورہ کے ترجمہ میں تحریف کی اور ''فصرھن الیک'' کا ترجمہ کیا اور ان کو اپنے ساتھ سدھالے اور ''یاتینک سعیا'' کا ترجمہ کیا ''وہ تیری طرف تیزی کے ساتھ چلے آئیں گے۔''

مرزا محمود نے یہاں پر بھی دجالانہ تلبیس وتحریف کا ثبوت دیتے ہوئے ''فصرھن الیک'' کا ترجمہ کیا ''اور ان کو اپنے ساتھ سدھالے'' امام رازی نے اپنی تفسیر میں بتایا کہ یہ ابو مسلم کا قول ہے (جسے قادیانی مرزا محمود کی علمی تحقیق کے نام پر پیش کررہے ہیں) اور ''فصرھنّ الیک'' کا صحیح ترجمہ یہ ہے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کرلے۔

''اجمع اھل التفسیر علی ان المراد بالآیۃ قطعھن وان ابراھیم قطع اعضاء ھا ولحومھا وریشھا ودماء ھا فخلّط بعضھا علٰی بعض غیر ابی مسلم فانہ انکر ذلک وقال..... والمراد بصرھن الیک الاماۃ

والتمرين على الاجابة اى فعود الطيور الاربعة ان تصير بحيث اذا دعوتها اجابتك واتتك فاذا صارت كذالك فاجعل علىٰ كل جبل واحداً حال حياته ثم ادعهن ياتينك سعيا (تفسیر کبیر ج ۷ ص ۴۵)''

ترجمہ: تمام مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ آیت ہذا میں ''فصرھن'' سے ''فقطعھن'' مراد ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان پرندوں کے اعضاء، گوشت، پر اور خون کو جدا جدا کر دیا اور بعض اجزاء کو بعض کے ساتھ ملا دیا۔ صرف ابو مسلم نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے جب احیاء موتیٰ کی دلیل طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مثال دکھائی تا کہ یہ معاملہ ان کے ذہن کے قریب ہو سکے اور ''فصرھن الیک'' کا معنی ہے مائل کرنا اور انہیں اپنی طرف آنے کی مشق کرانا یعنی چاروں پرندوں کا اس طرح عادی ہو جانا کہ جب آپ ان کو بلائیں وہ فوراً لبیک کہتے ہوئے آپ کے پاس آ جائیں اور جب وہ پرندے عادی ہو جائیں تو ان میں سے ہر پرندہ کو زندہ حالت میں ایک ایک پہاڑ پر بٹھا دیں۔ پھر ان کو آواز دیں۔ وہ آپ کے پاس تیزی سے اڑتے ہوئے آ جائیں گے اور اس سے غرض یہ تھی کہ روحوں کے جسموں کی طرف آسمان سے لوٹنے کو محسوس مثال کے ذریعہ سے بیان کیا جائے۔

مذکورہ تصریح نے تحریف کے قادیانی غبارہ سے ہوا نکال دی ہے۔

اور اگر مرزا بشیر الدین کی تفصیل درست تسلیم کی جائے تو پھر یہ احیاء موتیٰ کی دلیل بھی نہیں اور سدھائے پرندوں کو اپنے پاس بلا لینا یہ کون سا کمال ہوا؟

آیت نمبر ۸: ''**یامریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین** (آل عمران: ۴۳)''

صحیح ترجمہ: مریم! اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔

قادیانی ترجمہ: ''اے مریم! تو اپنے رب کی فرمانبردار بن اور سجدہ کر اور صرف موحدانہ پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر موحدانہ پرستش کر۔'' (تفسیر صغیر ص ۸۵)

(حاشیہ از مرزا محمود) عربی میں رکع کے معنی توحید کے مطابق عبادت کرنے کے ہیں اس لئے یہ ترجمہ کیا گیا ہے کہ موحدانہ پرستش کر۔

تجزیہ: رکع کا معنی المنجد میں لکھا ہے: ''انحنٰی وطأطا راسه ومنه الرکوع فی الصلوٰة الی الله اطمأن الیه الرجل افتقر وانحطّت حاله''

(المنجد ص ۲۸۰، الطبعۃ الثانیہ عشرۃ ۱۹۵۱ء)

ترجمہ: رکع کا معنی ہے وہ مائل ہوا اور اس نے سر جھکا لیا اور اسی سے مشتق ہے نماز میں رکوع کرنا، رکوع الی اللہ کا معنی ہے مطمئن ہونا، رکع الرجل: فقیر ہوا، اس کی حالت زوال کا شکار ہوئی۔

اسی طرح علامہ راغب اصفہانی تحریر فرماتے ہیں: ''الرکوع الانحناء فتارة یستعمل فی الهیئة المخصوصة فی الصلوٰة کما هی وتارة فی التواضع والتذلل (المفردات فی علوم القرآن ص ۲۰۲)'' رکوع کے معنی ہیں مائل ہونا، جھکنا، اس کا استعمال کبھی نماز کی ایک خاص ہیئت پر ہوتا ہے اور کبھی تواضع وعاجزی کے معنی میں۔

اور تمام مفسرین نے زیر نظر آیت میں رکوع کا معنی نماز والا رکوع کیا ہے یا تواضع، کوئی تیسرا معنی نہیں کیا۔ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

۱..... ''(واسجدی وارکعی مع الراکعین) ای کونی منهم وقال الاوزاعی رکعت فی محرابها راکعة وساجدة وقائمة حتی نزل ماء الاصفر فی قدمها رضی اللہ عنہا (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۳)''

اس بحث سے معلوم ہوا کہ مرزا محمود نے رکوع کا معنی موحدانہ پرستش جو کیا ہے وہ سراسر غلط اور تحریف باطل ہے۔

فائدہ: یہاں پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو مردوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھنے کا حکم کیسے دیا گیا؟

اس کے جواب میں حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: ''ممکن ہے اس وقت میں عورتوں کو عام طور پر جماعت میں شریک ہونا جائز ہو یا خاص فتنہ سے مامون ہونے کی صورت میں اجازت ہو یا دوسری عورتوں کے ہمراہ امام کی اقتداء کرتی ہوں۔ سب احتمالات ہیں۔ (تفسیر عثمانی ص ۷۱، مطبوعہ سعودیہ)

آیت نمبر ۹: ''ویکلم النّاس فی المهد وکهلا (آل عمران: ۴۶)''

صحیح ترجمہ: اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا۔

قادیانی تحریف: اور پنگھوڑے یعنی چھوٹی عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر ہونے کی حالت میں بھی۔ (تفسیر صغیر میں ص ۸۵)

تجزیہ: مرزا محمود نے زیر نظر آیت کے لفظ ''مہد'' میں تحریف کی ہے۔ امام رازیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ ''مہد'' کے دو معنی ہیں۔

(۱) ماں کی گود، (۲) بچے کے دودھ پینے کا زمانہ۔

جو معنی بھی مراد لیا آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کی گود میں رہنے کی حالت میں لوگوں سے گفتگو فرماتے تھے اور جو معنی بھی کیا جائے یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۸ ص ۵۶)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا محمود کا لفظ ''مہد'' سے حضرت عیسیٰ کی چھوٹی عمر مراد لینا غلط ہے۔ ''چھوٹی عمر'' کا اطلاق تو قبل البلوغت کے تمام سالوں پر ہو سکتا ہے۔ حالانکہ یہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے ماں کی گود یا زمانہ رضاعت کی حالت مراد ہے۔ مرزا محمود نے یہ تحریف اس لئے کی ہے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کا معجزانہ طور پر پیدائش کے فوراً بعد گفتگو کرنا تسلیم نہ کرنا پڑے۔

آیت نمبر ۱۰: ''اذا قال اللہ یٰعیسٰی انّی متوفّیک ورافعک الیّ (آل عمران: ۵۵)''

صحیح ترجمہ: اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔

قادیانی تحریف: ''(اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! میں تجھے (طبعی طور پر) وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا۔'' (تفسیر صغیر ص ۸۷)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں دو تحریفیں کی گئیں ہیں:

۱..... متوفیک کا درست معنی ہے میں تجھے پورا پورا (یعنی جسد مع الروح) وصول کروں گا۔ جب کہ مرزا محمود نے اس کا معنی کیا ہے میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا۔

۲..... ''ورافعک الیّ'' کا درست معنی ہے میں تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور قادیانیوں نے تحریف کی کہ اس کا معنی ہے 'میں تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا۔''

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہ اپنے تفسیری حواشی میں لکھتے ہیں:

لفظ توفی کے متعلق کلیات ابوالبقاء میں ہے: ''التوفی الاماتة قبض الروح وعلیه استعمال العامة والاستیفاء واخذ الحق وعلیه استعمال البلغاء..... الخ!'' (توفی کا لفظ عوام کے یہاں موت دینے اور جان لینے کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن بلغاء کے نزدیک اس کے معنی ہیں پورا وصول کرنا اور ٹھیک لینا) گویا ان کے نزدیک موت پر بھی توفی کا اطلاق اسی حیثیت سے ہوا کہ موت میں کوئی عضو خاص نہیں بلکہ خدا کی طرف سے پوری جان وصول کی جاتی ہے۔ اب اگر فرض کر و خدا تعالیٰ نے کسی کی جان بدن سمیت لے لی تو اسے بطریق اولیٰ توفی کہا جائے گا۔ جن اہل لغت نے توفی کے معنی قبض روح لکھے ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ قبض روح مع البدن کو توفی نہیں کہتے۔ نہ کوئی ایسا ضابطہ بتایا ہے کہ جب توفی کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو تو بجز موت کے کوئی معنی نہ ہو سکیں۔ ہاں! چونکہ قبض روح کا وقوع بدن سے جدا کر کے ہوتا ہے۔ اس لئے کثرت وعادت کے لحاظ سے اکثر موت کا لفظ اس کے ساتھ لکھ دیتے ہیں۔ ورنہ لفظ کا لغوی مدلول قبض روح مع البدن کو شامل ہے:

دیکھئے: ''اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها (زمر)'' توفی نفس (قبض روح) کی دو صورتیں بتائیں (موت اور نیند) اس تقسیم سے نیز توفی کو نفس پر وارد کر کے اور ''حین موتها'' کی قید لگا کر بتلا دیا کہ توفی اور موت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اصل یہ ہے کہ قبض روح کے مختلف مدارج ہیں ایک درجہ وہ ہے جو موت کی صورت میں پایا جائے۔ دوسرا وہ جو نیند کی صورت میں ہو۔ قرآن کریم نے بتلا دیا کہ وہ دونوں پر ''توفی'' کا لفظ اطلاق کرتا ہے۔ کچھ موت کی تخصیص نہیں۔

''یتوفکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنهار (الانعام: ۶۰)''

اب جس طرح اس نے دو آیتوں میں نوم پر توفی کا اطلاق جائز رکھا حالانکہ نوم میں بھی قبض روح پورا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر آل عمران اور مائدہ کی دونوں آیتوں میں توفی کا استعمال قرآن کریم ہی نے شروع کیا ہے۔ جاہلیت والے تو عموماً اس حقیقت سے ہی ناآشنا تھے کہ موت یا نوم میں خدا تعالیٰ کوئی چیز آدمی سے وصول کر لیتا ہے۔ اسی لئے لفظ توفی کا استعمال موت اور نوم پر ان کے ہاں شائع نہ تھا۔ قرآن کریم نے موت وغیرہ کی حقیقت پر روشنی ڈالنے کے لئے اوّل اس لفظ کا استعمال شروع کیا تو اسی کو حق ہے کہ موت اور نوم کی طرح

اخذ الروح مع البدن کے نادر مواقع میں بھی اسے استعمال کرے۔ بہر حال آیت حاضرہ میں جمہور کے نزدیک توفی سے موت مراد نہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح ترین روایت یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ ''کما فی روح المعانی'' وغیرہ۔

زندہ اٹھائے جانے یا دوبارہ نازل ہونے کا انکار سلف میں کسی سے منقول نہیں بلکہ تلخیص الحبیر میں حافظ ابن حجرؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور ابن کثیرؒ وغیرہ نے احادیث نبوی کو متواتر کہا ہے: ''اکمال اکمال العلم'' میں امام مالکؒ سے اس کی تصریح نقل کی ہے پھر جو معجزات حضرت مسیح علیہ السلام نے دکھلائے، ان میں علاوہ دوسری حکمتوں کے ایک خاص مناسبت آپ کے رفع الی السماء کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ آپ نے شروع ہی سے متنبہ کر دیا کہ جب ایک مٹی کا پتلا میرے پھونک مارنے سے باذن اللہ پرندہ بن کر اوپر اڑا چلا جاتا ہے۔ کیا؟ وہ بشر جس پر خدا نے روح اللہ کے لفظ کا اطلاق کیا اور روح القدس کے نفخ سے پیدا ہوا۔ یہ ممکن نہیں کہ خدا کے حکم سے اڑ کر آسمان تک چلا جائے۔ جس کے ہاتھ لگانے یا دو لفظ کہنے پر حق تعالیٰ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی اچھے اور مردے زندہ ہو جائیں۔ اگر وہ اس موطن کون وفساد سے الگ ہو کر ہزاروں برس فرشتوں کی طرح آسمان پر زندہ اور تندرست رہیں تو کیا استبعاد ہے؟

''قال قتادةؓ فطار مع الملائكة فهو معهم حول العرش وصار انسيا ملكيا سماوياً ارضيا (بغوی)'' اس موضوع پر مستقل رسالے اور کتابیں شائع ہو چکی ہیں مگر میں اہل علم کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہمارے مخدوم علامہ فقید النظیر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری اطال اللہ بقائہ نے رسالہ عقیدۃ الاسلام میں جو علمی لعل وجواہر ودیعت کئے ہیں۔ ان سے متمتع ہونے کی ہمت کریں۔ میری نظر میں ایسی جامع کتاب اس موضوع پر نہیں لکھی گئی۔ (تفسیر عثمانی حواشی ص ۷۴، مطبوعہ سعودیہ)

حضرت امام رازیؒ تحریر فرماتے ہیں:

اس آیت میں دو طریقوں سے تاویلیں کی گئی ہیں۔

پہلا طریقہ: آیت میں تقدیم تاخیر نہ مانی جائے۔ اس طریقہ کے مطابق حضرات مفسرین کے درج ذیل اقوال ہیں۔

۱..... ''انی متوفیک'' کا معنی ہے کہ میں آپ کی عمر پوری کروں گا پھر وفات دوں

گا اور قتل کرنے کے لئے یہودیوں کے حوالے نہ کروں گا بلکہ میں آپ کو آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں اور ملائکہ کے قریب کرنے والا ہوں۔ یہ اچھی تاویل ہے۔

۲..... ''انّی متوفیک'' کا معنی ہے کہ میں آپ کو موت دینے والا ہوں مقصد یہ ہے کہ آپ کے دشمن (یہود) آپ کو قتل نہ کر سکیں گے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رفع الی السمآء کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کو عزت دی۔

۳..... ربیع بن انس نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی رفع الی السمآء کے وقت ان کو نیند دے کر توفی کی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''**اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا** (الزمر: ۴۲)''

۴..... یہ آیت ترتیب کا فائدہ دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کام کریں گے لیکن کس طرح اور کب کریں گے؟ یہ بات دلیل پر موقوف ہے اور دلیل سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ وہ عنقریب نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کو وفات دیں گے۔

۴..... ''توفی'' کہتے ہیں کسی چیز کو پورا پورا وصول کرنا، اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ بعض لوگ یہ گمان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو اٹھایا، جسم کا رفع نہیں ہوا تو اس گمان کی تردید کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا روح اور جسم دونوں کے ساتھ رفع ہوا ہے اور اس آیت کی صحت پر ایک دوسری آیت: ''**وما یضرّونک من شئ**'' دلالت کرتی ہے۔

دوسرا طریقہ: آیت میں تقدیم وتاخیر مانی جائے۔ اس قول کے قائلین کے مطابق ترتیب یہ ہوگی: ''**انّی رافعک الیّ ومطھرک من الذی کفروا ومتوفیک بعد انزالی ایّاک فی الدنیا**''

لیکن پہلے طریقہ کے تحت ذکر کی گئیں وجوہ تقدیم وتاخیر ماننے سے مستغنی کر دیتی ہیں۔

(ملخص از تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۳ تا ۷۶)

تنبیہ

کئی مفسرین نے یہ لکھ دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تین گھنٹے موت دی پھر رفع الی السماء کیا۔ یہ ضعیف قول ہے۔ (فتح البیان فی مقاصد القرآن ج ۲ ص ۴۹)

اسی طرح (تفسیر مظہری ج ۲ ص ۶۵) پر سات گھنٹے موت طاری رہنے کو نصاریٰ کا عقیدہ بتایا گیا ہے۔

''وقال محمد بن اسحاق النصاری یزعمون ان اللہ توفاہ سبع ساعات من النّھار ثم احیاہ ورفعہ کذا اخرج ابن جریر عنہ'' یہ تردید کرنے کے بعد قاضی ثناء اللہ عثمانیؒ مظہری قول فیصل بیان فرماتے ہیں: ''فظھر ان المراد بالتوفی اما الرفع الی السمآء وامّا التوفی قبل الرفع والظاھر عندی ان المراد بالتوفی ھو الرفع الی السمآء بلا موت یشھد بہ الوجدان بعد ملاحظۃ قولہ تعالٰی وما قتلوہ وما صلبوہ ولولا نفی الموت عنہ لما کان من نفی القتل فائدۃ اذا الغرض من القتل الموت واللہ اعلم''

ترجمہ: توفی سے یا تو رفع الی السمآء مراد ہے یا توفی قبل الرفع مراد ہے اور میرے نزدیک ظاہر بات یہ ہے کہ توفی سے رفع الی السمآء بغیر موت کے مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''وما قتلوہ وما صلبوہ (تفسیر مظہری ج ۲ ص ۵۶)'' کو دیکھنے کے بعد وجدان بھی اسی بات کی گواہی دیتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام سے موت کی نفی مراد نہ لی جائے تو پھر آپ کے قتل کی نفی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے کہ قتل سے موت ہی مقصود ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۱۱۱: ''ویقتلون الانبیاء بغیر حق (آل عمران: ۱۱۲)''

صحیح ترجمہ: اور وہ (خدا کے) پیغمبروں کو ناحق قتل کر دیتے تھے۔

قادیانی تحریف: ''اور بلا وجہ نبیوں کو قتل کرنا چاہتے تھے۔'' (تفسیر صغیر ص ۹۴)

تجزیہ: مرزا محمود اپنے محرف ترجمہ کی حاشیہ میں وجہ لکھتا ہے: ''قرآن کریم میں ''یقتلون الانبیاء'' کے الفاظ ہیں اور بنی اسرائیل نے سب نبیوں کو قتل نہیں کیا مگر چونکہ قتل کا لفظ کوشش قتل کے لئے بھی آتا ہے۔ ہم نے واقعات کے مطابق قتل کرنے کی کوشش ترجمہ کیا ہے۔'' افسوس کہ مرزا محمود کو یہ بھی معلوم نہیں کہ الانبیاء پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد کا ہے۔

چونکہ آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کر دیا تھا اور نہ ہی یہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اس لئے مرزا محمود کا یہ ترجمہ اور حاشیہ میں لکھی گئی وضاحت بے معنی ہے۔

آیت نمبر ۱۲: ''وما محمد الّا رسول قد خلت من قبله الرسل (آل عمران: ۱۴۴)''

صحیح ترجمہ: اور محمد ﷺ تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔

قادیانی تحریف: ''اور محمد صرف ایک رسول ہے، اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۹۸)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں مرزا نے ''قد خلت'' کا معنی کیا ''فوت ہو چکے ہیں'' جو کہ صراحۃً غلط ہے اور اس نے یہ غلط ترجمہ اپنے وفات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو تقویت دینے کے لئے کیا ہے۔ اس کے متعلق چند نکات یاد رکھیں۔

۱..... ''خلا یخلوا خلوّا'' کا حقیقی معنی فوت ہونا کسی معتبر و مستند لغت سے ثابت نہیں ہے۔

۲..... گزشتہ تیرہ سو سال کے کسی معتمد علیہ مفسر نے یہ نہیں لکھا کہ اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ ''هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين''

۳..... مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی خلت کا معنی موت نہیں کیا وہ لکھتا ہے: ''یعنی حضرت مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں۔'' (جنگ مقدس ص ۷، خزائن ج ۶ ص ۸۹)

جس طرح ''ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبله الرسل'' میں خلت کا معنی ''مر گئے'' نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح زیر بحث آیت میں بھی خلت کا معنی ''مر گئے'' نہیں ہو سکتا۔

۴..... اگر اس آیت سے حضور علیہ السلام سے پہلے تمام انبیاء کی وفات لازم آتی ہے تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی جسد عنصری سمیت فوت شدہ ماننا پڑے گا۔

حالانکہ مرزا قادیانی ان کو زندہ مانتا ہے۔

حوالہ نمبر ۱: ''هذا هو موسى فتى الله الذى اشار الله فى كتابه الى حياته وفرض علينا ان نؤمن بانه حيّ فى السمآء ولم يمت وليس من الميتين'' (نور الحق ص ۵۰، خزائن ج ۸ ص ۶۸، ۶۹)

حوالہ نمبر۲: ''بل حیاۃ کلیم اللہ ثابت بنص القرآن الکریم الاتقرأ فی القرآن ما قال اللہ عزّوجل فلا تکن فی مریۃ من لقائہ وانت تعلم ان ھذہ الآیۃ نزلت فی موسٰی فھی دلیل صریح علی حیاۃ موسٰی علیہ السلام لانہ لقی رسول اللہ ﷺ والاموات لا یلاقون الاحیاء ولا تجد مثل ھذہ الآیات فی شان عیسٰی علیہ السلام نعم جاء ذکر وفاتہ فی مقامات شتّٰی فتدبر فان اللہ یحب المتدبرین'' (حمامۃ البشریٰ ص ۳۵، خزائن ج ۷ ص ۲۲۱، ۲۲۲)

ان حوالہ جات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جسمانی حیات واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اس لئے قادیانیوں کا ان حوالہ جات میں روحانی حیات کی تاویل کرنا بے فائدہ ہے۔

۵..... قرآن مجید میں متعدد آیات ایسی ہیں جہاں ''خلا یخلوا'' کا معنی مرجانا ممکن ہی نہیں ہے۔

۱..... ''سنۃ اللہ التی قدخلت من قبل (الفتح:۲۳)''

۲..... ''واذا خلا بعضھم الٰی بعض (البقرہ:۷۶)''

۳..... ''وان من امۃ خلا فیھا نذیر (فاطر:۲۴)''

۴..... ''قد خلت من قبلکم سنن (آل عمران:۱۳۷)''

۵..... ''واذا خلا عضّوا علیکم الانامل من الغیض (آل عمران:۱۱۹)''

۶..... ''کذالک وارسلنا فی امّۃ قد خلت من قبلھا امم (الرعد:۳۰)''

قادیانی ان آیات کا کیا جواب دیں گے؟ ''ماھو جوابکم فھو جوابنا''

آیت نمبر۱۳: ''سنکتب ما قالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق (آل عمران:۱۸۱)''

قادیانی تحریف: ''ہم ان کی یہ بات اور ان کا ناحق انبیاء کو مارنے کے درپے رہنا یقیناً لکھ رکھیں گے۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۰۴)

تجزیہ: مرزا نے مذکورہ آیت میں ''وقتلھم الانبیاء بغیر حق'' کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ اسی طرح مرزا محمود نے (النساء ۱۵۵) کی آیت: ''فبما نقضھم میثاقھم وکفرھم بایٰت اللہ وقتلھم الانبیاء بغیر حق'' میں ''وقتلھم الانبیاء بغیر حق'' کا ترجمہ غلط کیا۔ ''بلاوجہ نبیوں کو قتل کرنے کی کوشش کرنا۔'' قتل کرنا اور چیز ہے، قتل کرنے کی کوشش کرنا اور

چیز ہے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر یہاں قتل کرنے کی کوشش کرنا، مراد ہوتا تو اللہ تعالیٰ اور انداز بیان اختیار کرتے۔ موجودہ انداز نہ ہوتا۔

آیت نمبر ۱۴: ''وان کنتم مرضٰی او علٰی سفر او جاء احد منکم من الغائط اولٰمستم النسآء فلم تجدوا ماء فتیمّموا صعیداً طیّباً (النساء: ۴۳)''

صحیح ترجمہ: ہاں! اگر بحالت سفر رستے چلے جا رہے ہو (اور پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کر سکو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمّم) کر لو۔

قادیانی تحریف: اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو (اور تم جنبی ہو تو تیمّم کر لیا کرو) یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو (اور تم کو پانی نہ ملے) اور تم عورتوں سے ہم صحبت بھی ہو چکے ہو (یعنی جنبی ہو) اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو (یعنی تیمّم کرو) (حاشیہ از مرزا محمود) او کے معنی عربی میں کبھی یا کے ہوتے ہیں اور کبھی ''اور'' کے ہوتے ہیں (مغنی اللبیب ج اوّل ص ۶۰) اس جگہ ہم نے اس کے معنی اور کے کئے ہیں کیوں کہ اس کے ساتھ آیت کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ (تفسیر صغیر ص ۱۱۵، حاشیہ نمبر ۳)

تجزیہ: آیت مذکورہ میں مرزا کا ''او'' کو بمعنی واؤ کرنا یعنی ''یا'' کا ترجمہ ''اور'' کرنا غلط ہے۔ کسی معتمد علیہ مفسر و مجدد سے اس طرح منقول نہیں ہے۔

مرزا محمود نے ''ما انزل الیک وما انزل من قبلک'' میں ''واؤ'' کا ترجمہ ''یا'' کر دیا اور یہاں ''او'' کر دیا۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

آیت نمبر ۱۵: ''ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النّبیین والصدیقین والشھداء والصالحین (النساء: ۶۹)''

صحیح ترجمہ: اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

قادیانی تحریف: ''اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے، وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۱۹، ۱۲۰)

تجزیہ: جواب نمبر ۱: مرزا محمود نے زیر بحث آیت میں مع کو من کے معنی میں مراد لیا ہے۔ اس کے تحریر کردہ ترجمہ کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ السلام کی اطاعت کرنے والے انبیاء، شہداء اور صلحاء میں شامل ہوں گے۔ یعنی وہ نبی، شہید اور صالح بنیں گے۔ یہ تفسیر درایۃً غلط اور چودہ سو سال کے مفسرین و محدثین کی تائید سے محروم ہے۔ ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین'' ''مع'' ''من'' کے معنی میں نہیں آتا۔ یہ خلاف لغت ہے۔ ''مع'' من کے معنی میں ہوتا تو مع پر لفظ من داخل نہ ہوتا، حالانکہ عرب بولتے ہیں۔ ''جئت من مع القوم''

جواب نمبر ۲: قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی تین قسمیں ہیں:

(۱) تشریعی نبوت، (۲) غیر تشریعی نبوت، (۳) ظلی بروزی نبوت۔

وہ کہتے ہیں کہ پہلی دو قسم کی نبوت بند ہے اور صرف تیسری قسم کی نبوت جاری ہے۔

(قول فیصل ص ۴ تالیف مرزا محمود، مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت ص ۳۱ تالیف مرزا بشیر احمد ایم اے، مباحثہ راولپنڈی ص ۱۷۵)

ظلی بروزی نبوت کا مطلب قادیانیوں کے نزدیک یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرنے سے نبی بن سکتے ہیں، نبوت مل سکتی ہے۔ بالفاظ دیگر ان کے نزدیک نبوت وہبی نہیں بلکہ کسبی ہے۔ اس تمہید کے بعد ہمارے جواب کا حاصل یہ ہے کہ اگر بالفرض مذکورہ آیت سے نبوت کا اجراء قادیانی مانتے ہیں تو پھر تینوں قسم کی نبوت جاری ہوتی ہے۔ اس آیت میں یہ ذکر نہیں کہ پہلی دو قسم کی نبوت بند اور تیسری قسم کی نبوت جاری ہے۔ بلکہ پورے قرآن میں کسی جگہ بھی حضور علیہ السلام کے بعد اطاعت سے نبوت کا اور خاص ظلی بروزی نبوت کا ذکر نہیں ہے۔ ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین''

آیت نمبر ۱۶: ''وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ (النساء: ۱۵۷، ۱۵۸)''

صحیح ترجمہ: اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔

قادیانی تحریف: ''اور انہوں نے ہرگز اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنے حضور رفعت بخشی۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۳۵، ۱۳۶)

تجزیہ: جواب نمبر ۱: قادیانیوں کے پہلے سربراہ حکیم مولوی نورالدین نے (جو کہ مرزا محمود کا استاد اور سسر بھی تھا) اس آیت کا یہ ترجمہ کیا ہے: ''بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔'' (فصل الخطاب حاشیہ ص ۳۱۴)

قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ اگر مرزا محمود کا مزعومہ ترجمہ صحیح ہے تو پھر انہیں حکیم نورالدین کے ترجمہ کو غلط قرار دینا چاہئے۔ اگر حکیم نورالدین نے صحیح ترجمہ کیا ہے (اور یقیناً صحیح کیا ہے) تو پھر مرزا محمود کا تحریر کردہ ترجمہ غلط ہے۔ دونوں ترجمے صحیح نہیں ہوسکتے۔

جواب نمبر ۲: ہم پورے یقین سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تمام امت مسلمہ میں سے کسی معتمد علیہ مفسر و مجدد نے رفع سے رفع درجات یا روحانی رفع مراد نہیں لیا۔ بلکہ بالاتفاق سب نے اسی جسم عنصری سے آسمانوں پر اٹھایا جانا مراد لیا ہے۔

جواب نمبر ۳: اس آیت میں چار ضمیریں آئی ہیں: ''**وما قتلوه وما صلبوه. وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه**'' پہلی تین ضمیروں کا مرجع بالاتفاق جسد مع الروح ہے۔ کیونکہ صلیب یا قتل صرف جسم کا ہی ہوسکتا ہے، روح کا نہیں تو لامحالہ: ''**بل رفعه الله اليه**'' کی چوتھی ضمیر کا مرجع بھی جسم مع الروح ہی ہوگا۔ صرف روح مرجع نہیں بن سکتی۔ نیز: ''**وكان الله عزيزاً حكيما**'' کا قوی قرینہ بھی رفع جسمانی مراد نہ لیا جائے تو ''**وكان الله عزيزاً حكيما**'' کا زائد ہونا لازم آتا ہے۔ حالانکہ کلام الٰہی میں کوئی جملہ زائد از ضرورت نہیں ہے۔

آیت نمبر ۱۷: ''**وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته** (النساء: ۱۵۹)''

صحیح ترجمہ: اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائے گا۔

قادیانی تحریف: ''اہل کتاب میں سے ایک بھی نہیں جو اس (واقعہ) پر اپنی موت سے پہلے ایمان نہ لاتا رہے۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۳۶)

تجزیہ: مرزا محمود نے ''بہٖ'' کی ضمیر کا مرجع واقعہ صلیب کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیئے جانے پر اپنی اپنی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور اپنے نظریہ کی تائید میں قبل موتھم کی قرأت سے استدلال کیا ہے کہ صراحتاً باطل ہے۔ واضح رہے کہ آیت ہذا کے تحت تقریباً تمام معتبر تفاسیر میں لکھا ہے کہ قبل موتہٖ کی قرأت راجح ہے اور قبل موتھم کی قرأت مرجح شاذ ہے۔ اس لئے قبل موتھم کی قرأت سے قادیانیوں کا استدلال باطل ہے۔

نیز یہ بھی واضح رہے کہ ''بہ'' کی ضمیر کا مرجع واقعہ صلیب کو قرار دینا سیاق و سباق اور اصول تفسیر کسی اعتبار سے بھی درست نہیں ہے۔ یہاں پر دونوں ضمیروں کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

آیت نمبر ۱۸: ''**ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل** (المائدہ: ۷۵)''

صحیح ترجمہ: مسیح ابن مریم تو صرف خدا کے پیغمبر تھے۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے۔

قادیانی تحریف: ''مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھا۔ اس سے پہلے رسول (بھی) فوت ہو چکے ہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۵۴، ص ۱۵۵)

تجزیہ: مذکورہ آیت کے ٹکڑے ''**قد خلت من قبله الرسل**'' کے ترجمہ میں تحریف کی گئی ہے۔ پہلے بھی کئی بار گزر چکا ہے کہ ''قد خلت'' کا معنیٰ ''قد ماتت'' کرنا عربی زبان کے محاورہ کے خلاف ہے اور خالص تحریف ہے۔

آیت نمبر ۱۹: ''**واذ تخلق من الطین کھیئة الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیراً باذنی** (المائدہ: ۱۱۰)''

صحیح ترجمہ: اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔

قادیانی تحریف: ''اور جب کہ تو میرے حکم سے طینی خصلت رکھنے والے (افراد میں) سے پرندہ کے پیدا کرنے کی طرح مخلوق پیدا کرتا تھا۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۶۰)

تجزیہ: آیت مذکورہ میں صاف لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بطور معجزہ مٹی کے پرندے بنا کران میں پھونک مارتے تھے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑنے لگتے تھے جب کہ مرزا محمود نے طینی خصلت رکھنے والے افراد مراد لئے ہیں جو کہ سراسر تحریف ہے۔

آیت نمبر ۲۰: ''فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علٰی کل شئ شھید (المائدہ:۱۱۷)''

صحیح ترجمہ: جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

قادیانی تحریف: ''مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگران تھا (میں نہ تھا) اور تو ہر چیز پر نگران ہے۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۶۳)

تجزیہ: آیت کے مذکورہ جزو کا صحیح ترجمہ یہ ہے: ''جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔''

مرزا محمود نے جو ترجمہ کیا ہے وہ خود ساختہ ہے اور قرآن مجید کے معنی میں تحریف پر مبنی ہے۔ کسی مفسر، مجدد نے اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عدم رفع وعدم نزول پر استدلال نہیں کیا۔ ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین''

قادیانی ''فلمّا توفیتنی '' سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں۔ ان کے استدلال کے جواب میں مختصر بحث لکھی جاتی ہے۔

جواب نمبر ا: ''فلمّا توفیتنی '' سے ''فلما قبضتنی ورفعتنی '' سے مراد ہے۔ معتمد علیہ تفاسیر سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''(فلما توفیتنی) والمراد منه وفاة الروح الی السمآء من قوله انی متوفیک ورافعک الیّ'' (تفسیر کبیر ج ۱۲ ص ۱۴۴)

۲..... ''(فلما توفیتنی) ای قبضتنی بالرفع الی السمآء کما یقال توفیت المال اذا قبضته وروی ھذا عن الحسن وعلیه الجمھور وعن الجبائی ان المعنی امتنی وادعی ان رفعه علیہ السلام الی السمآء کان بعد موته والیه ذھب النصاریٰ وقد مرّ الکلام فی ذلک'' (روح المعانی ج ۷ ص ۶۹)

۳..... ''(فلما توفیتنی) یعنی قبضتنی ورفعتنی الیک والتوفی اخذالشیٔ وافیاً والموت نوع منه قال اللہ تعالیٰ اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها'' (المظہری ج ۳ ص ۲۲۸)

۴..... ''(فلمّا توفیتنی) قبضتنی بالرفع الی السمآء'' (جلالین)

اگر کسی مفسر نے قادیانیوں کی تائید کی ہے تو ثابت کریں۔ ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین''

جواب نمبر۲: آیات مذکورہ میں ''توفی'' سے ''رفع الی السمآء'' مراد لینے پر اسی آیت میں: ''کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم'' کا قرینہ موجود ہے۔ یہ الفاظ صاف دلالت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کوئی ایسا دور بھی آنا چاہئے کہ وہ زندہ تو ہوں لیکن اپنی قوم میں موجود نہ ہوں اور وہ دور ''رفع الی السمآء'' کا دور ہے۔ ''مادمت فیھم'' کی اس کے علاوہ تفسیر ممکن ہی نہیں۔ سورہ مریم میں ''وجعلنی مبارکاً اینما کنت'' سے جو فرمایا گیا ہے وہ بھی ''مادمت فیھم'' کے مفہوم میں ہے۔

جواب نمبر۳: قرآن مجید میں کسی جگہ حیات اور توفی کا تقابل نہیں کیا گیا بلکہ اس کے برعکس موت وحیات کا تقابل ہے مثلاً:

۱..... ''الذی خلق الموت والحیات (الملک: ۲)''

۲..... ''وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی (آل عمران: ۲۷)''

۳ ''لایموت فیھا ولا یحیٰ (طٰہٰ: ۷۴)''

۴..... ''فاحیاکم ثم یمیتکم (البقرہ: ۲۸)''

۵..... ''یحیٖ ویمیت (التوبۃ: ۶)''

قرآن مجید میں کسی جگہ حیات اور توفی کا تقابل نہیں کیا گیا۔ اگر ہے تو ثابت کریں توفی کا معنی اگر موت ہے تو اس آیت کا کیا ترجمہ ہوگا۔ ''حتی یتوفٰھن الموت (النساء: ۱۵)''

سوال نمبر۱: صحیح بخاری میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے بعض امتیوں کو بلاؤں گا تو فرشتے روک دیں گے اور کہیں گے کہ آپ کو کیا پتہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کئے تو میں عیسیٰ علیہ السلام کے قول کے مشابہ کلام کروں گا۔ ''وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلمّا توفّیتنی کنت انت الرقیب علیھم'' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر موت وارد ہوئی

تھی، اس طرح ماننا پڑے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام پر بھی موت آ چکی ہے کیوں کہ لفظ ''توفی'' کی نسبت دونوں پیغمبروں کی طرف ہے۔

جواب نمبر ۱: حضور علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میں بعینہٖ عیسیٰ علیہ السلام والا کلام کروں گا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ میرا کلام عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کے مشابہ ہوگا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں: ''فاقول کما قال العبد الصالح'' حضور علیہ السلام نے اپنے قول کو عیسیٰ علیہ السلام کے قول سے تشبیہ دی ہے۔ اپنی ''توفی'' کو عیسیٰ علیہ السلام کو توفی سے تشبیہ نہیں دی اور تشبیہ کے مطلق ضابطہ یہ ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ جدا جدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ علم بلاغۃ کی کتب میں لکھا ہے مرزا قادیانی بھی اسے مانتا ہے۔

وہ لکھتا ہے: ''مماثلت ہمیشہ من وجہ مغایرت کو چاہتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ایک ایسی چیز اپنے نفس کی مثیل کہلائے بلکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں کچھ مغایرت ضروری ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۳)

اس تفصیل سے معلوم یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام کی ''توفی'' اور نوعیت کی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی ''توفی'' اور نوعیت کی ہے۔

جواب نمبر ۲: اصل ضابطہ یہ ہے کہ نسبت کے بدل جانے سے معنی بدل جاتے ہیں جیسے لفظ ملاۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو رحمت بھیجنا مراد ہوتا ہے۔ بندوں کی طرف ہو تو طلب رحمت مراد ہے۔ اسی طرح اس آیت میں نفس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی۔ ''تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک'' اگر کوئی نادان اللہ تعالیٰ کے نفس اور عیسیٰ علیہ السلام کے نفس کو ایک قرار دے تو وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ایسے ہی لفظ توفی کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہوگی تو اور معنی مراد ہوگا۔ حضور علیہ السلام کی طرف نسبت ہوگی تو اور معنی مراد ہوگا۔

مرزا قادیانی کا ایک خود ساختہ قاعدہ

''علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۵، خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۲)

قادیانی اس قاعدہ پر بڑے چیلنج دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس قاعدہ کو غلط ثابت کرنے والے کو انعام دیا جائے گا اور جھوٹ بولتے ہیں کہ کسی عالم نے ہمارا اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ علماء کرام نے لفظ توفی پر بڑی جاندار اور شاندار بحثیں کی ہیں جو کہ احتساب قادیانیت مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کی متعدد جلدوں میں طبع شدہ ہیں۔ قارئین کرام کی تسلی کے لئے چند مختصر جواب لکھے جاتے ہیں۔

جواب نمبر۱: یہ قاعدہ مرزا قادیانی کا خود ساختہ ہے علم نحو تو کیا، کسی علم کی کسی معتبر کتاب میں یہ قاعدہ نہیں لکھا۔ اگر کوئی قادیانی لغت یا نحو وغیرہ کی کسی کتاب سے قاعدہ مذکورہ ثابت کردے تو اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

جواب نمبر۲: مرزائیوں کا یہ دعویٰ کہ جب اللہ تعالیٰ فاعل اور انسان مفعول بہ ہو۔ توفی کا معنی موت کے علاوہ ممکن ہی نہیں۔ ان کا یہ دعویٰ قرآن وحدیث کی نصوص کی رو سے باطل ہے۔ چند نصوص ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ’’وھوالذی یتوفکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنھار (الانعام: ۶۰)‘‘

۲..... ’’ثم توفٰی کل نفس بما کسبت وھم لا یظلمون (البقرہ: ۲۸۱)‘‘

۳..... ’’وفیت کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون (آل عمران: ۲۵)‘‘

۴..... ’’وتوفّٰی کل نفس ما عملت وھم لا یظلمون (النحل: ۱۱۱)‘‘

۵..... ’’عن ابن عمرؓ ..... واذا رمیٰ الجمار لا یدری احد ماله حتی یتوفّاه اللہ یوم القیامة (رواہ البزاز والطبرانی وابن حبان واللفظ له)‘‘

(الترغیب والترہیب ج۲ص۲۰۵)

ان تمام نصوص میں مرزا قادیانی کی عائد کردہ شرائط موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاعل ہیں۔ انسان مفعول بہ ہے لیکن معنی موت نہیں ہے۔

جواب نمبر۳: مرزا قادیانی کا یہ خود ساختہ قاعدہ اس کی تحریروں سے باطل ہو رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱..... ’’انّی متوفّیک ورافعک الیّ.....‘‘ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۵۲۰، خزائن ج۱ص۶۲۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

۲..... براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی ''یا عیسٰی انّی متوفیک'' جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے اس وقت خوب معنی کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہود ان کے مصلوب کرنے کے لئے کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود، ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔'' (سراج منیر ص ۲۰، خزائن ج ۱۲ ص ۲۳ حاشیہ)

جادو وہ جو سر چڑھ بولے

مرزا قادیانی کی یہ ابوالعجبی ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کے باوجود اپنی کتابوں میں متعدد مقامات پر عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا اقرار کر گیا ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر۱: ''**ھو الذی ارسل رسولہ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ**'' یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔ حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورود ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳، ۵۹۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

حوالہ نمبر۲: ''**عسٰی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا.....**'' یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۶۰۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

حوالہ نمبر۳: ''اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشین گوئی موجود ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۷۵، خزائن ج ۳ ص ۴۶۴)

حوالہ نمبر۴: ''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

نوٹ: یہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں بلکہ سنن ابی داؤد کتاب الملاحم، باب خروج الدجال میں موجود ہے۔ مرزا قادیانی نے غلط حوالہ دیا ہے۔

حوالہ نمبر۵: ''الا یعلمون انّ المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه ولا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹، خزائن ج ۵ ص ۴۰۹)

قادیانی چونکہ ''ختم الله علٰی قلوبهم وعلٰی سمعهم وعلٰی ابصارهم غشاوة'' کا مصداق بن چکے ہیں۔ اس لئے وہ سب کچھ جاننے کے باوجود ایمان نہیں لاتے۔

آیت نمبر۲۱: ''والذین یؤمنون بالآخرة یومنون به وهم علی صلاتهم یحافظون (الانعام: ۹۲)''

صحیح ترجمہ: اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

قادیانی تحریف: ''اور جو لوگ پیچھے آنے والی (موعود باتوں) پر ایمان لاتے ہیں وہ اس کتاب (یعنی قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۷۶)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں آخرت کا معنی قیامت ہے جب کہ مرزا محمود نے اس کا معنی ''پیچھے آنے والی موعود باتیں'' کیا ہے جو صراحۃً تحریف ہے اور لغت عرب اور ائمہ مفسرین کی بے شمار تصریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

مرزائی قیامت تک اس دعویٰ کی سچائی ثابت نہیں کر سکتے۔

آیت نمبر۲۲: ''ولقد خلقناکم ثم صوّرنٰکم ثم قلنا للملٰئکة اسجدوا لآدم فسجدوا الّا ابلیس لم یکن من السٰجدین (الاعراف: ۱۱)''

صحیح ترجمہ: اور ہم نے تم کو (ابتدا میں مٹی سے) پیدا کیا پھر تمہاری صورت شکل بنائی، پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو (سب نے) سجدہ کیا لیکن ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

قادیانی تحریف: ''اور ہم نے تمہیں (پہلے مبہم شکل میں) پیدا کیا تھا جس کے بعد تم کو (تمہارے مناسب حال) صورتیں بخشیں تھیں۔ پھر ملائکہ سے کہا تھا کہ آدم کی اطاعت کرو۔ اس پر فرشتوں نے تو (آدم کی) اطاعت کی مگر ابلیس (نے نہ کی) وہ اطاعت گزاروں میں سے نہیں بنا۔'' (تفسیر صغیر ص ۱۸۹)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں مرزا محمود نے سجدہ کا معنی اطاعت کرنا کیا جب کہ اس کا حقیقی معنی ہے سجدہ کرنا۔ مرزا محمود کے تحریر کردہ معنی کے باطل ہونے پر پہلے پارہ میں (البقرہ:۳۴) کے تحت بحث گزر چکی ہے۔

آیت نمبر۲۳: ''وانزلنا علیھم المنّ والسلوٰی (الاعراف: ۱۶۰)''

صحیح ترجمہ: اور ہم ان پر من سلوٰی اتارتے رہے۔

قادیانی تحریف: ''اور ہم نے ان کے لئے ترنجبین اور بٹیر پیدا کئے۔''

(تفسیر صغیر ص ۲۱۲)

تجزیہ: مرزا محمود کا بیان کردہ معنی، انکار معجزات کی ایک کڑی ہے۔ ''انزلنا'' ترجمہ ''خلقنا'' کے ساتھ کرنا مرزائی تحریفات کا ادنیٰ نمونہ ہے۔ کسی معتمد علیہ مفسر و مجدد سے یہ معنی ثابت نہیں ہے۔

آیت نمبر۲۴: ''الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار الخ (التوبۃ: ۴۰)''

صحیح ترجمہ: اگر تم (پیغمبر کی) مدد نہ کرو گے تو خدا ان کا مددگار ہے (وہ وقت تم کو یاد ہوگا) جب ان کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں ایک (ابوبکرؓ تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے۔

قادیانی تحریف: ''اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ اس کی اس وقت بھی مدد کر چکا ہے جب کہ اسے کافروں نے دو میں سے ایک کی صورت میں نکال دیا تھا۔ جب کہ وہ دونوں غار میں تھے۔'' (تفسیر صغیر ص ۲۳۹)

تجزیہ: مرزا محمود نے ''اذ اخرجہ الذین کفروا'' کا ترجمہ غلط کیا ہے اور ایسا ترجمہ کیا ہے جو کہ قطعاً ناقابل فہم ہے۔ اس لئے اس کی کما حقہ تردید ممکن نہیں ہے۔

آیت نمبر۲۵: ''رضوا بان یکونوا مع الخوالف وطبع علٰی قلوبھم فھم لا یفقھون (التوبہ: ۸۷)''

صحیح ترجمہ: یہ اس بات سے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ جو پیچھے رہ جاتی ہیں (گھروں میں بیٹھے) رہیں۔ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے تو یہ سمجھتے ہی نہیں۔

قادیانی تحریف: ''وہ اس بات پر خوش ہیں کہ پیچھے بیٹھے رہنے والے قبائل میں

شامل ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے۔ پس وہ (اپنے بداعمال کی وجہ سے) سمجھتے نہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۲۴۶)

تجزیہ: امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ خوالف کے مفہوم میں دو قول ہیں:

۱..... خوالف سے مراد عورتیں ہیں جو کہ گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں۔

۲..... خوالف سے پیچھے رہ جانے والے لوگ یا جماعتیں۔

اس کے بعد لکھتے ہیں: ''والقول الاوّل اولیٰ لانه دل علی القلة والذلة قال المفسرون وکان یصعب علی المنافقین تشبیهم بالخوالف''

ترجمہ: اور پہلا قول راجح ہے کیونکہ وہ (پیچھے رہ جانے والوں کی) قلت اور ذلت کو ظاہر کرتا ہے۔ مفسرین نے کہا ہے کہ منافقین کو عورتوں سے تشبیہ دینا ان پر شاق گزرتا تھا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرزا محمود نے اپنے ترجمہ میں خوالف کا ترجمہ قبائل کر کے مرجوع قول کو ترجیح دی ہے۔

آیت نمبر ۲۶: ''وامرأته قائمة فضحکت فبشرنٰها باسحٰق ومن ورائه اسحق یعقوب (هود: ۷۱)''

صحیح ترجمہ: اور ابراہیم کی بیوی (جو پاس کھڑی تھی) ہنس پڑی تو ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوش خبری دی۔

قادیانی تحریف: ''اور اس کی بیوی (بھی پاس ہی) کھڑی تھی۔ اس پر وہ بھی گھبرائی تب ہم نے اس کی تسلی کے لئے اس کو اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب (کی پیدائش) کی بشارت دی۔'' (تفسیر صغیر ص ۲۸۱)

تجزیہ: مرزا محمود نے مذکورہ آیت کے حاشیہ میں لکھا ہے: ''قرآن مجید میں ضحکت کے الفاظ ہیں۔ بعض نے اس کے معنی حیض آنے کے کئے ہیں، مگر یہ بے جوڑ معنی ہیں۔ ضحکت کے معنی عربی میں گھبرا جانے کے بھی ہیں (اقرب) اور یہی معنی ہم نے یہاں کئے ہیں۔''

حقیقت یہ ہے کہ ضحکت کے مفہوم میں دو قول ہیں:

۱..... حضرت سارہ علیہا السلام مسکرائیں۔

۲..... ان کو اسی وقت حیض آ گیا تاکہ ان کو یقین ہو جائے کہ اگر بڑھاپے میں حیض آ سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے سکتے ہیں۔ ''وهو علیٰ کل شئ قدیر''

امام رازیؒ نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے لکھا ہے: ''واعلم ان هذه الوجوه كلها زوائد وانما والوجه الصحيح هو الاوّل'' (تفسیر کبیر ج ۷ ص ۲۸)

اسی طرح امام راغب اصفہانی نے بھی حیض آنے والے قول کو مسترد کیا ہے دیکھئے (مفردات القرآن ص ۲۹۴، مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ فضحکت کا معنی گھبرانا اس آیت میں مراد لینا غلط ہے۔

آیت نمبر ۲۷: ''فلمّا رأينه اكبرنه وقطّعن ايديهن (یوسف: ۳۲)''

صحیح ترجمہ: جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کا رعب (حسن) ان پر (ایسا) چھا گیا کہ (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔

قادیانی تحریف: ''پس جب انہوں نے اسے دیکھا تو اسے (بہت) بڑی شان کا انسان پایا اور (اسے دیکھ کر حیرت سے) اپنے ہاتھ کاٹے (یعنی انگلیاں دانتوں میں دبالیں)'' (حاشیہ تفسیر صغیر ص ۲۹۳)

تجزیہ: ''وقطعن ايدهن'' کا درست ترجمہ ہے ان عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اس ترجمہ کی تائید و توثیق کے لئے درج ذیل عبارات بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''(وقطعن ايديهن) بالسكاكين التى كانت معهن وهن يحسبن انهن تقطعن الاترج ولم يجدن الالم لشغل قلوبهن بيوسف قال مجاهد فما احسن الابالدم قال قتادة ابنّ ايديهن حتى القينها والاصح انه كان قطعاً بلاابانة وقال وهب ماتت جماعة منهن (التفسير المظهرى ج ۵ ص ۲۷)''

۲..... ''(وقطعن ايديهن) بالسكاكين ولم يشعرن بالالم لشغل قلبهن بيوسف (تفسير جلالين)''

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرزا محمود کا ''قطعن ايدهن'' سے انگلیاں دانتوں میں دبانا مراد لینا باطل تاویل کے سواء اور کچھ نہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ جزو کا سیاق و سباق اور چھری کا خصوصی طور پر ذکر کیا جانا بھی ہمارا مؤید اور قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک اہم دلیل ہے۔

آیت نمبر ۲۸: ''فلمّا ان جاء البشير القٰه على وجهه فارتدّ بصيراً (یوسف: ۹۶)''

درست ترجمہ: جب خوش خبری دینے والا آ پہنچا تو کرتہ یعقوب کے چہرہ پر ڈال

دیا اور وہ بینا ہو گئے۔

قادیانی تحریف: ''پس جونہی کہ (یوسف کے مل جانے کی) بشارت دینے والا (شخص حضرت یعقوب کے پاس آیا۔ اس نے اس (کرتے) کو اس کے سامنے رکھ دیا جس پر ساری بات سمجھ گیا۔'' (تفسیر صغیر ص ۳۰۴)

تجزیہ: ہمارے معنی کی تائید میں معروف مفسر امام رازیؒ لکھتے ہیں: ''(القاه علی وجهه) ای طرح البشیر القمیص علی وجه یعقوب او یقال القاه یعقوب علی وجه نفسه (فارتد بصیرا) ای رجع بصیرا'' (تفسیر کبیر ج ۱۸ ص ۲۱۳)

ترجمہ: بشارت دینے والے شخص نے قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرہ پر ڈال دی یا یہ کہا جائے کہ حضرت یعقوب نے قمیص خود اپنے چہرے پر ڈالی اور وہ بینا ہو گئے۔

معلوم ہوا کہ مرزا محمود نے خود ساختہ معنی کیا ہے تاکہ اس معجزہ کا اقرار نہ کرنا پڑے۔ قادیانیوں کو ہمارا چیلنج ہے کہ کسی عربی لغت سے ''فارتد بصیرا'' کا یہ معنی ثابت کریں جو مرزا محمود نے کیا ہے یعنی ''وہ ساری بات سمجھ گیا۔''

آیت نمبر ۲۹: ''فلما بلغا مجمع بینهما نسیا حوتهما فاتخذ سبیله فی البحر سربا (الکهف: ۶۱)''

درست ترجمہ: ان کے ملنے کے مقام پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے تو اس نے دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا۔

قادیانی تحریف: ''پس جب وہ (دونوں) ان (دونوں سمندروں) کے باہم ملنے کی جگہ پر (یعنی قرب زمانہ نبوی تک) پہنچے تو وہ اپنی مچھلی (وہاں) بھول گئے جس پر اس (مچھلی) نے تیزی سے بھاگتے ہوئے سمندر میں اپنی راہ لی۔'' (تفسیر صغیر ص ۳۷۵)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں ''مجمع بینهما'' کے معنی میں تبدیلی کی گئی ہے۔ مرزا نے صحیح معنی لکھنے کے بعد بریکٹ ( ) میں محرف معنی لکھ دیا ہے۔

آیت نمبر ۳۰: ''فاشارت الیه قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا (مریم: ۲۹)''

درست ترجمہ: تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا؟ وہ بولے کہ ہم اس سے کہ گود کا بچہ ہے کیونکر بات کریں۔

قادیانی تحریف: ''اس پر اس نے اس (بچہ) کی طرف اشارہ کیا۔ اس پر لوگوں نے کہا ہم اس سے کس طرح باتیں کریں جو کہ (کل تک) پنگھوڑے میں بیٹھنے والا بچہ تھا۔'' (تفسیر صغیر ص ۳۸۶)

تجزیہ: مرزا محمود نے ''قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیّا'' کا غلط ترجمہ کیا ہے تا کہ معجزانہ طور پر ماں کی گود میں عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو کا اقرار نہ کرنا پڑے۔

آیت نمبر ۳۱: ''یتخافون بینھم ان لبثتم الّا عشرا (طٰہٰ: ۱۰۳)''

درست ترجمہ: (تو) وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو۔

قادیانی تحریف: ''وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کریں گے کہ تم تو صرف دس (صدیاں اس دنیا میں حاکم) رہے ہو۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۰۴)

تجزیہ: مذکورہ آیات کے آخری جزو کے ترجمہ میں مرزا محمود نے تحریف کی ہے اور خود ساختہ ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ اس لحاظ سے مضحکہ خیز ہے کہ دس صدیاں کون سی ہیں؟ دنیا کی عمر تو ہزاروں سال ہے صرف دس صدیوں کی تخصیص کیوں اور کس بنیاد پر؟

آیت نمبر ۳۲: ''یومئذ یتبعون الداعی لاعوج لہ (طٰہٰ: ۱۰۸)''

درست ترجمہ: اس روز لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے اور اس کی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے۔

قادیانی تحریف: ''اس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چل پڑیں گے جس کی تعلیم میں کوئی کجی نہ ہوگی۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۰۵)

تجزیہ: آیت مذکورہ کے آخری جزو ''لاعوج لہ'' کے ترجمہ میں تحریف کی گئی ہے۔ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے: ''لاعوج لہ ای لایعدل عن احد بدعائہ بل یحشر الکل (تفسیر کبیر ج ۲۲ ص ۱۱۸)''

یعنی کوئی شخص اس پکارنے والے کی پکار سے پیچھے نہ رہے گا بلکہ تمام جمع ہو جائیں گے۔

آیت نمبر ۳۳: ''فاکلا منھا فبدت لھما سواتھما وطفقا یخصفٰن علیھما من ورق الجنۃ (طٰہٰ: ۱۲۱)''

درست ترجمہ: تو دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا تو ان پر ان کی شرم گاہیں

ظاہر ہوگئیں اور وہ اپنے (بدنوں) پر بہشت کے پتے چپکانے لگے۔

قادیانی تحریف: ''پس ان دونوں نے (یعنی آدم اور اس کے ساتھیوں نے) اس درخت میں سے کچھ کھایا (یعنی اس کا مزہ چکھا) جس پر ان دونوں کی کمزوریاں ان پر کھل گئیں اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کی زینت کے سامان (یعنی اعمال نیک) لپیٹنے لگ گئے۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۰۶)

تجزیہ: مرزا محمود نے اس آیت کے ترجمہ میں تین تحریفیں کیں:

۱..... ''فاکلا'' تثنیہ کا صیغہ ہے لیکن اس نے اس کا فاعل جمع قرار دیا ''آدم اور اس کے ساتھیوں نے'' حالانکہ فاکلا کا فاعل صرف دو ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام وحوا علیہا السلام۔

۲..... ''سواتھما'' کا ترجمہ کیا ''کمزوریاں'' حالاں کہ درست ترجمہ ''شرم گاہیں'' ہے۔

۳..... ''ورق الجنة'' کا درست ترجمہ ہے جنت کے درخت کے پتے لیکن اس نے ترجمہ کیا جنت کی زینت کے سامان یعنی اعمال نیک۔

مرزا محمود کے تینوں ترجمے غلط اور لغت اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے خلاف ہیں۔

آیت نمبر ۳۴: ''وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فهم الخٰلدون (الانبیاء: ۳۴)''

درست ترجمہ: اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا بھلا اگر تم جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

قادیانی ترجمہ: ''اور ہم نے کسی انسان کو تجھ سے پہلے ہمیشہ کی زندگی نہیں بخشی کیا اگر تو مر جائے تو وہ غیر طبعی عمر تک زندہ رہیں گے۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۱۳)

تجزیہ: مرزا محمود کا یہ ترجمہ، مرزا غلام احمد قادیانی کے ترجمہ کے معارض ہے وہ یوں ترجمہ کرتا ہے: ''ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ زندہ اور ایک حالت پر رہنے والا نہیں بنایا۔ پس کیا اگر تو مر گیا تو یہ لوگ باقی رہ جائیں گے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۰۶، ۶۰۷، خزائن ج ۳ ص ۴۲۷)

مرزا محمود نے خلاف کا ترجمہ ''غیر طبعی عمر'' میں مغالطہ دینے کے لئے کیا ہے تاکہ بزعم خود عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی جاسکے۔

اصل بات یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی انسان نے ہمیشہ

نہیں رہنا۔ آخر کار اس نے مرنا ہے۔ اس آیت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول سے کیا تعلق ہے؟ کوئی مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کے ہمیشہ زندہ رہنے کا اور ان پر موت نہ آنے کا قائل نہیں ہے۔ اس لئے قادیانیوں کا اس آیت سے دلیل پکڑنا باطل ہے۔

آیت نمبر ۳۵: ''وداؤد وسلیمان اذ یحکمٰن فی الحرث اذ نفشت فیه غنم القوم (الانبیاء: ۷۸)''

درست ترجمہ: اور داؤد اور سلیمان کا حال بھی سن لو کہ جب وہ ایک کھیتی کا فیصل کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں (اور اسے روند گئیں) تھیں۔

قادیانی تحریف: اور (یاد کر) داؤد کو بھی اور سلیمان کو بھی جب کہ وہ دونوں ایک کھیتی کے جھگڑے میں فیصلہ کر رہے تھے۔ اس وقت جب کہ ایک قوم کے عامی لوگ اس کو کھا گئے تھے۔ (یعنی تباہ کر گئے تھے) (تفسیر صغیر ص ۴۱۷)

تجزیہ: مرزا محمود نے غنم کا ترجمہ کیا ''ایک قوم کے عامی لوگ'' جب کہ اس کا درست ترجمہ ہے بکریاں۔ مرزا محمود کا تحریر کردہ ترجمہ کسی مستند لغت اور کسی معتبر تفسیر سے ثابت نہیں ہے۔ ''هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين''

آیت نمبر ۳۶: ''ومن الشیطین من یغوصون له ویعملون عملاً دون ذلک (الانبیاء: ۸۲)''

درست ترجمہ: اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے۔

قادیانی تحریف: اور کچھ سرکش لوگ ایسے تھے جو اس کے لئے سمندروں میں غوطے لگاتے تھے اور اس کے سواء اور کام بھی کرتے تھے۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۱۸)

تجزیہ: شیطان کا معنی ''سرکش لوگ'' اگرچہ لغوی اعتبار سے درست ہے لیکن زیر نظر آیت میں سرکش لوگ مراد نہیں لئے جا سکتے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے کہ شیطان جیسی مرئی اور غیر مرئی اور غیر معمولی طاقت رکھنے والی مخلوق، اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دی۔ اس میں دوسری قدرت الٰہی یہ ہے کہ شیاطین ناری مخلوق ہے لیکن وہ سمندر میں غوطے لگاتی تھی اور ان کو پانی سے کوئی نقصان نہ پہنچتا تھا۔

(تفسیر الکبیر ج ۲۲ ص ۲۰۲، روح المعانی ج ۱۷ ص ۷۸، ۷۹)

آیت نمبر ۳۷: ''وانّ الساعة اٰتية لاريب فيها (الحج:۷)''

درست ترجمہ: اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

قادیانی تحریف: ''اور ہر چیز کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ ضرور آ کر رہے گا۔''

(تفسیر صغیر ص ۴۲۳)

تجزیہ: ساعۃ کا اطلاق اگرچہ ہر چیز کی انتہاء اور موت پر بھی ہوتا ہے لیکن یہاں پر الساعۃ سے وقت مقرر مراد نہیں بلکہ قیامت مراد ہے اور آیت مذکورہ کا آخری جز ''وان اللہ یبعث من فی القبور'' اس پر دال ہے۔ تمام مفسرین نے یہاں پر الساعۃ سے قیامت ہی مراد لی ہے۔ بطور نمونہ چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''(وان الساعة) يعنى ساعة انقراض الدنيا (اٰتية لاريب فيها) فان التغير من مقدمات الانصرام (وانّ اللہ يبعث من فى القبور) بمقتضى وعده الذى لايحتمل الخلف (تفسير مظهرى ج ۶ ص ۲۵۶)''

۲..... ''(وانّ الساعة اٰتية) اى فيما سيأتى والتعبير بذلک دون الفصل للدلالة على تحقق ايتانها وتقرره البتة لاقتضاء الحكمة اياه لامحالة وقوله تعالٰى (لاريب فيها) اما خبرثان لان او حال من ضمير (الساعة) فى الخبر ومعنى نفى الريب عنها فى ظهور امرها ووضوع دلائلها بحيث ليس فيها مظنة ان يرتاب فى ايتانها (روح المعانى ج ۱۷ ص ۱۲۰)''

آیت نمبر ۳۸: ''ولقد خلقنا فوقكم سبع طرائق وما كنّا عن الخلق غٰفلين (المؤمنون:۱۷)''

درست ترجمہ: اور ہم نے تمہارے اوپر (کی جانب) سات آسمان پیدا کئے اور ہم خلقت سے غافل نہیں ہیں۔

قادیانی تحریف: ''اور ہم نے تمہارے اوپر (کے درجات کے لئے) سات (روحانی) راستے بنائے ہیں اور ہم (اپنی) مخلوق سے غافل نہیں رہے۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۳۵)

تجزیہ: ''سبع طرائق'' سے مراد سات آسمان ہیں۔ (تفسیر جلالین)

سات روحانی راستے مراد نہیں ہیں۔ مستزاد برآں یہ کہ حواشی میں یہ وضاحت نہیں کی کہ روحانیت کے وہ سات راستے کون کون سے ہیں؟ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا محمود نے سبع

طرائق کے ترجمہ میں تحریف کی ہے اور وہ بھی ادھوری۔

آیت نمبر ۳۹: ''وقل رب اعوذبک من همزات الشیطین. واعوذبک رب ان یحضرون (المؤمنون:۹۷،۹۸)''

درست ترجمہ: اور کہو کہ اے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے پروردگار! اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں۔

قادیانی تحریف: اور تو کہہ دے اے میرے رب میں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے (بھی) کہ وہ میرے سامنے آجائیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۴۲)

تجزیہ: مذکورہ آیات میں ''شیاطین'' کے معنی میں تحریف کرتے ہوئے اس کا ترجمہ ''سرکش لوگ'' کیا گیا ہے جو کہ غلط ہے۔ زیر نظر آیت میں شیاطین سے شیاطین ہی مراد ہیں۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رقم طراز ہیں: ''الهمز شدة الدفع یعنی من دفع الشیاطین بالاغواء والوساوس الی المعاصی (واعوذبک رب ان یحضرون) ای یحضرون فی شئ من امور فی الصلوٰة وغیرها فانه اذا حضر وسوس (تفسیر مظهری ج ۶ ص ۴۰۰)''

آیت نمبر ۴۰: ''وقال الظٰلمون ان تبتعون الا رجلا مسحورا (الفرقان:۸)''

درست ترجمہ: اور ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک جادوزدہ شخص کی پیروی کرتے ہو۔

قادیانی تحریف: ''اور ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو جس کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۵۸)

تجزیہ: ''مسحورا'' کے دو معنی ہیں (۱) جادوزدہ شخص، (۲) وہ شخص جسے کھانا کھلایا جاتا ہو۔ یعنی کفار نے یہ کہا کہ یہ ہماری طرح بشر ہے کھانا کھاتا ہے۔ اس مقام پر پہلا معنی مراد ہے اور راجح ہے اور دوسرا قول مرجوح ہے۔

علامہ آلوسی نے لکھا ہے: ''والاظهر التفسیر الاوّل علی ما فی البحر (روح المعانی ج ۱۸ ص ۲۳۸)''

آیت نمبر ۴۱: ''قالوا انما انت من المسحرین (الشعراء:۱۵۳)''

درست ترجمہ: وہ کہنے لگے کہ تم جادوزدہ ہو۔

قادیانی تحریف: ''اس پر وہ (کافر) بولے تجھ کو صرف کھانا دیا جاتا ہے۔''
(تفسیر صغیر ص ۴۷۷)

تجزیہ: الفرقان: ۸ کے تحت گزر چکا ہے کہ سحر کا جو قادیانی ترجمہ کرتے ہیں وہ مرجوح قول پر مبنی ہے۔ آیت ہذا کے تحت بھی علامہ آلوسیؒ نے مرزا محمود نے نقل کردہ ترجمہ ''قیل'' کہہ کر ذکر کیا ہے۔ جو کہ مرجوح قول پر دلالت کرتا ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۱۳)

آیت نمبر ۴۲: ''قالوا انما انت من المسحرین (الشعراء: ۱۸۵)''

اس آیت کے تحت بھی قادیانیوں نے مسحرین کے ترجمہ میں وہی تحریف کی ہے جو کہ (الشعراء: ۱۵۳) کے تحت ہے اور اس کا جواب بھی وہی ہے جو پہلے گزر چکا۔

آیت نمبر ۴۳: ''وھم بالآخرۃ ھم یوقنون (النمل: ۳)''

درست ترجمہ: اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

قادیانی تحریف: ''اور اخروی زندگی پر (اور بعد میں آنے والی موعود باتوں پر) یقین رکھتے ہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۸۳)

تجزیہ: مذکورہ عبارت میں مرزا محمود نے صحیح اور غلط ترجمہ دونوں اکھٹے کر دیئے ہیں۔ ''اٰخرۃ'' کا درست ترجمہ ہے اخروی زندگی اور بعد میں آنے والی موعود باتیں غلط ترجمہ ہے۔ ہم پورے شرح صدر سے کہتے ہیں۔ مرزا محمود کا آخرت کا معنیٰ ''بعد میں آنے والی موعود باتیں'' تحریر کرنا سراسر تحریف ہی نہیں، عربی محاورہ کے بھی خلاف ہے۔

آیت نمبر ۴۴: ''حتی اذا اتو علٰی وادالنمل قالت نملۃ یایھاالنمل ادخلوا مسٰکنکم (النمل: ۱۸)''

درست ترجمہ: یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ۔

قادیانی تحریف: ''یہاں تک کہ جب وہ وادی نملہ میں پہنچے تو نملہ قوم میں سے ایک شخص نے کہا اے نملہ قوم اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۸۶)

تجزیہ: یہاں لفظ ''نملہ'' سے چیونٹی مراد لینے کی بجائے مرزا محمود نے نملہ قوم مراد لی ہے۔ جس سے کوئی بھی مفسر اتفاق نہیں کرتا۔ لہٰذا مرزا محمود کا نملہ قوم مراد لینا انتہاء درجے کی تحریف ہے۔ نملہ کا ترجمہ چیونٹی کی بجائے نملہ قوم کیا تا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ معجزہ تسلیم نہ کرنا پڑے۔

آیت نمبر ۴۵: ''واذا وقع علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم (النمل: ۸۲)''

درست ترجمہ: اور جب ان کے بارے میں (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کردے گا۔

قادیانی ترجمہ: ''اور جب ان کی تباہی کی پیش گوئی پوری ہوجائے گی تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۹۴)

تجزیہ: حاشیہ میں مرزا محمود نے وضاحت کی کہ دابۃ الارض سے طاعون کا کیڑا مراد ہے۔ حالانکہ یہ قول جہاں جمہور مفسرین کی تصریحات کے خلاف ہے، وہاں مرزا محمود کے باپ مرزا قادیانی کی تحریرات کے بھی خلاف ہے۔ مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص ۵۰۳، خزائن ج ۳ ص ۳۷۰) میں دابۃ الارض سے گروہ متکلمین مراد لیا ہے اور (حمامۃ البشریٰ ص ۸۶، خزائن ج ۷ ص ۳۰۸) میں دابۃ الارض سے علمائے سوء مراد لئے ہیں۔ مرزا محمود کی تحریف، مرزا قادیانی کی تحریف سے مختلف ہے۔

آیت نمبر ۴۶: ''ومن جاء بالسیئۃ فکبّت وجوھھم فی النار (النمل: ۹۰)''

درست ترجمہ: اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

قادیانی تحریف: ''اور جو لوگ برے عمل لے کر خدا کی خدمت میں حاضر ہوں گے ان کے سرداروں کو دوزخ میں اوندھا کر کے گرادیا جائے گا۔'' (تفسیر صغیر ص ۴۹۵)

تجزیہ: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص شرک کرے گا وہ اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ چہرے کا ذکر اس کے انسانی اعضاء میں سے افضل ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ مفسرین کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''والمعنی انھم کبّوا فیھا علی وجوھھم وألقوا فیھا وطرحوا علیھا یقال کببت الرجل اذا لقیتہ لوجھہ فانکب واکب وذکرت الوجوہ لانھا موضع اشرف من الحواس ففیرھا اولٰی (فتح البیان ج ۷ ص ۹۳)''

۲..... ''(فکبت وجوھھم فی النار) ای کبّوا فیھا علی وجوھھم منکوسین فاسناد الکب علی الوجوہ مجازی لانہ یقال کبہ وأکبہ اذا

نکسہ وقیل یجوز أن یراد بالوجوہ الانفس کما اریدت بالایدی فی قولہ تعالٰی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ) ای فکبت انفسھم فی النار (روح المعانی ج ۲۰ ص ۳۷، ۳۸)''

آیت نمبر ۴۷: ''فخسفنا بہٖ وبدارہ الارض فما کان لہ من فئۃ ینصرونہ من دون اللہ وما کان من المنتصرین (القصص: ۸۱)''

درست ترجمہ: پس ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہو سکی اور نہ وہ بدلہ لے گا۔

قادیانی تحریف: ''پھر ہم نے اس کو اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلاء کر دیا اور کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور کسی تدبیر سے بھی وہ (اپنے دشمن سے) بچ نہ سکا۔'' (تفسیر صغیر ص ۵۱۱)

تجزیہ: خسف کا معنی ہے ''دھنس جانا، کم ہونا، پھاڑنا، دھنسا دینا'' (المنجد) کسی لغت میں اس کا معنی یہ نہیں لکھا ''مکروہات میں مبتلاء کرنا'' یہ معنی محض مرزا محمود کی اختراع اور تحریف ہے۔

آیت نمبر ۴۸: ''لولا ان من اللہ علینا لخسف بنا (القصص: ۸۲)''

درست ترجمہ: اگر خدا ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔

قادیانی تحریف: ''اگر ہم پر اللہ نے احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی مصیبتوں کا شکار کر دیتا۔'' (تفسیر صغیر ص ۵۱۱)

تجزیہ: گزشتہ آیت میں خسف کا ترجمہ مرزا محمود نے مکروہات دنیا میں مبتلاء کرنا لکھا تھا اور اس آیت میں ''مصیبتوں کا شکار کرنا'' لکھا ہے۔ یہ دونوں معانی خود ساختہ اور تحریف قرآن پر مبنی ہیں۔

آیت نمبر ۴۹: ''ومنھم من اخذتہ الصیحۃ ومنھم من خسفنا بہ الارض (العنکبوت: ۴۰)''

درست ترجمہ: اور کچھ ایسے تھے جن کو چنگھاڑ نے آ پکڑا اور کچھ ایسے تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔

قادیانی تحریف: ''اور کوئی ایسا تھا کہ اس کو کسی اور سخت عذاب نے پکڑ لیا اور کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اس کو ملک میں ذلیل کر دیا۔'' (تفسیر صغیر ص ۵۲۰)

تجزیہ: مرزا محمود نے ''ومنهم من خسفنابه الارض '' کے ترجمہ میں تحریف کی ہے اور غلط ترجمہ کیا ہے جس کو لغت عرب اور ائمہ مفسرین کی تصریحات کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

آیت نمبر ۵۰: ''یٰجبال اوّبی معه والطیر (سبا: ۱۰)''

درست ترجمہ: اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو (ان کا مسخر کر دیا)

قادیانی تحریف: ''(اور کہا تھا کہ) اے پہاڑوں کے رہنے والو! تم بھی اور اے پرندو! تم بھی اس کے ساتھ خدا کی تسبیح کرو۔'' (تفسیر صغیر ص ۵۶۰، ۵۶۱)

تجزیہ: ''یٰجبال'' کا ترجمہ یا اہل جبال یعنی اے ''پہاڑوں کے رہنے والو'' کرنا پرلے درجہ کی تحریف اور دجل ہے۔ معزات کا انکار کرنے کے لئے یہ تحریف کی گئی ہے تاکہ معجزانہ طور پر پہاڑوں کی حضرت داؤد علیہ السلام سے ہم کلام ہونا تسلیم نہ کرنا پڑے۔

آیت نمبر ۵۱: ''یعلمون له ما یشاء من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور رّسیٰت (سبا: ۱۳)''

درست ترجمہ: وہ جو چاہتے یہ ان کے لئے بناتے یعنی قلعے اور مجسمے اور (بڑے بڑے) لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو ایک ہی جگہ رکھی ہیں۔

قادیانی تحریف: ''وہ جو کچھ چاہتا تھا جن (یعنی سرکش قوموں کے سردار) اس کے لئے بناتے تھے یعنی مساجد اور ڈھلے ہوئے مجسمے اور بڑے بڑے لگن جو حوضوں کے برابر ہوتے تھے اور بھاری بھاری دیگیں جو ہر وقت چولہوں پر دھری رہتی تھیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۵۶۱)

تجزیہ: ''یعملون'' کا فاعل جنات ہیں نہ کہ سرکش قوموں کے سردار۔ اس سے پچھلی آیت ہی مرزا محمود کی تردید کے لئے کافی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: ''ولسلیمٰن الریح غدوّها شهر وروحها شهر واسلنا له عین القطر ومن الجن من یعمل بین یدیه باذن ربه ومن یزغ منهم عن امرنا نذقه من عذاب السعیر (السبا: ۱۲)''

ترجمہ: اور ہوا کو (ہم نے) سلیمان کا تابع کر دیا تھا۔ اس کی صبح کی منزل ایک مہینے

کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی اور ان کے لئے ہم نے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے ایسے تھے جو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا اس کو ہم (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے۔

آیات کے اس سیاق وسباق کے بعد مزید تردید کی ضرورت نہیں رہتی۔

آیت نمبر ۵۲: ''فلمّا قضینا علیه الموت ما دلّهم علی موته الّا دابة الارض تأکل منسأته فلمّا خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المهین (سبا: ۱۴)''

درست ترجمہ: پھر جب ہم نے ان کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے ان کا مرنا معلوم نہ ہوا، مگر گھن کے کیڑے سے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا۔ جب عصا گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے۔

قادیانی تحریف: ''پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کے وارد ہونے کا فیصلہ کیا تو ان (یعنی سرکش قوموں) کو اس کی موت کی صرف ایک زمین کے کیڑے نے خبر دی جو اس کے عصا (حکومت) کو کھا رہا تھا۔ پھر جب وہ گر گیا تو جنوں پر ظاہر ہو گیا کہ اگر ان کو غیب کا علم ہوتا تو وہ ذلت والے عذاب میں پڑے نہ رہتے۔'' (تفسیر صغیر ص ۵۶۱، ۵۶۲)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں دو تحریفات کی گئی ہیں۔

۱..... ''مادلّهم'' کی ہم ضمیر کا مرجع سرکش قوموں کی قرار دیا گیا جن کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

۲..... ''دابة الارض'' سے زمین کا کیڑا مراد لیا اور حاشیہ میں لکھا: ''یعنی ان کا وارث دنیا کا کیڑا تھا۔'' حالانکہ ''دابة الارض'' کا معنی دیمک یا گھن ہے اور یہی درست ہے کہ دیمک نے حضرت سلیمان کے اس عصا کو کھا لیا جس کے سہارے کھڑے تھے جب وہ زمین پر گر پڑے تو جنات کو اپنے علم غیب کی حقیقت معلوم ہوئی۔

آیت نمبر ۵۳: ''انا سخّرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق والطیر محشورة کلّ له اوّاب (ص ۱۸، ۱۹)''

درست ترجمہ: ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرمان کر دیا تھا کہ صبح وشام ان کے ساتھ (خدائے) پاک کا ذکر کرتے تھے اور پرندوں کو بھی کہ جمع رہتے تھے۔ سب ان کے فرمانبردار تھے۔

قادیانی تحریف: ''ہم نے پہاڑ کے رہنے والے لوگوں کو اس کے تابع کر دیا تھا اور

وہ شام اور صبح تسبیح میں لگے رہتے تھے اور بلند پرواز انسانوں کو بھی جمع کر کے اس کے ساتھ لگا دیا تھا اور وہ سب کے سب خدا کی طرف جھکنے والے تھے۔'' (تفسیر صغیر ص ۵۹۸)

تجزیہ: مذکورہ آیت میں دو تحریفیں ہیں:

۱..... ''انّا سخرنا الجبال'' کا غلط ترجمہ کیا ہے: ''ہم نے پہاڑ کے رہنے والے لوگوں کو اس کے تابع کر دیا تھا۔'' حالانکہ درست ترجمہ یہ ہے: ''ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرماں کر دیا تھا۔''

۲..... ''والطیر محشورة'' کا مرزا محمود نے ترجمہ کیا: ''اور بلند پرواز انسانوں کو بھی جمع کرتے اس کے ساتھ لگا دیا تھا۔'' جب کہ درست ترجمہ ہے: ''اور پرندوں کو بھی تابع کر دیا جو کہ جمع رہتے تھے۔'' مرزا محمود کی یہ دونوں تحریفات، انکار معجزات کے سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔

آیت نمبر ۵۴: ''ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیّه جسداً ثم اناب (صٓ: ۳۴)''

درست ترجمہ: اور ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر انہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا۔

قادیانی ترجمہ: ''اور ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور اس کے تخت پر ایک بے جان جسم کو بٹھانے کا فیصلہ کر لیا (پھر جب یہ نظارہ اس نے کشف میں دیکھا) تو وہ اپنے رب کی طرف جھکا۔'' (تفسیر صغیر ص ۶۰۰)

تجزیہ: ''بے جان جسم'' کی تشریح کرتے ہوئے مرزا نے حاشیہ میں لکھا: ''بے جان جسم سے مراد یہ ہے کہ ان کا وارث ایک ایسا بیٹا ہوگا جس کے اندر آسمانی روح نہیں ہوگی۔ بلکہ صرف مادی جسم ہوگا۔''

مرزا نے جسد کا جو ترجمہ و تشریح تحریر کیا ہے دونوں بے اصل اور محرف ہیں۔ نیز یہ کشفی نظارہ نہ تھا، حقیقی نظارہ تھا۔ البتہ اس کی تعیین میں کئی اقوال ہیں۔

۱..... حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ شیاطین نے باہم مشورہ کیا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اپنے باپ کی مانند ہم پر حکومت کرے گا، اس لئے اسے قتل کر دینا چاہئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اسے بادلوں میں چھپا کر رکھتے تھے۔ اس اثناء میں کہ وہ اپنے امور سلطنت میں مشغول تھے۔ جنات نے ان کے بیٹے کو مار کر تخت پر ڈال دیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے

بیٹے کے متعلق اللہ تعالیٰ پر توکل نہ کرنے پر استغفار کیا۔

۲..... حضرت سلیمان علیہ السلام کی ستر بیویاں تھیں۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا کہ میں آج رات تمام بیویوں سے جماع کروں گا اور ہر ایک سے لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ ''ان شاء اللہ'' نہ کہا۔ اس جماع کے نتیجہ میں صرف ایک بیوی سے لڑکا پیدا ہوا وہ بھی ناقص اور ادھورے جسم والا۔ آپ جس وقت تخت پر تشریف فرما تھے وہ آپ کی گود میں ڈال دیا گیا۔

۳..... حضرت سلیمان علیہ السلام ایک دفعہ شدید بیمار ہوئے اور انتہائی کمزور ہوگئے۔ اسے ''**القینا علی کرسیّه جسداً**'' سے تعبیر کیا ہے۔ **ثم اناب** کا مطلب ہے: ''پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت دی۔''

۴..... اللہ تعالیٰ نے انہیں کسی سخت دشمن کے خوف میں مبتلاء کیا اور اس خوف کی وجہ سے وہ جسمانی طور پر کمزور ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے خوف کو دور کیا اور ان کی طاقت لوٹا دی۔

(تفسیر کبیر ج ۲۶ ص ۲۰۸، ۲۰۹)

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ دوسری تاویل کو اولیٰ قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اسے صحیحین کی حدیث کی تائید حاصل ہے۔ (تفسیر مظہری ج ۸ ص ۱۷۷)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرزا محمود نے اس آیت کے تحت جو کچھ لکھا ہے وہ خود ساختہ اور تحریف سے پر ہے۔

آیت نمبر ۵۵: ''**وخذ بیدک ضغثاً فاضرب به ولا تحنث** (ص ۴۴)''

درست ترجمہ: اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔

قادیانی تحریف: ''اور (ایوب سے کہا کہ) اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کی گچھے دار ٹہنی پکڑے اور اس کی مدد سے تیزی کے ساتھ سفر کر (یعنی اس سے مار مار کر سواری کے جانور کو دوڑا) اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہو۔ (تفسیر صغیر ص ۶۰۱)

تجزیہ: (تفسیر فتح البیان ج ۸ ص ۱۱۷ اور تفسیر کبیر ج ۲۶ ص ۲۱۵) پر لکھا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ سے کسی بات پر ناراض ہو کر قسم کھالی کہ میں اسے سو لکڑیاں ماروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے زوجہ کا چنداں قصور نہ ہونے کی وجہ سے مہربانی فرما کر حیلہ بتایا کہ گھاس کی ایک مٹھی لے کر اسے مارو قسم پوری ہو جائے گی۔ واضح رہے کہ یہ حیلہ صرف انہی کے ساتھ خاص تھا، عام اجازت نہیں ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس واقعہ میں کہیں بھی

گھوڑ سواری اور سواری کو مارنے کا ذکر نہیں ہے۔ مرزا محمود کا تحریر کردہ ترجمہ خود ساختہ اور تحریف پر مبنی ہے۔ ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین''

آیت نمبر ۵۶: ''وانه لعلم للساعة فلا تمترنّ بها (الزخرف: ۶۱)''

درست ترجمہ: اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی ہیں (تو کہہ دو کہ لوگو) اس میں شک نہ کرو۔

قادیانی تحریف: ''اور وہ (یعنی قرآن) آخری گھڑی کا علم بخشتا ہے۔ پس تم ساعت کے متعلق شبہ نہ کرو۔'' (تفسیر صغیر ص ۶۵۱)

تجزیہ: علامہ عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت مسیح کا اوّل مرتبہ آنا تو خاص بنی اسرائیل کے لئے ایک نشان تھا کہ بدون باپ کے پیدا ہوئے اور عجیب وغریب معجزات دکھلائے اور دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہوگا۔ ان کے نزول سے لوگ معلوم کرلیں گے کہ قیامت بالکل نزدیک آ لگی ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۶۵۶ مطبوعہ سعودیہ)

علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں: بعض علماء نے کہا کہ ''انہ'' کی ضمیر کا مرجع قرآن مجید یا حضور علیہ السلام ہیں اور یہ دونوں قول ضعیف ہیں۔

''وعن الحسن وقتادة وابن جبير ان ضمير (انه) للقرآن لما ان فيه الاعلام بالساعة فجعله عين العلم مبالغة ايضاً وضعف بأنه لم يجر للقرآن ذكر هنا مع عدم المناسبة ذلك للسياق وقالت فرقة. يعود على النّبى ﷺ فقد قال علیہ السلام بعثت انا والساعة كهاتين وفيه من البعد ما فيه (روح المعانی ج ۲۵ ص ۹۶)''

آیت نمبر ۵۷: ''وهو بالافق الاعلٰى (النجم: ۷)''

درست ترجمہ: اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے۔

قادیانی تحریف: ''اور ہر بالغ نظر والے کو آسمان کے کناروں پر اس کے ظہور کی علامتیں نظر آ رہی ہیں۔'' (تفسیر صغیر ص ۷۰۱)

تجزیہ: اس آیت کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ ''اونچے کنارے'' سے اکثروں نے افق شرقی مراد لیا ہے۔ جدھر سے صبح صادق نمودار ہوتی ہے نبی کریم ﷺ کو ابتدائی نبوت میں ایک مرتبہ حضرت جبریل اپنی اصلی صورت میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اس وقت

آسمان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ان کے وجود سے بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا۔
(تفسیر عثمانی ص ۶۹۸ مطبوعہ سعودیہ)

(تفسیر روح المعانی ج ۲۷ ص ۴۸ اور تفسیر کبیر ج ۲۸ ص ۲۸۵) پر یہی مضمون درج ہے۔
اس تفصیل کے بعد قادیانی تحریف کی مزید تردید کی ضرورت نہیں رہتی۔

آیت نمبر ۵۸: ''ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا (التحریم: ۱۲)''

درست ترجمہ: اور دوسری عمران کی بیٹی مریم کی (اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی) جنہوں نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔

قادیانی تحریف: ''اور پھر اللہ مؤمنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی۔ جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا۔'' (تفسیر صغیر ص ۷۵۸)

تجزیہ: ''فنفخنا فیه من روحنا'' کا مرزا محمود نے ترجمہ کیا: ''اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا۔'' یہ ترجمہ غلط ہے اور صحیح ترجمہ یہ ہے: ''ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔'' یعنی بغیر واسطہ کے پیدا کیا۔ ''(من روحنا) للتشریف والمراد من روح خلقناه بلا توسط اصل وقیل لادنیٰ ملابسة ولیس بذلک (روح المعانی ج ۲۸ ص ۱۶۴)''

آیت نمبر ۵۹: ''عتل بعد ذٰلک زنیم (القلم: ۱۳)''

درست ترجمہ: سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے۔

قادیانی تحریف: ''وہ بدلگام بھی ہے اور خدا کا بندہ ہو کر شیطان سے تعلق رکھنے والا بھی۔'' (تفسیر صغیر ص ۷۶۳)

تجزیہ: زنیم کا درست معنی ہے کمینہ، منہ بولا بیٹا، ولد الحرام، بدنام لیکن اس کا معنی جو مرزا محمود نے کیا ہے: ''شیطان سے تعلق رکھنے والا'' یہ غلط اور تحریف ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۳۰ ص ۸۵) پر تین قول لکھے ہیں:

۱..... ''ولد الزنا الملحق بالقوم فی النسب ولیس منهم''

۲..... ''هو الرجل یعرف بالشر واللؤم''

۳..... ''عن ابن عباس قال معنی کونه زنیما أنه کانت له زنمة فی عنقه یعرف بها''
اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرزا محمود کا تحریر کردہ ترجمہ اس کا خود ساختہ ہے۔

آیت نمبر ۶۰: ''یایها المدثر (المدثر: ۱)''

درست ترجمہ: اے (محمد) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو۔

قادیانی تحریف: ''اے بارانی کوٹ پہن کر کھڑے ہونے والے۔''

(تفسیر صغیر ص ۷۸۲)

تجزیہ: مرزا محمود کا تحریر کردہ معنی اس کا خود ساختہ ہے۔ کسی معتبر تفسیر سے ثابت نہیں ہے۔ ''هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین''

آیت نمبر ۶۱: ''فانما هی زجرة واحدة فاذاهم بالساهرة (النازعات: ۱۳، ۱۴)''

درست ترجمہ: وہ (یعنی صور اسرافیل) تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ اس وقت وہ (سب) میدان (حشر) میں آ جمع ہوں گے۔

قادیانی تحریف: ''(اور یہ بھی یاد رکھو کہ) یہ جنگ کی خبر تو صرف ایک ڈانٹ تھی۔ چنانچہ (اس ڈانٹ کے بعد) وہ یک دم پھر (جنگ کے) میدان میں آ موجود ہوں گے۔''

(تفسیر صغیر ص ۸۰۰)

تجزیہ: مرزا محمود نے ''زجرة واحدة'' سے بدر کی لڑائی مراد لی ہے جو کہ تحریف ہے۔ اس کا درست معنی ہے ''ایک ڈانٹ'' اور اس سے مراد ''نفخه ثانیه'' ہے۔

علامہ رازیؒ تحریر فرماتے ہیں: ''والمراد من هذه الصیحة النفخة الثانیة وهی صیحة اسرافیل قال المفسرون یحبهم الله فی بطون الارض فیسمعونها فیقومون ونظیر هذه الآیة قوله تعالیٰ وما ینظر هٰؤلاء الا صیحة واحدة مالها من فواق'' (تفسیر کبیر ج ۳۱ ص ۳۸)

اس آیت کا سیاق وسباق بھی مرزائی ترجمہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

آیت نمبر ۶۲: ''وفرعون ذی الاوتاد الذی طغوا فی البلاد (الفجر: ۱۰، ۱۱)''

درست ترجمہ: اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو خیمے اور میخیں رکھتا تھا۔

قادیانی تحریف: ''اور فرعون کے متعلق بھی تجھے کچھ پتہ ہے جو پہاڑوں کا مالک تھا۔ وہ (پہاڑ) جنہوں نے شہروں میں سخت فساد کر رکھا تھا۔'' (تفسیر صغیر ص ۸۲۴)

تجزیہ: امام رازی تحریر فرماتے ہیں کہ فرعون کو ذوالاتاد کہنے کی درج ذیل وجوہ ممکن ہیں۔

۱..... اس کے لشکر بہت زیادہ تھے۔

۲..... وہ مجرموں کو مارنے کے لئے ان کے ہاتھ پاؤں میں میخیں گاڑتا تھا۔

۳..... وہ بادشاہت اور بہت سے لوگوں کا مالک تھا۔

۴..... اس کے سامنے میخوں وغیرہ کے ساتھ کھیل کھیلے جاتے تھے۔ (تفسیر کبیر ج ۳۱ ص ۱۶۹)

یہی اقوال دوسری تفسیروں میں بھی لکھے ہیں۔ اس لئے مرزا محمود کا اوتاد سے پہاڑ یعنی پہاڑوں جیسے انسان مراد لینا غلط اور تحریف ہے۔

آیت نمبر ۶۳: ''ترمیھم بحجارۃ من سجیل (الفیل: ۴)''

درست ترجمہ: جو ان پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔

قادیانی تحریف: ''جو ان (کے گوشت) کو سخت قسم کے پتھروں پر مارتے (اور نوچتے) تھے۔'' (تفسیر صغیر ص ۸۴۵)

تجزیہ: مرزا محمود کی (تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۴۵، ۴۶) پر لکھتا ہے: ابرہہ بادشاہ اور اس کے فوجیوں کو چیچک لاحق ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ سب مر گئے۔ ''ترمیھم بحجارۃ من سجیل'' کا یہی مطلب یہ ہے کہ چیلیں اور کوے وغیرہ پرندے ان کو لاشوں کو نوچتے تھے اور گوشت کے ٹکڑے لے کر چٹانوں پر بیٹھ جاتے اور بوٹیوں کو سخت پتھروں پر مارتے تھے۔

(تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۷۷)

اور یہی محرف ترجمہ اس نے تفسیر صغیر میں لکھ دیا ہے۔ یہ سب تاویلات، تاویلات باطلہ ہیں۔ کتب تفسیر وحدیث سے معتبر طریقہ سے اس کی تائید نہیں مل سکتی۔ یہ بغیر دلیل دعوے ہیں۔ ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین''

تنبیہ

قادیانی تاویل بعض اہل علم نے بھی لکھی ہے۔ اس تاویل کا مفصل رد، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری مرحوم نے (قصص القرآن ج ۳) میں لکھا ہے۔ قارئین وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مآخذ و مراجع

۱..... ترجمہ قرآن مجید از مولوی فتح محمد جالندھری مرحوم

۲..... تفسیر عثمانی از شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی قدسرہ مطبوعہ مجمع الملک فہد المملکۃ العربیۃ السعودیہ

۳..... ''روح المعانی'' از علامہ السید محمد آلوسی بغدادی مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

۴..... ''تفسیر کبیر'' از امام فخر الدین رازیؒ رازی مطبوعہ دار الفکر بیروت

۵..... ''تفسیر مظہری'' از شیخ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی پانی پتی مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی

۶..... ''تفسیر الکشاف'' از علامہ زمخشری مطبوعہ شرکۃ مکتبہ ومطبع مصطفیٰ البابی مصر

۷..... ''تفسیر ابن کثیر'' از حافظ ابن کثیر الدمشقی مطبوعہ دار المعرفت بیروت

۸..... ''تفسیر الجلالین'' از علامہ سیوطیؒ ومحلیؒ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت

۹..... المفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفہانی مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر المنجد

۱۰..... المنجد

۱۱..... علوم القرآن از شیخ مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

۱۲..... تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن از نواب محمد صدیق حسنؒ بھوپالی طبع اوّل مطبوعۃ المطبعۃ الکبری المیریۃ ببولاق مصر ۱۲۰۱ھ

۱۳..... ازالہ اوہام از مرزا غلام احمد قادیانی

۱۴..... جنگ مقدس از مرزا غلام احمد قادیانی

۱۵..... نور الحق از مرزا غلام احمد قادیانی

۱۶..... حمامۃ البشریٰ از مرزا غلام احمد قادیانی

۱۷..... دائرۃ المعارف الاسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۸..... قول فیصل از مرزا بشیر الدین محمود قادیانی

۱۹..... تفسیر کبیر از مرزا بشیر الدین محمود قادیانی

۲۰..... مسئلہ کفر واسلام کی حقیقت از مرزا بشیر احمد ایم.اے (قادیانی)

۲۱..... مباحثہ راولپنڈی (قادیانی)

۲۲..... فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب از حکیم نور الدین بھیروی (قادیانی)

قادیانیوں سے

تعلقات کی شرعی حیثیت

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

12782
1771
کتب خانہ
المکتبۃ المرکزیۃ ملتان پاکستان

قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت

تحریر

مولانا مشتاق احمد

استاذ درجہ تخصص فی ردالقادیانیۃ

حسب حکم

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی

ناشر

شعبہ نشر واشاعت ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ پاکستان

فون: 0466-332820 فیکس: 0466-331330

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
تقریظ.....سفیر ختم نبوت، فاتح قادیانیت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۲
قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت	۲۵۴
کافروں سے تعلقات قرآن مجید کی روشنی میں	۲۵۵
مذکورہ آیات کے مضامین پر ایک نظر	۲۶۲
اہم تنبیہ	۲۶۲
قادیانیوں سے تعلقات، احادیث مبارکہ کی رو سے	۲۶۳
تصویر کا دوسرا رخ	۲۶۵
مسلمان، مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں کی تحریرات کی رو سے	۲۶۵
مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ قادیانی لٹریچر کی رو سے	۲۶۶
مسلمانوں سے رشتہ ناتہ کے متعلق قادیانی فتاویٰ	۲۶۸
اسلام کے متعلق قادیانی نظریات	۲۶۸
حاصل بحث	۲۶۹

✡ ✡ ✡

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

سفیر ختم نبوت، فاتح قادیانیت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

قادیانیوں کی اگر شرعی حیثیت واضح ہو جائے تو ان سے تعلقات کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ دوسرے کفار اور قادیانیوں میں ایک بڑا واضح فرق ہے۔ قادیانی شرعی نقطہ نگاہ سے زندیق اور مرتد ہیں۔ زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو شرعی اصطلاحات والفاظ تو نہ بدلے ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے۔ مثلاً ختم نبوت، نزول مسیح، معراج اور جہاد کا انکار تو نہ کرے۔ ان کے اجماعی مفہوم کو بدل کر نئے مفہوم اور مطالب بیان کرے۔ جو حقیقت میں اجماعی معنی اور مفہوم کو بدل کر نئے مفہوم اور مطالب بیان کرے۔ جو حقیقت میں اجماعی معنی اور مفہوم کا انکار ہوتا ہے۔ اور وہ کفر ہے۔ دوسرے آسان لفظوں میں یہ سمجھ لیں کہ وہ کفر کا نام اسلام رکھ لے۔ اس لئے اس تعریف کی رو سے ہر قادیانی زندیق ہے اور جو مسلمان سے قادیانی ہو، وہ مرتد بھی ہے اور زندیق بھی۔ مرتد اور زندیق شریعت میں بالاتفاق دونوں واجب القتل ہیں۔ اسلامی سرزمین پر ان کا ناپاک وجود برداشت نہیں ہے۔ وہ زندہ رہنے کا حق ہی نہیں رکھتے چہ جائیکہ ان سے تعلقات اور بائیکاٹ کا مسئلہ دریافت کیا جائے۔ اسلامی سلطنت میں وہ زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ اب اگر اسلامی ممالک میں اس شرعی حکم کے مطابق عمل نہیں ہے اور وہ زندہ رہے ہیں اور کاروبار بھی دوسرے کافروں کی طرح کر رہے ہیں یا وہ غیر اسلامی ممالک میں موجود ہیں تو پھر یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سے تعلقات رکھنے شرعاً کیسے ہیں؟ اس رسالہ میں اس سوال کا جواب مدلل طور پر دیا گیا ہے۔

قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں ایک اور بڑا واضح فرق موجود ہے۔ ہر کافر اپنے آپ کو غیر مسلم کہتا ہے اور ہمیں مسلمان کہتا اور مانتا ہے۔ لیکن قادیانی ایسے کافر ہیں جو ہم

سب مسلمانوں کو جوان کے مسیح دجال قادیانی پر ایمان نہیں لائے، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ ہمیں کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ پھر وہ ہمیں صرف کافر اور جہنمی ہی نہیں کہتے بلکہ تمام وہ مسلمان جوان کے مدعوم نبی مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لائے ان کے نزدیک کنجریوں اور بازاری عورتوں کی اولاد کہتا ہو، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کاروبار کرنا، کھانا پینا، اس سے بڑی بے غیرتی اور بے حیائی کیا ہے؟ وہ تو آپ کو آپ کے ماں باپ دادا دادی کو کنجر اور حرام زادہ کہتا ہو اور آپ اس سے تعلقات قائم کئے ہوئے ہوں، یہ بے غیرتی کی انتہاء ہے۔ اس سے تو ڈوب مرنا بہتر ہے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر قادیانی اپنی آمدنی سے ایک معقول اور مقرر حصہ جماعت کے اشاعتی اور تبلیغی پروگرام کے لئے وقف کرتا ہے۔ اب جو مسلمان ان سے کاروبار کرے گا، ان سے کوئی چیز بنوائے یا خریدے گا تو اس کفر کی اشاعت میں اس مسلمان کا بھی حصہ ہو جائے گا، جس کا گناہ ہونا بڑا واضح ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شرعی نقطہ نگاہ سے بھی ان سے تعلقات حرام ہیں اور غیرت کے لحاظ سے بھی ایک باغیرت انسان ایسے انسان سے جو ان کو کنجریوں کو اولاد سمجھتا ہو، تعلق نہیں رکھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطاء فرمائے۔

منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ، مؤرخہ ۹ ر جنوری ۲۰۰۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بے مقصد نہیں بھیجا کہ وہ کھائے، پیئے اور مزے اڑائے بلکہ انسان سے مطلوب یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام پہلو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر کے گزارے۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں حق کو قبول کرنے کی فطرتی استعداد رکھی ہے۔

جیسا کہ ارشاد فرمایا: ''**وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** (الذاریات: ۵۶)'' ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا: ''**قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین** (الانعام: ۱۶۲)'' ترجمہ: یہ بھی کہہ دو کہ میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چند یہودی مسلمان ہوئے۔ وہ احکام اسلام کے ساتھ تورات کے احکام کی رعایت بھی کرنا چاہتے تھے۔ مثلاً ہفتہ کے دن کو بڑا عظمت والا سمجھنا، اونٹ کے دودھ اور گوشت کا حرام خیال کرنا اور تورات کی تلاوت کرنا۔ ان کی اصلاح کے لئے یہ آیت نازل ہوئی: ''**یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین** (البقرۃ: ۲۰۸)'' ترجمہ: مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔

یہ آیت اپنے شان نزول کے اعتبار سے اگرچہ خاص ہے لیکن حکم کے اعتبار سے عام ہے۔ اس آیت میں ان مسلمانوں کو بھی تنبیہ ہے جو اسلام کو صرف عبادات کے لئے اختیار کرتے ہیں اور معاشی پروگرام اور معاشرتی نظم کے لئے کافروں کے نظام کو پسند کرتے ہیں۔

اسی طرح یہ آیت ان لوگوں کو بھی شامل ہے جو مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی محبت واطاعت کا دم بھرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف کافروں سے مل کر کھاتے پیتے ہیں۔ کافروں سے رشتے ناطے کرتے ہیں ان سے مل کر کاروبار کرتے ہیں۔ ایسے لوگ مومنوں والی زندگی نہیں گزار رہے بلکہ منافقانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سے محبت کا مطلب ہے کافروں سے نفرت۔

جیسے یہ ناممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ سے بھی محبت کرے اور اس کے جانی دشمنوں کو بھی عزیز سمجھے۔ اسی طرح ایک مسلمان ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ نبی کریم ﷺ (جو کہ امت کے روحانی باپ ہیں) سے بھی محبت کرے اور ان کے منکروں اور دشمنوں سے بھی۔ اگر کوئی شخص ایسا طرز عمل اختیار کرتا ہے تو وہ نبی کریم ﷺ اور اسلام کا خیر خواہ نہیں بلکہ ان کے دشمنوں کے گروہ کا رکن ہے۔

کافروں سے تعلقات قرآن مجید کی روشنی میں

''لا یتخذ المؤمنون الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیء الا ان تتّقوا منھم تقٰۃ (آل عمران: ۲۸)''

ترجمہ: مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں۔ ہاں! اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں)۔

تشریح: علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں: ''جب حکومت وسلطنت، جاہ وعزت اور ہر قسم کے تقلبات وتصرفات کی زمام اکیلے خداوند قدوس کے ہاتھ میں ہوئی تو مسلمانوں کو جو صحیح معنی میں اس پر یقین رکھتے ہیں، شایان شان نہیں کہ اپنے اسلامی بھائیوں کی اخوت ودوستی پر اکتفاء نہ کرکے خواہ مخواہ دشمنان خدا کی موالات ومدارات کی طرف قدم بڑھائیں۔ خدا اور رسول کے دشمن ان کے دوست کبھی نہیں بن سکتے جو اس خبط میں پڑے گا سمجھ لو کہ خدا کی محبت وموالات سے اسے کچھ سروکار نہیں۔ ایک مسلمان کی سب امیدیں اور خوف صرف خداوند رب العزت سے وابستہ ہونے چاہئیں اور اس کے اعتماد وثوق اور محبت ومناصرت کے مستحق وہ ہی لوگ ہیں جو حق تعالیٰ سے اسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں۔ ہاں! تدبیر وانتظام کے درجہ میں کفار کے ضرر عظیم سے اپنے ضروری بچاؤ کے پہلو اور حفاظت کی صورتیں معقول ومشروع طریقہ پر اختیار کرنا ترک موالات کے حکم سے اسی طرح مستثنیٰ ہے۔ جیسے سورۂ انفال میں: ''ومن یولّھم یومئذ دبرہ'' سے ''متحرفا لقتال اور متحیزا الی فئۃ'' کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔''

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ''قلبی اور دلی دوستی ومحبت تو کسی کافر کے ساتھ کسی حال میں جائز نہیں اور احسان وہمدردی ونفع رسانی بجز اہل حرب کے اور سب کے ساتھ جائز ہے۔ اسی طرح ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ بھی سب کے ساتھ جائز ہے۔ جب کہ اس کا مقصد مہمان کی خاطر داری یا غیر مسلموں کو اسلامی

معلومات اور دینی نفع پہنچانا یا اپنے آپ کو ان کے کسی نقصان وضرر سے بچانا ہو۔‘‘

(معارف القرآن ج دوم ص ۵۱)

(۲)’’یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم لا یالونکم خبالا ودّوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بیّنا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون (آل عمران:۱۱۸)‘‘ ترجمہ: مومنو! کسی غیر (غیر مذہب کے آدمی) کو اپنا راز داں نہ بنانا۔ یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے، ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنادی ہیں۔‘‘

تشریح: علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں: ’’حق تعالیٰ نے یہاں صاف صاف آگاہ کر دیا کہ مسلمان اپنے اسلامی بھائیوں کے سواء کسی کو بھیدی اور راز دار نہ بنائیں کیونکہ یہود ہوں یا نصاریٰ منافقین ہوں یا مشرکین، ان میں کوئی جماعت تمہاری حقیقی خیر خواہ نہیں بلکہ ہمیشہ یہ لوگ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ تمہیں پاگل بنا کر نقصان پہنچائیں اور دینی ودنیوی خرابیوں میں مبتلاء کریں۔ ان کی خواہش اسی میں ہے کہ تم تکلیف میں رہو اور کسی نہ کسی تدبیر سے تم کو دینی یا دنیوی ضرر پہنچ جائے۔ جو دشمنی اور بغض ان کے دلوں میں ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے۔ لیکن بسا اوقات عداوت وغیظ کے جذبات سے مغلوب ہو کر کھلم کھلا ایسی باتیں کر گزرتے ہیں جو ان کی گہری دشمنی کا صاف پتہ دیتی ہیں۔ مارے دشمنی اور حسد کے ان کی زبان قابو میں نہیں رہتی۔ پس عقلمند آدمی کا کام نہیں کہ ایسے خبیث باطن دشمنوں کو اپنا راز دار بنائے۔ خدا تعالیٰ نے دوست دشمن کے پتے اور موالات وغیرہ کے احکامات کھول کر بتلا دیئے ہیں جس میں عقل ہوگی ان سے کام لے گا۔‘‘

مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ’’تو اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی ملت والوں کے سواء کسی کو اس طرح کا معتمد اور مشیر نہ بناؤ کہ اس سے اپنے اور اپنی ملت وحکومت کے راز کھول دو، اسلام نے اپنی عالمگیر رحمت کے سایہ میں جہاں مسلمانوں کو غیر مسلموں کے ساتھ ہمدردی، خیر خواہی، نفع رسانی اور مروت ورواداری کی غیر معمولی ہدایات فرمائیں اور نہ صرف زبانی ہدایات بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام معاملات میں ان کو

عملی طور پر رواج دیا ہے، وہیں عین حکمت کے مطابق مسلمانوں کو اپنی تنظیم اور ان کے مخصوص شعائر کی حفاظت کے لئے یہ احکام بھی صادر فرمائے کہ قانون اسلام کے منکروں اور باغیوں سے تعلقات ایک خاص حد سے آگے بڑھانے کی اجازت مسلمانوں کو نہیں دی جاسکتی کہ اس سے فرد اور ملت دونوں کے لئے ضرر اور خطرے کھلے ہوئے ہیں اور یہ ایسا صریح، معقول، مناسب اور ضروری انتظام ہے جس سے فرد اور ملت دونوں کی حفاظت ہوتی ہے۔''

(تفسیر معارف القرآن ج دوم ص ۱۵۸)

(۳)''یا ایّھا الذین اٰمنوا لا تتّخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لایھدی القوم الظّٰلمین (المائدہ: ۵۱) ''ترجمہ: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

تشریح: علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اولیاء ولی کی جمع ہے۔ ولی دوست کو بھی کہتے ہیں، قریب کو بھی، ناصر اور مددگار کو بھی۔ غرض یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ بلکہ تمام کفار سے جیسے کہ سورۂ نساء میں تصریح کی گئی ہے۔ مسلمان دوستانہ تعلقات قائم نہ کریں۔ اس موقع پر یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ موالات، مروت، وحسن سلوک، مصالحت، رواداری اور عدل وانصاف یہ سب چیزیں الگ الگ ہیں۔ اہل اسلام اگر مصلحت سمجھیں تو ہر کافر سے صلح اور عہد و پیمان مشروع طریقہ پر کرسکتے ہیں۔''**وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ** (انفال: ۶۱)''عدل وانصاف کا حکم جیسا کہ گزشتہ آیات سے معلوم ہو چکا، مسلم و کافر ہر فرد بشر کے حق میں ہے۔ مروت اور حسن سلوک یا رواداری کا برتاؤ ان کفار کے ساتھ ہوسکتا ہے جو جماعت اسلام کے مقابلہ میں دشمنی اور عناد کا مظاہرہ نہ کریں۔ جیسا کہ سورۂ ممتحنہ میں تصریح ہے۔ باقی موالاۃ یعنی دوستانہ اعتماد اور برادرانہ مناصرت ومعاونت تو کسی مسلمان کو حق نہیں کہ یہ تعلق کسی غیر مسلم سے قائم کرے البتہ صوری موالات جو''الا ان تتقوا منھم'' کے تحت میں داخل ہو اور عام تعاون جس کا اسلام اور مسلمانوں کی پوزیشن پر کوئی برا اثر نہ پڑے اس کی اجازت ہے۔

(کافروں کا تو یہ حال ہے کہ) مذہبی فرقہ بندی اور اندرونی بغض وعداوت کے باوجود وہ باہم ایک دوسرے سے دوستانہ تعلق رکھتے ہیں، یہودی یہودی کا، نصرانی نصرانی کا

دوست بن سکتا ہے اور جماعت اسلام کے مقابلہ میں سب کفار ایک دوسرے کے دوست اور معاون بن جاتے ہیں۔ ''الکفر ملة واحدة''

جو شخص یہود و نصاریٰ اور دوسرے مشرکوں سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے، وہ ان ہی کے زمرہ میں شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص یہود نصاریٰ یا کسی جماعت کفار کے ساتھ اس نیت اور حیثیت سے موالات کرے کہ وہ دشمن اسلام ہے اس کے کفر میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ منافقین میں کچھ لوگ اور بھی تھے، جنہوں نے جنگ احد میں لڑائی کا پانسا بدلا ہوا دیکھ کر کہنا شروع کیا تھا کہ ہم تو اب فلاں یہودی یا فلاں نصرانی سے دوستانہ گانٹھیں گے اور ضرورت پیش آنے پر ان کا ہی مذہب اختیار کرلیں گے۔ اس قماش کے لوگوں کی نسبت بھی ''ومن یتولھم منکم فانه منھم'' کا ظاہر مدلول علانیہ صادق ہے۔ رہے مسلمان جو اس قسم کی نیت اور منشاء سے خالی ہو کر یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں، چونکہ ان کی نسبت بھی قوی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کفار کی حد سے زیادہ ہم نشینی اور اختلاط سے متاثر ہو کر رفتہ رفتہ ان ہی کا مذہب اختیار کرلیں یا کم از کم شعائر کفر اور رسوم شرکیہ سے کارہ اور نفور (یعنی متنفر) نہ رہیں۔ اس اعتبار سے ''فانه منھم'' کا اطلاق ان کے حق میں بھی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث ''المرأ مع من احب'' نے اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے۔''

مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ سے مالات (یعنی گہری دوستی) نہ کریں۔ جیسا کہ عام غیر مسلموں کا اور یہود و نصاریٰ کا خود یہی دستور ہے کہ وہ گہری دوستی کو صرف اپنی قوم کے لئے مخصوص رکھتے ہیں مسلمانوں سے یہ معاملہ نہیں کرتے۔ پھر اگر کسی مسلمان نے اس کی خلاف ورزی کر کے کسی یہودی یا نصرانی سے گہری دوستی کرلی تو وہ اسلام کی نظر میں بجائے مسلمان کے اسی قوم کا فرد شمار ہونے کے قابل ہے۔'' (معارف القرآن ج سوم ص ۱۷۰)

(۴) ''یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزواً ولعبا من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین (المائدة:۵۷)'' ترجمہ اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں ان کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو خدا سے ڈرتے رہو۔''

تشریح: گزشتہ آیات میں مسلمانوں کو موالات کفار سے منع فرمایا تھا۔ اس آیت میں ایک خاص مؤثر عنوان سے اسی ممانعت کی تاکید کی گئی ہے اور موالات کفار سے نفرت دلائی گئی ہے۔ ایک مسلمان کی نظر میں کوئی چیز اپنے مذہب سے زیادہ معظم ومحترم نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا اسے بتایا گیا کہ یہود ونصاریٰ اور مشرکین تمہارے مذہب پر طعن واستہزاء کرتے ہیں اور شعائر اللہ (اذان وغیرہ) کا مذاق اڑاتے ہیں اور جو ان میں خاموش ہیں وہ بھی ان افعال شنیعہ کو دیکھ کر اظہار نفرت نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ کفار کی ان احمقانہ اور کمینہ حرکات پر مطلع ہوکر کوئی فرد مسلم جس کے دل میں خشیت الٰہی اور غیرت ایمانی کا ذرا سا شائبہ ہو۔ کیا ایسی قوم سے موالات اور دوستانہ راہ ورسم پیدا کرنے یا قائم رکھنے کو ایک منٹ کے لئے گوارہ کرے گا؟ اگر ان کے کفر وعناد اور عداوت اسلام سے بھی قطع نظر کرلی جائے تو دین قیم کے ساتھ ان کا یہ تمسخر واستہزاء ہی علاوہ دوسرے اسباب کے ایک مستقل سبب ترک موالات کا ہے۔'' (تفسیر عثمانی)

(۵) ''الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیھم ما ھم منکم ولا منھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون. اعداللہ لھم عذابا شدیدا. انھم سآء ما کانوا یعملون (المجادلہ: ۱۴، ۱۵) '' ترجمہ: بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر خدا کا غضب ہوا۔ وہ نہ تم میں ہیں، نہ ان میں اور جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔

تشریح: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''ان آیات میں حق تعالیٰ نے ان لوگوں کی بدحالی اور انجام کار عذاب شدید کا ذکر فرمایا ہے۔ جو اللہ کے دشمنوں، کافروں سے دوستی رکھیں۔ کفار خواہ مشرکین ہوں یا یہود ونصاریٰ یا دوسری اقسام کے کفار، کسی مسلمان کے لئے دلی دوستی کسی سے جائز نہیں اور وہ عقلاً ہو بھی نہیں سکتی۔ کیونکہ مؤمن کا اصل سرمایہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ کفار اللہ تعالیٰ کے مخالف اور دشمن ہیں اور جس شخص کے دل میں کسی شخص کی سچی محبت اور دوستی ہو، اس سے یہ ممکن نہیں ہوسکتا کہ وہ اس کے دشمن سے بھی محبت اور دوستی رکھے۔''

تنبیہ: قرآن وحدیث۔ یہ احکام کسی خاص زمانہ کے ساتھ خاص نہیں ہیں کہ اگر قادیانیوں کے خلاف کوئی تحریک چل رہی ہو تو پھر ان سے دلی دوستی اور معاشرتی تعلقات کی

ممانعت ہو اور اگر تحریک کے بعد کا زمانہ ہو تو پھر سب کچھ جائز تصور کر لیا جائے۔ لیکن عملاً یہی کچھ ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کو یہ اسلامی احکام صرف تحریکوں میں نظر آتے ہیں۔ عام حالات میں سب کچھ جائز سمجھ لیا جاتا ہے۔ العیاذ باللہ!

(۶) ''لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الأخر یوادون من حادّ اللہ ورسولہ ولو کانوا ابائھم او ابنائھم او اخوانھم او عشیرتھم (المجادلہ: ۲۲) '' ترجمہ: جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔

تشریح: حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں: یعنی جو دوستی نہیں رکھتے اللہ کے مخالف سے اگرچہ باپ بیٹے ہوں وہ سچے ایمان والے ہیں۔ ان کو یہ درجے ملتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان یہ ہی تھی کہ اللہ و رسول ﷺ کے معاملہ میں کسی چیز اور کسی شخص کی پرواہ نہیں کی۔ اسی سلسلہ میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا۔ جنگ احد میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کے مقابلے میں نکلنے کو تیار ہو گئے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حمزہ رضی اللہ عنہ، عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے اپنے اقارب عتبہ، شیبہ، اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے جو مخلص مسلمان تھے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ حکم دیں تو اپنے باپ کا سر کاٹ کر خدمت میں حاضر کر دوں؟ آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ ''فرضی اللہ عنھم ورضوا عنہ'' (تفسیر عثمانی)

بہت سے حضرات فقہاء نے یہی حکم فساق و فجار اور دین سے عملاً منحرف مسلمانوں کا قرار دیا ہے کہ ان کے ساتھ دلی دوستی کسی مسلمان کی نہیں ہو سکتی۔ کام کاج کی ضرورتوں میں اشتراک یا مصاحبت بقدر ضرورت الگ چیز ہے۔ دل میں دوستی کسی فاسق و فاجر کی اسی وقت ہو گی، جب کہ فسق و فجور کے جراثیم خود اس کے اندر موجود ہوں گے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ اپنی دعاؤں میں فرمایا کرتے تھے: ''اللھم لاتجعل لفاجر علیّ یداً '' یعنی یا اللہ! مجھ پر کسی فاجر آدمی کا احسان نہ آنے دیجئے۔ کیونکہ شریف النفس انسان اپنے محسن کی محبت پر طبعاً مجبور ہوتا ہے، اس لئے فسّاق و فجّار کا احسان قبول کرنا جو ذریعہ ان کی محبت کا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے بھی پناہ مانگی۔'' (تفسیر معارف القرآن ج ۸ ص ۳۵۲، ۳۵۳)

(۷) ''یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوّی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جائکم من الحق (الممتحنہ: ۱)''

ترجمہ: مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکے سے) نکلے ہو تو اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔

تشریح: علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''کفار مکہ اللہ کے دشمن ہیں اور تمہارے بھی۔ ان سے دوستانہ برتاؤ کرنا اور دوستانہ پیغام ان کی طرف بھیجنا، ایمان والوں کو زیبا نہیں۔ وہ اس لئے کہ وہ کفار اللہ کے دشمن ہیں، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اے مسلمانو! تم کو کیسی کیسی ایذائیں دے کر ترک وطن پر مجبور کیا۔ محض اس قصور پر کہ تم ایک اللہ کو جو تمہارے سب کا رب ہے کیوں مانتے ہو، اس سے بڑی دشمنی اور ظلم کیا ہوگا۔ تعجب ہے کہ ایسوں کی طرف تم دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو۔ تمہارا گھر سے نکلنا اگر میری خوشنودی اور میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے ہے اور خالص میری رضا کے واسطے تم نے سب کو دشمن بنایا ہے تو پھر انہی دشمنوں سے دوستی گانٹھنے کا کیا مطلب؟ کیا جنہیں ناراض کر کے اللہ کو راضی کیا تھا، اب انہیں راضی کر کے اللہ کو ناراض کرنا چاہتے ہو؟ العیاذ باللہ!'' (تفسیر عثمانی)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ''سابقہ آیات میں کفار سے دوستانہ تعلق رکھنے کی سخت ممانعت وحرمت کا بیان آیا ہے، اگرچہ وہ کفار رشتہ وقرابت میں کتنے قریب ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے معاملہ میں نہ ذاتی خواہش کی پرواہ کرتے تھے نہ کسی خویش وعزیز کی، اس پر عمل کیا گیا جس کے نتیجہ میں گھر گھر یہ صورت پیش آئی کہ باپ مسلمان، بیٹا کافر یا اس کے برعکس ہے تو دوستانہ تعلق قطع کر دیا گیا۔ ظاہر ہے انسانی فطرت اور طبیعت پر یہ عمل آسان نہ تھا۔ اس لئے آیات مذکورہ میں حق تعالیٰ نے ان کی اس مشکل کو عنقریب آسان کر دینے کی خبر سنا دی۔

ان آیات میں حق تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آج جو لوگ کفر پر ہیں اور اس کی وجہ سے وہ تمہارے دشمن، تم ان کے دشمن ہو، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عداوت کو دوستی سے مبدل فرما دے۔ مطلب یہ کہ ان کو ایمان کی توفیق عطاء فرما کر تمہارے تعلقات باہمی پھر از سر نو ہموار کر دے۔ اس پیشین گوئی کا ظہور فتح مکہ کے وقت اس طرح ہوا کہ بجز ان کفار کے جو قتل کئے گئے وہ سب مسلمان ہو گئے۔ قرآن کریم میں اس کا بیان: ''یدخلون

فی دین اللہ افواجاً ''میں کیا گیا ہے کہ یہ لوگ فوج درفوج بڑی تعدادوں میں اللہ کے دین اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔'' (تفسیر معارف القرآن ج ۸)

(۸) ''ومن یتولّھم فاؤلٰئک ھم الظّٰلمون (الممتحنہ: ۹) ''ترجمہ: اور جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔

تشریح: وہ کافر جو مسلمانوں پر ظلم وستم کرتے ہیں، ان سے دوستانہ برتاؤ کرنا بے شک سخت ظلم اور گناہ کا کام ہے۔ (تفسیر عثمانی)

مذکورہ آیات کے مضامین پر ایک نظر

بحث کو آگے بڑھانے سے پہلے ہم مذکورہ آٹھ آیات کی تلخیص بیان کرتے ہیں۔

۱..... قلبی دوستی کافروں سے جائز نہیں البتہ کسی دینی یا دنیوی مقصد کی خاطر ان سے ظاہری طور پر اچھا سلوک کرنا جائز ہے۔

۲..... کافروں سے دوستانہ اعتماد اور ان سے برادرانہ تعاون جائز نہیں، جو ایسا کرے گا وہ ان کافروں ہی میں شمار ہوگا۔

۳..... کافروں سے حسن اخلاق کا برتاؤ جائز ہے لیکن ان کو اپنا راز دار بنانا جائز نہیں۔

۴..... اسی طرح کافروں سے خیر خواہی کی امید رکھنا درست نہیں بلکہ بے وقوفی ہے۔

۵..... جو لوگ رواداری، فراخ دلی اور وسعت قلبی کی آڑ میں کافروں سے دوستانہ تعلقات قائم کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سخت عذاب کے حق دار ہیں۔

۶..... مومن کافروں، بے دھڑک گناہ کرنے والوں اور دین کی پرواہ نہ کرنے والوں سے دلی محبت اور دوستانہ تعلقات نہیں رکھتے۔ ان کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ کافروں سے محبت کی پینگیں بڑھانے والے مومن نہیں ہو سکتے۔

۷..... ایمان والوں کو ہر حال میں کافروں سے تعلقات رکھنے سے منع کیا گیا ہے خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

۸..... کافروں سے دوستانہ روابط رکھنے والے ظالم اور سخت گناہ گار ہیں۔

اہم تنبیہ

قادیانی، عام کافروں کے حکم میں نہیں ہیں۔ یہ واضح رہے کہ قادیانی، عام

کافروں کے حکم میں ہرگز نہیں۔

سابقہ آیات مبارکہ میں کافروں سے دلی محبت کی ممانعت کی گئی ہے۔ البتہ ان کے ساتھ معاشی اور معاشرتی امور میں لین دین جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ کفر کی پسندیدگی پر منتج نہ ہو۔ لیکن قادیانیوں کے متعلق دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث علماء کرام کا متفقہ فتاوی موجود ہیں کہ قادیانی عام کافر نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں اسلامی حکومت میں مرتد اور زندیق اگر اپنے کفر سے توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہوتا ہے۔

یہ بات راقم کی کوئی ذاتی تحقیق نہیں بلکہ اہل سنت کے تینوں فرقوں کے سرکردہ علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے۔ مثلاً رئیس المحدثین علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

ان نمایاں ناموں کے علاوہ بھی سینکڑوں علماء کے فتاوی موجود ہیں کہ جو سلوک مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے کیا گیا تھا، قادیانی بھی اسی سلوک کے مستحق ہیں۔

آمدم برسر مطلب۔ احقر کہنا یہ چاہتا ہے کہ یہود و نصاری اور ان کی مثل کافروں کے ساتھ اسلام نے جس نرمی، حسن اخلاق، ہمدردی و غم خواری اور کاروباری معاملات کی اجازت دی ہے، قادیانی اس کے مستحق نہیں ہیں۔ یہود و نصاری وغیرہ اپنے آپ کو کافر تسلیم کرتے ہیں، اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں لگاتے لیکن قادیانی پاکستان کے آئین میں کافر قرار دئے جانے کے باوجود اپنے آپ کو کافر تسلیم نہیں کرتے، بلکہ اپنے آپ کو اصلی مسلمان قرار دیتے ہیں یہ چوری اور سینہ زوری کی ایک بدترین مثال ہے۔

عام کافر سے صرف دلی دوستی کی ممانعت ہے اور دنیوی معاملات میں اشتراک جائز ہے لیکن قادیانیوں سے تو دنیوی معاملات میں بھی اشتراک جائز نہیں ہے۔ کسی بھی فرقہ کے قریبی مفتی صاحب سے پوچھ لیں یہی جواب ملے گا۔

قادیانیوں سے تعلقات، احادیث مبارکہ کی رو سے

قرآن مجید کی طرح احادیث مبارکہ بھی کافروں سے دلی محبت اور دوستانہ تعلقات کی ممانعت کرتی ہے۔ مثلاً:

(۱) ''المرأ مع من احبّ '' آدمی کا انجام ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن کے ساتھ وہ محبت کرتا تھا۔ اگر دنیا میں نیک لوگوں کے ساتھ محبت ہوگی تو آخرت میں بھی انہیں کے ساتھ ہوگا اور جنت میں جائے گا اور اگر دنیا میں کافروں اور فاسقوں سے محبت کرتا ہوگا تو آخرت میں بھی ان کے ساتھ ہوگا اور دوزخ میں جائے گا۔ (جامع ترمذی)

(۲) ''من احب للہ وابغض للہ فقد استکمل ایمانہ (بخاری ومسلم) '' ترجمہ: جس شخص نے اپنی دوستی اور دشمنی کو صرف اللہ کے لئے وقف کر دیا، اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اس وقت پورا مؤمن بنتا ہے، جب اس کی محبت ومودت اور نفرت وبغض کے جذبات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہوں۔ اس لئے مؤمن اس شخص سے دلی محبت اور دوستانہ تعلق رکھ سکتا ہے جو کہ اسلامی اغراض ومقاصد میں اس کا ساتھی ہو۔

علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ کا طرز عمل بھی واضح ہے۔ صحاح ستہ میں روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر تین صحابی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت بلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ جنگ میں بغیر کسی عذر کے شریک نہ ہوئے اپنے اپنے گھروں میں ہی رہے۔ جنگ سے واپسی پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ان سے معاشرتی بائیکاٹ کرو۔ کوئی مسلمان ان سے گفتگو نہ کرے۔ ان تینوں صحابیوں پر زمین تنگ ہوگئی۔ پچاس دن بائیکاٹ رہا۔ پچاس دن بعد ان کی توبہ قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے بتایا کہ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ یہ تینوں حضرات بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے لیکن ایک گناہ (جہاد سے پیچھے رہ جانا) کی سزا ان کو یہ ملی کہ پچاس دن اپنوں میں اجنبی بن کر رہے۔ تو خیال کیا ہے آپ کا اس فرقہ کے متعلق جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مکمل طور پر باغی ہے، نہ اسلام کا وفادار ہے، نہ ہی ملک کا وفادار ہے۔ اسلام کا لیبل لگا کر اسلام کا حلیہ بگاڑ رہا ہے۔ مسلمانوں میں شامل ہو کر معاشی اور معاشرتی مفادات حاصل کرتا ہے لیکن جاسوسی بھی انہیں کی کرتا ہے۔ کیا ایسے لوگ اس بات کے حق دار ہیں کہ ان کے ساتھ معاشی، معاشرتی روابط قائم کئے جائیں؟

تصویر کا دوسرا رخ

زیر بحث مسئلہ کا دوسرا رخ یہ ہے کہ قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ کافر یا مسلمان؟ کیا قادیانی مسلمانوں سے رشتہ ناتہ اور ان کے جنازوں میں شرکت کو جائز سمجھتے ہیں؟ مذکورہ احادیث خاص طور پر ان مسلمان بھائیوں کے لئے توجہ کی طالب ہیں جو کہ:

۱..... قادیانیوں کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے اور مشترکہ کاروبار کرتے ہیں۔

۲..... کوئی قادیانی مرجائے تو ان کے جنازہ پڑھنے میں عار نہیں سمجھتے ہیں۔

۳..... قادیانیوں کے حسن اخلاق کا بڑا چرچا کرتے ہیں۔

۴..... قادیانیوں کے خلاف علماء کرام کے تحریر و تقریر کو مسلمانوں کی باہمی فرقہ بندی پر قیاس کرتے ہوئے اسے مولویوں کا مسئلہ قرار دیتے ہیں۔

ہم تمام مسلمان بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ قادیانیوں سے تعلقات قائم کرنے اور معاشی و معاشرتی روابط بڑھانے سے پہلے سوچیں، سوچیں پھر سوچیں کہ قادیانی بظاہر کیسے نظر آتے ہیں؟ اپنے عقائد اور زمینی حقائق کیا ہیں؟ ہم ایک ایک حوالہ پوری ذمہ داری سے نقل کریں گے اگر کسی کو شک ہو تو وہ اصل کتب دیکھ سکتا ہے۔

مسلمان، مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں کی تحریرات کی رو سے

(۱) ''جو میرے خلاف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

(نزول المسیح حاشیہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲)

(۲) ''اور (اللہ تعالیٰ نے) مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔'' (تذکرہ ص ۱۳۰، طبع چہارم)

(۳) ''کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا، دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

(۴) ''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

(۵) ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے، مگر بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(۶) ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔'' (نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

(۷) ''اب جب کہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۲۹، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۱۴ شمارہ ۳)

(۸) ''کل مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

(آئینہ صداقت ص ۳۵، انوار العلوم ج ۶ ص ۱۱۰)

(۹) ''پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکروں کو کافر جانو، یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۲۳، از مرزا بشیر الدین ایم، اے)

(۱۰) ''پس جب مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کہتا ہے کہ اس کے منکروں کو خدا مسلمان نہیں جانتا تو ہم کون ہیں کہ اس بات کا انکار کریں۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۳۲، ۱۳۳)

مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ قادیانی لٹریچر کی رو سے

(۱) ''پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷ حاشیہ)

(۲) ''مسئلہ: حج بیت اللہ کے لئے کوئی احمدی جائے تو مکہ معظمہ میں احمدی کس طرح نماز ادا کرے؟

جواب: حج میں بھی آدمی التزام کرسکتا ہے کہ اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ: جو احمدی، غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھ آیا وہ احمدیوں کا امام ہو سکتا ہے؟

جواب: سیدنا مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جب تک توبہ نہ کرے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔''

(فقہ احمدیہ حصہ اوّل ص ۱۳۰، از حافظ روشن علی قادیانی)

(۳) ''خود مرزا قادیانی نے اپنے مسلمان بیٹے مرزا افضل احمد کا جنازہ نہ پڑھا اور اپنے ماننے والوں کو بھی جنازہ میں شامل نہ ہونے دیا۔''

(روزنامہ الفضل قادیان مؤرخہ ۷ / جولائی ۱۹۴۳ء)

(۴) ''ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور! مخالفوں سے جو ہمیں اور حضور کو گالی کلوچ نکالتے ہیں اور سخت سست کہتے ہیں، السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ مؤمن بڑا غیرت مند ہوتا ہے۔ کیا غیرت اس امر کا تقاضا کرتی ہی کہ وہ تو گالیاں دیں اور تم ان سے السلام علیکم کرو؟ ہاں! البتہ خرید و فروخت جائز ہے، اس میں حرج نہیں۔ کیونکہ قیمت دینی اور مال لینا۔ کسی کا اس میں احسان نہیں۔'' (ملفوظات ج ۵ ص ۲۹۱ طبع قدیم)

عبرت کا مقام: یہ چوتھا حوالہ خاص طور پر ان مسلمانوں کے لئے مقام عبرت ہے جو قادیانیوں کو مسلمان کہتے ہیں یا ان سے ہمہ قسم کے تعلقات جائز سمجھتے ہیں مرزا قادیانی تو مسلمانوں سے اتنی نفرت رکھتا ہے کہ اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ مسلمانوں کو سلام نہ کریں اور ہمارے مسلمان بھائی لاعلمی یا کسی لالچ کی وجہ سے ان سے تعلقات قائم کرنے اور روابط بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔

اگر قادیانی یہ کہیں کہ ہمارے یہ نظریات نہیں تو مسلمانوں کو ان پر اعتماد کرنے سے پہلے ان سے یہ لکھوانا چاہئے کہ اگر تمہارے یہ نظریات نہیں تو لکھ کر دو کہ مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں اور دوسرے قادیانیوں نے جو مذکورہ امور لکھے ہیں، غلط لکھے ہیں۔ ان سے حلفیہ یا مؤکد بعذاب تحریر لکھوائیں کہ واقعتاً ان کے مذکور عقائد نہیں اور یہ کہ ان عقائد کو وہ غلط سمجھتے ہیں۔ اگر قادیانی ایسا کریں تو فبہا، ورنہ ان سے تعلقات قائم کرنا اپنے ایمان کو تباہ کرنا ہے۔

(۵) ''اب ایک اور سوال یہ رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں؟ میں یہ سوال کرنے والے سے

پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔'' (انوار خلافت ۹۳، انوار العلوم ج ۳ ص ۱۵۰)

مسلمانوں سے رشتہ ناتہ کے متعلق قادیانی فتاویٰ

(۱) حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کو احمدی لڑکی کا رشتہ دینے سے منع فرمادیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ''غیر احمدیوں کی لڑکی لینے میں حرج نہیں۔ کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی تو نکاح جائز ہے بلکہ اس میں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ مگر اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئے۔ اگر ملے تو ملے بے شک لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔'' (الفضل قادیان مؤرخہ ۱۶ ر دسمبر ۱۹۲۰ء، از مرزا بشیر احمد ایم.اے)

(۲) ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔''

(برکات خلافت ص ۷۵، انوار العلوم ج ۲ ص ۲۱۱)

(۳) ''غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھے ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا۔ ہاں! اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعود نے کبھی سلام نہیں کہا اور نہ اس کو سلام کہنا جائز ہے۔ غرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت مسیح موعود نے غیروں سے الگ کیا ہے اور ایسا کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور پھر ہم کو اس سے نہ روکا گیا ہو۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۶۹، ۱۷۰، از مرزا بشیر احمد ایم.اے)

اسلام کے متعلق قادیانی نظریات

مسلمانوں کے متعلق قادیانی فتاوی کی بنیاد اس امر پر ہے کہ اسلام میں مسلمانوں

کے نزدیک وحی اور مکالمہ الٰہیہ کی کوئی گنجائش نبی کریم ﷺ کے بعد نہیں ہے جب کہ قادیانی دین اسلام میں وحی کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی اس کوشش کی ناکامی کے بعد دین اسلام پر سارا غصہ اتارتے ہیں کہ اگر اسلام میں قیامت تک وحی جاری رہنے کا تصور نہیں، تو پھر ہمیں اسلام کی کوئی ضرورت نہیں۔ (معاذ اللہ) قادیانی فتاوی کی اس بنیاد کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کے بعد درج ذیل فتاوی ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ''وہ مذہب مردار ہے جس میں ہمیشہ کے لئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہیں۔''

(نزول المسیح ص ۹۱، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۹)

(۲) ''وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر (یعنی قرآن وحدیث پر) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے..... سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں، شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸، ۱۳۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶)

(۳) ''ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔''

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

(۴) ''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے، وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا ہے جو کچھ ہیں قصے ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا، میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۴)

حاصل بحث

آپ نے قادیانی حوالہ جات پڑھ لئے ان حوالہ جات میں مذکورہ امور کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱..... مرزا قادیانی کے نزدیک اس کو نہ ماننے والے، عیسائی، یہودی، مشرک اللہ اور رسول کے مخالف جہنمی اور کافر ہیں۔

۲..... مرزا قادیانی کے نزدیک تمام مسلمان، کنجریوں کی اولاد، بیابانوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

۳..... مرزا بشیر محمود کے نزدیک وہ مسلمان جو مرزا کا نام تک نہیں جانتے وہ بھی کافر ہیں۔

۴..... مرزا بشیر احمد ایم اے کے نزدیک اگر مرزا قادیانی کے مخالفین مسلمان ہیں تو مرزا اور اس کے متبعین کافر ہیں اور اگر مرزا اور اس کے ماننے والے مسلمان ہیں تو مرزا کو نہ ماننے والے کافر ہیں۔

۵..... مرزا قادیانی کے نزدیک مسلمانوں سے کاروبار کرنا تو جائز ہے لیکن ان کو سلام کہنا حرام ہے۔

۶..... مسلمانوں سے رشتہ لینا جائز ہے مگر دینا حرام ہے۔ اس بارے میں مسلمان اہل کتاب کے برابر ہیں۔

۷..... مرزا قادیانی کے نزدیک وحی جاری ہونے کا نظریہ نہ رکھنے کی وجہ سے دین اسلام (نقل کفر، کفر نہ باشد) مردہ مذہب، قابل نفرت اور شیطانی مذہب ہے جو کہ انسان کو دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔

مسلمانو! تمہارے باپ کو اس کے خاندان کو کوئی شخص فحش گالیاں دے تو کیا تو اس کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنا پسند کرو گے؟ کوئی شخص تمہارے مال و دولت پر ڈاکہ ڈالے، سب کچھ چھین کر لے جائے تو اس کے متعلق کیا کہو گے؟

اگر کوئی شخص بڑی میٹھی زبان رکھتا ہے، حسن اخلاق کا مالک ہے، لیکن کاروبار میں تمہارے ساتھ دھوکہ کرتا ہے، تمہیں دیوالیہ کر دیتا ہے۔ لاکھ سے راکھ تک پہنچا دیتا ہے تو کیا پھر بھی اس کی میٹھی زبان اور حسن اخلاق کے گرویدہ رہو گے؟

ان سب امور کا جواب اگر نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو قادیانیوں سے تعلقات قائم کر کے دین اسلام کو کیوں پس پشت ڈال رہے ہو؟

ایمان کے چور اور ڈاکو اس لائق نہیں ہو سکتے۔ ان سے مراسم قائم کئے جائیں، نوکری اور چھوکری کے لالچ میں، چند ٹکوں کے معاشی و معاشرتی فائدہ کے لئے اپنی آخرت تباہ نہ کرو، جو مسلمان، مذکورہ تمام امور کو جاننے کے باوجود قادیانیوں کو مسلمانوں سے بہتر کہتا ہے، ان سے رشتے ناتے اور سماجی و معاشی تعلقات میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا وہ سرکار دو عالم ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا؟ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے گا؟

مرزا قادیانی کے دعوے

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

قادیانیت کی حقیقت سمجھنے کا مختصر راستہ

مرزا قادیانی کے دعوے

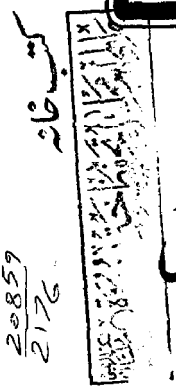

تحقیق و ترتیب

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

ناشر

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان
فون نمبر 0300-4241359,0333-4037803
ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ
فون نمبر 047-3332820,0300-7622637

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۲۷۵
ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ	۲۷۷
ولی اور مجدد ہونے کا دعویٰ	۲۷۷
محدث ہونے کا دعویٰ	۲۷۷
امام الزمان ہونے کا دعویٰ	۲۷۷
حضور ﷺ کے بعد نزول وحی بند ہونے کا دعویٰ	۲۷۸
وحی نازل ہونے کا دعویٰ	۲۷۸
امام مہدی ہونے کا دعویٰ	۲۷۸
کرشن ہونے کا دعویٰ	۲۷۸
گناہوں سے معصوم ہونے کا دعویٰ	۲۷۹
عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا دعویٰ	۲۷۹
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ	۲۸۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں پوری نہ ہونے کا دعویٰ	۲۸۰
عیسیٰ علیہ السلام کی بادہ نوشی کا دعویٰ	۲۸۱
عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہونے کا دعویٰ	۲۸۱
مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ	۲۸۱
عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ	۲۸۱
حضرت مریم ہونے کا دعویٰ	۲۸۲
عیسیٰ علیہ السلام کی فطرت پر ہونے کا دعویٰ	۲۸۲
حضرت آدم، مریم اور حضور ﷺ ہونے کا دعویٰ	۲۸۲
عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیئے جانے کا دعویٰ	۲۸۳
امام مہدی کے فوت ہونے کا دعویٰ	۲۸۳

عیسیٰ علیہ السلام کا بیٹا ہونے کا دعویٰ	۲۸۳
حضور علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت بند ہونے کا دعویٰ	۲۸۳
نبی ہونے کا دعویٰ	۲۸۴
رسول ہونے کا دعویٰ	۲۸۵
بذریعہ وحی محمد ہونے کا دعویٰ	۲۸۶
تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا عین ہونے کا دعویٰ	۲۸۶
موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ	۲۸۷
ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ	۲۸۷
تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہونے کا دعویٰ	۲۸۷
انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ	۲۸۸
تمام دنیا سے افضل ہونے کا دعویٰ	۲۸۸
انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارت ہونے کا دعویٰ	۲۸۹
خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ	۲۸۹
خدائی اختیارات کا دعویٰ	۲۸۹
خدا کا مرزا میں حلول کرنے کا دعویٰ	۲۸۹
مرزا کا بیٹا اور خدا	۲۸۹
خدا کے عرش ہونے کا دعویٰ	۲۹۰
بروز خدا ہونے کا دعویٰ	۲۹۰
خدا کی توحید ہونے کا دعویٰ	۲۹۰
خدائی اختیارات ملنے کا دعویٰ	۲۹۰
متضاد باتیں کرنے والے کے متعلق پاگل یا منافق ہونے کا فتویٰ	۲۹۰
اپنے بیٹے کے متعلق قمر الانبیاء ہونے کا دعویٰ	۲۹۱
گورنر جنرل ہونے کا دعویٰ	۲۹۱
انسان کی جائے نفرت ہونے کا دعویٰ	۲۹۱
مجھے قبول کرنا	۲۹۱
تمام مسلمانوں کے دوزخی ہونے کا دعویٰ	۲۹۱
مرزا کی پیروی مدار نجات ہونے کا دعویٰ	۲۹۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر اس دعوے میں بڑھتا چلا گیا۔ اس کے دعوؤں میں اتنا تضاد پیدا ہوا کہ بڑے بڑے دانشوروں کے سر چکرا گئے۔ وہ حیران و پریشان ہوئے کہ مجدد اور محدث سے لے کر آدم علیہ السلام تک اور انسان کی جائے نفرت سے لے کر خدا ہونے تک کوئی ایسا دعویٰ نہیں جو مرزا قادیانی نے اپنے لئے تجویز نہ کیا ہو۔ اس صورتحال کی ڈاکٹر محمد اسماعیل قادیانی (برادر نسبتی مرزا غلام احمد قادیانی) نے خوب عکاسی کی ہے۔ ''حضور ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری زندہ ہیں پھر یہ بھی فرماتے کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پھر کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے اور پھر فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز نہیں مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ کبھی فرماتے ہیں کہ مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا پھر کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں۔ کہیں فرماتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ سے کیا نسبت وہ تو عظیم الشان نبی ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ نبی نہیں ہوں صرف مجدد اور محدث ہوں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے بھی رہے پھر حرام بھی فرما دیا۔ ان سے رشتے ناتے بھی کئے پھر منع بھی کر دیا۔ متوفیک کے معنی کئے کہ پوری نعمت دوں گا پھر کہا کہ ہزار روپیہ انعام اگر سوائے موت کے کوئی معنی ثابت ہوں، فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف کی ہے اور دوسری میں اس کے مخالفت کی ہے۔

کبھی کہا کہ میں تو مسیح کا صرف مثیل ہوکر آیا ہوں۔ پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا۔'' (ماہنامہ الفرقان ربوہ مسیح موعود نمبر مئی، جون ۱۹۶۵)

اسے کہتے ہیں کہ: ''جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔''

دنیوی اعتبار سے اس کی مثال یوں دے سکتے ہیں کہ ایک شخص یہ دعوی کرے کہ میں بیک وقت ڈی سی او کے دفتر کا کلرک، ڈی پی او کے دفتر کا چوکیدار، محکمہ خوراک کا ڈائریکٹر، ریونیو کا چپڑاسی، گورنمنٹ کالج کا پرنسپل، یونیورسٹی کا چانسلر، ریلوے کا قلی، بازار حسن کا انچارج صوبہ پنجاب کا گورنر، بلوچستان کا چیف سیکرٹری، سندھ کا وزیر اعلیٰ، خیبر پختونخواہ کا سپیکر اور پاکستان کا صدر ہوں تو ظاہر ہے کہ اسے دماغی مریض قرار دے کر پاگل خانہ میں داخل کر دیا جائے گا۔ ہمیں حیرانگی قادیانیوں پر ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے بکثرت دعوؤں سے متنبہ ہونے اور مسلمان ہونے کی بجائے تاویلیں کرتے نظر آتے ہیں وہ تاویلیں عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہیں۔ زیر نظر کتابچہ مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنے اور قادیانیوں پر حق آشکار کرنے کے لئے تحریر کیا گیا ہے۔ کسی کی دل آزاری ہمارا مقصد نہیں۔ صرف اور صرف اظہار حقائق اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا ہمارا مقصد ہے۔ اگر اس رسالہ کو خالی ذہن کے ساتھ کوئی پڑھے تو یقیناً اس کے لئے قادیانیت اور اسلام میں فرق کرنا دشوار نہ ہوگا۔ ہم نے مرزا قادیانی کے کسی دعوے پر کوئی تنقید میں جملہ نہیں لکھا تاکہ قادیانی دوست بھی سکون سے پڑھ سکیں۔ اس کتابچہ میں لکھے گئے حوالہ جات اصل کتابوں سے براہ راست نقل کئے گئے ہیں۔ کوئی حوالہ کتابوں سے ہٹ کر نہیں ہے۔ ہم تمام حوالہ جات کی صحت کے ذمہ دار ہیں۔ احقر فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہم مرکزیہ امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا ممنون ہے کہ انہوں نے اس کتابچہ کی اشاعت کا انتظام فرمایا۔ ''فجزاہ اللہ احسن الجزاء''

احقر مشتاق احمد چنیوٹی ریکم جون ۲۰۱۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ

''خدا نے مجھے اپنے الہام وکلام سے مشرف کیا۔''

(تریاق القلوب ص ۶۸، خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۳)

ولی اور مجدد ہونے کا دعویٰ

''غرض جب کہ نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت ہونے کا دعویٰ ہے۔'' (اشتہار ۲۰ ؍شعبان ۱۳۱۴ھ، مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹۸)

''مجھے غیب سے خوش خبری ملی کہ میں وہ مرد ہوں کہ اس دین کا مجدد اور رہنما ہوں۔'' (تریاق القلوب ص ۲، خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۲)

محدث ہونے کا دعویٰ

''میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸۳، خزائن ج ۵ ص ۳۸۳)

''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدث کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۲۱، ۴۲۲، خزائن ج ۳ ص ۳۲۰)

امام الزمان ہونے کا دعویٰ

''اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جس میں سے پندرہ برس گزر بھی گئے۔''

(ضرورۃ الامام ص ۲۴، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵)

حضور ﷺ کے بعد نزول وحی بند ہونے کا دعویٰ

''لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔'' (آسمانی فیصلہ ص ۱۵، خزائن ج ۴ ص ۳۳۵)

وحی نازل ہونے کا دعویٰ

''نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو، اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو، شریعت کا لانا، اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶)

''میں اس کی اس پاک وحی پر ایسے ہی ایمان لاتا ہوں، جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان پر لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

امام مہدی ہونے کا دعویٰ

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

کرشن ہونے کا دعویٰ

''خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر

ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۲)

گناہوں سے معصوم ہونے کا دعویٰ

''تقریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ: ''**ولقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون**'' اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا۔''

(تذکرہ ص ۷۱ حاشیہ، طبع چہارم)

عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا دعویٰ

۱..... ''سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے اور ایک عرصہ تک وہی ناقص کتاب لوگوں کے ہاتھ میں رہی۔''

(براہین احمدیہ ص ۳۶۱، خزائن ج ۱ ص ۴۳۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲..... ''**ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله**'' یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۳..... ''**عسیٰ ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا**'' یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔'' (براہین احمدیہ ص ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۶۰۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۴..... ''بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے، وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

(توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

۵..... ’’یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصداق ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

۶..... ’’صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

۷..... ’’کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے تمام علوم لے کر نازل ہوں گے اور وہ زمین سے کچھ نہ لیں گے لوگوں کو کیا ہوگیا ہے وہ نہیں سمجھتے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹، خزائن ج ۵ ص ۴۰۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا، اس میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہے اور یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہوچکے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۹۴)

’’قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔‘‘

(ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲، ۳۹۳)

’’مسیح علیہ السلام صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے سب نبی فوت ہوچکے ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۶۰۳، خزائن ج ۳ ص ۴۲۵)

’’یہ کہنا کہ کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے یہ ایک شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں پوری نہ ہونے کا دعویٰ

’’ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقیدہ کو حل کرسکے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

عیسیٰ علیہ السلام کی بادہ نوشی کا دعویٰ

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ) شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح ص ۶۶، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱ حاشیہ)

عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہونے کا دعویٰ

''بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا۔'' (کشتی نوح ص ۵۳، خزائن ج ۱۹ ص ۵۷، ۵۸)

مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ

''مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۱)

''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بہ تصریح درج کر دیا تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

''میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں۔ ہاں! اس زمانے کے لئے میں مثیل ہوں مسیح اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۹۹، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشند

ترجمہ: میں مسیح زمان ہوں میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں میں محمد ہوں احمد مجتبیٰ ہوں۔''

(تریاق القلوب ص ۳، خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۴)

''اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا ہے کہ ہم اس کو نشان بناویں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے۔'' (کشتی نوح ص۴۸، خزائن ج۱۹ص۵۲)

''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ص۲۱۰)

''جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود ومہدی موعود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔'' (کشتی نوح ص۱۷، خزائن ج۱۹ص۱۹)

حضرت مریم ہونے کا دعویٰ

''اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے کہ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو..... مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں..... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص۴۶، ۴۷، خزائن ج۱۹ص۵۰، نزول المسیح ص۱۶۳، خزائن ج۱۸ص۴۱۵، ملخص تذکرہ حاشیہ ص۳۲، ۳۳، طبع چہارم)

عیسیٰ علیہ السلام کی فطرت پر ہونے کا دعویٰ

''اور من جملہ ان کا ایک اور بھی الہام درج ہے جس میں مجھے اللہ مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو عیسیٰ کے جوہر سے پیدا کیا اور تو اور عیسیٰ ایک ہی جوہر سے اور ایک ہی شئی کی مانند ہو۔'' (تذکرہ ص۶۱، طبع چہارم حاشیہ)

حضرت آدم، مریم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا دعویٰ

''یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة. یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة. یا احمد اسکن انت وزوجک الجنة'' ''اے آدم، اے

مریم، اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں داخل ہو جاؤ۔‘‘

(تذکرہ ص ۵۵ طبع چہارم، براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۶، ۴۹۷، خزائن ج ۱ ص ۵۹۰، ۵۹۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیئے جانے کا دعویٰ

’’مگر اس کے بعد کہ مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور شدت درد سے ایک ایسی سخت غشی میں آ گیا کہ گویا وہ موت ہی تھی بہر حال پہلاطوس رومی کی کوشش سے مسیح ابن مریم کی جان گئی اور جان بچانے کے لئے پہلے سے مسیح کی دعا منظور ہو چکی تھی۔ دیکھو عبرانیاں باب ۵ آیت ۷۔ بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلّہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔‘‘

(کشتی نوح ص ۵۳، خزائن ج ۱۹ ص ۵۷، ۵۸)

’’قرآن مجید کا منشاء ما صلبوہ کے لفظ سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھایا نہیں گیا بلکہ منشاء یہ ہے کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا، یعنی قتل کرنا۔ اس سے خدا تعالیٰ نے مسیح کو محفوظ رکھا اور یہودیوں کی طرف سے اس فعل یعنی قتل عمد کا اقدام تو ہوا مگر قدرت اور حکمت الٰہی سے تکمیل نہ پا سکا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۳۷۸، خزائن ج ۳ ص ۲۹۴)

امام مہدی کے فوت ہونے کا دعویٰ

’’اہل سنت والجماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہو گا لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۴۵۷، خزائن ج ۳ ص ۳۴۴)

عیسیٰ علیہ السلام کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

’’مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔‘‘ (توضیح المرام ص ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۶۴)

حضور علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت بند ہونے کا دعویٰ

’’میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسی مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘

(آسمانی فیصلہ ص ۴، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳)

’’ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ‘‘’’یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

’’اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا، نیا ہو یا پرانا۔‘‘

(نشان آسمانی ص ۲۸، خزائن ج ۴ ص ۳۹۰)

’’میرے لئے یہ کہاں مناسب ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر بن جاؤں۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

(براہین احمدیہ ص ۱۰، خزائن ج ۱ ص ۱۹)

’’بے شک ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۲۲، خزائن ج ۲۲ ص ۶۴۳)

’’ہست او خیر الرسل، خیر الانام۔‘‘ (ضمیمہ سراج منیر ص ح، خزائن ج ۱۲ ص ۹۵)

نبی ہونے کا دعویٰ

’’اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں، شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔‘‘ (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲)

’’صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے، وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔‘‘

(اربعین نمبر ۳ حاشیہ ص ۲۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۳)

’’خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم

الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

''کوئی انسان نرا بے حیا نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے کہ میرے دعویٰ کو اسی طرح مان لے، جیسا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کو مانا ہے۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

''مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ ومخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں، پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی امت سے ہے اور جو کچھ پایا، اس کے فیضان سے پایا۔ وہ لعنتی ہے اور خدا کی اس پر لعنت اور اس کے انصار پر اور اس کی پیروی کرنے والوں پر اور اس کے مددگاروں پر۔''

(مواہب الرحمٰن ص۶۸، ۶۹، خزائن ج۱۹ ص۲۸۷)

''خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے وہ نبی ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۹۶، ۹۷، خزائن ج۲۲ ص۹۹، ۱۰۰ حاشیہ)

''اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا، وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطاء کی گئی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۵)

رسول ہونے کا دعویٰ

''حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

بذریعہ وحی محمد ہونے کا دعویٰ

(قرآن مجید میں تحریف) ''یٰس انک لمن المرسلین''

(حقیقت الوحی خاتمہ ص ۸۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۵)

''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔'' (تذکرہ ص ۵۶، طبع چہارم، براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۶۸)

''مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

''غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۸)

''اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱)

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا عین ہونے کا دعویٰ

''جب سن ہجری کی تیرہویں صدی کا ختم ہو چکی تو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے اپنی طرف سے مامور کر کے بھیجا اور آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر نبی گزر چکے ہیں سب کے نام میرے نام رکھ دیئے اور سب سے آخری نام میرا عیسیٰ موعود اور احمد اور محمد معہود رکھا اور دونوں ناموں کے ساتھ ساتھ بار بار مجھے مخاطب کیا۔ ان دونوں ناموں کو دوسرے لفظوں میں مسیح اور مہدی کر کے بیان کیا گیا۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۱۳، خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۸)

''پس اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گزشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گزشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا۔''

(نزول المسیح ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲ حاشیہ)

موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

''انت فیھم بمنزلۃ الموسیٰ'' تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔

(تذکرہ ص ۶۶، طبع چہارم)

ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

(مرزا کی وحی) ''اے ابراہیم تجھ پر سلام۔'' (تذکرہ ۱۴۸، طبع چہارم)

تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہونے کا دعویٰ

''دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے: میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں اور میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، یعنی بروزی طور پر۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ۸۴، ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

''اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہاء تک جس قدر انبیاء علیہم السلام کے نام تھے، وہ سب میرے نام رکھ دیئے۔ چنانچہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام آدم رکھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اردت ان استخلف فخلقت آدم'' اسی طرح براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا نے میرا نام نوح بھی رکھا..... اسی طرح براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام ابراہیم بھی رکھا ہے..... اسی طرح براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام یوسف رکھا گیا..... ایسا ہی براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام موسیٰ رکھا گیا..... اسی طرح خدا نے براہین کے حصص سابقہ میں میرا نام داؤد رکھا..... ایسا ہی براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ

نے میرا نام سلیمان بھی رکھا..... ایسا ہی براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام احمد اور محمد بھی رکھا..... اور بعد اس کے میری نسبت براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں یہ بھی فرمایا: ''جری اللہ فی حلل الانبیاء ''یعنی رسول خدا تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے پیرائیوں میں..... اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ میں ہوں..... اسی طرح خدا نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا..... اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں۔''

(براہین احمدیہ پنجم ص ۸۵ تا ۹۰، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۲ تا ۱۱۸ ملخصا)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۱ ص ۱۳۳)

انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ

''اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم ایسے نبی آئے ہیں، جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے اور اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

تمام دنیا سے افضل ہونے کا دعویٰ

(مرزا قادیانی کی وحی) ''انی فضلتک علی العٰلمین '' بے شک میں نے تجھے تمام جہان والوں پر فضیلت دی ہے۔'' (تذکرہ ص ۹۹، طبع چہارم)

''اعطانی مالم یعط احد من العالمین ''اور مجھے وہ دیا جو تمام مخلوقات میں سے اور کسی کو نہیں دیا۔'' (تذکرہ ص ۱۷۶، طبع چہارم)

''اور خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت

ثابت ہوسکتی ہے.....لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیاطین ہیں نہیں مانتے۔''

(چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارت ہونے کا دعویٰ

''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۲)

''ورائیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو'' ترجمہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، خزائن ج ۵ ص ۵۶۴، کتاب البریہ ص ۷۸، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳، تذکرہ ص ۱۵۲، طبع چہارم)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

''انت منی بمنزلۃ ولدی'' (تو میرے لئے میری بیٹے کے درجہ میں ہے)

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹، تذکرہ ص ۴۴۲، طبع چہارم)

خدائی اختیارات کا دعویٰ

''مرزا کی وحی: ''انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون'' ترجمہ: تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

خدا کا مرزا میں حلول کرنے کا دعویٰ

مرزا قادیانی نے اپنی مندرجہ وحی اور اس کا ترجمہ خود لکھا ہے: ''واہن'' (خدا تیرے اندر آیا) (کتاب البریہ ص ۷۶، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۲)

مرزا کا بیٹا اور خدا

''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔'' (حقیقت الوحی ص ۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۹۸، ۹۹)

’’بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

خدا کے عرش ہونے کا دعویٰ

(مرزا کی وحی) ’’انت منی بمنزلة عرشی‘‘ تو میرے لئے میرے عرش کی طرح ہے۔‘‘ (الاستفتاء ملحقہ حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)

بروز خدا ہونے کا دعویٰ

’’انت منی بمنزلة بروزی‘‘ ترجمہ: اور تو مجھ سے ایسا ہے، جیسا کہ میں ہی ظاہر ہوگیا یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہوگیا۔ (تذکرہ ص ۵۱۶، طبع چہارم)

خدا کی توحید ہونے کا دعویٰ

’’انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی‘‘ یعنی تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔‘‘ (الاستفتاء ملحقہ حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)

خدائی اختیارات ملنے کا دعویٰ

’’واعطیت صفة الافتاء والاحیاء من الرب الفعال‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۶ ص ۵۵، ۵۶)

متضاد باتیں کرنے والے کے متعلق پاگل یا منافق ہونے کا فتویٰ

’’صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقل منداور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں! اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔‘‘ (ست بچن ص ۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘ (ست بچن ص ۳۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

''تناقض بے عقلی، بے دینی اور خبط الحواسی کی دلیل ہے۔''

(انجام آتھم ص ۸۳، خزائن ج ۱۱ ص ۸۳)

اپنے بیٹے کے متعلق قمر الانبیاء ہونے کا دعویٰ

''میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیش گوئی آئینہ کمالات اسلام کے (ص ۲۶۶، خزائن ج ۵ ص ۲۶۶) میں کی گئی ہے اور پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں: ''یاتی قمر الانبیاء وامرک یتاتی ''یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا..... اس پیش گوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہو جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔''

(تذکرہ حاشیہ ص ۱۷۲، طبع چہارم، تریاق القلوب ص ۴۲، خزائن ج ۲۵ ص ۲۲۰)

گورنر جنرل ہونے کا دعویٰ

''گورنر جنرل کی پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔'' حاشیہ میں اس کی وضاحت اس طرح لکھی گئی ہے: ''ہمارا نام حکم عام بھی ہے جس کا انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہوتا ہے۔'' (تذکرہ ص ۲۸۵، طبع چہارم)

انسان کی جائے نفرت ہونے کا دعویٰ

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۷)

مجھے قبول کرنا

''جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی نئے سرے سے قبول کرتا ہے اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ اس کا پہلا ایمان بھی کبھی قائم نہیں رہے گا۔ کیونکہ اس کے پاس نرے قصے ہیں نہ مشاہدات۔'' (نزول المسیح ص ۸۴، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۲)

تمام مسلمانوں کے دوزخی ہونے کا دعویٰ

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا

مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔‘‘

(تذکرہ ص ۲۸۰، طبع چہارم)

’’مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔‘‘ (تذکرہ ص ۱۳۰، طبع چہارم)

’’خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔‘‘

(تذکرہ ص ۵۱۹، طبع چہارم)

’’جو میری مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔‘‘

(نزول المسیح حاشیہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲)

مرزا کی پیروی مدار نجات ہونے کا دعویٰ

۱..... ’’ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا کہ خدا بھی تم سے محبت کرے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۵، تذکرہ ص ۲۹۳، طبع چہارم)

۲..... ’’ایسا ہی یہ آیت: ’’واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی‘‘ اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے، تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۱)

’’اب دیکھو! خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔‘‘ (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵ حاشیہ)

✡ ✡ ✡

علامہ اقبال
اور
قادیانیت

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

قادیانیت کے متعلق مفکر پاکستان علامہ اقبال
کے فرمودات کا ایک مختصر اور جامع مجموعہ

علامہ اقبال
اور
قادیانیت

ترتیب وتدوین

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

ناشر

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

قادیانیت کا مسئلہ ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ برطانیہ نے اس کی نشوونما کی، بام عروج پر پہنچا۔ بعدازاں دیگر سامراجی طاقتیں بھی اس کی سرپرستی کرنے لگیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے مستند فورم، عدالتیں اور قانون ساز ادارے اگرچہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکے ہیں، لیکن قادیانیوں نے ابھی تک اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی ووٹر لسٹوں میں غیر مسلموں کے خانہ میں اپنے ووٹ درج کرائے ہیں۔ اس طرح وہ دین اسلام کے ساتھ ساتھ آئین پاکستان سے بھی بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک اصل اسلام ان کے پاس ہے اور وہ تمام مسلمان جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اس پس منظر میں علامہ اقبال لکھتے ہیں: ''ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر و قیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کر دی ہے۔ اس کے معنی بالکل سلیس ہیں۔ محمد ﷺ کے بعد جنہوں نے اپنے پیروؤں کو ایسا قانون عطاء کر کے جو ضمیر انسان کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے، آزادی کا راستہ دکھا دیا ہے، کسی اور انسانی ہستی کے آگے روحانی حیثیت سے سر نیاز خم نہ کیا جائے۔ دینیاتی نقطہ نظر سے اس نظریہ کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں۔ مکمل اور ابدی ہے۔ محمد ﷺ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے، وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا۔ لہٰذا وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ خود بانی احمدیت کا استدلال جو قرون وسطیٰ کے متکلمین کے لئے زیبا ہو سکتا ہے۔ یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی نہ پیدا ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی خود اپنی نبوت کو پیش کرتا ہے لیکن آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ محمد ﷺ کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ خیال اس بات کے برابر ہے کہ: ''محمد ﷺ آخری نبی نہیں میں آخری نبی ہوں۔'' اس امر کے سمجھنے کی بجائے کہ ختم نبوت کا اسلامی تصور نوع انسان کی تاریخ میں بالعموم اور ایشیاء کی تاریخ میں بالخصوص کیا تہذیبی قدر رکھتا ہے۔ بانی احمدیت

کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمد ﷺ کا کوئی پیرو نبوت کا درجہ حاصل نہیں کرسکتا۔ خود محمد ﷺ کی نبوت کو نامکمل پیش کرتا ہے جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعویٰ نبوت کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی کی پیدائش تک محدود کر کے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہو جاتا ہے۔

اس کا دعویٰ ہے کہ میں پیغمبر اسلام کا ''بروز'' ہوں۔ اس سے وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ پیغمبر اسلام کا بروز ہونے کی حیثیت سے اس کا خاتم النبیین ہونا دراصل محمد ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ پس یہ نقطہ نظر پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کو مسترد نہیں کرتا۔ اپنی ختم نبوت کو پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کے مماثل قرار دے کر بانی احمدیت نے ختم نبوت کے تصور کے زمانی مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ بہرحال یہ ایک بدیہی بات ہے کہ بروز کا لفظ مکمل مشابہت کے مفہوم میں بھی اس کی مدد نہیں کرتا، کیونکہ بروز ہمیشہ اس شے میں عینیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر ہم بروز سے ''روحانی صفات کی مشابہت'' مراد لیں تو یہ دلیل بے اثر رہتی ہے۔ اگر اس کے برعکس اس الفاظ کے آریائی مفہوم میں اصل شئے کا اوقات مراد لیں تو یہ دلیل بظاہر قابل قبول ہوتی ہے، لیکن اس خیال کا موجد مجوسی بھیس میں نظر آتا ہے۔

آپ نے مزید کہا:

۱..... قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی امت تیار کرنا ہے۔

۲..... ہمیں قادیانیوں کے رویہ اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کی حکمت عملیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لئے کیوں مضطرب ہیں۔

۳..... قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ علامہ اقبال مرحوم نے قادیانی قلعہ کی بنیادوں پر جو کاری ضرب لگائی وہ اقبال کی اپنی اصطلاح کے مطابق کلیمانہ ضرب تھی۔ اس ضرب نے قادیانیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے اور امت مسلمہ کو بیدار کرنے میں اقبال کا بہت بڑا کردار ہے۔ قادیانیت کے متعلق علامہ محمد اقبال مرحوم کے فرمودات کا

یہ مختصر اور جامع مجموعہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ کرے یہ مجموعہ امت مسلمہ اور حکومت پاکستان کی بیداری کا سبب بن سکے۔ **وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم!**

یہ مجموعہ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہ کے حکم پر مرتب کیا گیا ہے۔ احقر اس طرف توجہ دلانے پر ان کا شکر گزار اور ان کے لئے دعا گو ہے۔

مشتاق احمد استاذ جامعہ عربیہ چنیوٹ

مؤرخہ ۱۰ر مئی ۲۰۰۸ء

قادیانیوں کی اقبال دشمنی کا پس منظر

یہ بات حیران کن ہے کہ علامہ اقبال کے انتقال کو ۶۸ سال ہو رہے ہیں لیکن قادیانی آج بھی اقبال کو معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں بلکہ آج بھی ان کو بدنام کرنے کی مہم چلائے ہوئے ہیں۔ قادیانی علامہ اقبال مرحوم کے کیوں دشمن بنے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر جاوید اقبال اس راز سے پردہ اٹھاتے ہیں: ''اقبال کے مخالفین میں تیسرا گروہ احمدی عقیدہ رکھنے والوں کا تھا۔ اقبال کی یورپ سے واپسی پر پنجاب میں احمدی تحریک کا چرچا تھا۔ انہوں نے احمدی تحریک کا مطالعہ کیا، لیکن اس مطالعہ کے باوجود شروع شروع میں اس تحریک سے اپنی بیزاری کا وہ اظہار نہیں کیا جو بعد کو انہوں نے نظم ونثر دونوں میں شدت کے ساتھ کیا۔ ۱۹۱۰ء میں اپنے ایک انگریزی خطبہ بعنوان ''مسلم کمیونٹی، ایک معاشرتی مطالعہ'' میں جو علی گڑھ میں دیا گیا۔ اقبال نے ایک مقام پر قادیانی فرقہ کو پنجاب میں خالصتاً مسلم طرز کے کردار کا طاقتور مظہر بیان کیا۔ احمدیوں کی شروع ہی سے کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اقبال جیسی غیر معمولی قابلیت کی حامل شخصیت کو احمدی مذہب قبول کر لینے کے لئے رضا مند کیا جائے۔ چنانچہ ان میں سے کسی اقبال کو جاننے والے نے انہیں بیعت کا پیغام بھیجا۔ لیکن اقبال نے اپنے منظوم جواب میں ایسا کرنے سے معذرت کی۔ اس کے بعد احمدیوں کے ایک اخبار نے خبر وضع کر کے شائع کر دی کہ اقبال نے احمدی عقیدہ رکھنے والے کسی خاندان کی لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ اس پر اقبال نے اس خبر کی تردید میں ایک بیان دیا کہ انہوں نے ایسی کوئی شادی نہیں کی۔ بلکہ جس کسی نے بھی یہ شادی کی ہے وہ کوئی ڈاکٹر اقبال ہوں گے۔ جب احمدیوں کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو انہوں نے اقبال کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیا، مگر جب اقبال نے احمدی تحریک سے بیزاری کا

اظہار کھل کر کیا۔ احمدیوں کے عقائد کو اسلام کے منافی ثابت کر کے انہیں ملت اسلامیہ سے خارج گردانا اور انگریزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ انہیں ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے تو وہ ان کے دشمن ہو گئے اور انہوں نے اقبال کی کردار کشی کو اپنا شعار بنالیا۔'' (زندہ رود ص ۲۷۶)

علامہ اقبال کا پہلا بیان قادیانی اور جمہور مسلمان

قادیانیوں اور جمہور مسلمانوں کی نزاع نے نہایت اہم سوال پیدا کیا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے حال ہی میں اس کی اہمیت کو محسوس کرنا شروع کیا ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ انگریز قوم کو ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ اس مسئلہ کے معاشرتی اور سیاسی پہلوؤں سے آگاہ کروں، لیکن افسوس کہ صحت نے ساتھ نہ دیا۔ البتہ ایک ایسے معاملہ کے متعلق جو تمام ہندی مسلمانوں کی پوری قومی زندگی سے وابستہ ہے۔ میں نہایت مسرت سے کچھ عرض کروں گا، لیکن میں آغاز ہی میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں کسی مذہبی بحث میں الجھنا نہیں چاہتا اور نہ میں قادیانی تحریک کے بانی کا نفسیاتی تجزیہ کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز عام مسلمانوں کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی اور دوسری کے لئے ہندوستان میں ابھی وقت نہیں آیا۔

ہندوستان کی سرزمین پر بیشمار مذاہب بستے ہیں۔ اسلام دینی حیثیت سے ان تمام مذاہب کی نسبت زیادہ گہرا ہے۔ کیونکہ ان مذاہب کی بناء کچھ حد تک مذہبی ہے اور ایک حد تک نسلی۔ اسلام نسلی تخیل کی سراسر نفی کرتا ہے اور اپنی بنیاد محض مذہبی تخیل پر رکھتا ہے اور چونکہ اس کی بنیاد صرف دینی ہے۔ اس لئے وہ سراپا روحانیت ہے اور خونی رشتوں سے کہیں زیادہ لطیف بھی ہے۔ اس لئے مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو، لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔

انسانیت کی تمدنی تاریخ میں غالباً ختم نبوت کا تخیل سب سے انوکھا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ مغربی اور وسط ایشیا کے موبدانہ تمدن کی تاریخ کے مطالعہ سے ہوسکتا ہے۔ موبدانہ تمدن میں زرتشتی، یہودی، نصرانی اور صابی تمام مذاہب شامل ہیں۔ ان تمام مذاہب میں نبوت کے اجراء کا تخیل نہایت لازم تھا۔ چنانچہ ان پر مستقل انتظار کی کیفیت رہتی تھی۔ غالباً یہ حالت انتظار

نفسیاتی حظ کا باعث تھی۔ عہد جدید کا انسان روحانی طور پر مؤبد سے بہت زیادہ آزادمنش ہے۔ مؤبدانہ روّیہ کا نتیجہ یہ تھا کہ پرانی جماعتیں ختم ہوتیں اور ان کی جگہ مذہبی عیار نئی جماعتیں لا کھڑی کرتے۔ اسلام کی جدید دنیا میں جاہل اور جوشیلے ملاّ نے پریس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قبل اسلام نظریات کو بیسویں صدی میں رائج کرنا چاہا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا، جو اس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لئے مزید افتراق کا باعث بنے۔

اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد عذاب اور زلزلے اور بیماریاں ہوں۔ اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ روح مسیح کا تسلسل یہودی باطنیت کا جز ہے۔ پولی مسیح بال شیم (bealsham) کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر بوبر (buber) کہتا ہے کہ: ''مسیح کی روح پیغمبروں اور صالح آدمیوں کے واسطہ سے زمین پر اتری۔'' اسلامی ایران میں مؤبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز، حلول، ظل وغیرہ اصطلاحات وضع کیں تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو ناگوار نہ گزریں۔ حتیٰ کہ مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں، بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اسی مؤبدانہ تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اوّل کی تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔

اس حیرت انگیز واقعہ کو پروفیسر ونسنک (wensinck) نے اپنی کتاب موسومہ ''احادیث میں ربط'' میں نمایاں کیا ہے۔ یہ کتاب احادیث کے گیارہ مجموعوں اور اسلام کے تین اولین تاریخی شواہد پر حاوی ہے اور یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ اسلاف نے اس اصطلاح کو کیوں استعمال نہ کیا؟ یہ اصطلاح انہیں غالباً اس لئے ناگوار تھی کہ اس سے تاریخی عمل کا غلط نظریہ قائم ہوتا تھا۔ خالی ذہن وقت کو مدوحرکت تصور کرتا تھا۔ صحیح تاریخی عمل کو بحیثیت ایک تخلیقی حرکت کے ظاہر کرنے کی سعادت عظیم مفکر اور مؤرخ یعنی ابن خلدون کے حصہ میں تھی۔

ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے خلاف جس شدت احساس کا ثبوت دیا ہے۔ وہ جدید اجتماعیات کے طالب علم پر بالکل واضح ہے۔ عام مسلمان جسے پچھلے دن سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک صاحب کا ملاّ زدہ کا خطاب دیا تھا۔ اس تحریک کے مقابلہ میں حفظ

نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔ اگرچہ اسے ختم نبوت کے عقیدہ کی پوری سمجھ نہیں۔ نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کر دیا ہے۔ بعض ایسے ہی نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو رواداری کا مشورہ دیا ہے۔ اگر سر ہربرٹ ایمرسن مسلمانوں کو رواداری کا مشورہ دیں تو میں انہیں معذور سمجھتا ہوں کیونکہ موجودہ زمانے کے ایک فرنگی کے لئے جس نے بالکل مختلف تمدن میں پرورش پائی ہو۔ اس کے لئے اتنی گہری نظر پیدا کرنی دشوار ہے کہ وہ ایک مختلف تمدن رکھنے والی جماعت کے اہم مسائل کو سمجھ سکے۔

ہندوستان میں حالات بہت غیر معمولی ہیں۔ اس ملک کی بے شمار مذہبی جماعتوں کی بقاء اپنے استحکام کے ساتھ وابستہ ہے کیونکہ جو مغربی قوم یہاں حکمران ہے۔ اس کے لئے اس کے سواء چارہ نہیں کہ مذہب کے معاملہ میں عدم مداخلت سے کام لے۔ اس پالیسی نے ہندوستان ایسے ملک پر بدقسمتی سے بہت برا اثر ڈالا ہے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ مسلم جماعت کا استحکام اس سے کہیں کم ہے، جتنا حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں یہودی جماعت کا رومن کے ماتحت تھا۔ ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ لبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلائے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔ اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبر نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا۔ جب اس نے اپنے مذاحیہ انداز میں کہا:

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

میں قدامت پسند ہندوؤں کے اس مطالبہ کے لئے پوری ہمدردی رکھتا ہوں جو انہوں نے نئے دستور میں مذہبی مصلحین کے خلاف پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ مطالبہ مسلمانوں کی طرف سے پہلے ہونا چاہئے تھا جو ہندوؤں کے برعکس اپنے اجتماعی نظام میں نسلی تخیل کو دخل نہیں دیتے۔ حکومت کو موجودہ حالات پر غور کرنا چاہئے اور اس معاملہ میں جو قومی وحدت کے لئے اشد اہم ہے۔ عام مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ اگر کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لئے اس کے سواء چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف اپنی مدافعت کرے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ طریقہ یہی ہے کہ اصل

جماعت جس شخص کو تلعب بالدین کرتے پائے۔ اس کے دعاوی کو تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جھٹلایا جائے۔ پھر کیا یہ مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تلقین کی جائے۔ حالانکہ اس کی وحدت خطرے میں ہو اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو۔ اگرچہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔

اگر کوئی گروہ جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے۔ حکومت کے لئے مفید ہے تو حکومت اس کی خدمات کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے۔ دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوسکتی۔ لیکن یہ توقع رکھنی بیکار ہے کہ خود جماعت ایسی قوتوں کو نظر انداز کردے جو اس کے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ ہیں۔ اس مقام پر یہ دہرانے کی غالباً ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے بے شمار فرقوں کے مذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ جن مسائل پر سب فرقے متفق ہیں۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے ہی دیتے ہیں۔

ایک اور چیز بھی حکومت کی خاص توجہ کی محتاج ہے۔ ہندوستان میں مذہبی مدعیوں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ مذہب سے بالعموم بیزار ہونے لگے ہیں اور بالآخر مذہب کے اہم عنصر کو ہی اپنی زندگی سے علیحدہ کردیتے ہیں۔ ہندوستانی دماغ ایسی صورت میں مذہب کی جگہ کوئی اور بدل پیدا کرے گا جس کی شکل روس کی دہری مادیت سے ملتی جلتی ہوگی۔

لیکن پنجابی مسلمانوں کی پریشانی کا باعث محض مذہبی سوال نہیں ہے۔ کچھ جھگڑے سیاسی بھی ہیں۔ جن کی طرف سر ہربرٹ ایمرسن نے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اشارہ کیا ہے۔ یہ اگرچہ خالص سیاسی جھگڑے ہیں لیکن ان کی اہمیت بھی مذہبی سوال سے کسی طرح کم نہیں۔ جہاں مجھے حکومت کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ اسے پنجابی مسلمانوں کی وحدت کا احساس ہے۔ وہاں میں حکومت کو احتساب خویش کا مشورہ دوں گا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ شہری اور دیہاتی مسلمان کی تمیز کے لئے کون ذمہ دار ہے جس کی بدولت مسلمان جماعت دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی ہے اور دیہاتی حصہ خود بہت سے گروہوں میں بٹ گیا ہے جو ہر دم آپس میں برسرپیکار رہتے ہیں۔

سر ہربرٹ ایمرسن پنجابی مسلمانوں کی صحیح قیادت کی عدم موجودگی کا گلہ کرتے ہیں۔ اے کاش! وہ سمجھ سکتے کہ حکومت کی اس شہری، دیہاتی تمیز نے، جسے وہ خود غرض سیاسی حیلہ بازوں کے ذریعہ برقرار رکھتی ہے۔ جماعت کو ناقابل بنادیا ہے کہ وہ صحیح رہنماء پیدا

کر سکے۔ میرے خیال میں اس حربہ کا استعمال ہی اس غرض سے کیا گیا ہے تا کہ کوئی صحیح رہنما پیدا نہ ہو سکے۔ سر ہربرٹ ایمرسن صحیح رہنما کی عدم موجودگی کا رونا روتے ہیں اور میں اس نظام کا رونا روتا ہوں جس نے ایسے رہنما کی پیدائش کو ناممکن بنا دیا ہے۔

(تحریک ختم نبوت ۹۸ تا ۱۰۲، از شورش کاشمیری)

ضمیمہ: مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے اس بیان سے بعض حلقوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں اور یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ میں نے حکومت کو یہ دقیق مشورہ دیا ہے کہ وہ قادیانی تحریک کا بہ جبر انسداد کر دے۔ میرا یہ مدّعا ہرگز نہ تھا۔ میں نے اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ مذہب میں عدم مداخلت کی پالیسی ہی ایک ایسا طریقہ ہے جسے ہندوستان کی موجودہ حکمران قوم اختیار کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی پالیسی ممکن ہی نہیں۔ البتہ مجھے یہ احساس ضرور ہے کہ یہ پالیسی مذہبی جماعتوں کے فوائد کے خلاف ہے۔ اگرچہ اس سے بچنے کی راہ کوئی نہیں۔ جنہیں خطرہ محسوس ہو، انہیں خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی۔ میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کر لے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا۔ جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔

''لائٹ'' کے جواب میں

(مذکورہ بالا بیان پر تنقید کرتے ہوئے قادیانی ہفتہ وار ''لائٹ'' نے لکھا کہ ''اور بہت سے بڑے مفکروں کی مانند ڈاکٹر اقبال بھی الہام پر یقین نہیں رکھتے۔'' اس اتہام کے متعلق جب ایک پریس کے نمائندہ نے ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا:)

''لائٹ'' نے اپنے الزام کی بنیاد میرے اس شعر پر رکھی ہے:

ہم کلامی ہے غیرت کی دلیل خامشی پر مٹا ہوا ہوں میں

یہ سلیس اردو ہے، جس کا مطلب محض یہ ہے کہ انسان کی روحانی زندگی میں ہم کلامی سے آگے بھی ایک منزل ہے لیکن شعر کو وحی کے دینی معانی سے کچھ تعلق نہیں۔ اس سلسلہ میں ''لائٹ'' کی توجہ اپنی کتاب ''تشکیل نو'' کی طرف مبذول کراؤں گا۔ جہاں (ص ۲۱) پر میں نے لکھا ہے کہ احساس اور تخیل کے فطری رشتہ سے وحی کے متعلق اس اختلاف پر روشنی پڑتی ہے جس نے مسلم مفکرین کو کافی پریشان کر رکھا ہے۔ غیر واضح احساس اپنے منتہا کو تخیل کے اندر

پاتا ہے اور خود تخیل لباس مجاز میں آنے کی سعی کرتا ہے۔ یہ محض استعارہ نہیں ہے کہ تخیل اور لفظ دونوں بیک وقت بطن احساس سے پیدا ہوتے ہیں، اگرچہ ادراک انہیں وجود میں لاکر خود اپنے لئے یہ دشواری پیدا کرتا ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے مختلف قرار دے اور ایک معنی میں لفظ بھی الہام ہوتا ہے۔ (اسلامی تفکر کی تشکیل نو، مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس)

(جب علامہ صاحب سے اس حدیث کے متعلق استفسار کیا گیا جس کا ''لائٹ'' نے حوالہ دیا تھا اور جس میں ہر صدی کے آغاز میں ایک مجدد کے آنے کی خبر دی گئی ہے تو آپ نے فرمایا:)

مدیر ''لائٹ'' نے ایک ایسی حدیث کا حوالہ دیا ہے جو تاریخی عمل کی نہایت حسابی تصویر پیش کرتی ہے۔ میں اگرچہ انسان کے روحانی امکانات اور روحانی آدمیوں کی پیدائش کا قائل ہوں۔ تاہم مجھے یہ یقین نہیں کہ اس تاریخی عمل کا حساب ویسے ہی لگایا جاسکتا ہے، جیسے ''لائٹ'' کا خیال ہے۔ ہم بہ آسانی اعتراف کر سکتے ہیں کہ تاریخی عمل کا شعور ہماری ذہنی سطح سے بہت بلند ہے۔ میں منفی رنگ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس طرح مقرر اور حسابی نہیں ہے جیسے ''لائٹ'' نے سمجھا ہے۔ میں ابن خلدون کی رائے میں بہت حد تک متفق ہوں جہاں وہ تاریخی عمل کو ایک آزاد تخلیقی تحریک تصور کرتا ہے نہ کہ ایسا عمل جو پہلے سے متعین کیا جا چکا ہو۔ موجودہ دور میں برگساں نے اسی نظریہ کو زیادہ صحت اور عمدہ مثالوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ''لائٹ'' نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ غالباً جلال الدین سیوطی نے مشہور کی تھی اور اسے زیادہ اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ بخاری و مسلم میں اس حدیث کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ اس میں چند بزرگوں کے تاریخی عمل کے نظریہ کی جھلک ہو تو ہو، لیکن افراد کے ایسے رؤیا کوئی دلیل بن سکتے۔ تمام محدثین نے اسی صول کی پیروی کی ہے۔

سن رائز کے جواب میں

(جب علامہ اقبال کی توجہ ایک دوسرے قادیانی ہفتہ وار ''سن رائز'' (sunrise) کے ایک خط کی طرف مبذول کی گئی جس میں علامہ صاحب کی ایک تقریر کا حوالہ دے کر ان پر ''تناقض خود'' (inconsistensy) کا الزام لگایا گیا تھا تو آپ نے جواب میں فرمایا:)

مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس نہ وہ تقریر اصل انگریزی میں محفوظ ہے اور نہ اس کا اردو ترجمہ جو مولانا ظفر علی خان نے کیا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ تقریر میں نے ۱۹۱۱ء یا اس سے قبل کی تھی اور مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی۔ اس تقریر سے بہت پہلے مولوی چراغ مرحوم نے جو مسلمانوں میں کافی سربرآوردہ تھے اور انگریزی میں اسلام پر بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے بانی تحریک کے ساتھ تعاون کیا اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کتاب موسومہ ''براہین احمدیہ'' میں انہوں نے بیش قیمت مدد بہم پہنچائی لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اسے اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئے۔ تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا۔ جب ایک نئی نبوت..... بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت..... کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آں حضرت کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے بقول ایمرسن صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔

(جب علامہ صاحب سے الہام اور مصلحین کے آنے کے امکانات کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا:)

اس سوال کا جواب ''تشکیل نو'' کے حوالہ سے بہتر دیا جا سکے گا۔ جہاں (ص ۱۲۱، ۱۲۰) پر میں نے لکھا ہے: ''ختم نبوت سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ زندگی کی انتہاء بس یہ ہو کہ عقل جذبات (Emotion) کی قائم مقام ہو جائے۔ یہ چیز ناممکن ہے نہ مستحسن اس عقیدہ کی عقلی افادیت اتنی ہے کہ اس سے باطنی واردات کو آزادی تنقیدی رنگ ملتا ہے۔ کیونکہ اس یقین سے یہ لازم آتا ہے کہ انسانی تاریخ میں فوق الفطرت سرچشمہ کا منصب ختم ہو چکا۔ یہ یقین ایک نفسیاتی قوت ہے جو ایسے منصب کی پیدائش کو روکتا ہے اور اس خیال سے انسان کے اندرونی تجربات میں علم کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ''لا الہ'' فطرت کی تمام

قوتوں سے الوہیت کا لباس اتارتا ہے اور انسان کے بیرونی تجربات میں تنقیدی مشاہدہ کی روح پیدا کرتا ہے۔ باطنی واردات، خواہ وہ کتنی غیر فطری اور غیر معمولی ہو، مسلمان کے لئے بالکل فطری تجربہ ہے۔ جو دوسرے تجربات کی طرح تنقید کی زد میں آتا ہے اور یہ چیز رسول کریم ﷺ کے روّیہ سے اور بھی روشن ہو جاتی ہے۔ جو انہوں نے ابن سید کی نفسیاتی واردات کے لئے اختیار فرمایا۔ اسلام میں تصوف کا مقصد انہی باطنی واردات کو منظم کرنے کا ہے۔ اگرچہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ابن خلدون ہی ایک ایسا شخص گزرا ہے جس نے اسے اصولی طریقے سے جانچا۔''

پہلے فقرہ سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ نفسیاتی معانی میں اولیاء یا ان جیسی صفات کے لوگ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہ ایک الگ سوال ہے کہ مرزا قادیانی بھی اس زمرہ میں شامل ہیں یا نہیں؟ جب تک عالم انسانیت کی روحانی اہلیتیں برداشت کر سکتی ہیں۔ ایسے لوگ تمام قوموں اور ملکوں میں پیدا ہوں گے تاکہ وہ انسانی زندگی بہتر اقدار کا پتہ دے سکیں۔ اس کے خلاف قیاس کرنا تو انسانی تجربہ کو جھٹلانا ہوگا۔ فرض محض اس قدر ہے کہ اب ہر شخص کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ان کے باطنی واردات پر تنقیدی نظر ڈال سکے اور باتوں کے علاوہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ روحانی زندگی میں جس کے انکار کی سزا جہنم ہے، ذاتی سند ختم ہو چکی ہے۔

مسٹر دین شا کے جواب میں

جب ایک پارسی مسٹر دین شا کے ایک خط کے متعلق جو ''اسٹیٹس مین'' میں شائع ہوا تھا۔ علامہ صاحب سے پوچھا گیا، تو فرمایا:

مجھے اس کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا ہے۔ سوائے اس کے کہ مجھے ان کے مرکزی خیال سے پورا اتفاق ہے۔ یعنی اسلام کی ظاہری اور باطنی تاریخ میں ایرانی عنصر کو بہت زیادہ دخل حاصل ہے۔ یہ ایرانی اثر اس قدر غالب رہا ہے کہ سپنگلر (spengier) نے اسلام پر مؤبدانہ رنگ دیکھ کر اسلام کو ہی ایک مؤبد مذہب سمجھ لیا تھا۔ میں نے اپنی کتاب ''تشکیل نو'' میں کوشش کی ہے کہ اسلام پر اس مؤبدانہ خول کو دور کر دوں اور مجھے امید ہے کہ اسی سلسلے میں اپنی کتاب ''قرآنی تعلیم کا مقدمہ'' (جہاں تک مؤلف کو علم ہے یہ کتاب مرتب نہیں ہوئی) میں مزید کام کر سکوں گا۔''

مؤبدانہ تخیل اور مذہبی تجربہ مسلمانوں کی دینیات فلسفہ اور تصوف کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہیں۔ بہت سا مواد ایسا موجود ہے جس سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ تصوف کے چند اسکولوں نے جو اسلامی سمجھے جاتے ہیں۔ اس مؤبدانہ حالات وواردات کو ہی زندہ کیا ہے۔ میں موبد تمدن کو انسانی تمدن کے بے شمار مظاہرات میں سے ایک مظاہرہ سمجھتا ہوں۔ میں نے اس لفظ کو برے معنی میں استعمال نہیں کیا تھا۔ اس کے پاس بھی حکومت کا تصور تھا، فلسفیانہ مباحث تھے۔ حقائق بھی تھے اور غلطیاں بھی لیکن جب تمدن پر زوال آتا ہے تو اس کے فلسفیانہ مباحث، تصورات اور دینی واردات کے اشکال میں انجماد اور سکون آجاتا ہے۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو مؤبد تمدن پر یہی حالت طاری تھی اور تمدنی تاریخ کو جس طرح میں سمجھتا ہوں۔ اسلام نے اس تمدن کے خلاف احتجاج کیا خود قرآن کے اندر شہادت موجود ہے کہ اسلام نہ محض ذہنی بلکہ مذہبی واردات کے لئے بھی نئی راہ پیدا کرنی چاہتا تھا لیکن ہماری مغانہ وراثت نے اسلام کی زندگی کو کچل ڈالا اور اس کی اصل روح اور مقاصد کو ابھرنے کا کبھی موقع نہ دیا۔

''اسٹیٹس مین'' کو ایک خط

(اخبار) اسٹیٹس مین نے اقبال کا بیان ''قادیانی اور جمہور مسلمان'' شائع کیا اور اس پر اپنے اداریہ میں تنقید بھی کی۔ مندرجہ ذیل خط اس کے جواب میں لکھا گیا اور ۱۰/جون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں طبع ہوا)

میرے بیان مطبوعہ ۱۴/مئی پر آپ نے تنقیدی اداریہ لکھا، اس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔ جو سوال آپ نے اپنے مضمون میں اٹھایا ہے، وہ فی الواقعہ بہت اہم ہے اور مجھے مسرت ہے کہ آپ نے اس سوال کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔ میں نے اپنے بیان میں اسے نظر انداز کر دیا تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کر کے اختیار کی ہے۔ خود حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینہ اقدام اٹھائے اور اس کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب مطالبہ کرتے ہیں اور مجھے اس احساس میں حکومت کے سکھوں کے متعلق روّیہ سے اور بھی تقویت ملی۔ سکھ ۱۹۱۹ء تک آئینی طور پر علیحدہ

سیاسی جماعت نہیں کئے جاتے تھے لیکن اس کے بعد علیحدہ جماعت تسلیم کر لئے گئے۔ حالانکہ انہوں نے کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ لاہور ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ سکھ ہندو ہیں۔

اب چونکہ آپ نے یہ سوال پیدا کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اس مسئلہ کے متعلق جو برطانوی اور مسلم دونوں کے زاویہ نگاہ سے نہایت اہم ہے۔ چند معروضات پیش کروں۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں واضح کروں کہ حکومت جب کسی جماعت کے مذہبی اختلافات کو تسلیم کرتی ہے تو میں اسے کس حد تک گوارا کرسکتا ہوں۔ سو عرض ہے کہ:

اوّلاً: اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلام میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں لیکن انہیں امت اسلامیہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مناتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ ایک الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا، لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریم ﷺ کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔

ثانیاً: ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیا اسلام سے متعلق ان کے ردّ یہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور

ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دلائل ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے کہیں دور ہیں۔ جتنے سکھ ہندوؤں سے کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندو مندروں میں پوجا نہیں کرتے۔

ثالثاً: اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں، پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟ علاوہ سرکاری ملازمتوں کے فوائد کے ان کے موجودہ آبادی جو ۵۶۰۰۰ (چھپن ہزار) ہے، انہیں کسی اسمبلی میں ایک نشست بھی نہیں دلاسکتی اور اس لئے انہیں سیاسی اقلیت کی حیثیت بھی نہیں مل سکتی۔ یہ واقعہ اس امر کا ثبوت ہے کہ قادیانیوں نے اپنی جداگانہ سیاسی حیثیت کا مطالبہ نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مجالس قانون ساز میں ان کی نمائندگی نہیں ہوسکتی۔ نئے دستور میں ایسی اقلیتوں کے تحفظ کا علیحدہ لحاظ رکھا گیا ہے لیکن میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کررہی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ قادیانیوں ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کررہی ہے؟

جواہر لال نہرو کے نام خط (چند اہم اقتباسات)

مسلمانان ہند یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ تحریک قادیانیت جو تمام دنیائے اسلام کو کافر قرار دیتی ہے اور اس سے معاشرتی مقاطعہ کرتی ہے۔ مسلمانان ہند کی حیات ملی کے لئے اسپانواز کی اس مابعد الطبیعات سے زیادہ خطرناک ہے جو یہود کی حیات ملّی کے لئے تھی۔ میرا خیال ہے کہ مسلمانان ہند ان حالات کی مخصوص نوعیت کو جبلی طور پر محسوس کرتے ہیں جن میں کہ وہ ہندوستان میں گھر لئے ہوئے ہیں اور دوسرے ممالک کے مقابلہ میں انتشار انگیز قوتوں کا قدرتی طور پر زیادہ احساس رکھتے ہیں۔ ایک اوسط مسلمان کا یہ جبلی ادراک میری رائے میں بالکل صحیح ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس احساس کی بنیاد مسلمانان ہند کی

ضمیر کی گہرائیوں میں ہے۔اس قسم کے معاملات میں جو لوگ رواداری کا نام لیتے ہیں وہ لفظ رواداری کی روح ذہن انسانی کے مختلف نقاط نظر سے پیدا ہوتی ہے۔گبن کہتا ہے کہ:''ایک رواداری فلسفی کی ہوتی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب یکساں طور پر صحیح ہیں۔ایک رواداری مؤرخ کی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب یکساں طور پر غلط ہیں۔ایک رواداری مدبر کی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب یکساں طور پر مفید ہیں۔ایک رواداری ایسے شخص کی ہے جو ہر قسم کے فکر وعمل کے طریقوں کو روا رکھتا ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے فکر وعمل سے بے تعلق ہوتا ہے۔ایک رواداری کمزور آدمی کی ہے جو محض کمزوری کی وجہ سے ہر قسم کی ذلت کو جو اس کی محبوب اشیاء یا اشخاص پر کی جاتی ہے برداشت کر لیتا ہے۔''

یہ ایک بدیہی بات ہے کہ اس قسم کی رواداری اخلاقی قدر سے معرّا ہوتی ہے۔اس کے برعکس اس سے اس شخص کے روحانی افلاس کا اظہار ہوتا ہے، جو ایسی رواداری کا مرتکب ہوتا ہے۔حقیقی رواداری عقلی اور روحانی وسعت سے پیدا ہوتی ہے۔یہ رواداری ایسے شخص کی ہوتی ہے جو روحانی حیثیت سے قوی ہوتا ہے اور اپنے مذہب کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے دوسرے مذاہب کو روا رکھتا ہے اور ان کی قدر کر سکتا ہے۔ایک سچا مسلمان ہی اس قسم کی رواداری کی صلاحیت رکھتا ہے، خود اس کا مذہب ابتلائی ہے۔اس وجہ سے وہ با آسانی دوسرے مذاہب سے ہمدردی رکھ سکتا ہے اور ان کی قدر کر سکتا ہے۔

مسلمان عوام کو جن میں مذہبی جذبہ بہت شدید ہے صرف ایک ہی چیز قطعی طور پر متاثر کر سکتی ہے اور وہ ربّانی سند ہے راسخ عقائد کو مؤثر طریقہ پر مٹانے اور متذکرہ صدر سوالات میں جو دینیاتی نظریات مضمر ہیں۔ان کو نئی تفسیر کرنے کے لئے جو سیاسی اعتبار سے موزوں ہو، ایک الہامی بنیاد ضروری سمجھی گئی۔اس الہامی بنیاد کو احمدیت نے فراہم کیا خود احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ برطانوی شہنشانیت کی یہ سب سے بڑی خدمت ہے جو انہوں نے انجام دی ہے۔پیغمبرانہ الہام کو ایسے دینیاتی خیالات کی بنیاد قرار دینا جو سیاسی اہمیت رکھتے ہیں۔گویا اس بات کا اعلان کرنا ہے کہ جو لوگ مدعی نبوت کے خیالات کو قبول نہیں کرتے اوّل درجہ کے کافر ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔جہاں تک میں نے اس تحریک کے منشا کو سمجھا ہے احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیح کی موت ایک عام فانی انسان کی موت تھی اور رجعت مسیح گویا ایسے شخص کی آمد ہے جو روحانی حیثیت سے اس کا مشابہ ہے۔اس خیال سے اس تحریک پر

ایک طرح کا عقلی رنگ چڑھ جاتا ہے لیکن یہ ابتدائی مدارج ہے اس تصور نبوت جو ایسی تحریک کے اغراض کو پورا کرتا ہے جن کو جدید سیاسی قوتیں وجود میں لائیں ہیں۔ ایسے ممالک میں جو ابھی تمدن کی ابتدائی منازل میں ہیں منطق سے زیادہ سند کا اثر ہوتا ہے۔ اگر کافی جہالت اور زود اعتقادی موجود ہو اور کوئی شخص اس قدر بیباک ہو کہ حامل الہام ہونے کا دعویٰ کرے جس سے انکار کرنے والا ہمیشہ کے لئے گرفتار لعنت ہو جاتا ہے تو ایک محکوم اسلامی ملک میں ایک سیاسی دینیات کو وجود میں لانا اور ایک ایسی جماعت کو تشکیل دینا آسان ہو جاتا ہے جس کا ملک سیاسی محکومیت ہو۔

مسلمانوں کے مذہبی تفکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الہامی بنیاد فراہم کرنا ہے۔

پس میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامہ میں حصہ لیا ہے۔ زوال اور انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ لوح کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔ ایران میں بھی اس قسم کا ایک ڈرامہ کھیلا گیا تھا لیکن اس میں نہ وہ سیاسی اور مذہبی امور پیدا ہوئے اور نہ ہو سکتے تھے جو احمدیت نے اسلام کے لئے ہندوستان میں پیدا کئے ہیں۔ روس نے بابی مذہب کو روا رکھا اور بابیوں کو اجازت دی کہ وہ اپنا پہلا تبلیغی مرکز عشق آباد میں قائم کریں۔ انگلستان نے بھی احمدیوں کے ساتھ رواداری برتی اور ان کو اپنا پہلا تبلیغی مرکز ووکنگ میں قائم کرنے کی اجازت دی۔ ہمارے لئے اس امر کا فیصلہ کرنا دشوار ہے کہ آیا روس اور انگلستان نے ایسی رواداری کا اظہار شہنشاہی مصلحتوں کی بناء پر کیا یا وسعت نظر کی وجہ سے اس قدر تو بالکل واضح ہے کہ اس رواداری نے اسلام کے لئے پیچیدہ مسائل پیدا کر دیئے۔ اسلام کی اس ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے جیسا کہ میں نے اس کو سمجھا ہے مجھے یقین کامل ہے کہ اسلام ان دشواریوں سے جو اس کے لئے پیدا کی گئی ہیں زیادہ پاک وصاف ہو کر نکلے گا۔ زمانہ بدل رہا ہے ہندوستان کے حالات ایک نیا رخ اختیار کر چکے ہیں۔ جمہوریت کی نئی روح جو ہندوستان میں پھیل رہی ہے۔ وہ یقیناً احمدیوں کی آنکھیں کھول دے گی۔ انہیں یقین ہو جائے گا کہ ان کی دینیاتی ایجادات بالکل بے سود ہیں۔

مسلمانان ہند کی انتہائی قدامت پرستی جو زندگی کے حقائق سے دور ہو گئی تھی۔ سرسید احمد خاں کے مذہبی نقطہ نظر کے حقیقی مفہوم کو نہ سمجھ سکی۔ ہندوستان کے شمال مغربی حصہ میں جو

ابھی تہذیب کی ابتدائی منزل میں ہے اور جہاں دیگر اقطاع ہند کے مقابلہ میں پیر پرستی زیادہ مسلط ہے۔ سرسید کی تحریک کے خلاف احمدیت کی تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک میں سامی اور آریائی تصوف کی عجیب وغریب آمیزش تھی اور اس میں کسی فرد کا روحانی احیاء قدیم اسلامی تصوف کے اصولوں کے مطابق نہیں ہوسکتا تھا بلکہ ''مسیح موعود'' کی آمد کو پیش کر کے عوام کی کیفیت کو تشفی انتظار دی جاتی تھی۔ اس ''مسیح موعود'' کا فرض یہ نہیں تھا کہ فرد کو موجودہ پستی سے نجات دلائے بلکہ اس کا کام یہ تعلیم دینا ہے کہ لوگ اپنی روح کو غلامانہ طور پر پستی اور انحطاط کے سپرد کریں۔ اس ردعمل ہی کے اندایک نازک تضاد مضمر ہے۔ یہ تحریک اسلام کے ضوابط کو برقرار رکھتی ہے لیکن اس قوت ارادی کو فنا کر دیتی ہے جس کو اسلام مضبوط کرنا چاہتا ہے۔

سطور بالا میں دنیائے اسلام کی صحیح صورت حال کو اجمالی طور پر پیش کر دیا گیا ہے۔ اگر اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو یہ امر واضح ہوجائے گا کہ وحدت اسلامی کے بنیادی اصولوں کو کوئی بیرونی یا اندرونی قوت متزلزل نہیں کرسکتی۔ وحدت اسلامی جیسا کہ میں نے پہلے توضیح کی ہے، مشتمل ہے اسلام کے دو بنیادی عقائد پر، جن میں پانچ مشہور ارکان شریعت کا اضافہ کرلینا چاہئے۔ وحدت اسلامی کے یہ اساسی عناصر ہیں جو رسول کریم ﷺ کے زمانے سے اب تک قائم ہیں۔ گو حال میں بہائیوں نے ایران اور قادیانیوں نے ہندوستان میں ان عناصر میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہی وحدت دنیائے اسلام میں یکساں روحانی فضا میں پیدا کرنے کی ضامن ہے۔

بروز کا مسئلہ

''جہاں تک مجھے معلوم ہے، بروز کا مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے اور اصل اس کی آرین ہے۔ میری رائے میں اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہے۔'' (پروفیسر الیاس برنی کے نام)

قادیانی

''علامہ موسیٰ جاراللہ نے اس مصرع کی وضاحت چاہی:

ایں ز حج بیگانہ کرد آں از جہاد

فرمایا: بہاءاللہ ایرانی اور غلام احمد قادیانی۔

مرزا غلام احمد کے مخترع مذہب، اس کے اسباب وعلل اور نتائج بد کی تفصیل بیان کی۔اسی سال قادیانیت کے متعلق پہلا بیان دیا، پیر کا دن تھا اور مئی کی چھ تاریخ۔''

(عبدالرشید طارق، ملفوظات)

ختم نبوت

''ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔مسیلمہ کذاب کو اسی بناء پر قتل کیا گیا تھا۔''

(علامہ اقبال کا خط بنام نذیر نیازی مطبوعہ طلوع اسلام اکتوبر ۱۹۳۵ء، انوار اقبال، مرتبہ بشیر احمد ڈار ص ۴۵، ۴۶)

قادیانی

''خضر تمیمی اور غلام مصطفیٰ تبسم حاضر ہوئے۔علامہ نے آں زایراں بود وایں ہندی نژادی کی شرح کرتے ہوئے غلام احمد قادیانی کا ذکر کیا اور فرمایا: ''اس کی شخصیت نفسیاتی مطالعہ کے لئے بہت موزوں ہے۔'' عرض کیا آپ سے بڑھ کر کون تجزیہ نفسی کرسکتا ہے۔

فرمایا: ''خرابی صحت مانع ہے۔کوئی نوجوان آمادہ ہو تو میں راہنمائی کرسکتا ہوں۔''

پھر ان نقصانات کو گنوایا جو قادیانیت کو صحیح تسلیم کرنے کی صورت میں برداشت کرنے پڑے ہیں۔فرمایا: ''قادیانیت اسلام کی تیرہ سو سال کی علمی اور دینی ترقی کے منافی ہے۔''

(ملفوظات)

ختم نبوت

فرمایا: ''**الیوم اکملت لکم دینکم**'' کے بعد اجرائے نبوت کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔قادیانی اسلاف کی تحریروں کو محرف کردیتے ہیں۔''

(خضر تمیمی ملفوظات)

قادیانیت

''قادیانی نظریہ ایک جدید نبوت کے اختراع سے قادیانی افکار کو ایک ایسی راہ پر ڈال دیتا ہے کہ اس سے نبوت محمدیہ کے کامل واکمل ہونے کے انکار کی راہ کھلتی ہے۔''

(مولانا مدنی کے جواب میں)

قادیانی اتحاد

''چوہدری صاحب جب کبھی موقع پاتے قادیانی سیاست پر کوئی نہ کوئی فقرہ چست پر دیتے۔ حضرت علامہ کی طبیعت پر بھی بیان کے ردوکد سے جو بار پڑا تھا دور ہو چکا تھا۔ ایک مرتبہ چوہدری صاحب کہنے لگے۔ ''مزے کی بات تو یہ ہے کہ اہل قادیان اگرچہ عقیدۃً ہمیں کافر سمجھتے ہیں، مگر اس کے باوجود اتحاد کے بھی خواہشمند ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم سب کو ایک ہو جانا چاہئے۔ اس لئے کہ ہندو بہرحال ہم سب کو ایک سمجھتے ہیں۔''

حضرت علامہ نے فرمایا: ''یہ خوب منطق ہے۔ اسلام کی بنا پر تو ہم ایک ہیں، نہ ہو ایک سکتے ہیں۔ البتہ ایک ہیں اور ہو سکتے ہیں تو ہندوؤں کے اس کہنے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔''

ارشاد ہوا: ''دراصل ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم تو قادیانیوں کا مسلمان ہونا تسلیم کرلیں۔ البتہ وہ ہمیں برابر کافر سمجھتے رہیں۔ یہ کیا خوب بنائے اتحاد ہے۔'' اس پر سب کو ہنسی آ گئی۔ (اقبال کے حضور از سید نذیر نیازی)

ختم نبوت اور قادیانیت

''ختم نبوت اور قادیانیت'' ڈاکٹر اقبال کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو پنڈت جواہر لال نہرو کے..... قادیانیت کی روح پر غور کرنے کے سلسلے میں اقبال کہتے ہیں: ''مولوی منظور الٰہی نے بانی احمدیت کے الہامات کا جو مجموعہ شائع کیا ہے۔ اس میں نفسیاتی تحقیق کے لئے متنوع اور مختلف مواد موجود ہیں۔ میری رائے میں یہ کتاب بانی احمدیت کی سیرت اور شخصیت کی کنجی ہے اور مجھے امید ہے کہ کسی دن نفسیات جدید کا کوئی متعلم اس کا سنجیدگی سے مطالعہ کرے گا۔ اگر وہ قرآن کو اپنا معیار قرار دے (اور چند وجوہ سے اس کو ایسا ہی کرنا پڑے گا جن کی تشریح یہاں نہیں کی جاسکی) اور اپنے مطالعہ کو بانی احمدیت اور اس کے ہم عصر غیر مسلم صوفیاء جیسے رام کرشنا بنگالی کے تجربوں تک پھیلائے تو اس کو اس تجربہ کی اصل ماہیت کے متعلق بڑی حیرت ہوگی جس کی بناء پر بانی احمدیت نبوت کا دعوے دار ہے۔''

(قرآن اور اقبال از ابو محمد مصلح)

حکیم نورالدین کی حکمت

''سرسید نے شائد مولوی نورالدین کی کوئی تحریر نہ دیکھی ہو مگر میر حسن کے پاس

ایک لسٹ کارڈ موجود تھا جو مولوی نورالدین صاحب نے غالباً جموں سے بھیجا تھا۔ اگلی مرتبہ وہ سیالکوٹ آئے اور مرزا قادیانی کی بات چھیڑی تو میر حسن نے کہہ دیا: ''وہ قرآن کی غلط تاویلیں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی اصولی چیز نہیں۔ دوسرے معاملات میں کیسے ان کا اعتبار ہوسکتا ہے۔ دیگر مرزا قادیانی کو لکھنا نہیں آتا جس کتاب کو اٹھاؤ حاشیہ در حاشیہ چلی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ ان کے دماغ میں کوئی مطلب صاف نہیں۔''

مولوی نورالدین نے اپنی تحریروں کے بارے میں دریافت کیا تو میر حسن نے جیب سے پوسٹ کارڈ نکال لیا۔ ''آپ تو سوال کا پورا جواب بھی نہیں دے سکتے۔ تشنہ چھوڑ جاتے ہیں..... میں نے آپ سے دوا پوچھی تھی۔ آپ نے دوا لکھ تو بھیجی لیکن یہ نہ بتایا کہ اسے کھاؤں، سونگھوں، گھس کر لگاؤں یا گھوٹ کر پیوں۔ نہ وزن لکھا کہ ماشہ کھاؤں، تولہ کھاؤں۔'' یہ سن کر مولوی نورالدین خاموش ہوگئے۔'' (عبداللہ چغتائی)

واجب القتل کون؟

''ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بناء پر قتل کیا گیا۔ حالانکہ جیسا طبری لکھتا ہے وہ حضور رسالت مآب ﷺ کی نبوت کا مصداق تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالت مآب ﷺ کی نبوت کی تصدیق تھی۔''

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

''جو شخص نبی کریم ﷺ کے بعد کسی ایسے نبی کے آنے کا قائل ہے جس کا انکار مستلزم بکفر ہو، وہ خارج از دائرہ اسلام ہے۔ اگر قادیانی جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (گفتار اقبال از محمد رفیق ص ۲۲)

عقیدۂ ختم نبوت

''ختم نبوت کے عقیدے پر گفتگو میں علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ: ''ختم نبوت کے عقیدے کی ثقافتی قدر و قیمت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ کے لئے اعلان فرما دیا کہ آئندہ کسی انسان کے ذہن میں کسی انسان کے حکومت نہیں ہوگی۔ میرے بعد کوئی شخص

دوسروں سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری بات کو بلا چون و چرا تسلیم کرلو۔ ختم نبوت ایسا عقیدہ ہے جس کی بدولت انسانی علم کے دائرے کو وسعت نصیب ہوگئی۔

''علی محمد باب کی دریافت یہ ہے کہ (۱) جہاد منسوخ کیا گیا ہے۔ (۲) صاحب الہام کے لئے کسی گرامر (صرف ونحو) کی پابندی لازمی نہیں ہے، یعنی الہام ایسی عبارت میں بھی ہوسکتا ہے جو گرامر کے لحاظ سے غلط ہو۔'' (روایت میاں عطاء الرحمٰن اقبال ریویو جولائی ۱۹۶۴ء)

نبوت

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا: میرے والد صاحب کی دکان پر ابن عربی کی فصوص الحکم باقاعدہ پڑھی جایا کرتی تھی۔ مولوی عبدالکریم قادیانی کہ ان کی آواز بلند تھی، یہ خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس صحبت میں شریک ہوا کرتے تھے۔ مجاز اور حقیقت کی داستان وہ ابن عربی سے سنتے رہے۔ یہی فلسفہ بعد میں انہوں نے حقیقی اور مجازی نبوت کی شکل میں پیش کیا۔ اس طرح گویا مرزا قادیانی نے ابن عربی سے فیض حاصل کیا اور ابن عربی نے افلاطون سے۔ ڈاکٹر صاحب تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوگئے، پھر فرمایا: ابن عربی، بیدل اور ہیگل کے جال میں جو ایک دفعہ پھنس جاتا ہے، اس کی رہائی مشکل سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد خاموش ہوگئے۔

میں نے پوچھا، کیا پیش گوئیاں اور معجزات نبوت کی دلیل قرار دیئے جاسکتے ہیں؟ فرمایا نہیں؟ اکثر رمل جفر والے بھی پیش گوئیاں کرتے ہیں، کچھ پوری ہوجاتی ہیں کچھ غلط۔ یہ اتفاقی بات ہے۔ نبی کی تعلیم اور اس کی زندگی ہی نبوت کے لئے حجت ہوسکتی ہے۔''

(اقبال کے ہاں ایک شام از ڈاکٹر سعید اللہ ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات ڈاکٹر ابواللیث صدیقی)

نوک جھونک

گفتگو کا رخ مرزا غلام احمد قادیانی اور بہاء اللہ کی تعلیمات کی طرف پلٹا۔ فرمایا: ''پچھلے دنوں ایک امریکن خاتون جس نے بہائی مذہب اختیار کر رکھا تھا، میرے پاس آئی اور بہاء اللہ کی بابت باتیں کرتی رہی۔ میں نے قرآن پاک کی چند آیات پڑھ کر سنائیں اور جب اسے ان کے مطالب اور معانی سے آگاہ کیا تو اچھل پڑی کہ ہیں یہ تعلیمات تو ہمارے آقا بہاء اللہ کی ہیں۔ میں نے ہنس کر کہا نہیں یہ احکام تو خدا کے ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی

تعلیم ہے۔ بہاء اللہ نے صرف ان میں تھوڑا سا تغیّر کر کے اپنا لی ہیں۔ اس کا دعویٰ درحقیقت سراسر باطل ہے۔ تم دونوں کی تعلیمات میں بے حد مشابہت اور مماثلت پاؤ گی یا اگر سچ پوچھو تو بہاء اللہ کی تعلیمات علوم قرآنیہ کی فرع ہے۔ اس سے اس کی تشفی ہوگئی مگر جاتے ہوئے بہاء اللہ کی تعلیمات کا ایک مختصر سا رسالہ چھوڑ گئی۔''

پھر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس تحریک نے مسلمانوں کے ملی استحکام کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے اور آئندہ پہنچائے گی۔ اگر اس کا استیصال نہ کیا گیا۔ اس ضمن میں کہنے لگے: ''سیالکوٹ کی ایک مسجد میں مرزا قادیانی دعویٰ مسیحیت کے ابتدائی ایام میں صبح صبح اپنے عقیدت مندوں کے حلقہ میں تازہ الہامات سنایا کرتے تھے، ایک روز مجھے جو دل لگی سوجھی تو میں بھی وہاں جا پہنچا اور کہا کہ مجھے بھی الہامات ہوئے ہیں، سنئے۔ میں نے عربی کے چند جملے جن میں احمدیوں اور ان کے مذہب کی بابت مزاحیہ رنگ میں نوک جھونک تھی سنائے جس سے وہ طائفہ سخت برہم ہوا اور مجھے بھاگنا پڑا۔''

(مئے شبانہ از عبدالرشید طارق، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات از ڈاکٹر ابواللیث صدیقی)

قادیانیت

حضرت علامہ اقبالؒ کی ذات گرامی کے متعلق ایک ہیچ مدان کا کچھ کہنا، چھوٹا منہ بڑی بات ہے لیکن ایک صحبت کی یاد میرے دل سے محو نہ ہوگی۔

۱۹۳۶ء قادیانیت کی شدید مخالفت کا زمانہ تھا۔ ایک طرف تو مجلس احرار اور دوسرے علماء اسلام اپنی تحریروں اور تقریروں سے ''قصر خلافت قادیان کی بنیادیں متزلزل'' کر رہے تھے اور دوسری طرف مرزائی صاحب اپنی طویل اور قاطع دلیلوں سے ''سعید روحوں'' کو راہ راست پر لا رہے تھے۔ ان ایام میں حضرت ممدوح علیل تھے لیکن طرفین کی وزنی دلیلیں، سیدھے سادے نوجوانوں کو سوچنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھیں۔ اس لئے کئی ایک تشنگان ہدایت، رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ نوجوان بڑی بیتابی کے ساتھ آپ کے ارشادات عالیہ کے منتظر ہیں۔ آپ نے اپنا شہرۂ آفاق مضمون ''اسلام اور قادیانیت'' شائع فرمایا۔ جس سے کئی ایک گتھیاں سلجھ گئیں اور وہ دلائل جو سیاق اور سباق کا لحاظ رکھے بغیر سادہ دل نوجوانوں کو گمراہ کر سکتی تھی، تار عنکبوت کی طرح کمزور نظر آنے لگیں اور وہ نوجوانوں کی متوقع بے راہ روی کا مکمل سدباب ہوگیا۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو اس مضمون کے بعض حصے سمجھ میں نہ آئے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں اسلامی تعلیمات اور ماحول سے واقفیت نہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے ''ماڈرن ریویو'' (کلکتہ) میں مذکورہ مضمون پر تنقید لکھی جس کا جواب حضرت علامہؒ نے ''اسلام اور احمدیت'' کے عنوان سے تحریر فرمایا۔ اس کی اشاعت سے دلوں کے رہے سہے شکوک بھی رفع ہو گئے۔

قصہ کوتاہ ہر طرف قادیانیت کے موافق یا مخالف تذکرے شروع تھے۔ جن سے مساجد اور عام جلسہ گاہوں کے علاوہ مکلّف کوٹھیوں کے خلوت کدے بھی خالی نہ تھے۔ ان ایام میں یہی معلوم ہوتا تھا کہ دنیا میں صرف دو ہی فریق رہ گئے ہیں: ایک وہ جو قادیانی کا مخالف ہے اور دوسرا وہ جو اس کے موافق۔ میں نے اس سال پنجاب یونیورسٹی کے ایم.اے (فارسی) کا امتحان دیا۔ حضرت ممدوح ہمارے ایک پرچے کے ممتحن اعلیٰ تھے اور اس میں ممدوح نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خلافت الٰہیہ اور مجدد کے نظریے کے متعلق ایک سوال پوچھا تھا جس میں ضمنی طور پر قادیانیت بھی زیر بحث آ جاتی تھی۔

(اقبال کے ہاں از خضر تمیمی ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات از ڈاکٹر ابواللیث صدیقی)

قادیانیت کے متعلق اقبال کے منظوم افکار

مہدی برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار
پیران کلیسا ہوں کہ شیخان حرم ہوں
نے جدت گفتار ہے نے جدت کردار
ہیں اہل سیاست کے وہی کہنہ خم و پیچ
شاعر اسی افلاس تخیل میں گرفتار
دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلہ عالم افکار

(ضرب کلیم ص ۴۴)

امامت

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر وموجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے

(ضرب کلیم ص ۴۹، ۵۰)

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود بے اثر
تیغ وتفنگ دست مسلمان میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اس کو مسلماں کی موت مر
تعلیم اس کو چاہئے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال وفر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زدہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر

(ضرب کلیم ص ۲۸، ۲۹)

الہام و آزادی

ہو بندۂ آزاد اگر صاحب الہام
ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لئے مہمیز
اس کے نفس گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاک چمنستاں شرر آمیز
شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغان سحر خیز
اس مرد خود آگاہ وخدا مست کی صحبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہ جم وپرویز
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

(ضرب کلیم ص ۵۴)

نبوت

میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں مگر عالم اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پر ضمیر فلک نیلی فام
عصر حاضر کی شب تار میں دیکھی میں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفت ماہ تمام

وہ نبوت ہے مسلمانوں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت وشوکت کا پیام

(ضرب کلیم ص ۵۶)

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق اش ما محفل ایام را
او رسل را ختم وما اقوام را
خدمت ساقی گری با ما گزاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت
لانبی بعدی ز احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست
تا ابد اسلام را شیرازہ بست
دل ز غیراللہ مسلمان برکند
نعرہ لاقوم بعدی می زند

(مثنوی ''رموز بے خودی'' از مجموعہ اسرار ورموز)

(ترجمہ)

۱..... خدا تعالیٰ نے ہم پر شریعت اور ہمارے رسول ﷺ پر رسالت ختم کردی۔

۲..... ہمارے رسول ﷺ پر سلسلہ انبیاء اور ہم پر سلسلہ اقوام تمام ہو چکا، اب بزم جہاں کی رونق ہم سے ہے۔

۳..... میخانہ شرائع کا آخری جام ہمیں عطا فرمایا گیا، قیامت تک ساقی گری کی خدمت اب ہم ہی انجام دیں گے۔

۴..... رحمۃ اللعالمین ﷺ کا یہ فرمان کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، احسانات خداوندی میں سے ایک بڑا احسان ہے۔ دین مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کا محافظ بھی یہی ہے۔

۵..... مسلمانوں کا اصل سرمایہ قوت یہی عقیدہ ختم نبوت ہے اور میں وحدت ملت کے تحفظ کا راز پوشیدہ ہے۔

۶..... اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کے بعد ہر دعویٰ نبوت کو باطل ٹھہرا کر اسلام کا شیرازہ ہمیشہ کے لئے مجتمع کر دیا ہے۔

۷..... اسی عقیدہ کے باعث مسلمان ایک اللہ کے سوا سب سے تعلق توڑ لیتا اور امت مسلمہ کے بعد کوئی امت نہیں، کا نعرہ بلند کرتا ہے۔

مرزا قادیانی

عصر من پیغمبرے ہم آفرید
آں کہ در قرآن بغیر از خود ندید
تن پرست وجاہ مست وکم نگہ
اندرونش بے نصیب از لاالٰہ
در حرم زاد و کیسا را مرید
پردۂ ناموس ما را پر درید
دامن او را گرفتن ابلہی است
سینہ او از دل روشن تہی دست
الحذر! از گرم گفتار او
الحذر! از حرف پہلو دار او
شیخ او کرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام بایزید
گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

دولت اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرد ومرد

(مثنوی پس چہ باید کرد)

(ترجمہ)

میرے زمانے نے ایک نبی (مرزا) بھی پیدا کیا
جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا
خود پسند، عزت چاہنے والا، کوتاہ نظر
اس کا دل لاالٰہ سے خالی ہے
مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اور عسائیوں کا غلام بنا
اس نے ہماری ناموس کے پردے کو چاک کرایا
اس سے عقیدت رکھنا حماقت ہے
اس کا سینہ دل کی روشنی سے خالی ہے
اس کی چرب زبانی سے بچو
اس کی چالبازانہ باتوں سے بچو
اس کا پیر شیطان اور فرنگی کا غلام ہے
اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں
وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے
غیروں کی دولت کو وہ رحمت جانتا ہے
اس نے گرجا کے گرد رقص کیا اور مرگیا

مآخذ: (۱) تحریک ختم نبوت از شورش کاشمیری۔
(۲) علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت از متین خالد

✡ ✡ ✡

منہاج نبوت

اور

مرزا قادیانی

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

منہاجِ نبوّت
اور
مرزا قادیانی

چاہیے کہ معیار نبوت پر ہمیں پرکھ لیں
(ملفوظات جلد ۵ ص ۲۵۷ طبع جدید)

J5076
J4771

تالیف

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

مکتبہ عشرہ مبشرہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0333-1450412-0300-6175026 0315-4616290

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۳۳۱
قادیانی کا منہاج نبوت پر قائم ہونے کا دعویٰ	۳۳۲
معیار نمبر۱.....انبیاء کرام علیہم السلام دنیوی اساتذہ کے شاگرد نہیں ہوتے	۳۳۴
معیار نمبر۲.....انبیاء کرام علیہم السلام ناپاک خیالات سے پاک ہوتے ہیں	۳۳۵
معیار نمبر۳.....انبیاء علیہم السلام دنیا سے شرک مٹاتے ہیں	۳۳۶
معیار نمبر۴.....انبیاء کرام علیہم السلام کو کفر و شرک سے نفرت ہوتی ہے	۳۳۷
معیار نمبر۵.....انبیاء علیہم السلام کو اپنی صداقت پر کامل یقین ہوتا ہے	۳۳۹
معیار نمبر۶.....انبیاء کرام علیہم السلام مرد ہوتے ہیں	۳۴۱
حیض اور اللہ کا بچہ	۳۴۱
خدا سے خفیہ تعلق	۳۴۱
مرزا عورت، اللہ مرد؟	۳۴۱
مرزا کو حمل ہونا	۳۴۲
دردِ زہ لاحق ہونا	۳۴۲
خلاصہ کلام	۳۴۲
معیار نمبر۷.....انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی ہمیشہ بذریعہ حضرت جبرائیل آتی ہے	۳۴۲
معیار نمبر۸.....انبیاء کرام علیہم السلام پر اپنی قومی زبان میں وحی آتی ہے	۳۴۳
عربی وحی کے نمونے	۳۴۴
انگریزی الہامات	۳۴۵
فارسی الہامات	۳۴۵

پنجابی وحی	۳۴۵
مرزا کی وہ وحی جس کا اسے معنی معلوم نہ تھا	۳۴۵
حرف آخر	۳۴۶
اعتراف جرم	۳۴۶
معیار نمبر ۹.....انبیاء کرام علیہم السلام فصیح و بلیغ ہوتے ہیں	۳۴۶
تردید	۳۴۷
معیار نمبر ۱۰.....انبیاء کرام علیہم السلام بکریاں چراتے ہیں	۳۴۸
معیار نمبر ۱۱.....انبیاء کرام علیہم السلام شاعر نہیں ہوتے	۳۴۹
ہندومت کی سیم نیوگ کے متعلق مرزا قادیانی کا عارفانہ کلام	۳۵۰
معیار نمبر ۱۲.....انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں	۳۵۱
معیار نمبر ۱۳.....انبیاء کرام علیہم السلام مصنف نہیں ہوتے	۳۵۱
قادیانیوں سے چند سوالات	۳۵۲
معیار نمبر ۱۴.....انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں	۳۵۴
رمضان المبارک کے ستر دن	۳۵۴
صفر چوتھا مہینہ اور بدھ ہفتہ کا چوتھا دن	۳۵۴
پانچ اور پچاس میں صفر کا فرق ہے	۳۵۴
حضور علیہ السلام کے گیارہ لڑکے	۳۵۴
حضور علیہ السلام کی بارہ صاحبزادیاں	۳۵۵
قادیان کا محل وقوع	۳۵۵
حضرت عبداللہؓ کا زمانہ وفات	۳۵۵
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے	۳۵۵
معیار نمبر ۱۵.....انبیاء کرام علیہم السلام مخلوق کی پیروی نہیں کرتے	۳۵۵
معیار نمبر ۱۶.....انبیاء کرام علیہم السلام کی پیش گوئیاں سچی نکلتی ہیں	۳۵۷
پیش گوئیوں سے متعلق قادیانی اصول	۳۵۷

مرزا قادیانی کی واضح طور پر غلط پیش گوئیاں	۳۵۸
جھوٹے ہونے کا اعتراف	۳۵۹
معیار نمبر ۱۷..... نبی اپنے دعوؤں میں ثابت قدم ہوتا ہے	۳۶۰
معیار نمبر ۱۸..... نبی کی موجودگی میں امت پر عذاب نہیں آتا	۳۶۱
طاعون کی قادیان میں آمد	۳۶۲
معیار نمبر ۱۹.....انبیاء کرام علیہم السلام متضاد باتیں نہیں کرتے	۳۶۳
ختم نبوت کا اقرار وانکار وغیرہ	۳۶۴
معیار نمبر ۲۰.....انبیاء کرام علیہم السلام کا کوئی وارث نہیں ہوتا	۳۶۴
معیار نمبر ۲۱.....انبیاء کرام علیہم السلام سچائی کے پیکر ہوتے ہیں	۳۶۵
معیار نمبر ۲۲.....انبیاء کرام علیہم السلام کی دنیا سے بے رغبتی مثالی ہوتی ہے	۳۶۶
نذرانے ملنے کے خواب	۳۶۷
ذاتی جائیداد کی مالیت	۳۶۷
مرزا قادیانی کا بیان حلفی	۳۶۷
ذاتی مکانات	۳۶۸
زمین کی وراثت	۳۶۸
منی آرڈر کی آمدنی	۳۶۸
رقم لانے والا فرشتہ	۳۶۹
کئی لاکھ آمدنی	۳۶۹
معیار نمبر ۲۳.....انبیاء کرام علیہم السلام ایفائے عہد میں کامل ہوتے ہیں	۳۶۹
براہین احمدیہ کی تکمیل کے متعلق وعدہ خلافی	۳۷۰
دوسری عہد شکنی	۳۷۱
تیسری عہد شکنی	۳۷۱
چوتھی عہد شکنی	۳۷۱
پانچویں عہد شکنی	۳۷۱

معیار نمبر ۲۴..... نبی اپنے دعویٰ کی بنیاد کسی پہلے نبی کی وفات پر نہیں رکھتا	۳۷۲
تجزیہ	۳۷۳
معیار نمبر ۲۵.....انبیاء کرام علیہم السلام اخلاق میں کامل ہوتے ہیں	۳۷۳
مرزا قادیانی کی غیر اخلاقی تحریروں کے چند نمونے	۳۷۴
معیار نمبر ۲۶.....انبیاء کرام علیہم السلام مسکرات سے دور رہنے کی تعلیم دیتے ہیں	۳۷۵
افیون اور بھنگ کا استعمال	۳۷۵
مرزا قادیانی کے زیر استعمال ادویات	۳۷۶
مرزا محمود کا اعتراف	۳۷۶
ٹانک وائن کے لئے خط	۳۷۶
نسخہ زد جام عشق	۳۷۷
مسٹر جی ڈی کھوسلہ کا فیصلہ	۳۷۷
بھنگ، افیون، شراب بہن بھائی ہیں	۳۷۷
معیار نمبر ۲۷..... نبی فحاشی سے نفرت کرتے تھے	۳۷۷
مرزا قادیانی کی فحش پسندی کے چند نمونے	۳۷۸
نیوگ کی مذمت	۳۷۸
نماز کے خضوع وخشوع کی تشبیہ	۳۷۹
پرمیشر کی جگہ	۳۷۹
چند نتائج	۳۷۹
معیار نمبر ۲۸.....انبیاء کرام علیہم السلام غیر محرم عورتوں سے دور رہتے ہیں	۳۷۹
مرزا قادیانی کی نصیحت	۳۸۰
تصویر کا دوسرا رخ	۳۸۰
زینب بیگم کا سرور حاصل کرنا	۳۸۰
بھانو کی خدمت گزاری	۳۸۱

عورتوں کا پہرہ	۳۸۱
عائشہ نامی لڑکی کی خدمت گزاری	۳۸۱
قادیانی مفتی کا فتویٰ	۳۸۱
معیار نمبر ۲۹.....انبیاء کرام علیہم السلام اپنے امتیوں سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں	۳۸۲
معیار نمبر ۳۰.....انبیاء کرام علیہم السلام کا حافظہ مثالی ہوتا ہے	۳۸۳
معیار نمبر ۳۱.....انبیاء کرام علیہم السلام سب سے زیادہ عبادت کرتے ہیں	۳۸۴
عورتوں کی امامت	۳۸۴
نماز جمعہ چھوڑ دی	۳۸۵
روزہ توڑ دیا	۳۸۵
حج، اعتکاف، زکوٰۃ سے دوری	۳۸۵
معیار نمبر ۳۲.....انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر وتحمل مثالی ہوتا ہے	۳۸۵
معیار نمبر ۳۳.....انبیاء کرام علیہم السلام بہادر ہوتے ہیں	۳۸۷
مرزا قادیانی کی بزدلی کی چند مثالیں	۳۸۸
معیار نمبر ۳۴.....انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں	۳۹۰
معیار نمبر ۳۵.....انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ پر سب سے زیادہ توکل کرتے ہیں	۳۹۲
علماء کے ساتھ سفر کرنے سے انکار	۳۹۲
زلزلہ کی وجہ سے باغ میں قیام	۳۹۳
محافظ کتا	۳۹۳
حج نہ کرنا	۳۹۳
عورتوں کا پہرہ دینا	۳۹۳
پولیس کا پہرہ	۳۹۳
متعدد طریقہ ہائے علاج کا بیک وقت استعمال	۳۹۴
معیار نمبر ۳۶.....انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح کوئی عزت نہیں پاسکتا	۳۹۴

معیار نمبر ۳۷.....انبیاء کرام علیہم السلام کا انداز دعوت وتبلیغ مثالی ہوتا ہے	۳۹۶
مرزا قادیانی کے انداز دعوت وتبلیغ کا جائزہ	۳۹۸
معیار نمبر ۳۸.....انبیاء کرام علیہم السلام کی خطرناک امراض سے حفاظت ہوتی ہے	۳۹۹
مرزا قادیانی کا اعتراف	۳۹۹
مرزا قادیانی کا الہام	۳۹۹
مرزا قادیانی کی خطرناک امراض	۳۹۹
ہسٹریا کے دورے	۳۹۹
مراق اور کثرت بول	۳۹۹
قولنج زحیری	۴۰۰
ذیابیطس، سوسو دفعہ پیشاب	۴۰۰
اسہال	۴۰۰
دردسر، کثرت بول اور اسہال	۴۰۰
دوہولناک امراض	۴۰۰
حالت مردمی کالعدم	۴۰۱
خلاصہ کلام	۴۰۱
دعوت فکر	۴۰۱
معیار نمبر ۳۹.....انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں قبول ہوتی ہیں	۴۰۱
مرزا قادیانی کا دعویٰ	۴۰۲
مرزا قادیانی کی غیر مقبول دعائیں	۴۰۲
معیار نمبر ۴۰.....انبیاء کرام علیہم السلام کافروں سے جہاد کرتے ہیں	۴۰۳
جہاد کے متعلق مرزا قادیانی کی تعلیمات	۴۰۴
معیار نمبر ۴۱.....نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے	۴۰۵
ایک قادیانی تاویل اور اس کا جواب	۴۰۶
الجواب بعون الملک الوہاب	۴۰۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

مرزا قادیانی کے کذب کے ہر پہلو پر گزشتہ ایک سو سال میں اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ تمام لٹریچر کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ لٹریچر کا اکثر حصہ ختم نبوت اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر عالمانہ مباحث اور مناظرانہ طرز استدلال پر مبنی ہے جو کہ اہل علم کے لئے ہی فائدہ مند ہے۔ عوام الناس قرآن وحدیث، اقوال اکابر، مناظرانہ طرز استدلال اور قادیانی تحریروں سے تفصیلی واقفیت نہ رکھنے کے باعث اصل حقائق کا صرف خلاصہ ہی معلوم کر سکتے ہیں جو کہ صرف ایک جملہ پر مشتمل ہے وہ یہ کہ: ''مرزا قادیانی کے تمام دعوے جھوٹے ہیں۔''

بنابریں سخت ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا قادیانی کے کذب کے چند عام فہم دلائل تحریر کئے جائیں تا کہ معمولی پڑھے لکھے احباب بھی استفادہ کر سکیں۔ اللہ جل شانہ اس محنت کو اپنی رضا اور قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ بناویں۔ **وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم!**

کذب مرزا کے عام فہم دلائل اپنی نوعیت وکیفیت اور طرز استدلال کے باعث متعدد اقسام میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے اس وقت ایک قسم کے دلائل تحریر کرنا مقصود ہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی جماعت (جسے وہ سلسلہ احمدیہ کہتا تھا) کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر مبنی ہے اور مخالفین کو چیلنج کیا ہے کہ آؤ میرے سلسلہ کو منہاج نبوت پر پرکھو۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے چند حوالے درج ذیل ہیں۔

قادیانی کا منہاج نبوت پر قائم ہونے کا دعویٰ

حوالہ نمبر ۱: ''میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بنیاد اس وقت ایک سلسلہ آسمان کی رکھی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ سلسلہ بالکل منہاج نبوت پر قائم ہوا ہے۔ اس کا پتہ اس طرز پر لگ سکتا ہے جس طرح پر انبیاء علیہم السلام کے سلسلوں کی حقانیت معلوم ہوئی۔''

(ملفوظات ج ۲ ص ۱۶۰ قدیم، ملفوظات ج اوّل ص ۴۱۲، طبع جدید)

حوالہ نمبر ۲: ''پھر عقل کے شیدائیوں کی نسبت فرمایا کہ جس طور سے ہم سمجھتے ہیں اور منہاج نبوت پر یہ سلسلہ چل رہا ہے، اس کے بغیر سمجھ نہیں آ سکتی۔ یہ لوگ خواہ دہریہ ہوں یا نہ ہوں مگر بے بہرہ ضرور ہیں۔ پاک زندگی، استقامت، توکل پورے طور پر نصیب نہیں ہوتا اور بڑے دنیادار ہوتے ہیں۔'' (ملفوظات ج ۴ ص ۲۹۶ قدیم، ملفوظات ج دوم ص ۵۹۵ طبع جدید)

حوالہ نمبر ۳: ''ہمارا سلسلہ منہاج نبوت پر ہے جس طرح رسول اللہ کو یہود اور نصاریٰ سے مقابلہ کرنا پڑا، اسی طرح ہم کو بھی ان یہود صفت مسلمانوں اور نصاریٰ سے مقابلہ کرنا پڑا۔'' (ملفوظات ج ۸ ص ۱۳۱ قدیم، ملفوظات ج ۴ ص ۴۶۲ طبع جدید)

حوالہ نمبر ۴: ''(یہود و نصاریٰ) کو چاہئے کہ ہم پر کوئی ایسا اعتراض کریں جو کسی پہلے نبی پر نہ ہو سکتا ہو، چاہئے کہ منہاج نبوت پر ہمیں پرکھ لیں۔''

(ملفوظات ج ۵ ص ۲۵۷ طبع جدید)

حوالہ نمبر ۵: ''میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا ہو۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵)

حوالہ نمبر ۶: ''اور دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کا مجھے نام نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا میں آدم ہوں، میں نوح ہوں..... میں عیسیٰ ابن مریم

ہوں، میں محمد ﷺ یعنی بروزی طور پر.....اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۴، ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

حوالہ نمبر ۷: ''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہیں۔''

(ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰ قدیم، ملفوظات ج دوم ص ۲۰۱ طبع جدید)

مرزا قادیانی کے ان بلند بانگ دعوؤں کی وجہ سے ضروری تھا کہ مرزا قادیانی کی ذات، احوال و کردار کو منہاج نبوت کے پہلو سے بھی پرکھا جاتا۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے احقر نے قلم اٹھایا اور محنت شاقہ سے مطلوبہ مواد جمع کیا ہے۔ احقر کے محدود علم کے مطابق مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم نے اس موضوع پر ایک کتابچہ لکھا تھا جو کہ نہایت مختصر تھا۔ احقر نے اس اجمال کی شرح لکھ دی ہے تاکہ قادیانی احباب بھی غور سے پڑھ سکیں اس غرض سے مرزا قادیانی اور قادیانیت کے متعلق دل آزار الفاظ استعمال کرنے سے حتی الامکان گریز کیا ہے۔ اہل علم سے یہ گزارش ہے کہ اس کتابچہ کے بعض عنوانات ممکن ہیں۔ فاضلانہ و متکلمانہ انداز کے موافق نہ ہوں تو احقر کو معذور تصور فرمائیں۔ احقر نے داعیانہ اسلوب میں عام قارئین کی ذہنی و علمی سطح پر اتر کر لکھا ہے۔ البتہ اگر کوئی مضمون صراحۃً غلط ہو تو احقر کو آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اصلاح کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہوگی۔ واللہ الموفق والمعین!

احقر اپنے محترم دوست قاری اشرف علی ناصر صاحب کا شکر گزار ہے کہ جنہوں نے اشاعت کا انتظام کیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء! (احقر مشتاق احمد چنیوٹی)

مؤرخہ ۵؍اپریل ۲۰۱۲ء

معیار نمبر ا.....انبیاء کرام علیہم السلام دنیوی اساتذہ کے شاگرد نہیں ہوتے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تلمیذ الرحمٰن ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی سے علوم ومعارف حاصل کرتے ہیں، ان کا استاد صرف اللہ جل شانہ ہی ہوتا ہے۔ حدیث شفاعت میں ہے: ''فیقول الانبیاء کلنا نبی امی فانّی ایّنا ارسل (صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۰۸، رقم الحدیث ۶۴۸۹)'' ترجمہ: پس انبیاء کرام علیہم السلام کہیں گے کہ ہم تمام نبی امّی ہیں اسے ہم میں سے کس طرف بھیجا گیا ہے۔

اس امر کا اعتراف مرزا قادیانی نے اس طرح کیا ہے۔

''لاکھ لاکھ حمد اور تعریف اس قادر مطلق کی ذات کے لائق ہے کہ جس نے ساری ارواح اور اجسام بغیر کسی مادہ اور ہیولیٰ کے اپنے ہی حکم اور امر سے پیدا کر کے اپنی قدرت عظیمہ کا نمونہ دکھلایا اور تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔'' (براہین احمدیہ حصہ اوّل ص ۷، خزائن ج اوّل ص ۱۶)

وہ مزید لکھتا ہے: ''سب نبی تلامیذ الرحمٰن ہیں۔''

(اربعین نمبر ۲ ص ۱۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۸ حاشیہ)

جب مسلمانوں کی طرح مرزا قادیانی بھی اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا کوئی دنیوی استاد نہیں ہوتا تو آیئے اس پیمانہ پر مرزا قادیانی کو بھی پرکھیں۔ اس لئے کہ اس کا دعویٰ ہے:

ا..... ''خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱)

۲..... ''میں رسول اور نبی ہوں۔'' (نزول المسیح ص ۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۱)

۳..... ''یٰس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم''

''اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

اگر مرزا قادیانی کا دعویٰ درست ہوتا تو یقیناً اس کا بھی کوئی دنیوی استاد نہ ہوتا لیکن ہم اس کے اپنے قلم سے اپنی دنیوی تعلیم کا حال لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ آپ بھی ملاحظہ

فرمائیں: ''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا.....مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو، ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔''

(کتاب البریہ ص ۱۴۸ تا ۱۵۰، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی کی ہر دو تحریروں سے معلوم ہوا:

۱..... انبیاء کرام کسی دنیوی استاد کے شاگرد نہیں ہوتے۔

۲..... مرزا قادیانی نے دنیوی اساتذہ سے علم حاصل کیا۔

۳..... مرزا قادیانی کا دنیوی اساتذہ کا شاگرد ہونا، اس کے کذاب ہونے کی واضح دلیل ہے۔

معیار نمبر ۲.....انبیاء کرام علیہم السلام ناپاک خیالات سے پاک ہوتے ہیں

ناپاک خیالات والے خواب آنا شیطانی تصرف سے ہوتا ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام شیطانی تصرفات سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے نہ وہ غلط قسم کے خواب دیکھتے ہیں اور نہ ہی انہیں احتلام ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ما احتلم نبی قط''

(طبرانی، الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۲۰، للسیوطی ناشر مکتبہ حقانیہ پشاور)

اس اصول کی تائید اس قادیانی روایت سے ہوتی ہے۔

''ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا چونکہ

انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سواء کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے۔ اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔''

(سیرت المہدی ج اوّل ص ۱۴۳ طبع جدید روایت نمبر ۱۵۰ طبع جدید)

بلاخوف تردید ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی شیطانی تصرفات سے پاک نہ تھا اس لئے کہ: ''ایک سفر میں اسے احتلام ہوا۔'' (سیرت المہدی ج اوّل ص ۵۷ روایت نمبر ۸۴ طبع جدید)

ہم اس سے زیادہ اس دلیل کی کیا تشریح کریں۔ بس یہی کہہ سکتے ہیں:

آفتاب آمد دلیل آفتاب

معیار نمبر ۳..... انبیاء علیہم السلام دنیا سے شرک مٹاتے ہیں

مرزا قادیانی نے کہا: ''انبیاء دنیا میں شرک مٹانے آتے ہیں اور ہمارا کام بھی شرک مٹانا ہے نہ کہ شرک قائم کرنا۔'' (سیرت المہدی ج اوّل ص ۲۹۵ روایت نمبر ۳۱۹ طبع جدید)

مرزا قادیانی اپنے اس دعویٰ پر پورا نہ اترا۔ انبیاء کرام بلاشبہ شرک مٹانے کے لئے ہی مبعوث ہوتے ہیں۔ تمام قرآن مجید اس کی تائید سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی تھا اور کیا اس نے شرک کو ختم کیا ہے۔ ان ہر دو سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔ اس کے اقوال اور مزعومہ وحی شرک سے بھری ہوئی ہے۔

چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

۱..... ''انت منّی بمنزلة اولادی'' تو مجھ سے بمنزلہ اولاد ہے۔

(تذکرہ ص ۳۲۵ طبع چہارم)

۲..... ''انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی'' تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید وتفرید۔'' (تذکرہ ص ۳۷۱ طبع چہارم)

۳..... ''انت منی بمنزلة ولدی'' تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(تذکرہ ص ۵۴۸ طبع چہارم)

۴..... ''انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون'' تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ (تذکرہ ص ۴۳۴ طبع چہارم)

۵..... ''یا قمر یا شمس انت منی وانا منک'' اے چاند اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔ (تذکرہ ص ۵۴۱ طبع چہارم)

۶..... ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں..... خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا..... سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔'' (تذکرہ ص ۱۵۲، ۱۵۴ طبع چہارم)

۷..... ''آواھن'' خدا تیرے اندر اتر گیا۔ (کتاب البریہ ص ۷۶، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۲)

۸..... ''اسمع ولدی'' اے میرے بیٹے سن۔ (البشریٰ ج اوّل ص ۴۹)

۹..... ''انت من ماء نا وھم من فشل'' تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے۔ (تذکرہ ص ۱۶۴ طبع چہارم)

۱۰..... ''تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔'' (حقیقت الوحی ص ۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۹۸، ۹۹)

مرزا قادیانی کی وحی شرک سے بھری ہوئی ہے۔ وہ شرک پھیلاتا رہا اور ذرہ بھر بھی شرک نہ مٹا سکا۔ دنیا میں بدستور شرک موجود ہے۔ اس طرح اپنے تسلیم کردہ معیار نبوت پر پورا نہ اتر سکا۔

معیار نمبر ۴..... انبیاء کرام علیہم السلام کو کفر و شرک سے نفرت ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے دو پہلو ہیں۔

۱..... اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات میں یکتا اور بے مثل ماننا، لوگوں نے جو مختلف قسم کے خدا بنا رکھے ہیں۔ ان سے برأت کا اظہار کرنا، شرک و کفر کی تمام صورتوں سے دلی نفرت رکھنا۔ یہ بات قرآن مجید کے متعدد مقامات پر مذکور ہے۔

بطور نمونہ درج ذیل ملاحظہ فرمائیں: ''واذ قال ابراھیم لابیه وقومه انني براء مماتعبدون الا الذی فطرني فانه سیھدین (الزخرف: ۲۶، ۲۷)'' ترجمہ: اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو ان سے بیزار ہوں ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔

سورۂ کافرون کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

اے پیغمبر! ان منکرین اسلام سے کہہ دو کہ اے کافرو! جن بتوں کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا اور جس خدا کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور میں پھر کہتا ہوں کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے معلوم ہوتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی کافروں سے محبت ملاحظہ فرمائیں:

۱..... وہ ملکہ برطانیہ کو مخاطب کر کے لکھتا ہے: ''چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پر آپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دعائیں آپ کے لئے آب رواں کی طرح جاری ہیں۔''

(ستارہ قیصریہ ص ۷، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۹، ۱۲۰)

کسی سچے نبی نے کافروں کے بخت بلند ہونے کی دعا نہیں کی (البتہ ان کی ہدایت کے لئے کوشش اور دعا کرنا الگ امر ہے)

۲..... مرزا قادیانی ۱۸۵۷ء میں برصغیر کے مسلمانوں پر مظالم ڈھانے والی ملکہ وکٹوریہ کے لئے دعا کرتا ہے کہ: ''یا الٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔'' (ستارہ قیصریہ ص ۴، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۴)

''اس نے مجھے بے انتہاء برکتوں کے ساتھ چھوا اور اپنا مسیح بنایا تا وہ ملکہ معظّمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔'' (ستارہ قیصریہ ص ۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۶)

۴..... اس سے اگلے صفحے پر لکھا ہے: ''اے ملکہ معظّمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکا جاتا ہے۔ اس لئے تیرے عہد سلطنت کے سواء اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزوں ہو سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔'' (ستارہ قیصرہ ص ۷، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۷)

قرآن مجید کا حکم ہے کہ کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ (النساء:۱۴۴)

لیکن مرزا قادیانی کافروں کو نہ صرف دوست بناتا ہے بلکہ ان کے ساتھ اپنی طبعی وروحانی مناسبت بھی بیان کرتا ہے۔ کیا سچا نبی کسی کافر کو دوست بنا سکتا ہے، قادیانی خود فیصلہ کریں۔

معیار نمبر ۵..... انبیاء علیہم السلام کو اپنی صداقت پر کامل یقین ہوتا ہے

ہر سچے نبی اور رسول کو اپنی نبوت اور وحی کی صداقت پر کامل یقین ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ:

میرا فلاں مخالف مر گیا تو میں سچا ورنہ جھوٹا۔

میرا فلاں لڑکی سے نکاح ہو گیا تو میں سچا ورنہ جھوٹا۔

میں نے اتنی عمر پائی تو سچا ورنہ جھوٹا اور نہ ہی اس سے ملتی جلتی اور کوئی بات کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کو اللہ جل شانہ نے حکم دیا:

۱..... ''قل انی امرت ان اکون اوّل من اسلم (الانعام:۱۴)'' ترجمہ: یہ بھی کہہ دو مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

۲..... ''وبذالک امرت وانا اوّل المسلمین (الانعام:۱۶۳)'' ترجمہ: اور مجھ کو اس بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اوّل فرمانبردار ہوں۔

۳..... ''وامرت لان اکون اوّل المسلمون (الزمر:۱۲)'' ترجمہ: اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے اوّل مسلمان بنوں۔

اس کے برعکس ہم پوری ذمہ داری سے یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اپنے دعوؤں، الہامات اور وحی پر یقین نہ تھا کہ یہ رحمانی ہیں یا شیطانی بطور ثبوت درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

۱..... پنڈت لیکھرام کے متعلق پیش گوئی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں: ''اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں، سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔''

(اشتہار مندرجہ آئینہ کمالات اسلام ص۲،۳، خزائن ج۵ ص۶۵۰،۶۵۱)

۲..... محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح کی پیش گوئی کرتے ہوئے اپنی وحی لکھی:

’’فسیکفیکھم اللہ ویردّھا الیک، امر من لدنا انّا کنّا فاعلین زوّجناکھا الحق من ربک فلا تکونن من الممترین لا تبدیل لکلمات اللہ‘‘ ترجمہ: خدا ان سے تیری کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں ہم نے اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں مت ہو خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے۔‘‘

(تذکرہ ص ۲۳۷ طبع چہارم)

مرزا قادیانی کو اپنی وحی کے پرزور لہجہ پر یقین نہیں تھا اس لئے لکھا: ’’میں بالآخر دعاء کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر وعلیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا..... یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔‘‘

(اشتہار مؤرخہ ۲۷ ر اکتوبر ۱۸۹۴ء، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۱۵، ۱۱۶)

۳..... عبداللہ آتھم کی ہلاکت کی پیش گوئی کرتے ہوئے مرزا نے لکھا: ’’میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑیں تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں ..... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعینوں سے مجھے زیادہ لعنتی قرار دو۔‘‘

(جنگ مقدس ص ۱۸۹، ۱۹۰، خزائن ج ۶ ص ۲۹۲، ۲۹۳)

۴..... ’’میں اپنے الہامات کی کتاب اللہ پر پیش کرنے کے بعد تصدیق کرتا ہوں جان لو کہ جو الہامات قرآن کے مخالف ہیں وہ کذب، الحاد و زندقہ ہے۔‘‘

(حمامۃ البشریٰ ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

اس قسم کی تحریریں بکثرت ہیں جو کہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اپنے الہامات اور وحی کے رحمانی ہونے کا یقین نہ تھا اور یہ بات معیار نبوت کے خلاف ہے۔

معیار نمبر ۶ .....انبیاء کرام علیہم السلام مرد ہوتے ہیں

نبوت کے لئے مرد ہونا شرط ہے۔ کوئی عورت نبی نہیں ہوئی..... بعض علماء نے عورت کے لئے نبی ہونا تسلیم کیا ہے لیکن یہ بات وہ بھی مانتے ہیں کہ اگر عورت کا نبی ہونا تسلیم کرلیا جائے تو بھی انہیں دعوت وتبلیغ کا حکم نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وما ارسلنامن قبلک الا رجالاً نوحی الیھم (یوسف: ۱۰۹، النحل: ۴۳، الانبیاء: ۷) '' ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی بھیجے تھے جس کی طرف ہم وحی بھیجتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی درج ذیل تحریریں پڑھیں اور خود اندازہ کریں کہ وہ مرد تھا یا عورت یا کوئی تیسری جنس، ہم فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

حیض اور اللہ کا بچہ

۱..... ''بابوالٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

خدا سے خفیہ تعلق

۲..... ''درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۶۳، خزائن ج ۲۱ ص ۸۱)

مرزا عورت، اللہ مرد؟

۳..... مرزا قادیانی کے مرید خاص قاضی یار محمد نے انکشاف کیا: ''حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔'' (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴ ص ۱۲، از قاضی یار محمد قادیانی)

مرزا کو حمل ہونا

''اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ سے (حصہ چہارم ص ۴۹۶) میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے (حصہ چہارم ص ۵۵۶) میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

اس مفہوم کی عبارت (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۸۹، ۱۹۰، خزائن ج ۲۱ ص ۳۶۱، ۳۶۲) پر بھی درج ہے۔

دردزہ لاحق ہونا

خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا: ''**فاجاءھا المخاض الی جذع النخلة قالت یٰلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیا**'' یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔'' (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۱)

خلاصہ کلام

مرزا قادیانی کی یہ تمام عبارتیں اس کے عورت ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لئے وہ نبی نہیں ہے۔

معیار نمبر ۷..... انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی ہمیشہ بذریعہ حضرت جبرائیل آتی ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''جبرئیل امین، انبیاء کی طرف وحی لانے کے لئے مقرر ہیں، ان کے سواء کوئی دوسرا فرشتہ اس کام کے لئے مقرر نہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

’’حسب تصریح قرآن، رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرئیل کے ذریعے سے حاصل کئے ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

مرزا کو یہ بھی اعتراف ہے کہ: ’’اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچی اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبیؐ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

مرزا قادیانی سے ملاقات کرنے والے فرشتوں کے نام یہ ہیں:

شیر علی..... (تذکرہ ص ۴۴ طبع چہارم)

مٹھن لال..... (تذکرہ ص ۴۷۴ طبع چہارم)

ٹیچی..... (تذکرہ ص ۴۴۵ طبع چہارم)

حفیظ..... (تذکرہ ص ۶۴۳ طبع چہارم)

صرف اسی پہ بس نہیں۔ مرزا قادیانی پر مرغی کے ذریعہ بھی الہام نازل ہوتے تھے۔ مولوی جلال الدین شمس لکھتا ہے: ’’رؤیا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا ان کنتم مسلمین اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا: انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔‘‘ (تذکرہ ص ۴۹۲ طبع چہارم)

ہم پوری ذمہ داری سے کہتے ہیں کہ:

مرزا قادیانی نے کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ میرے پاس وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام آتی ہے۔ حالانکہ نبی ورسول کے پاس وحی صرف بذریعہ جبرئیل علیہ السلام ہی آتی ہے۔ یہ بات اسلامی لٹریچر سے بھی ثابت ہے اور مرزا قادیانی کو بھی اس اصول کا اعتراف ہے، جب مرزا قادیانی پر بذریعہ جبرئیل علیہ السلام وحی نازل نہیں ہوئی تو وہ سچا نبی بھی نہ ٹھہرا۔ اس لئے کہ قاعدہ ہے۔ اذا فات الشرط فات المشروط!

معیار نمبر ۸..... انبیاء کرام علیہم السلام پر اپنی قومی زبان میں وحی آتی ہے

تمام انبیاء کرام پر ان کی قومی زبان میں وحی نازل ہوئی تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ

ہے: ’’وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه (ابراهیم: ۴) ‘‘ترجمہ: اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہ اپنی قوم کی زبان بولتا تھا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ’’لم یبعث الله عزوجل نبیاً الا بلغة قومه (کنزالعمال ج ۱۱ ص ۴۷۴) ‘‘ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اپنی قوم کی زبان کے موافق بھیجا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت دواؤد علیہ السلام پر زبور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل ہر سہ حضرات کی قومی زبان میں نازل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ پر وحی آپ کی قومی زبان عربی میں اتری۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا معاملہ عجیب ہے وہ ساری زندگی اپنی نبوت کے اثبات کے لئے۔

(۱) کتابیں لکھتا رہا۔ (۲) شاعری کرتا رہا۔ (۳) پیش گوئیاں کرتا رہا۔ (۴) قرآن وحدیث کے صحیح مفہوم کو بگاڑا۔ (۵) سابقہ انبیاء کرام خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گھناؤنے الزامات لگائے۔ (۶) نبی کریم ﷺ کا ظل وبروز ہونے کا دعویٰ کیا اور اس غرض سے دلائل ایجاد کئے۔ (۷) صاحب وحی ہونے کا دعویٰ کیا۔ وغیرہ!

لیکن اس چور کی طرح جس نے چوری کا نقشہ یوں کھینچا تھا۔ ’’چور ادھر سے داخل ہوا ہوگا، پہلے اس کمرہ میں پھر دوسرے کمرہ میں گیا ہوگا۔ سامان کی گٹھڑی بنائی ہوگی، گٹھڑی دیوار پر رکھ کر دیوار پر چڑھنے لگا تو گٹھڑی اندر اور میں دوسری طرف گر گیا۔‘‘

مرزا قادیانی کے بیانات میں بھی بے شمار اندرونی کمزوریاں باقی رہ جاتی ہیں، اس کی مزعومہ وحی میں بھی کمزوریاں ہیں۔

عربی وحی کے نمونے

اس کے عربی وحی قرآنی آیات میں تبدیلیاں کر کے بنائی گئی ہے۔ چند نمونے ملاحظہ فرمائیں: ’’یقولون انّٰی لک هذا. انی لک هذا. ان هذا الا قول البشر واعانه علیه قوم آخرون. افتاتون السحر وانتم تبصرون. هیهات هیهات لما توعدون. من هذاالذی هو مهین ولا یکاد یبین. جاهل او مجنون قل هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین. هذا من رحمة ربک. یتم نعمته علیک

لیکون اٰیۃ للمؤمنین انت علی بینۃ من ربک فبشروما انت بنعمۃ ربک بمجنون‘‘ (تذکرہ ص ۳۶، ۳۷ طبع چہارم)

انگریزی الہامات

I love you. I am with you. Yes i am happy. Life of pain. We shall help you. I can what i will do.

(تذکرہ ص ۵۰، ۵۱ طبع چہارم حاشیہ)

فارسی الہامات

’’مکن تکیہ بہ عمر ناپائیدار۔‘‘ (تذکرہ ص ۶۴۰ طبع چہارم)

’’مباش ایمن از بازیٔ روزگار۔‘‘ (تذکرہ ص ۶۳۸ طبع چہارم)

’’رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت۔‘‘ (تذکرہ ص ۴۳۴ طبع چہارم)

پنجابی وحی

’’پٹی پٹی گئی۔‘‘ (تذکرہ ص ۶۸۱ طبع چہارم)

’’واللہ واللہ سیدھا ہویا اوّلاً۔‘‘ (تذکرہ ص ۶۳۱ طبع چہارم)

مرزا کی وہ وحی جس کا اسے معنی معلوم نہ تھا

۱..... ’’موت، تیرا ماہ حال کو، غالباً تیرہ ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لئے طبیعت غمگین ہے۔‘‘

(تذکرہ ص ۵۷۰ طبع چہارم)

۲..... ’’بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت الہام ہے۔‘‘

(تذکرہ ص ۵۸۹ طبع چہارم)

۳..... ’’نتیجہ خلافت مراد ہوا یا نکلا، آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں ہے اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔‘‘ (تذکرہ ۳۵۸ طبع چہارم)

۴..... ’’اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔

پریشن، عمر، براطوس یا پلاطوس یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے، بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں پھر دو لفظ اور ہیں ہو، شعنا نعساً معلوم نہیں کس زبان کے ہیں۔'' (تذکرہ ص ۹۱ طبع چہارم)

حرف آخر

''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸)

اعتراف جرم

مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔

''بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں، جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی۔ وغیرہ!'' (نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

معیار نمبر ۹.....انبیاء کرام علیہم السلام فصیح و بلیغ ہوتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فصیح و بلیغ ہوتے ہیں، حضرت شعیب علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت مشہور ہے ان کا لقب خطیب الانبیاء ہے۔ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فصاحت و بلاغت تو معجزانہ شان کی حامل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے جن میں سے پہلی فضیلت یہ ہے کہ مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب المساجد رقم الحدیث ۱۰۵۹)

جامع کلمات کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ کم ہوں اور معانی زیادہ ہوں، کتب حدیث اس فرمان نبوی ﷺ کی صداقت پر شاہد عادل ہیں۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کے نام و کمالات دیئے گئے ہیں۔ اس کا مزید کہنا یہ ہے کہ: ''میں قرآن شریف کے معجزے کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔'' (ضرورۃ الامام ص ۲۵، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۶)

''اعجاز نمائی کو انشا پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا کوئی عبارت لکھتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔''
(نزول المسیح ص ۵۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

تردید

مرزا قادیانی نے عربی تحریرات میں بے شمار غلطیاں کی ہیں۔ یہاں پر چند اغلاط درج کی جاتی ہیں۔

۱..... ''کلام افصحت من لدن رب کریم''

(حقیقت الوحی ص ۳۶۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۷۵)

کلام مذکر ہے مگر مرزا نے مؤنث استعمال کیا ہے۔

یہ لطیفہ ہے کہ مرزا کو جس وحی کے ذریعہ فصاحت کلام کی خبر دی گئی وہ وحی بھی گرائمر کے اعتبار سے غلط ہے۔

۲..... ''وانی واللہ أؤمن باللہ ورسولہ وأؤمن بانہ خاتم النّبیین''

(حمامۃ البشریٰ ص ۸۱، خزائن ج ۷ ص ۳۰۰)

دراصل لفظ اومن ہے۔

۳..... ''فلا تظن یا اخی ان قلت کلمۃ فیہ رائحۃ ادعاء النبوۃ''

(حمامۃ البشریٰ ص ۸۳، خزائن ج ۷ ص ۳۰۲)

اس جملہ میں کلمۂ مونث ہے مگر اس کی طرف ضمیر مذکر لوٹائی گئی ہے۔

۴..... ''وسالت عنی دلیلاً علیہ'' (نور الحق حصہ اوّل ص ۵۶، خزائن ج ۸ ص ۷۷)

عبارت یوں ہونی چاہئے تھی ''سالتنی عن دلیل علیہ''

۵..... ''فاسالوا عنہ سر ھذا التخصیص'' (نور الحق حصہ اوّل ص ۸۴، خزائن ج ۸ ص ۱۱۴)

عبارت یوں ہونی چاہئے تھی ''فاسالوہ عن سر''

۶..... ''سبقاء کو الجھا'' (نور الحق حصہ اوّل ص ۱۲۷، خزائن ج ۸ ص ۱۶۸)

مرزا قادیانی نے کالج کی جمع کوالج بنائی اور اسے عربی جملہ میں استعمال کرلیا۔ حالانکہ کالج انگلش کا لفظ ہے۔

۷..... ’’سالتهما من رب الارض والسمآء‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

اصل جملہ ہے ’’سالت ربی الارض والسماء عنها‘‘

۸..... ’’رب ارحم علی الذین یلعنون علیّ..... وارحم علیهم‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۲، ۲۳، خزائن ج ۵ ص ۲۲، ۲۳)

عربی میں رحم کا صلہ علیٰ استعمال کرنا غلط ہے۔

۹..... ’’ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود‘‘

(ملحقہ خطبہ الہامیہ ص الف، خزائن ج ۱۶ ص ۳۰۷)

اصل جملہ یوں ہونا چاہئے تھا: ’’ماالفرق بین آدم والمسیح الموعود‘‘

روحانی خزائن میں قادیانیوں نے اپنے نبی کی غلطی درست کردی ہے۔

۱۰..... ’’واسروا نفوسهم‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۵، خزائن ج ۵ ص ۱۵)

اصل جملہ یوں ہے ’’وسروا نفوسهم‘‘

تلک عشرة کاملة

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی اردو، فارسی اور عربی گرائمر اور محاورات کی اتنی زیادہ اغلاط ہیں کہ ان پر پی.ایچ.ڈی کا مقالہ لکھا جاسکتا ہے۔ کاش کہ کوئی مجاہد ختم نبوت یہ کام بھی کرڈالے۔ **واللہ الموفق والمعین!**

معیار نمبر ۱۰..... انبیاء کرام علیہم السلام بکریاں چراتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’**ما بعث الله نبیاً الا رعی الغنم فقال اصحابه وانت فقال نعم کنت ارعاها علی قراریط لاهل مکة** (صحیح بخاری باب الاجارہ ج اوّل ص ۳۰۱)‘‘

ہر نبی نے چرواہا بن کر بکریاں چرائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ آپ نے بھی؟ فرمایا: ہاں! میں نے بھی چند پیسوں پر اہل مکہ کی بکریاں چرائیں۔

اسی مفہوم کی روایت (کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۵، رقم الحدیث ۳۲۲۳۴) پر درج ہے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت پوری نہیں کی اور بکریاں نہیں چرائیں، مرزا قادیانی کا ایک ہفتہ بھی بکریاں چرانا ثابت نہیں چہ جائے کہ زیادہ عرصہ۔

اگر قادیانی گروہ کے پاس مرزا قادیانی کے بکریاں چرانے کا کوئی ثبوت ہے تو فراہم کر کے انعام حاصل کریں۔

معیار نمبر ۱۱.....انبیاء کرام علیہم السلام شاعر نہیں ہوتے

اللہ کے سچے نبی شاعر نہیں ہوتے اس لئے کہ شعروں میں جھوٹ اور مبالغہ ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں شان نبوت سے بہت بعید ہیں۔ قریش مکہ نے نبی کریم ﷺ پر شاعر ہونے کا الزام لگایا اور قرآن مجید کو ان کی شاعری قرار دیا تو اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: ''وما علّمناہ الشعر وما ینبغی لہ ان ھو الّا ذکر وقرآن مبین (یٰسین: ۶۹)'' ترجمہ: اور ہم نے نہیں سکھایا اس کو شعر کہنا اور یہ اس کے لائق نہیں یہ تو خاص نصیحت ہے اور قرآن ہے صاف۔

مرزا قادیانی کے ہاں الٹا معیار تھا۔ وہ نہ صرف اردو، عربی، فارسی زبانوں میں شاعری کیا کرتا تھا بلکہ اسے اپنی صداقت کی دلیل ٹھہراتا تھا۔ مرزا نے عربی زبان میں ایک قصیدہ لکھا جس کا نام ''العقیدۃ الاعجازیہ'' رکھا اور علماء سے اس قصیدہ کی مثل قصیدہ لکھنے کا مطالبہ کیا تو مولانا محمد حسن فیضی و دیگر علماء کرام نے اس قصیدہ کی علم صرف ونحو اور بلاغت کی اغلاط نکالیں اور کہا: مرزا صاحب! پہلے ان اغلاط کی اصلاح کرو پھر اس قصیدہ کے معجزہ ہونے کا دعویٰ کرنا، لیکن اس نے ان اغلاط کی کوئی اصلاح نہ کی نتیجہ یہ ہے کہ وہ قصیدہ ان اغلاط کے ساتھ آج بھی چھپ رہا ہے۔

مرزا قادیانی نے اردو زبان میں شاعری کی۔ اس کی شاعری کے درج ذیل نمونے اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے تحریر کئے ہیں۔

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا — ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے — تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

سبب کوئی خداوندا بنا دے — کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی — بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر — دلا ایک بار شوروغل مچا دے

(سیرت المہدی حصہ اوّل جدید ص ۲۱۳ روایت نمبر ۲۲۸)

ہندومت کی سیم نیوگ کے متعلق مرزا قادیانی کا عارفانہ کلام

جن کو رسم نیوگ پیاری ہے — دین ودنیا میں ان کی خواری ہے
دوسرا بیاہ کیوں حرام نہ ہو — جب کہ رسم نیوگ جاری ہے
چپکے چپکے حرام کروانا — آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں — جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ — سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے — وہ نہ بیوی زن بازاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے — ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن — پاک دامن ابھی بیچاری ہے
لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں — ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو — ایسی جورو کی پاسداری ہے
شرم وغیرت ذرا نہیں باقی — کس قدر ان میں بردباری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں — خوب جورو کی حق گزاری ہے

(آریہ دھرم ضمیمہ حاشیہ متعلقہ ص ۴۳، خزائن ج ۱۰ ص ۷۵، ۷۶)

مرزا قادیانی کا اپنی نظر میں کیا مقام تھا، پڑھئے اور داد دیجئے!

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۷)

کیا شاعری اور پھر اس قسم کی شاعری شان نبوت کے لائق ہے۔

معیار نمبر ۱۲.....انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں

دنیا کا یہ قاعدہ ہے کہ کوئی بڑا شخص کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر کہیں بھیجتا ہے تو وہ پہلے اس کا دیانت دار ہونا اور ہر لحاظ سے قابل اعتبار ہونا معلوم کرتا ہے، پھر اسے اپنا نمائندہ بناتا ہے۔ یہی قاعدہ اللہ جل شانہ کے ہاں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب دنیا میں اپنا کوئی نمائندہ (نبی رسول) بھیجتے ہیں تو اس میں چند خصوصیات پیدا فرما دیتے ہیں۔

۱..... وہ دیانت دار ہوتا ہے۔

۲..... وہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے نہیں ڈرتا۔

۳..... وہ ہر لحاظ سے لوگوں کے لئے ایک اسوہ ونمونہ ہوتا ہے۔

۴..... وہ گناہوں سے نفرت کرتا ہے۔ معمولی درجہ کا کوئی خلاف اولیٰ کام بھی ان سے سرزد نہیں ہوتا۔ بالفاظ دیگر وہ ہر قسم کے گناہوں سے معصوم ہوتا ہے۔

۵..... وہ عبادات اور نیک کاموں میں سب سے آگے بڑھنے والا ہوتا ہے۔

قارئین کرام! حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی مذکورہ خصوصیات قلم برداشتہ لکھی ہیں۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان حضرات کے خصائل حمیدہ بے شمار ہوتے ہیں..... خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس وقت انبیاء کرام علیہم السلام کی صرف ایک خصوصیت زیر بحث ہے کہ وہ معصوم ہوتے ہیں..... عصمت اور انبیاء ورسل لازم وملزوم ہیں، جو نبی ورسول ہے وہ معصوم ہے..... جو معصوم نہیں وہ نبی ورسول بھی نہیں..... اس تفصیل کے بعد مرزا قادیانی کا اعتراف ملاحظہ فرمائیں وہ لکھتا ہے: ''لیکن افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔'' (کرامات الصادقین ص ۵، خزائن ج ۷ ص ۴۷)

قارئین کرام! اب نتیجہ جو بے تکلف نکلتا ہے، وہ یہ ہے کہ نبوت ومعصومیت لازم وملزوم ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے معصوم ہونے سے چونکہ انکاری ہے۔ اس لئے وہ نبی بھی نہیں ہے۔ اگر وہ نبی ہوتا تو اپنے معصوم ہونے سے انکار نہ کرتا۔

معیار نمبر ۱۳.....انبیاء کرام علیہم السلام مصنّف نہیں ہوتے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام دنیاوی علوم سے آراستہ اور کسی دنیاوی استاد کے شاگرد نہیں ہوتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار القاب میں سے ایک لقب نبی امی ہے، جس کا مفہوم

ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ دنیوی علم نہیں رکھتے۔ وہ تلمیذ الرحمٰن ہیں، مرزا قادیانی بھی اس بات کو مانتے ہوئے لکھتا ہے کہ: ''لاکھ لاکھ حمد اور تعریف اس قادر مطلق کی ذات کے لائق ہے کہ جس نے .....تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔''

(براہین احمدیہ حصہ اوّل ص ۷، خزائن ج ۱ ص ۱۶)

مرزا قادیانی کا اس کے برعکس معاملہ ہے۔ وہ اپنی تصنیفات کو اپنا معجزہ قرار دیتا ہے، چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو، بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔'' (ملفوظات ج دوم ص ۴۸۳ طبع جدید، ملفوظات ج ۴ ص ۱۶۴ طبع قدیم)

۲..... ''وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے۔ اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔''

(ازالہ اوہام ص ۲، ۳، خزائن ج ۳ ص ۱۰۴)

۳..... ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشا پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔''

(نزول المسیح ص ۵۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

قادیانیوں سے چند سوالات

اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ مرزا قادیانی جو کچھ لکھتا تھا وہ اللہ تعالیٰ سے فیض پا کر لکھتا تھا۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ روحانی خزائن میں لکھا ہوا، ایک ایک حرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوتا رہا ہے، جیسا کہ اس کا دعویٰ ہے، تو اس پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

۱..... مرزا قادیانی نے سینکڑوں کی تعداد میں جو جھوٹ اپنی کتابوں میں لکھے کیا وہ حکم الٰہی سے لکھے ہیں؟ (العیاذ باللہ)

۲..... مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو جو بے تحاشا گالیاں دی ہیں وہ بھی اپنے الہامات اور وحی کی روشنی میں دی ہیں؟ (العیاذ باللہ)

۳..... مرزا قادیانی نے اپنے ذاتی حالات کے متعلق غلط بیانی بھی اپنی وحی کے موافق کی ہے؟ (العیاذ باللہ)

۴..... مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی جو توہین کی کیا وہ حکم الٰہی کے مطابق تھی۔ یعنی کیا اللہ تعالیٰ نے مرزا کو اپنی توہین لکھنے کا حکم دیا تھا؟ (العیاذ باللہ)

۵..... مرزا قادیانی نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بے شمار انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کی ہے کیا حکم الٰہی کے موافق تھی؟ (العیاذ باللہ)

۶..... کیا اللہ تعالیٰ نے مرزا کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا حکم دیا تھا؟ (العیاذ باللہ)

۷..... مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کی جو توہین کی ہے وہ حکم الٰہی سے کی ہے؟ (العیاذ باللہ)

۸..... مرزا قادیانی نے مختلف ناجائز طریقوں سے لاکھوں روپے کمائے جس کا اسے اعتراف ہے کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا؟ (العیاذ باللہ)

۹..... مرزا قادیانی نے قرن اول سے لے کر اپنے زمانہ تک بے شمار سلف صالحین پر جھوٹ بولا ہے، ان پر الزام تراشیاں کی ہیں۔ کیا اس کا وحی میں حکم دیا گیا تھا؟ (العیاذ باللہ)

۱۰..... مرزا قادیانی نے اپنی تصانیف میں بیسیوں جگہ اپنے دعویٰ نبوت، مسیحیت ومہدویت کا اقرار وانکار کیا ہے۔ کیا یہ اقرار وانکار حکم الٰہی سے تھا؟ (العیاذ باللہ)

قادیانی دوستو! خدا کے لئے غور کرو! مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی۔ ''وما ینطق عن الھوی ان ھو الّا وحی یوحیٰ'' (تذکرہ ص ۳۰۹ طبع چہارم)

اس کا ترجمہ اسی صفحہ کے حاشیہ میں اس طرح لکھا ہے: ''اور وہ اپنی خواہش کے ماتحت نہیں بولتا بلکہ وحی کا تابع ہے۔'' قادیانیو! اب تمہارے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو مرزا کے وحی کے موافق بولنے کے دعویٰ کو درست مان کر مذکورہ تمام سوالات کے جوابات دو یا پھر مرزا قادیانی کو جھوٹا مان کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاؤ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی میں آ جاؤ۔

وما علینا الا البلاغ المبین!

معیار نمبر ۱۴.....انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں بلکہ تمام امت کا مجموعی علم بھی کسی سچے نبی کے علم کے برابر نہیں ہوسکتا۔ نبی کریم ﷺ کے فرمودات کی تشریحات میں امت محمدیہ چودہ سو سال سے مصروف ہے اور یہ کہنا مشکل ہے کہ ان تشریحات کا حق ادا ہوگیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اگر اللہ کا سچا نبی ہوتا تو ایک بڑا عالم ہوتا، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی علمی سطح ایک مڈل سکول کے طالب علم کے برابر بھی نہیں ہے۔ یقین نہ آئے تو درج ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

رمضان المبارک کے ستر دن

''میں نے اس کتاب کا نام اعجاز المسیح رکھا اور یہ کتاب ضیاء الاسلام پریس میں رمضان المبارک کے ستر دنوں میں طبع ہوئی۔'' (اعجاز المسیح ٹائٹل فرنٹ، خزائن ج ۱۸ ص ۱)

صفر چوتھا مہینہ اور بدھ ہفتہ کا چوتھا دن

''مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر اس کے بعد ۱۴ر جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا، اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا، اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا۔ یعنی ماہ صفر اور ہفتے کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا۔ یعنی چار شنبہ۔'' (تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۷، ۲۱۸)

پانچ اور پچاس میں صفر کا فرق ہے

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا، مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷، خزائن ج ۲۱ ص ۹)

حضور علیہ السلام کے گیارہ لڑکے

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹)

حضور علیہ السلام کی بارہ صاحبزادیاں

''دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔'' (ملفوظات ج سوم ص ۳۷۲ طبع جدید، ملفوظات ج ۶ ص ۵۷ طبع قدیم)

قادیان کا محل وقوع

''قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔'' (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ح، خزائن ج ۱۶ ص ۲۲، ۲۳)

حقیقت حال اس کے برعکس ہے۔ قادیان ضلع گورداسپور میں ہے جو لاہور سے شمال مشرق میں واقع ہے۔

حضرت عبداللہؓ کا زمانہ وفات

نبی کریم ﷺ کے والد محترم کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔'' (پیغام صلح ص ۳۸، خزائن ج ۲۳ ص ۴۶۵)

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

مرزا بشیر احمد ایم اے اعتراف کرتا ہے: ''ظاہری کسبی علوم کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے اور نہ ہی علم مناظرہ میں آپ کو کوئی خاص دسترس حاصل تھی۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ج اوّل جدید ص ۱۲۴ روایت نمبر ۱۳۴)

مگر اس کے باوجود قادیانی، مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کو درست مانتے ہیں۔

تفو بر تو اے چراغ گرداں تفو

معیار نمبر ۱۵.....انبیاء کرام علیہم السلام مخلوق کی پیروی نہیں کرتے

مرزا قادیانی کو اعتراف ہے کہ: ''خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۷۶، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱)

مذکورہ عبارت میں مرزا قادیانی نے درج ذیل آیت کی طرف اشارہ کیا ہے:

''وما ارسلنا من رسول الّا لیطاع باذن اللہ (النساء: ۶۴)'' ترجمہ: اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے۔ اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے۔

دیگر خود تسلیم کردہ اصولوں کی طرح مرزا قادیانی اپنے اس مانے ہوئے اصول پر بھی پورا نہیں اترتا۔ اس کی وجوہ درج ذیل ہیں۔

۱..... مرزا قادیانی کو فخر ہے کہ مسلمان مجاہدین کے خلاف ۱۸۵۷ء کی جنگ میں میرے والد اور بڑے بھائی نے ۵۰ گھوڑے اور ۵۰ سوار دے کر انگریزی فوج کی مدد کی۔

(کتاب البریہ ص ۳ تا ۶، خزائن ج ۱۳ ص ۴ تا ۶)

۲..... وہ فخریہ انداز میں لکھتا ہے کہ: ''میں نے گوشہ نشین ہونے کے باوجود جہاد کی ممانعت اور انگریزی اطاعت کی ترغیب دینے کے لئے کئی کتابیں لکھیں۔ سترہ سال سے اس خدمت میں مصروف ہوں، میرے ہم عصر لوگوں میں اس خدمت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔''

(کتاب البریہ ص ۶، ۷، خزائن ج ۱۳ ص ۶ تا ۸)

۳..... وہ لکھتا ہے کہ آیت کریمہ: ''اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولوالامر منکم (النساء: ۶۰)'' میں اولی الامر سے روحانی طور پر میں مراد ہوں اور جسمانی طور پر برطانوی حکومت مراد ہے۔ اس لئے کہ وہ ہمارے مقاصد کے مخالف نہیں اس سے ہمیں مذہبی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ میری جماعت کو چاہئے کہ وہ دل کی سچائی سے اس حکومت کی اطاعت کرے۔'' (ضرورت الامام ص ۲۳، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۳)

۴..... وہ لکھتا ہے: ''خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکریہ ایسا ہی فرض کیا ہے، جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا..... بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت

کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔‘‘

(شہادت القرآن ص ج، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)

کیا اللہ تعالیٰ کے کسی سچے نبی اور رسول نے بھی اپنے ماننے والوں کو کافر حکومت کی اطاعت کی ترغیب دی ہے؟

کیا کسی کافر حکومت کی مدد کی ہے؟

کیا کافر حکومت کی اطاعت کو دین کا حصہ قرار دیا ہے؟

قادیانی دوستو! خدارا کچھ تو سوچو؟ کب تک مرزا قادیانی کی اندھی محبت میں مبتلا رہو گے؟

معیار نمبر ۱۶.....انبیاء کرام علیہم السلام کی پیش گوئیاں سچی نکلتی ہیں

مرزا قادیانی کا یہ کہنا ہے کہ انبیاء کرام پیش گوئیوں کو اپنی نبوت کے لئے معیار ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے اس کی کوئی تائید نہیں ملتی۔ دراصل مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا دارومدار پیش گوئیوں پر تھا، جب اس پر کسی پیش گوئی کے پورا نہ ہونے کا اعتراض ہوتا تو وہ کہتا کہ یہ میری اجتہادی غلطی تھی اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ مرزا نے بہت زیادہ غلط مبحث کیا ہے اور سچ جھوٹ کو اس طرح ملا دیا ہے کہ عام آدمی فرق نہیں کرسکتا۔ درست صرف اتنی بات ہے کہ انبیاء کرام جب امتوں سے کوئی وعدہ کر لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ اس وعدہ کو پورا کر دیتا تھا، انبیاء کرام کی کوئی پیش گوئی کبھی غلط نہیں نکلی۔

پیش گوئیوں سے متعلق قادیانی اصول

۱..... ’’واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸، خزائن ج ۵ ص ۲۸۸)

۲..... ’’کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۱۰۷، خزائن ج ۱۵ ص ۳۸۲)

۳..... ’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘ (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵)

مرزا قادیانی کی واضح طور پر غلط پیش گوئیاں

۱.....بعض بابرکت عورتوں سے نکاح ہوگا

''اس عاجز نے ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیش گوئی خدا تعالیٰ کی طرف بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد تیرے نکاح میں آئیں گی اور اس سے اولاد پیدا ہوگی۔''

(مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۱۱۳ طبع جدید، ج اوّل ص ۱۳۰ طبع قدیم)

۱۸۸۴ء کے بعد مرزا کے نکاح میں کوئی عورت نہ آئی۔

۲.....مقام موت کے متعلق پیش گوئی

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔'' (تذکرہ ص ۵۰۳ طبع چہارم)

مرزا قادیانی کو مکہ یا مدینہ میں مرنا نصیب نہ ہوا۔ وہ لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔

۳.....عمر کے متعلق پیش گوئی

''خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۸)

اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۷۴ سے ۷۶ سال کے درمیان ہونی تھی لیکن اس کی عمر ۶۸ یا ۶۹ سال ہوئی۔ اس طرح وہ اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلا۔

۴..... مرزا قادیانی کے ایک مرید پیر منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم امید سے ہوئی۔ جب اس کی خبر مرزا قادیانی کو ملی تو اس نے بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کی۔ مرزا نے قبل از ولادت پہلے اس نومولود کے دو نام بشیر الدولہ اور عالم کباب تجویز کئے۔ (تذکرہ ص ۵۳۳ طبع چہارم)

۷ ؍جون ۱۹۰۶ء کو مزید دو ناموں کا اضافہ کیا۔ (تذکرہ ص ۵۳۴ طبع چہارم)

۱۹ ؍جون کو اس کے نو ۹ نام تجویز کئے۔ (تذکرہ ص ۵۳۷ طبع چہارم)

لیکن ۲۷ دن بعد ۱۷ ؍جولائی ۱۹۰۶ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ لڑکا آئندہ حمل سے پیدا ہوگا لیکن کچھ عرصہ بعد محمدی بیگم ہی مرگئی اور وہ لڑکا دنیا میں نہ آیا۔

۵.....قادیان کے متعلق پیش گوئی

قادیان کے متعلق مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی کہ وہ دریائے بیاس تک پھیل جائے گا۔ لیکن قادیان کی آبادی ۱۹۴۷ء میں پہلے سے بھی کم ہوگئی سینکڑوں قادیانی پاکستان آ گئے۔ (تذکرہ ص ۶۶۶ طبع چہارم)

۶.....سلطنت برطانیہ کے زوال کی پیش گوئی

۱۸۹۲ء میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی کہ ''آٹھ سال بعد سلطنت برطانیہ زوال کا شکار ہو جائے گی۔ ایک قادیانی روایت میں سات سال کا ذکر ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۵۰، ۶۵۱)

برطانوی حکومت اس پیش گوئی کے بعد بھی خاصے عرصے تک مستحکم رہی۔

۷.....اپنی صحت کی پیش گوئی

''ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۸۵ طبع چہارم)

مرزا قادیانی کا یہ الہام بھی پورا نہ ہوا وہ بیسیوں امراض کا شکار رہا۔ جیسا کہ معیار نمبر ۳۸ سے واضح ہے۔

۸..... ''(محمدی بیگم) سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا ہے۔'' (تذکرہ ص ۱۲۸ طبع چہارم)

یہ نکاح قطعاً نہیں ہوا اور مرزا قادیانی کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

۹..... ''۱۸۸۶ء میں مرزا کو الہام ہوا کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا۔'' (تذکرہ ص ۱۱۳)

۱۸۸۶ء کے بعد مرزا قادیانی نے کوئی نیا نکاح نہیں کیا۔

۱۰..... ''۱۸۹۴ء میں مرزا نے اہل مکہ کے قادیانی ہونے کی پیش گوئی کی۔'' (تذکرہ ۲۰۸ طبع چہارم)

ان تمام پیش گوئیوں میں سے کوئی ایک پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔

جھوٹے ہونے کا اعتراف

''اگر ثابت ہو کہ میری سو پیش گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۲۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۶۱)

نتیجہ: ''مدعی کاذب کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توریت کی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۶، خزائن ج ۵ ص ۳۲۶)

معیار نمبر ۱۷..... نبی اپنے دعوؤں میں ثابت قدم ہوتا ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنے دعویٰ نبوت میں ثابت قدم ہوتے ہیں وہ اپنے دعوؤں میں تبدیلیاں نہیں کرتے، اپنے کسی دعویٰ کا انکار نہیں کرتے اور نہ ہی کسی انکار کا انکار کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر ان کے دعوے باہم متضاد نہیں ہوتے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کا تھا۔ مگر ابتدائے دعویٰ سے لے کر اپنی وفات تک وہ بار بار اپنی نبوت کا اقرار و انکار کرتا رہا۔ اس اجمال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱..... ''وحی رسالت بند ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱)

''میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' (تذکرہ ص ۲۹۲ طبع چہارم)

۲..... ''وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل کی آمد ناممکن ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۸۲، ۵۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۱۴)

''اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۳..... ''حضرت جبرائیل کو وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

''میرے پاس جبرائیل آیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶)

۴..... ''وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (ملفوظات ج ۵ ص ۴۴۷ طبع جدید)

۵..... ''حضور علیہ السلام کی نبوت میں کوئی شریک نہیں۔'' (منن الرحمٰن ص ۲۰، خزائن ج ۹ ص ۱۶۴)

۶..... ''نئی شریعت نیا الہام ناممکن ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۱۱، خزائن ج ۱ ص ۱۰۳)

''میں اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

۷..... ''حضور علیہ السلام کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۸..... ''حضورؐ پر ہر قسم کی نبوت بند ہوگئی ہے۔'' (سراج منیر ص ح، خزائن ج ۱۲ ص ۹۵)

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۹..... ''حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لینے سے قرآن کو چھوڑنا لازم آتا ہے۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۳)

''میرا نام خدا نے نبی رکھا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔''

(حقیقت النبوۃ ص ۲۱۳، مرزا قادیانی کا آخری خط بحوالہ انوار العلوم ج دوم ص ۵۲۷)

۱۰..... ''ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۲ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج دوم قدیم ص ۲۹۷)

''صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

مرزا قادیانی کے یہ تضادات اس کے کذاب ہونے کے واضح ثبوت ہیں۔

معیار نمبر ۱۸..... نبی کی موجودگی میں امت پر عذاب نہیں آتا

انبیاء کرام علیہم السلام کی موجودگی میں ان کی نافرمان کافر امتوں پر عذاب نہیں آتا۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی قوم پر عذاب بھیجنا چاہا۔ پہلے اس قوم کے نبی اور ان پر ایمان لانے والوں کو اس بستی یا شہر سے نکلنے کا حکم دیا اور ان کے وہاں سے چلے جانے کے بعد اس آبادی پر عذاب آیا اور وہ بستیاں تہس نہس کر دی گئیں۔

قریش مکہ نے جب نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں تو ہم پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں تو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''**وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون** (الانفال: ۳۳)''

مرزا قادیانی بھی اس قاعدہ کو مانتے ہوئے لکھتا ہے: ''اگر وبائی جگہ پر خدا کا نبی جائے تو وہاں آرام ہوتا ہے۔'' (ملفوظات ج سوم ص ۱۴۱ طبع جدید)

’’مجھے ایک الہام میں معلوم ہوا تھا کہ اگر لوگوں کے اعمال میں اصلاح نہ ہوئی تو طاعون کسی وقت جلد پھیلے گی اور سخت پھیلے گی، ایک گاؤں کو خدا محفوظ رکھے گا۔ وہ گاؤں پریشانی سے بچایا جائے گا میں اپنی طرف سے گمان کرتا ہوں کہ وہ گاؤں غالباً قادیان ہے۔‘‘

(مکتوب احمد ج دوم ص ۲۴۲ مکتوب نمبر ۴۲ ملفوف طبع جدید)

’’اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو..... قادیان طاعون سے پاک ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵، ۲۲۶)

’’خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گی گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوف ناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔‘‘ (دافع البلاص ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

طاعون کی قادیان میں آمد

۱..... ’’اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے ایک طرف انسان بخار میں مبتلاء ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کب تک یہ ابتلاء دور ہو۔ لوگ سخت ہراساں ہو رہے ہیں۔ زندگی کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ ہر طرف چیخوں اور نعروں کی آواز آتی رہتی ہے۔ قیامت برپا ہے۔ اب میں کیا کہوں اور کیا رائے دوں۔‘‘

(مکتوب احمد ج ۲ ص ۲۵۸ مکتوب نمبر ۵۳ ملفوف طبع جدید)

۲..... ’’بڑی غوثاں کو تپ ہو گیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔ احتیاطاً نکال دیا ہے اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی، اس کو بھی باہر نکال دیا ہے۔ غرض ہماری اس طرف بھی کچھ زور طاعون کا شروع ہے بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے۔‘‘ (مکتوبات احمد ج دوم ص ۲۶۷ مکتوب نمبر ۵۹ ملفوف طبع جدید)

۳..... ’’باقی اس جگہ زور طاعون کا بہت ہو رہا ہے۔ کل آٹھ آدمی مرے تھے اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے آمین۔‘‘ (مکتوبات احمد ج دوم ص ۲۶۸ مکتوب نمبر ۶۰ ملفوف طبع جدید)

۴..... ’’اس جگہ قادیان میں آج کل طاعون کا بہت زور ہے۔ اردگرد کے دیہات تو قریباً ہلاک ہو چکے ہیں۔‘‘ (مکتوبات احمد ج دوم ص ۲۶۹ مکتوب نمبر ۶۱ ملفوف طبع جدید)

۵..... ’’قادیان ابھی تک کوئی نمایاں کمی نہیں ہے۔ ابھی اس وقت جو لکھ رہا ہوں ایک ہندو بیجناتھ نام جس کا گھر گویا ہم سے دیوار بہ دیوار ہے چند گھنٹہ بیمار رہ کر راہی ملک بقاء ہوا۔‘‘ (مکتوبات احمدج دوم ص ۲۷۰ مکتوب نمبر ۶۲ ملفوف طبع جدید)

قارئین کرام! یہ قاعدہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی موجودگی میں ان کی امتوں پر عذاب نہیں آتا۔ لیکن مرزا قادیانی کی موجودگی میں اس کی امت پر عذاب آیا۔ نتیجہ کیا برآمد ہوتا ہے۔ آپ خود سوچ لیں۔

معیار نمبر ۱۹..... انبیاء کرام علیہم السلام متضاد باتیں نہیں کرتے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ نشانی ہے کہ وہ متضاد گفتگو نہیں کرتے یعنی ایسا نہیں کہ وہ ایک وقت میں کچھ کہیں اور دوسرے وقت میں کچھ..... اسی طرح ان کی وحی بھی تضادات سے پاک ہوتی ہے۔ اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی ایک یہ دلیل بیان کی ہے: ’’**ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً** (النساء: ۸۲)‘‘

ترجمہ: اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کا کلام ہوتو تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

بعض افراد کو قرآن وحدیث میں جو تضاد نظر آتا ہے وہ حقیقی تضاد نہیں بلکہ لاعلمی کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ اگر قرآن مجید کی ان آیات کا شان نزول اور زمانہ نزول اسی طرح احادیث مبارکہ کا شان ورود اور پس منظر معلوم ہوتو تضاد ختم ہوجاتا ہے۔

مرزا قادیانی کی گفتگو اور وحی والہامات میں بے پناہ تضاد ہے۔ صرف درج ذیل عنوانات سے اس کی تضاد بیانی کی وسعت کا اندازہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار وتوہین۔

انبیاء کرام کی عظمت کا اقرار وتوہین۔

کتب سماوی کی عظمت کا اقرار وتوہین۔

نبی کریم کی عظمت کا اقرار وتوہین۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کا اقرار وتوہین۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا اقرار ونکار۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار وانکار۔
امام مہدی کے متعلق احادیث کا اقرار وانکار۔
مختلف شخصیات اور واقعات کے متعلق اقرار وانکار۔

ختم نبوت کا اقرار وانکار وغیرہ

اس موضوع پر مولانا نور محمد سہارن پوری اور احقر کی ایک مفصل کتاب شائع ہو چکی ہے۔ یہ تضاد بیانی مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے خلاف بہت بڑی دلیل ہے۔

معیار نمبر ۲۰.....انبیاء کرام علیہم السلام کا کوئی وارث نہیں ہوتا

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام دنیوی مال وجائیداد کے مالک نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کا کوئی وارث بھی نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت کا کوئی وارث نہیں ہوتا: ''عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ ﷺ لانورث ما ترکناہ صدقة'' (صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۷۵ کتاب المغازی باب حدیث بنی النضیر ومخرج رسول اللہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: ''النبی لا یورث''
(کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۴ رقم الحدیث ۳۲۲۲۷)

''مرزا قادیانی نے اپنے آباؤ اجداد سے کافی وسیع جائیداد پائی تھی جو کہ اس کے اپنے بقول ۱۸۸۰ء میں دس ہزار روپے مالیت کی تھی۔''

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۲۶، خزائن ج ۱ ص ۲۸)

''وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چندہ اور نذرانوں میں اضافہ کی وجہ سے اس جائیداد میں بھی اضافہ ہو چکا تھا۔ ۱۹۰۷ء میں یہ کیفیت تھی کہ دو لاکھ سے زائد روپے آ چکے تھے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۴۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد یہ جائیداد اور نقد روپیہ اس کی اولاد میں تقسیم ہوا۔ حالانکہ ایسا ہونا شان نبوت کے یکسر خلاف ہے۔

عبدالرحمٰن خادم گجراتی نے ''لانرث ولا نورث'' کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

(احمدیہ پاکٹ بک ص ۱۵۴ جدید)

اگر یہ روایت درست مانی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کرام نہ خود کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

قادیانیوں کی اس تسلیم کردہ روایت کی رو سے مرزا قادیانی کے نبی ہونے کی کی دوہری تردید ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ مرزا قادیانی نے اپنے والد سے وراثت پائی اور اس کی اولاد نے اس سے حالانکہ یہ دونوں امور شان نبوت سے بعید ہیں۔

معیار نمبر ۲۱.....انبیاء کرام علیہم السلام سچائی کے پیکر ہوتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سچائی کے پیکر ہوتے ہیں، وہ نہ صرف خود سچ بولتے ہیں بلکہ اپنی امتوں کو بھی سچ کی تعلیم دیتے ہیں۔

''مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں تمام انبیاء کرام کا بروز ہوں اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے نام مجھے دیئے ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۷۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۶ حاشیہ)

''اس کا دعویٰ ہے کہ ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

لیکن حالت یہ تھی کہ جان بوجھ کر غلط بیانی کرتا تھا اور پھر ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے دو چار جھوٹ مزید بول لیتا تھا۔ حال ہی میں ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان میں احقر کے پانچ مضامین شائع ہوئے ہیں ان میں احقر نے مختلف عنوانات کے تحت مرزا قادیانی کے چالیس چالیس جھوٹ جمع کئے ہیں، مولانا نور محمد سہارن پوریؒ، مولانا عبدالواحد مخدومؒ نے مرزا کے جھوٹوں پر مستقل کتابیں لکھ دی ہیں..... یہاں پر مرزا کے چند ایک جھوٹ تحریر کئے جاتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱: ''ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہوگئیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹)

جھوٹ نمبر ۲: ''آنحضرتؐ نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۳۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۴۳)

جھوٹ نمبر ۳: ''مسیح موعود کی نسبت تو آثار میں یہ لکھا ہے کہ علماء اس کو قبول نہیں کریں گے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۶، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۷)

جھوٹ نمبر۴: ''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔'' (اربعین نمبر۴ص۱۳، خزائن ج۱۷ص۴۴۲)

جھوٹ نمبر۵: ''اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔'' (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ص۴۰۶)

جھوٹ نمبر۶: ''خدا نے قرآن شریف میں کہا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا۔'' (ازالہ اوہام ص۷۲۴، خزائن ج۳ص۴۹۰ حاشیہ)

جھوٹ نمبر۷: ''مجھے لوگوں نے ہر قسم کی گالی دی میں نے جواب نہیں دیا۔''

(مواہب الرحمٰن ص۱۸، خزائن ج۱۹ص۲۳۶)

جھوٹ نمبر۸: ''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام ص۷۲۴، خزائن ج۳ص۱۴۰ حاشیہ)

جھوٹ نمبر۹: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے تمام تورات پڑھی تھی۔''

(ایام الصلح ص۱۴۷ خزائن ج۱۴ص۳۹۴)

جھوٹ نمبر۱۰: ''اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔''

(اربعین نمبر۲ص۲۳، خزائن ج۷ص۳۷۱)

قادیانیوں سے بارہا مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزا قادیانی کے ان جھوٹوں کو سچ ثابت کریں بصورت دیگر اسے سچا نبی ماننا چھوڑ دیں۔ اس لئے کہ جھوٹ بولنا نبی کا شیوہ نہیں ہوتا اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہوسکتا لیکن وہ اپنے دنیوی مفادات کی وجہ سے غور کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

معیار نمبر۲۲.....انبیاء کرام علیہم السلام کی دنیا سے بے رغبتی مثالی ہوتی ہے

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''کن فی الدنیا کانک غریب او عابر

سبیل ’’دنیا میں اس طرح رہو، جیسے تم اجنبی یا مسافر ہو، آنحضرت ﷺ نے اس پر عمل کر کے دکھایا، دنیا کے ساز وسامان کا کیا ذکر کیا جائے۔ آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات کئی کئی ماہ گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ کھجوروں پر گزر بسر ہوتی تھی۔

قرآن وحدیث میں دنیا اور جمع اموال کی مذمت میں اتنا کچھ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے لئے کئی دفتر درکار ہیں۔ کمزور ایمان وناقص توکل رکھنے والوں کو مال جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن وہ بھی کئی شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ مثلاً حقوق العباد کا خیال رکھا جائے، حلال وحرام کی تمیز کی جائے، مال جمع کرنے کے لئے گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے وغیرہ۔ دین اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہر طبقہ کی مقتدر شخصیات نے مال جمع کرنے کو اپنا مشن نہیں بنایا دین کی آڑ میں دنیا نہیں کمائی۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ ایک اہم مذہبی شخصیت ہونے کا یعنی وہ ملہم من اللہ، مجدد، مسیح ہونے کے دعوے کرتا تھا لیکن اسے دنیا سے بہت محبت تھی۔ اسے خواب بھی نذرانے ملنے کے لئے آتے تھے۔ خوب مال کمایا یقین نہ آئے تو درج ذیل حوالے سے ملاحظہ فرمائیں۔

نذرانے ملنے کے خواب

’’یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں، ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زائد ہوں گے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۳۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۶)

ذاتی جائیداد کی مالیت

’’اگر میری تائید میں خدا کا فیصلہ نہ ہو تو میں اپنی کل املاک منقولہ وغیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کی قیمت سے کم نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دے دوں گا۔‘‘

(اشتہار مؤرخہ ۱۴ ؍ستمبر ۱۸۹۶ء، مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۲۵۱)

مرزا قادیانی کا بیان حلفی

انکم ٹیکس کے ایک مقدمہ میں مرزا قادیانی نے حلفاً بیان کیا کہ ذرائع آمدنی درج ذیل ہیں:

''تعلقہ داری کی سالانہ آمدنی..... بیاسی روپے دس آنے۔
زمین کی سالانہ آمدنی..... تین سو روپے۔
باغ کی سالانہ آمدنی..... دوسو سے پانچ سو روپے تک۔
مریدوں کی طرف سے ہدیہ ملنے والی رقم..... پانچ ہزار دوسو روپے۔
جب کہ حکومت نے مرزا قادیانی کی ذاتی آمدنی سات ہزار دوسو روپے قرار دی اوراس پر ایک سو ستاسی روپے آٹھ آنے انکم ٹیکس لاگو کیا گیا۔''

(ضرورت الامام ص ۴۵، خزائن ج ۱۳ ص ۵۱۶)

ذاتی مکانات

''پہلے مرزا قادیانی کے پاس ایک مکان تھا۔ بعدازاں دو اور مکان حاصل کر کے مکان میں توسیع کی گئی۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۹۳)

زمین کی وراثت

''مرزا قادیانی کی ایک رشتہ دار عورت امام بی بی فوت ہوئی تو اس کی آدھی زمین مرزا کو اور بقیہ نصف دوسرے رشتہ داروں کو ملی۔''

(نزول المسیح ص ۲۱۳، ۲۱۴، خزائن ج ۱۸ ص ۵۹۱، ۵۹۲)

منی آرڈر کی آمدنی

''ایک ہزار سے زائد روپے.....''

(سیرت المہدی حصہ سوم قدیم ص ۱۰۱، ۱۰۲، روایت نمبر ۶۳۶، سیرت المہدی ج اوّل ص ۶۰۴ جدید، روایت نمبر ۶۳۶)

''ایک صد روپے.....''

(مکتوبات احمدیہ ج پنجم نمبر اوّل ص ۳ مکتوب ۴، مکتوبات احمدیہ جدید ج دوم ص ۳۴۲)

''پانچ صد روپے.....''

(مکتوبات احمدیہ ج پنجم نمبر اوّل ص ۳ مکتوب ۵، مکتوبات احمدیہ جدید ج دوم ص ۳۴۳)

''ایک سو روپے.....''

(مکتوبات احمدیہ ج پنجم نمبر اوّل ص ۴ مکتوب ۶، مکتوبات احمدیہ جدید ج دوم ص ۳۴۴)

''ایک سو روپے.....''

(مکتوبات احمدیہ ج پنجم نمبر اوّل ص ۴ مکتوب ۷، مکتوبات احمدیہ جدید ج دوم ص ۳۴۶)

''ایک سو روپے.....''

(مکتوبات احمدیہ ج پنجم نمبر اوّل ص ۴ مکتوب ۸، مکتوبات احمدیہ جدید ج دوم ص ۳۴۷)

منی آرڈر کے ذریعہ آنے والی رقوم کا احاطہ دشوار ہے، اس لئے نمونہ کے چند حوالوں پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ (مؤلف)

رقم لانے والا فرشتہ

''مرزا قادیانی کے بقول ایک فرشتے نے اسے بہت سا روپیہ دیا جس کا نام ٹیچی ٹیچی تھا۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۵، ۳۴۶)

کئی لاکھ آمدنی

''اگر ہر روز آمدن اور خاص وقتوں کے مجموعوں کا اندازہ لگایا جائے تو کئی لاکھ تک اس کی تعداد پہنچتی ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۸، ۵۹، خزائن ج ۲۱ ص ۷۵، ۷۶)

''اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ آیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۴۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

مرزا قادیانی نے اس پیسہ کو کبھی دینی اغراض یا رفاہ عامہ کے لئے استعمال نہیں کیا۔

معیار نمبر ۲۳..... انبیاء کرام علیہم السلام ایفائے عہد میں کامل ہوتے ہیں

وعدہ کر کے اسے نبھانا ایک شریف آدمی کا شیوہ ہے۔ حضور ﷺ نے ایفائے عہد کو مؤمن کی نشانی اور وعدہ خلافی کو منافق کی علامت قرار دیا ہے۔ ایک مؤمن شخص کی شان یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی شان تو بہت بلند ہے، وہ تو شریعت کا چلتا پھرتا پیکر ہوتے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی ہے: ''انہ کان صادق الوعد وکان رسولاً نبیاً (مریم: ۵۴)''

اسی طرح ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کا وعدہ کر کے اسے پورا کرنا مشہور ومعروف ہے۔ اب مرزا قادیانی کو دیکھیں جس کا دعویٰ ہے کہ: ''سابقہ انبیاء کرام کے متفرق

کمالات اللہ تعالیٰ نے مجھے عطاء کئے۔'' (ملفوظات ج سوم ص ۲۷۰)

لیکن ان حضرات کی ایک صفت کا پرتو بھی اس میں نہ تھا۔ ان صفات حسنہ میں سے ایک اچھی صفت وعدہ پورا کرنا کے متعلق مرزا قادیانی کے احوال معلوم کرتے ہیں۔

براہین احمدیہ کی تکمیل کے متعلق وعدہ خلافی

مرزا قادیانی نے ایک کتاب براہین احمدیہ کے نام سے لکھنے کا ارادہ کیا تو اس کے متعلق اشتہار دیا کہ میں ایک کتاب لکھوں گا جس کے پچاس حصے ہوں گے اور اس میں صداقت اسلام پر تین سو دلائل لکھے جائیں گے۔ چونکہ میرے پاس وسائل نہیں ہیں، اس لئے مسلمان امراء خاص تعاون کریں اور پیشگی رقوم وعطیات بھیجیں۔ پہلے کتاب کی قیمت پانچ روپے مقرر کی۔ جب مطلوبہ قیمت اور عطیات کی صورت میں کافی رقوم جمع ہوئیں تو حرص نے جوش مارا اور قیمت دس روپے کردی۔ اس پر ہوس کی تسکین نہ ہوئی تو مزید اضافہ کر کے پچیس روپے سے سو روپے تک قیمت وصول کرنے لگا۔ مرزا قادیانی نے اس کتاب کے چار حصے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء کے دوران لکھے اور چھپوائے۔ ۱۸۸۴ء میں چوتھا حصہ لکھنے کے بعد کتاب کی اشاعت ملتوی کردی اور رقوم ہضم کرلیں۔ پیشگی قیمت دینے والوں نے کتاب کی مکمل اشاعت بصورت دیگر پیسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا تو اس نے عذر ہائے لنگ کا انبار لگا دیا۔ آخر اکیس سال بعد ۱۹۰۵ء میں براہین احمدیہ کی پانچویں جلد شائع کی تو اس کے دیباچہ میں لکھا: ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷، خزائن ج ۲۱ ص ۹)

مرزا بشیر احمد ایم. اے لکھتا ہے کہ: ''براہین احمدیہ کی مطبوعہ جلدوں میں صرف ایک دلیل لکھی گئی ہے اور وہ بھی ادھوری۔'' (سیرت المہدی ج ۱ ص ۱۰۰، روایت ۱۲۲ طبع جدید)

حاصل کلام یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے دو قسم کی عہد شکنی کی۔

۱..... کتاب کی پچاس جلدیں لکھنے کا اعلان کیا اور صرف پانچ پر اکتفاء کیا۔

۲..... کتاب میں صداقت اسلام پر تین سو دلائل لکھنے کا وعدہ کیا لیکن صرف ایک دلیل لکھی اور وہ بھی ادھوری۔

دوسری عہد شکنی

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''سراج منیر'' شائع کرنے کے لئے اپنے مریدوں سے خوب پیسہ اکٹھا کیا گیا۔ رہ سال پیسہ جمع کرتا رہا لیکن رسالہ نہ چھپا۔ مولانا بٹالوی نے اپنے رسالہ میں اس مسئلہ کو اٹھایا تو معترضین کا منہ بند کرنے کے لئے تقریباً بہتر صفحات کا ایک مختصر کتابچہ شائع کر دیا، جان چھڑالی۔

دوسرا دجل یہ کیا کہ وعدہ تھا اس رسالہ میں صداقت اسلام پر بحث کرنے کا لیکن اس میں اپنی پیش گوئیاں جمع کر دیں۔

تیسری عہد شکنی

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (شحنہ حق ص ۶، خزائن ج ۲ ص ۳۳۵) میں اشتہار دیا کہ میں ایک رسالہ ''قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ'' شائع کرنا چاہتا ہوں جو کہ ہر ماہ شائع ہوا کرے گا۔ اس ارادہ کا اظہار کئی خطوط میں بھی کیا مگر وہ رسالہ بالکل شائع نہ ہوا۔

چوتھی عہد شکنی

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (نشان آسمانی ص ۴۳، خزائن ج ۴ ص ۴۰۷) میں اشتہار دیا کہ اب پختہ ارادہ ہے کہ اس کے بعد دافع الوساوس شائع کی جائے۔ لیکن اس نام کی کوئی ایک کتاب چھاپنے کی بجائے آئینہ کمالات اسلام کا نام ہی دافع الوساوس رکھ دیا۔

پانچویں عہد شکنی

مرزا قادیانی نے ۲۳ر جولائی ۱۹۰۰ء کو اعلان کیا کہ میں نے مخالفین ومنکرین پر اتمام حجت کے لئے چالیس اشتہار نکالنے کا ارادہ کیا ہے، اس رسالہ کا نام اربعین ہوگا۔ (اربعین نمبر ا ص ۱، خزائن ج ۷ ص ۳۴۳ مع حاشیہ) لیکن اربعین نمبر ۴ کے آخر میں چار کو چالیس قرار دیتے ہوئے لکھا: ''وہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۲)

قارئین کرام! تفصیلات کے لئے مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کی کتاب رئیس قادیان کا باب نمبر ۳۲ ملاحظہ فرمائیں۔

معیار نمبر ۲۴..... نبی اپنے دعویٰ کی بنیاد کسی پہلے نبی کی وفات پر نہیں رکھتا

جب سے یہ کائنات بنی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ شروع ہوا ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی سچے نبی نے اپنی صداقت کی بنیاد پہلے نبی کی وفات پر رکھی ہو اور کہا ہو کہ چونکہ فلاں نبی فوت ہو چکے ہیں اس لئے میں نبی ہوں۔ معلوم ہوا کہ ایسا دعویٰ کرنا معیار نبوت بن ہی نہیں سکتا۔ مرزا غلام احمد کی یہ عجیب منطق ہے کہ پہلے اس نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی وفات کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اس لئے میں نبی ہوں۔ مزید تجزیہ سے پہلے مرزا قادیانی کی چند عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بھیجا ہے اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۶۱، ۵۶۲، خزائن ج ۳ ص ۴۰۲)

۲..... ''ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی حکم ہوں۔''

(ضرورت الامام ص ۲۵، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵)

۳..... ''اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں۔''

(تحفۃ الندوہ ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۹۷)

۴..... ''خدا نے مجھ پر مسیح ابن مریم کی وفات ثابت کر دی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۱۹۰ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۲۲۴ طبع قدیم)

۵..... ''میرے دعویٰ کی شرط صحت کو جو وفات مسیح ابن مریم ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۲۱۶ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۲۳۳ قدیم)

۶..... ''وفات مسیح کا عقیدہ آج تک مخفی رہا۔''

(ملفوظات ج چہارم ص ۶۳۱ طبع جدید ملفوظات ج ۸ ص ۳۴۳ قدیم)

۷..... ''صرف مابہ النزاع حیات مسیح اور وفات مسیح ہے اور مسیح موعود کا دعویٰ اس مسئلہ کی درحقیقت ایک فرع ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹، خزائن ج ۵ ص ۳۳۹)

تجزیہ

مرزا قادیانی نے ابتداء میں دعویٰ مسیحیت کی آڑ میں دعویٰ نبوت کیا تھا اور لکھا ہے کہ مسیح موعود نبی ہوگا اس لئے میں نبی ہوں۔ گزشتہ سطور سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک اس کا دعویٰ مسیحیت، وفات مسیح علیہ السلام کے دعویٰ پر مبنی ہے اور مرزا قادیانی کے دونوں دعوے باطل ہیں اور بنائے فاسد علی الفاسد کا مصداق ہیں۔

مرزا قادیانی کے دعویٰ وفات مسیح کے ابطال کے لئے اس کی درج ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۹۹، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

۲..... ''ہائے افسوس کیا لوگ نہیں جانتے کہ مسیح آسمان سے تمام علوم کے ساتھ اترے گا اور وہ زمین سے کچھ نہ لے گا انہیں کیا ہوا کہ وہ نہیں سمجھتے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹، خزائن ج ۵ ص ۴۰۹)

۳..... ''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

۴..... ''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا انہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔ (حقیقت الوحی ص ۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۱)

۵..... ''بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

(توضیح مرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

معیار نمبر ۲۵..... انبیاء کرام علیہم السلام اخلاق میں کامل ہوتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اخلاق میں کامل ہوتے ہیں۔

اخلاق کسی بھی شخص کے کردار و شخصیت کا آئینہ ہوتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ کی خود اللہ جل شانہ نے گواہی دی ہے۔ ’’وانک لعلیٰ خلق عظیم (القلم:۴)‘‘ ترجمہ: بے شک آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔

اچھے اخلاق کی متعدد قسمیں ہیں۔ مثلاً صبر وتحمل، شیریں زبانی، زہد، قناعت، شجاعت، سخاوت، ذوق عبادت، حسن معاشرت۔ وغیرہ!

اچھے اخلاق والا شخص کسی سے نازیبا گفتگو نہیں کرتا، فحش الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ غصہ میں آکر گالیاں نہیں دیتا۔ مخالفین کو برے القاب نہیں دیتا۔ اس لئے کہ یہ تمام امور اخلاق کے خلاف ہیں۔ مرزا قادیانی پر ہمارا الزام یہ ہے کہ:

۱..... وہ نازیبا گفتگو کرتا تھا۔

۲..... فحش گوئی کا عادی تھا۔

۳..... غصہ میں آکر مخالفین کو گالیاں دیتا تھا۔

۴..... مخالفین کو برے القاب سے نوازتا تھا۔

اگر یقین نہ آئے تو درج ذیل حوالہ جات کے مطالعہ کے بعد معیار نمبر ۲۹ کی بحث بھی بغور پڑھیں۔ **واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل!**

مرزا قادیانی کی غیر اخلاقی تحریروں کے چند نمونے

۱..... ’’جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے؟ ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ باقی نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷)

۲..... ’’دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو اور گندی روحو! تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)

''اس پیش گوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی، عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹)

۴..... ''خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (ان پر خدائی لعنت کے دس لاکھ جوتے برسیں) اے پلید دجال! پیش گوئی تو پوری ہوگئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰)

۵..... ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔'' (نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

۶..... ''اب جو شخص..... زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔''

(انوار اسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱)

۷..... ''آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔''

(چشمہ معرفت ص ۱۰۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۱۴)

معیار نمبر ۲۶..... انبیاء کرام علیہم السلام مسکرات سے دور رہنے کی تعلیم دیتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا نشہ آور چیزوں سے قریب ہونا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا نہ صرف وہ خود دور رہتے ہیں بلکہ اپنی امتوں کو بھی دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں..... نشہ آور چیزوں سے ممانعت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات سے کتب حدیث بھری پڑی ہیں۔ نبی کا مقام تو بہت بلند ہے۔ ایک عام درجہ کا مؤمن بھی نشہ آور اشیاء استعمال نہیں کرتا اور ان اشیاء کو استعمال کرنے والا مؤمن نہیں ہوسکتا۔

مرزا قادیانی اگر نبی ہوتا تو ان نشہ آور اشیاء سے دور رہتا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ مختلف امراض کے لئے دوائیں تیار کرتا تھا اور افیون ان دواؤں کا اہم جزو ہوتی تھی..... یقین نہ آئے تو درج ذیل قادیانی تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

افیون اور بھنگ کا استعمال

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود

نے سل دق کے مریض کے لئے ایک گولی بنائی تھی۔ اس میں کونین اور کافور کے علاوہ افیون، بھنگ اور دھتورہ وغیرہ زہریلی ادویہ بھی داخل کی تھیں اور فرمایا کرتے تھے کہ دوا کے طور پر علاج کے لئے اور جان بچانے کے لئے ممنوع چیز بھی جائز ہو جاتی ہے۔''

(سیرت المہدی ج سوم ص ۱۱۱ روایت نمبر ۶۵۵ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل ص ۶۱۵ طبع جدید روایت نمبر ۶۵۵)

مرزا قادیانی کے زیر استعمال ادویات

''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنے صندوق میں رکھتے تھے اور انہیں کو زیادہ استعمال کرتے تھے۔ انگریزی ادویہ میں کونین، ایسٹین سیرپ، ارگٹ وائیم اپی کاک، کوکا اور کولا کے مرکبات، سپرٹ ایمونیا، بید مشک، سٹرنس وائن آف کاڈلور آئل، کلوروڈین کا کل پل سلفیورک ایسڈ ایرومیٹک سکاٹس ایملشن رکھا کرتے تھے اور یونانی میں سے مشک، عنبر، کافور، ہینگ جدوار اور ایک مرکب جو خود تیار کیا تھا یعنی تریاق الٰہی رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہینگ غرباء کی مشک ہے اور فرماتے تھے افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں۔ اس لئے اسے حکماء نے تریاق کا نام دیا ہے۔ ان میں سے بعض دوائیں اپنے لئے ہوتی تھیں اور بعض دوسرے لوگوں کے لئے۔ کیونکہ اور لوگ بھی حضور کے پاس دوا لینے آیا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی ج سوم ص ۲۸۴ روایت نمبر ۹۲۹ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل ص ۸۰۱ جدید روایت نمبر ۹۲۹)

مرزا محمود کا اعتراف

''حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین صاحب) کو حضور چھ ماہ سے زائد عرصہ تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران کے وقت استعمال کرتے رہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان مؤرخہ ۱۹ ؍جولائی ۱۹۲۹ء ج ۱۷ نمبر ۶ ص ۲ کالم ۱)

ٹانک وائن کے لئے خط

مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

’’اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام مرزا غلام احمد۔‘‘ (خطوط امام بنام غلام ص ۵، از حکیم محمد حسین قریشی)

نسخہ زد جام عشق

’’مرزا قادیانی نے قوت باہ کے لئے ایک یونانی مرکب تیار کیا تھا جس کے درج ذیل اجزاء تھے، زعفران، دار چینی، جائفل، افیون، مشک، عقر قرحا شنگرف، قرنفل یعنی لونگ۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۵۰، ۵۱ روایت نمبر ۵۶۹ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل ص ۵۴۸ جدید روایت نمبر ۵۶۹)

مسٹر جی ڈی کھوسلہ کا فیصلہ

’’معلوم ہوتا ہے کہ مرزا ایک ٹانک استعمال کیا کرتا تھا جس کا نام پلومر کی ٹانک وائن تھا اور ایک موقعہ پر اس نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ وہ لاہور سے اسے خرید کر بھیج دے، دوسرے ایک یا دو خطوط میں یاقوتی کا ذکر ہے۔ موجودہ مرزا (بشیر الدین محمود) نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کے باپ نے پلومر کی ٹانک وائن ایک دفعہ استعمال کی تھی اور وہ ایک ایسا انسان تھا جسے رنگین مزاج کہہ سکتے ہیں۔‘‘ (روزنامہ الفضل قادیان مؤرخہ ۱۵ ؍جون ۱۹۳۵ء)

بھنگ، افیون، شراب بہن بھائی ہیں

’’بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شئی ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے۔ مگر پھر وہ مذہب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو۔‘‘

(ملفوظات ج دوم ص ۴۲۳ طبع جدید، ملفوظات ج ۴ ص ۸۹ قدیم)

معیار نمبر ۲۷..... نبی فحاشی سے نفرت کرتے تھے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نہ صرف خود فحاشی سے کوسوں دور ہوتے ہیں بلکہ اپنی امتوں کو بھی فحش گفتگو سے دور رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مؤمن فحش گفتگو نہیں کرتا۔ (او کما قال علیہ السلام) قرآن مجید میں ہے کہ جو لوگ چاہتے ہیں کہ مؤمنوں میں فحاشی پھیلے ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (النور: ۱۹)

دنیوی عذاب اولاد کی اپنے دین، اقدار اور والدین سے دوری کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ ایڈز کا عذاب اس پر مستزاد ہے۔ آخرت کے عذاب کی تفصیلات کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں) خود مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے: ''مؤمنوں کو چاہئے کہ اشاعت فحش سے پرہیز کریں۔'' (ملفوظات ج ۶ ص ۱۲۳ طبع قدیم)

مرزا قادیانی کی فحش پسندی کے چند نمونے

''اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے۔ پس حسن کے ساتھ پھر اس آواز کے ساتھ جو بطور رقبا کے تھی دل اس کی طرف جھک گئے۔''

(حجۃ اللہ ص ۷۹، خزائن ج ۱۲ ص ۲۲۷)

''میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسرار کی ہمارے لئے ننگی ہوگئیں اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دور ہوگئیں اور جب کہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں۔ پس ان کا حسن اندام دیکھنے والوں کا دل لے گیا اور جب ان کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا۔ پس اندھیرا یوں چلا گیا۔ جیسا کہ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے آوارہ پھرتے ہیں اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جس کا حسن ہمارے ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہوں گے۔'' (حجۃ اللہ ص ۹۹، خزائن ج ۱۲ ص ۲۴۷)

''اگر وہ مجھے گالی دیتے ہیں تو میں نے ان کے کپڑے اتار لئے ہیں اور میں نے انہیں لاوارث مردہ کی طرح کر دیا ہے۔'' (انجام آتھم ص ۱۵۸، خزائن ج ۱۱ ص ۱۵۸)

''اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۱ حاشیہ)

''مگر اس کی بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷ حاشیہ)

نیوگ کی مذمت

''نیوگ ہندومت کی اصطلاح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بے اولاد خاتون کا حصول اولاد کے لئے کسی غیر مرد سے ہم بستر ہونا..... ہندومت میں یہ جائز ہے، لیکن دین

اسلام میں حرام ہے۔ مرزا قادیانی نے نیوگ کی عملی تصویر ایک ہیجان خیز اور رومان پرور افسانے کی صورت میں قلم بند کی ہے جو کہ بائبل کے صحیفہ غزل الغزلات کے مشابہ ہے۔''

(دیکھیں مرزا قادیانی کی کتاب آریہ دھرم ص ۲۶ تا ۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۳۱ تا ۳۴)

نماز کے خضوع وخشوع کی تشبیہ

''خضوع وخشوع کے ساتھ نماز پڑھنے میں آدمی کو وہی لذت آتی ہے جیسی کہ مرد کو عورت کے ہم بستری سے آتی ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۳۳ تا ۴۰، خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۸ تا ۱۹۶ ملخصاً)

پرمیشر کی جگہ

''ہندوؤں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔'' (سمجھنے والے سمجھ لیں)

(چشمہ معرفت ص ۱۰۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۱۴)

چند نتائج

۱..... ''جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔''

(اعجاز احمدی ص ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

۲..... ''انسان کے الفاظ ہمیشہ اس کے خیالات کے تابع ہوتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۳۳۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳، خزائن ج ۱ اوّل ص ۳۹۳)

۳..... ''بے حیا انسان کی زبان کو قابو میں لانا تو کسی نبی کے لئے ممکن نہیں ہوا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۸، خزائن ج ۲۱ ص ۷۵)

۴..... درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے: ''پلید دل سے پلید باتیں نکلتی ہیں اور پاک دل سے پاک باتیں، انسان اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے۔'' (تحفہ غزنویہ ص ۱۱، خزائن ج ۱۵ ص ۵۴۱)

معیار نمبر ۲۸..... انبیاء کرام علیہم السلام غیر محرم عورتوں سے دور رہتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام غیر محرم عورتوں سے خود بھی دور رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی بچنے کی نصیحت فرماتے ہیں۔ بائبل اگرچہ اپنی تحریفات کی وجہ سے ناقابل استناد اور غیر معتبر ہے۔

اس کے باوجود اس میں زیر بحث عنوان پر مواعظ حسنہ موجود ہیں۔ نمونہ کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہاڑی وعظ ملاحظہ فرمائیں۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک مرد اور عورت تنہائی میں ملاقات کرتے ہیں تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (اوکما قال علیہ السلام)

دیگر بے شمار اخلاقی امور کی طرح زیر نظر موضوع کے متعلق بھی مرزا قادیانی کا قول وفعل کا تضاد ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کی نصیحت

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے ان کے ہاتھ کو نہیں چھوتے تھے۔ دراصل قرآن شریف میں جو یہ آتا ہے کہ عورت کو کسی غیر محرم پر اظہار زینت نہیں کرنا چاہئے۔ اسی کے اندر لمس کی ممانعت بھی شامل ہے۔ کیونکہ جسم کے چھونے سے بھی زینت کا اظہار ہو جاتا ہے۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۵ روایت نمبر ۴۷ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۵۰۸ طبع جدید روایت نمبر ۴۷)

تصویر کا دوسرا رخ

زینب بیگم کا سرور حاصل کرنا

''ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لئے بھی اسی طرح کئی راتیں گزارنی پڑیں تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۷۳ روایت ۹۱۰ سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۷۸۹، ۷۹۰ طبع جدید روایت نمبر ۹۱۰)

بھانو کی خدمت گزاری

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی، حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی، اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں۔ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے، بھانو کہنے لگی: ''ہاں جی تدی تے تھاڈی لتاں لکڑی وانگوں ہوئیاں ہوئیاں ایں'' یعنی جی ہاں جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۱۰ روایت نمبر ۷۸۰ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۲۲۷ طبع جدید روایت نمبر ۷۸۰)

عورتوں کا پہرہ

''مرزا قادیانی کے گھر میں رات کا پہرہ مائی فجو منشیانی اہلیہ محمد دین گوجرانوالہ، اہلیہ بابو شاہ دین اور رسول بی بی بیوہ حامد علی دیتی تھیں۔ ایک دفعہ انہوں نے مرزا کے حکم پر اسے رات کے بارہ بجے بیدار کیا۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۱۳ روایت نمبر ۷۸۶ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۲۲۵ طبع جدید روایت نمبر ۷۸۶)

عائشہ نامی لڑکی کی خدمت گزاری

''مرزا کے ایک مرید نے اپنی نوجوان لڑکی جس کی عمر ۱۵ سال تھی، مرزا قادیانی کے پاس بھیجی۔ وہ اس کے گھر دو سال رہی۔ وہ مرزا قادیانی کے پاؤں دبایا کرتی تھی۔ دو سال بعد مرزا نے اس لڑکی کے والدین کو اس کی شادی کی اس شرط پہ اجازت دی کہ جب تک میں زندہ رہوں یہ لڑکی قادیان سے باہر نہ جائے۔'' (روزنامہ الفضل قادیان ۲۰ ر مارچ ۱۹۲۸ء)

قادیانی مفتی کا فتویٰ

سوال ششم: ''حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں۔

جواب: وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت وبرکات ہے۔'' (قادیانی اخبار الحکم قادیان مؤرخہ ۷ر اپریل ۱۹۰۷ء)

معیار نمبر ۲۹.....انبیاء کرام علیہم السلام اپنے امتیوں سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنے امتیوں سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مستند سوانح ہمارے سامنے نہیں اور نہ ہی دنیا میں موجود ہے۔ اس لئے ان کے متعلق حوالے دینا ممکن نہیں ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کے متعلق کتب احادیث میں لکھا ہے۔

۱..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے سرخ لباس میں ملبوس، زلفیں رکھنے والا کوئی شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔''

(جامع ترمذی ج دوم ص ۲۰۴)

۲..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ: ''حضور علیہ السلام کا چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن تھا۔'' (ایضاً بحوالہ مذکورہ)

۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''حضور علیہ السلام سب سے زیادہ روشن چہرہ والے تھے۔'' (صحیح مسلم ج دوم ص ۲۵۷)

۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اضافہ کے ساتھ (صحیح بخاری ج اوّل ص ۳۰۲ کتاب المناقب) میں درج ہے۔

۵..... حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس وجهاً واحسنهم خلقاً'' (صحیح بخاری ج اوّل ص ۵۰۲ کتاب المناقب)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت چہرہ والے اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔

دربار رسالت مآب ﷺ کے شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واحسن منک لم ترقط عین — واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب — کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان مدحیہ اشعار کا کسی شاعر نے درج ذیل رباعی میں ترجمہ کیا ہے:

نہ دیکھا میری آنکھوں نے کوئی تم سا حسین جاناں
صدف نے تم سا اگلا ہی نہیں در ثمین جاناں
تمہیں پیدا کیا ہر عیب سے یوں پاک فرما کر
کہ جیسے اپنی مرضی سے بنے ہو نازنین جاناں

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ:

مرزا قادیانی کی اصل تصویر مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیری مرحوم نے ۱۹۷۴ء میں ہفت روزہ چٹان لاہور میں شائع کر کے اس کے نیچے لکھا تھا جو شخص یہ ثابت کرے کہ نبی اس شکل وصورت کے ہوتے ہیں۔ اسے پانچ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

قارئین کرام! آپ مرزا قادیانی کی تصویر قادیانی لٹریچر میں اور انٹرنیٹ پر دیکھ سکتے ہیں۔ جیسے قادیانیوں نے ٹیکنیکل طریقہ سے بہتر بنا دیا ہے۔ ورنہ اصل چہرہ اتنا بہتر نہ تھا۔

بہر حال ہمارا چیلنج پھر بھی موجود ہے کہ کیا نبی اس شکل وصورت کے ہوتے ہیں؟

معیار نمبر ۳۰.....انبیاء کرام علیہم السلام کا حافظہ مثالی ہوتا ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی قوت حافظہ مثالی ہوتی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ وہ اپنی وحی کو بھول جائیں۔ حضور علیہ السلام بھولنے کے ڈر سے نزول وحی کے وقت الفاظ زیر لب دہراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامۃ میں منع فرما دیا اور کہا کہ آپ کے سینہ میں وحی جمع کرنے اور حافظہ میں محفوظ رکھنے کے ہم ذمہ دار ہیں۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا نبوت اور رسالت کا.....لیکن حالت یہ تھی کہ:

۱..... ''آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی آوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔'' (تذکرہ ص ۱۷ طبع چہارم)

۲..... ''ہمارا رب عاجی ہے۔ (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)''

(تذکرہ ص ۷۹ طبع چہارم)

۳..... ''پھر بعد اس کے فرمایا: ''ہوشعنا نعساً'' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر اس کے بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں۔'' (تذکرہ ص ۸۰ طبع چہارم)

۴..... ’’یعنی پراطواس لفظ ہے یا پلاطوس ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرتے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔ پھر دو لفظ اور ہیں: ’’ھو شعنا نعساً ‘‘ معلوم نہیں کس زبان کے لفظ ہیں۔‘‘ (تذکرہ ص ۹۱ طبع چہارم)

۵..... ’’دماغ اس عاجز کا بہت کمزور ہوگیا ہے۔‘‘

(مکتوبات احمدج دوم جدید ص ۸۸، ۸۹، ۹۱ مکتوب نمبر ۵۴، ۵۵، ۵۷ ملفوف)

۶..... ’’میرا دل و دماغ بہت ضعیف ہوگیا ہے۔‘‘

(مکتوبات احمدج دوم جدید ص ۲۷۰ مکتوب نمبر ۶۲ ملفوف)

۷..... ’’میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔‘‘ (مکتوبات احمدج دوم جدید ص ۴۸۳ مکتوب نمبر ۴۱ ملفوف)

یہاں پر یہ بات سمجھ لینا ضروری ہے کہ بعض ذاتی معاملات میں نسیان واقع ہونا اور چیز ہے اور وحی و شرعی احکام کو بھول جانا امر دیگر ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے اپنے ذاتی معاملات میں تو نسیان واقع ہوسکتا ہے۔ لیکن وہ اپنی وحی اور شرعی احکام کو نہیں بھول سکتے۔ اگر قسم ثانی کا نسیان ان سے واقع ہونا مان لیا جائے تو اس سے شان نبوت کی توہین اور شریعت کی تنقیص لازم آتی ہے۔

معیار نمبر ۳۱..... انبیاء کرام علیہم السلام سب سے زیادہ عبادت کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا مؤمنوں کا شیوہ ہے۔ جو شخص جتنی معرفت الٰہی رکھتا ہے اتنی ہی زیادہ عبادت کرتا ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام چونکہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں، اس لئے ان کی عبادت بھی مثالی نوعیت کی ہوتی ہے۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مماثلت و مشابہت کے دعویٰ آپ نے اس کتابچہ کی ابتداء میں ملاحظہ فرمالئے ہیں۔ اب اس کا ذوق عبادت بھی دیکھیں۔

عورتوں کی امامت

’’باہر مردوں میں نمازیں باجماعت ہونے کے علاوہ آخری سالوں میں حضرت

مسیح موعود ایک بہت بڑے عرصہ تک اندر عورتوں میں خود پیش امام ہو کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک لمبے عرصہ تک جمع کراتے رہے۔'' (ذکر حبیب ص ۶۵، از مفتی محمد صادق قادیانی)

نماز جمعہ چھوڑ دی

''مرزا مبارک احمد نے مرزا قادیانی کو اصرار کر کے اپنی چارپائی پر بٹھا لیا تو مرزا قادیانی نے مریدوں کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ نماز جمعہ پڑھ لیں اور میرا انتظار نہ کریں۔'' (ذکر حبیب ص ۱۷۲)

روزہ توڑ دیا

''مرزا قادیانی نے ایک دفعہ دل گھٹنے کے سبب غروب آفتاب سے محض پانچ منٹ پہلے روزہ توڑ دیا۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۳۱ روایت نمبر ۶۹۷ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۶۳۷ جدید روایت نمبر ۶۹۷)

حج، اعتکاف، زکوٰۃ سے دوری

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۱۹ روایت نمبر ۶۷۲ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۶۲۳ جدید روایت نمبر ۶۷۲)

معیار نمبر ۳۲..... انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر و تحمل مثالی ہوتا ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق اور صبر و تحمل مثالی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت نوح، صالح، ہود اور شعیب علیہم السلام وغیرہ کے اپنی امتوں سے مکالمے مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امتوں نے ان حضرات سے کیسے بدتمیزی کا رویہ اختیار کیا اور ان عظیم ہستیوں نے کیسے باوقار طرز کے جوابات دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار بدسلوکی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم و متانت سے بھرا ہوا طرز عمل قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ احادیث و سیرت کی کتابوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

خود مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زماں کہلا کر

ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے، آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح امام زماں نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اس پر آیت: ''انک لعلیٰ خلق عظیم'' کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔'' (ضرورۃ الامام ص ۸، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۸)

اسلامی تعلیمات اور اپنی نصیحت پر مرزا قادیانی نے کتنا عمل کیا؟ درج ذیل حوالہ جات سے خود اندازہ کرلیں۔

''اے بدقسمت، بدگمانو''	(ایام الصلح ص ۱۰۳، خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۱)
''اے مردار خور مولویو''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)
''اندھیرے کے کیڑو''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)
''اے اندھو''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰)
''اے بدذات''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹)
''اے خبیث''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹)
''اے پلید دجال''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰)
''اے بدذات فرقہ''	(انجام آتھم ص ۲۰ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۱)
''امام المتکبرین''	(مکتوب احمد انجام آتھم ص ۲۴۱، خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱)
''الو''	(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۶۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲)
''ابولہب''	(ضیاء الحق ص ۳۳، خزائن ج ۹ ص ۲۹۴)
''پلید ملاؤں''	(ایام الصلح ص ۱۶۵، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳)
''باطل پرست بطالوی''	(رسالہ دعوت قوم ص ۵۹، خزائن ج ۱۱ ص ۵۹)
''پاگل''	(نزول المسیح ص ۶۴، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۲)
''بدکار آدمی''	(ضمیمہ شہادت القرآن اشتہار ص ج ۳، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)
''بے ایمانو''	(مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹)
''جاہل''	(ایام الصلح ص ۱۱۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴)
''جنگل کے وحشی''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳)
''حرامی''	(ضمیمہ شہادت القرآن اشتہار ص ج ۳، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)

''حرام زادہ''	(انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۲)
''خنزیر سے زیادہ پلید''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)
''خالی گدھے''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱)
''ذلیل''	(ایام الصلح ص ۱۶۵، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳)
''دنیا کے کیڑے''	(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۱)
''دابۃ الارض''	(ازالہ اوہام ص ۵۱۰، خزائن ج ۳ ص ۳۰۸)
''ذریت شیطان''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸)
''رئیس الدجالین''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰)
''رنڈیوں کی اولاد''	(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، خزائن ج ۵ ص ۵۴۷)
''شتر مرغ''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)
''شیاطین الانس''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)
''سفیہوں کا نطفہ''	(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵)
''سانپوں''	(نور الحق حصہ اوّل ص ۲۳، خزائن ج ۸ ص ۳۲)
''عورتوں کی عار''	(اعجاز احمدی ص ۸۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۶)
''غزنویوں کی جماعت پر لعنت''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲)
''گندی روحو''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)
''گدھے''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱)
''منحوس چہروں''	(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

قادیانی خود فیصلہ کرلیں کہ کیا نبی کی ایسی زبان ہوتی ہے۔

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

معیار نمبر ۳۳.....انبیاء کرام علیہم السلام بہادر ہوتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بہادر اور مضبوط اعصاب کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ مخلوق کی بجائے خالق سے ڈرتے ہیں، اسباب کی جگہ مسبب الاسباب پر نظر رکھتے ہیں۔ فرعون کے

دربار میں حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام، نمرود کے دربار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق گوئی، قریش مکہ کے سامنے نبی کریم ﷺ کی دعوت حق واعلان توحید اس کی واضح مثالیں ہیں۔

خود مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے: ''ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے، بلکہ سچے مؤمن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔'' (ملفوظات ج چہارم ص ۲۸۶ طبع جدید، ملفوظات ج ۷ ص ۳۷۱ طبع قدیم)

اس کا یہ دعویٰ ہے کہ: ''اور ہم ایسے نہیں ہیں کہ کوئی موت ہمیں خدا کی راہ سے ہٹا دے اور اگر چہ خدا کی راہ میں ہم مجروح ہو جائیں یا ذبح کئے جائیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۱)

مرزا قادیانی کی بزدلی کی چند مثالیں

پہلی مثال: ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب ۱۹۰۵ء کا زلزلہ آیا تو میں بچہ تھا اور نواب محمد علی خان صاحب کے شہر و مکان کے ساتھ حضرت صاحب کے مکان کا جو حصہ ہے، اس میں ہم دوسرے بچوں کے ساتھ چارپائیوں پر لیٹے ہوئے سو رہے تھے۔ جب زلزلہ آیا تو ہم سب ڈر کر بے تحاشا اٹھے اور ہم کو کچھ خبر نہیں تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ صحن میں آئے تو اوپر سے کنکر روڑے برس رہے تھے۔ ہم بھاگتے ہوئے مکان کی طرف آئے۔ وہاں حضرت مسیح موعود اور والدہ صاحبہ کمرے سے نکل رہے تھے۔ ہم نے جاتے ہی حضرت مسیح موعود کو پکڑ لیا اور آپ سے لپٹ گئے۔ آپ اس وقت گھبرائے ہوئے تھے اور بڑے صحن کی طرف جانا چاہتے تھے، مگر چاروں طرف بچے چمٹے ہوئے تھے اور والدہ صاحبہ بھی۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ج اوّل ص ۲۳ روایت ۳۲ طبع جدید، سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۰ روایت نمبر ۳۱ طبع قدیم)

مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے کہ: ''اور جس آنے والے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا، ان سے پہلے میں آپ سے ڈرا اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں، میں واپس قادیان نہیں گیا۔''

(مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۵۴۰ طبع قدیم، مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۶۴۹ طبع جدید)

دوسری مثال: ''مرزا قادیانی نے ۲۴ ؍فروری ۱۸۹۹ء کو مسٹر جے، ایم ڈوئی ڈپٹی

کمشنر گورداسپور کی عدالت میں مولانا محمد حسین بٹالوی کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کرائے گئے، جس کا مضمون یہ تھا: ''آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ دل آزار مضمون کی پیش گوئی نہ کرے، کوئی کسی کو کافر اور دجال اور مفتری اور کذاب نہ کہے، کوئی کسی کو مباہلہ کے لئے نہ بلاوے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۲۹۹ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۱۳۴ طبع قدیم)

''اور ہم تو ایک عرصہ گزر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع بھی کر چکے کہ آئندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ کی پیش گوئی نہیں کریں گے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۳۰۰ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۱۳۶ طبع قدیم)

قارئین کرام! آپ مرزا قادیانی کی بزدلی دیکھیں اور تقابل کے طور پر نبی کریم ﷺ کا اعلان حق بھی ملاحظہ فرمائیں: ''کہہ دو اے کافرو! میں تمہارے معبودوں کی عبادت نہیں کرتا اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرتے ہو۔'' (ترجمہ سورہ کافرون)

تیسری مثال: مرزا بشیر احمد ایم.اے لکھتا ہے کہ: ''مرزا قادیانی پر الہام نازل ہوا کہ حکومت برطانیہ کا استحکام سات سال رہے گا۔ اس کے بعد وہ زوال کا شکار ہو جائے گی۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۶۱ روایت نمبر ۹۴ طبع قدیم، سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۶۸ روایت نمبر ۹۶ طبع جدید)

مولانا بٹالوی نے جب الہام کو اپنے رسالہ میں چھاپ دیا تو مرزا قادیانی حکومت برطانیہ کے زیر عتاب آنے سے ڈرا اور اپنی کتاب کشف الغطاء میں اس الہام کا انکار کر دیا اور لکھا: ''دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ گویا میں نے کوئی الہام اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی۔ میں اس بہتان کا جواب بجز اس کے کیا لکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے، میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا..... اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمد و رفت اور ملاقات نہیں تا میں نے ان کو کچھ زبانی کہا ہو۔''

(ضمیمہ کشف الغطاص ب، خزائن ج ۴ ص ۲۱۶)

اب قادیانی بتائی کہ باپ سچا ہے یا بیٹا؟

چوتھی مثال: مرزا قادیانی نے پیر مہر علی شاہ مرحوم کے مقابل کے لئے لاہور

آنے سے انکار کر دیا اور لکھا کہ: ''پشاور کے جاہل پٹھان ان کے ساتھ ہیں۔ لاہوری لاہور کے گلی کوچوں میں مجھے گالیاں دیتے پھر رہے ہیں۔ نیز مولوی میرے واجب القتل ہونے کی تقریریں کر رہے ہیں۔ اس لئے میں لاہور نہیں گیا۔''

(مجموعہ اشہارات ج دوم ص ۴۶۱ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۳۵۰ طبع قدیم)

پانچویں مثال: مرزا قادیانی نے مالدار ہونے کے باوجود حج نہ کیا اور لوگوں کے اعتراض کرنے پر کہا کہ اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اس سلسلہ میں لکھا: ''تمام مسلمان علماء اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔''

(ملفوظات ج ۹ ص ۳۲۵ طبع قدیم، ملفوظات ج ۵ ص ۲۴۸ طبع جدید)

معیار نمبر ۳۴..... انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں

انبیاء کرام علیہم السلام سب سے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا دار لوگ نفس، شیطان اور دنیا کے اسیر ہوتے ہیں۔ انہوں نے آسمانی ہدایت کی روشنی سے اپنے دل و دماغ کو منور نہیں کیا ہوتا، جب کہ انبیاء کرام براہ راست اللہ تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ وہ مجسم ہدایت اور نفس امّارہ، شیطان اور دنیا کی ملونی سے پاک صاف ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لیجئے۔ دنیا بڑے بڑے انقلابات کی زد میں آئی، لاکھوں افراد تہہ تیغ ہوئے، کشتوں کے پشتے لگے، انسانی کھوپڑیوں کے مینار بنے..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں انقلاب برپا کر دیا..... قتل ہونے والے مخالفین کی کل تعداد ۷۵۹ ہے اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے ان کی تعداد ۲۵۹ ہے۔

مرزا قادیانی جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ظل و بروز ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کی ''عقل مندی'' کے احوال اس کے بیٹے نے اس طرح قلم بند کئے ہیں۔

۱..... ''مرزا قادیانی ایک طویل عرصہ زمین کے مقدمات کی پیروی میں لگا رہا۔ ایک فی صد کامیابی بھی نہ ملی۔'' (کتاب البریہ ص ۱۵۱ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۲)

۲..... ’’ایک چوزہ ذبح کرنا چاہا، مگر چوزہ کی گردن کی بجائے اپنی انگلی پر چھری چلا دی اور اس سے بہت سا خون بہہ نکلا۔‘‘

(سیرت المہدی ج دوم ص ۴ روایت نمبر ۳۰۷ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ دوم ص ۲۸۵ طبع جدید)

۳..... ’’مرزا قادیانی نے اپنے بچپن میں چینی کی جگہ نمک پھانک لیا جس سے اس کا سانس رک گیا اور اسے بڑی تکلیف ہوئی۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل ص ۲۲۶ روایت نمبر ۲۳۹ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل ص ۲۲۵ روایت نمبر ۲۴۴ طبع جدید)

۴..... ’’مرزا قادیانی نے اپنے بچپن میں سالن کا بار بار اپنی والدہ سے مطالبہ کیا تو اس نے تنگ آ کر کہا جاؤ راکھ سے روٹی کھالو، مرزا قادیانی نے واقعتاً راکھ روٹی پر ڈال لی۔‘‘

(سیرت المہدی ج اوّل ص ۲۲۶ روایت نمبر ۲۴۰ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل ص ۲۲۶ روایت نمبر ۲۴۵ طبع جدید)

۵..... ’’ایک ہی جیب میں گڑ کے ڈھیلے اور مٹی کے ڈھیلے رکھنا کمال ’’عقل مندی‘‘ بھی ہے اور کمال حسن ذوق بھی۔‘‘ (مسیح موعود مختصر حالات ملحقہ دیباچہ براہین احمدیہ طبع قدیم ص ۶۷)

۶..... ’’مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں نے ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کی جو کہ مسلسل ریح خارج ہونے کا مریض تھا، مرزا نے اسے کہا نماز پڑھاؤ، اگر آپ کی نماز ہوگئی تو ہماری بھی ہو جائے گی۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۱۱ روایت نمبر ۶۵۴ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۶۱۴، ۶۱۵ روایت نمبر ۶۵۴ طبع جدید)

۷..... ’’مرزا بشیر الدین محمود جب بچہ تھا تو اس نے اپنے والد مرزا قادیانی کی واسکٹ کی جیب میں ایک اینٹ ڈال دی، جس سے اس کی پسلیاں دکھنے لگیں لیکن اس نے کئی دن تک اینٹ نہ نکالی۔‘‘ (مسیح موعود مختصر حالات ملحقہ دیباچہ براہین احمدیہ طبع قدیم ص ق ۸۲)

۸..... ’’مرزا قادیانی لباس اس طرح پہنتا تھا کہ جرابوں کی ایڑی پاؤں کے تلے کی بجائے اوپر کی طرف ہو جاتی تھی۔ گرگابی کا دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں ڈال لیتا تھا۔ کھانا کھاتے وقت سالن کا پتہ نہ چلتا تھا کہ کیا کھا رہا ہوں۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۸ روایت نمبر ۳۷۵ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ دوم ص ۳۴۴ روایت نمبر ۳۷۸ طبع جدید)

۹..... ’’مرزا قادیانی قمیص کے بٹن درست نہ ڈالتا تھا۔ اکثر اوقات بٹن اپنا کاج چھوڑ کر

دوسرے ہی میں لگے ہوئے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے دیکھے گئے۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶ روایت نمبر ۴۴۴ طبع قدیم، سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۴۱ روایت نمبر ۴۴۷)

''رات سوتے وقت کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ اتار کر تکیہ کے نیچے رکھ لیتا تھا۔ شب بھر وہ مسلے جاتے صبح کو ان کی وہ حالت ہو جاتی تھی کہ مرزا بشیر احمد ایم. اے کے بقول اگر نفاست پسند لوگ دیکھ لیتے تو اپنا سر پیٹ لیتے۔'' (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۸، روایت نمبر ۴۴۴ طبع قدیم، سیرت المہدی ج دوم ص ۱۴۹ روایت نمبر ۴۴۷ طبع جدید)

معیار نمبر ۳۵.....انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ پر سب سے زیادہ توکل کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں توکل کی اہمیت متعدد مقامات پر بیان فرمائی ہے جیسے:

''وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین (المائدہ: ۲۳)''

''وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون (ابراھیم: ۱۲)''

''ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق: ۳)''

''انّ اللہ یحب المتوکلین (آل عمران: ۱۵۹)''

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''الیس اللہ بکاف عبدہ (الزمر: ۳۶)'' پس غیر اللہ سے کفایت طلب کرنے والا توکل کو چھوڑنے والا ہے۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ومن یتوکل علی اللہ فانّ اللہ عزیز حکیم (الانفال: ۴۹)'' یعنی اللہ تعالیٰ زبردست ہے وہ اپنے پر توکل کرنے والوں کو ذلیل نہیں کرتا۔

(احیاء العلوم للدین ج ۵ ص ۱۱۶)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو داغ نہیں لگواتے، بدشگونی نہیں لیتے، دم نہیں کراتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ (اوکما قال علیہ السلام) (متفق علیہ)

آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا قرآن وحدیث کی ان نصوص پر کتنا عمل تھا۔

علماء کے ساتھ سفر کرنے سے انکار

''ایسے مولویوں کے ساتھ سفر کرنا خطرناک ہے وہ کافر سمجھ کر قتل کر دیں گے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۳۸۳ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۲۱)

زلزلہ کی وجہ سے باغ میں قیام

''چونکہ آپ کو بار بار زلزلوں کے متعلق الہامات ہورہے تھے۔ اس لئے ۱۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے معاً بعد اسی روز آپ نے حکم دیا کہ کچھ عرصہ کے لئے احباب بہشتی مقبرہ کے متصل جو حضور کا باغ تھا، اس میں قیام کریں۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی فوراً تعمیل کی گئی۔ اس باغ میں ایک چھوٹی سی بستی آباد ہوگئی.....اور متواتر تین ماہ تک آپ نے احباب سمیت اسی باغ میں قیام فرمایا۔'' (حیات طیبہ ص ۲۸۵ مصنفہ شیخ عبدالقادر طبع جدید)

محافظ کتّا

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے گھر کی حفاظت کے لئے ایک دفعہ ایک گدی کتا بھی رکھا تھا وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام شیر وتھا۔ اس کی نگرانی بچے کرتے تھے یا میاں قدرت اللہ خان صاحب مرحوم کرتے تھے جو گھر کے دربان تھے۔''

(سیرت المہدی ج سوم ص ۲۹۸ روایت نمبر ۹۵۷، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۸۱۷ روایت نمبر ۹۵۷ طبع جدید)

حج نہ کرنا

''مرزا قادیانی نے مال دار ہونے کے باوجود حج نہیں کیا اور اس کے لئے راستہ پرامن نہ ہونے اور جان کے خطرہ کے عذر پیش کئے۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۱۹ روایت نمبر ۶۷۲ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۶۲۴ روایت نمبر ۶۷۲ طبع جدید)

عورتوں کا پہرہ دینا

''مرزا قادیانی کا رات کا پہرہ اس کی مریدنیاں رسول بی. بی اور مائی فجو منشیانی دیتی تھیں۔'' جو کہ تقویٰ اور غیرت دونوں کے خلاف تھا۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۱۳ روایت ۷۸۶ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۷۲۵ روایت نمبر ۷۸۶ طبع جدید)

پولیس کا پہرہ

''حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت صاحب شروع دعویٰ

مسیحیت میں دہلی تشریف لے گئے اور مولوی نذیر حسین کے ساتھ مباحثہ کی تجویز ہوئی تھی۔ اس وقت شہر میں مخالفت کا سخت شور تھا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے افسران پولیس کے ساتھ انتظام کر کے ایک پولیس مین کو اپنی طرف سے تنخواہ دینی کر کے مکان کی ڈیوڑھی پر پہرہ کے لئے مقرر کرا لیا تھا۔ یہ پولیس مین پنجابی تھا۔ اس کے علاوہ ویسے بھی مردانہ میں کافی احمدی حضرت صاحب کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے۔'' (سیرت المہدی ج دوم ص ۶۴ روایت نمبر ۳۸۵، سیرت المہدی ج اوّل حصہ دوم ص ۳۵۰ روایت نمبر ۳۸۸ طبع جدید)

متعدد طریقہ ہائے علاج کا بیک وقت استعمال

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ علاج کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود کا طریق تھا کہ کبھی ایک قسم کا علاج نہ کرتے تھے بلکہ ایک ہی بیماری میں انگریزی دوا بھی دیتے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ یونانی بھی دیتے جاتے تھے پھر جو کوئی شخص مفید بات کہہ دے کہ اس پر بھی عمل کراتے تھے اور اگر کسی کو خواب میں کچھ معلوم ہوا تو اس پر بھی عمل فرماتے تھے۔ پھر ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے تھے اور ایک ہی وقت میں ڈاکٹر اور حکیموں سے مشورہ بھی لیتے تھے اور طب کی کتاب دیکھ کر بھی علاج میں مدد لیتے تھے۔ غرض علاج کو ایک عجیب رنگ کا مرکب بنا دیتے تھے اور اصل بھروسہ آپ کا خدا پر ہوتا تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۷۰ روایت نمبر ۹۰۶ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۷۸۶ روایت نمبر ۹۰۶ طبع جدید)

مذکورہ بالا حوالہ کے آخری جملہ سے ہمیں ایک لطیفہ یاد آیا کسی شخص نے اپنے بھائی کو خط لکھا کہ والد بیمار ہے، والدہ کا بازو ٹوٹ گیا ہے، بھینس چوری ہوگئی، خالو کا آپریشن ہوا ہے، خالہ فوت ہوگئی ہے، بہن چھت سے گری ہے، چھوٹا بھائی امتحان میں فیل ہوگیا ہے باقی سب خیریت ہے۔

معیار نمبر ۳۶.....انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح کوئی عزت نہیں پا سکتا

دنیا داروں کے نزدیک اگرچہ عزت وقدر ومنزلت کا معیار دولت اور عہدے ہیں لیکن حقیقت میں یہ معیار غلط ہے اور عزت کا دارومدار صرف اور صرف ایمان اور تقویٰ ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے: ''یقولون لئن رجعنا..... لا یعلمون (المنافقون: ۸) '' ترجمہ: کہتے ہیں اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول اور مؤمنوں کی، لیکن منافق نہیں جانتے۔

سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''الذین یتخذون الکافرین..... جمیعا (النساء: ۱۳۹) '' ترجمہ: جو مؤمنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ یہ ان کے ہاں عزت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو عزت سب خدا ہی کی ہے۔

اگر اللہ اور اس کے انبیاء و رسل علیہم السلام سے بغاوت کرنے اور دنیا کا پجاری بننے سے عزت ملتی۔ اگر دولت اور بلند مرتبے معیار عزت ہوتے تو آج شداد، ہامان، قارون، فرعون وغیرہ کی بڑی عزت ہوتی، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ تمام تر جاہ وحشمت رکھنے کے باوجود یہ لوگ قابل عزت نہ تھے۔ حتیٰ کہ ان کے ناموں پر کوئی اپنے بچوں کے نام رکھنا گوارا نہیں کرتا۔ اس کے برعکس روکھی سوکھی کھا کر، موٹا جھوٹا پہن کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مست رہنے والے لوگوں کے نام آج بھی زندہ ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء کرام رحمہم اللہ۔ لوگ ان کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں۔ ان کی تعلیمات کو پڑھتے اور اپناتے ہیں اور ان کی عظمتوں کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ یہ ہے اصل عزت۔

<u>مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:</u> ''اثرک اللہ علی کل شئی '' اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز پر تجھے ترجیح دی۔'' (تذکرہ ص ۳۷۲ طبع چہارم)

''انّی فضلتک علی العالمین '' میں نے تجھے تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔'' (تذکرہ ص ۷۵ طبع چہارم)

''انّا کفیناک المستھزئین '' وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔'' (تذکرہ ص ۳۷۷ طبع چہارم)

''انبیاء و رسل سے ہر ایک کا نام اللہ تعالیٰ نے میرا نام رکھا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۷۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۶ حاشیہ)

اپنے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود دنیا کی نظر میں مرزا قادیانی کی عزت یہ تھی:

۱..... اس کی زندگی میں اسے کذاب، مکار اور دجال کہا گیا۔

۲..... اس کے روبرو اسے خودغرض، عشرت پسند، بدزبان کے لقب دیئے گئے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۱)

۳..... اسے مولانا کرم دین نے عدالتوں میں ذلیل وخوار کیا۔

۴..... اسے اور اس کے ماننے والوں پر کفر کے فتوے سب مسلمانوں نے متفقہ طور پر دیئے۔

۵..... اس پر مخالفین کا خوف مسلط رہا اور وہ بار بار برطانوی حکومت کو اپنے وفادار ہونے کا یقین دلاتا رہا۔

۶..... حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ۲۵ ؍اگست ۱۹۰۰ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں تشریف لائے، مرزا قادیانی مقابلہ کے لئے نہ آیا اور رسوا ہوا۔

۷..... مولانا محمد حسن فیضیؒ اور دیگر اکابر نے مرزا کی علمی خیانتوں کی نشان دہی کر کے اس کی پردہ دری کی۔

۸..... مولانا رشید احمد گنگوہی نے مرزا کے خلاف فتویٰ لکھ کر چھپوایا اور تمام ہندوستان میں پھیلایا جس پر مرزا نے چیں بجبیں ہو کر انہیں اندھا شیطان کا لقب دیا۔

۹..... علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کے کفر کی نشان دہی کی۔

۱۰..... مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مقابل مرزا نے دعاء کی کہ یا اللہ جو جھوٹا ہے اسے زندہ کی زندگی میں موت دے دے۔ مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مر گیا اور اس طرح اس نے خود اپنے جھوٹے ہونے کی تصدیق کر دی۔

یہ سب حقائق اس بات کے دلائل ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام والی عزت نہیں پائی۔

معیار نمبر ۳..... انبیاء کرام علیہم السلام کا انداز دعوت وتبلیغ مثالی ہوتا ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت وتبلیغ اور مواعظ حسنہ سے ہوں تو تمام قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔ خصوصیت سے درج ذیل آیات ملاحظہ فرمائیں۔

(البقرہ:۵۴، المائدہ:۲۱، الانعام:۷۸، ۱۳۵، الاعراف:۵۹، ۶۱، ۶۵، ۷۶، ۷۳، ۷۹، ۸۵، ۹۳، یونس:۷۱، ۸۴، ہود ۲۸، ۲۹۰، ۳۰، ۵۰ تا ۵۲، ۶۱، ۶۳، ۶۴، ۷۸، ۸۴، ۸۸، ۸۹، ۹۲، ۹۳، طہ:۸۶، ۹۰، المؤمنون:۲۳، النمل:۴۶، العنکبوت:۳۶، یس:۲۰، الزمر:۳۹، غافر:۲۹، ۳۰، ۳۲، ۳۸، ۴۱، نوح:۴)

ان آیات پر غور وفکر کرنے انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت وتبلیغ کی درج ذیل خصوصیات واضح ہوتی ہیں۔

۱..... <u>بے خوفی</u>: انبیاء کرام علیہم السلام کسی کی شان وشوکت، بادشاہت اور دولت سے مرعوب نہیں ہوتے۔ شدّاد کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام، فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام، قریش کے سرداروں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ حق کہنا ہر ایک کو معلوم ہے، باقی انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی یہ حال تھا۔

۲..... <u>فصاحت وبلاغت</u>: انبیاء کرام علیہم السلام فصیح وبلیغ ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی جو کہ ان کی دعاء کی برکت سے ٹھیک ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو افصح العرب تھے۔ پیغام حق کو پہچانے کے لئے فصاحت وبلاغت ایک بنیادی شرط ہے۔

۳..... <u>پیغام کی وضاحت</u>: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی دعوت، اپنی تعلیمات گول مول الفاظ میں کبھی بھی پیش نہیں کرتے بلکہ تمام ارکان اسلام کے لئے ایک ایک نکتہ کی وضاحت کرتے ہیں۔

۴..... <u>روحانیت</u>: انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات تقدس اور روحانیت سے بھری ہوتی ہیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کے دل ودماغ میں اخلاص اور محنت کے بقدر نورانیت وروحانیت پیدا ہوجاتی ہے۔

۵..... <u>جامعیت</u>: انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے جامعیت رکھتی ہیں اور اپنے زمانہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔

۶..... <u>شیطانی مداخلت سے حفاظت</u>: انبیاء کرام علیہم السلام کی وحی شیطانی مداخلت سے محفوظ ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ان کی وحی پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی پورا نہ ہوسکے۔

۷..... دعوت بالحکمۃ: انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت وتبلیغ، حکمت، موعظت حسنہ اور الجواب علی اسلوب الحکیم کے اصولوں پر مبنی ہوتی ہے۔ وہ کبھی بھی اپنے مخالفین کو نازیبا القاب نہیں دیتے۔ ان کے لئے نامناسب الفاظ استعمال نہیں کرتے، کھردرا لہجہ نہیں اپناتے۔ ان پر طنز اور طعن وتشنیع کے تیر نہیں چلاتے، وہ دن کے وقت دعوت وتبلیغ کرتے ہیں اور رات کی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر انسانوں کی ہدایت کی دعاء کرتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے انداز دعوت وتبلیغ کی اور ابھی بہت سی خصوصیات ہیں۔ احقر نے اختصار کے پیش نظر صرف سات خصوصیات گنوائی ہیں۔

مرزا قادیانی کے انداز دعوت وتبلیغ کا جائزہ

ہمیں سخت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ مرزا قادیانی کی دعوت وتبلیغ اور ۸۳ کتابوں کا ذخیرہ مذکورہ عام خصوصیات سے خالی ہے۔ مرزا قادیانی سچا نبی ہوتا تو سچے انبیاء کرام علیہم السلام کا اسلوب اپناتا۔ وہ متنبی تھا، اس لئے متنبیوں کا انداز ہی اپنایا جو کہ مذکورہ سات خصوصیات کے بالکل الٹ تھا۔ یعنی:

۱..... وہ اپنی وحی کے اظہار میں لوگوں سے اور حکومت برطانیہ سے ڈرتا تھا۔

۲..... اس کی تحریر وتقریر فصاحت وبلاغت سے خالی ہوتی تھی۔

۳..... اس کا پیغام واضح نہیں، اجمال، دجل اور تحریفات بہت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ماننے والے کئی گروہوں میں منقسم ہیں اور ہر گروہ مرزا قادیانی کو الگ الگ حیثیت سے مانتا ہے۔

۴..... مرزا کی تحریروں میں روحانیت کی جگہ ظلمت ہے جس کا پڑھنے والوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

۵..... مرزا قادیانی کی تعلیمات میں جامعیت نہیں اسی فی صد سے زیادہ تحریریں ختم نبوت، رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار، اپنی جھوٹی نبوت کے دلائل پر مشتمل ہیں۔ قرآن وحدیث کی درست ترجمانی نہ ہے۔

۶..... اس کی وحی شیطانی اثرات سے محفوظ نہ تھی۔

۷..... اس کی تعلیمات دعوت بالحکمۃ کے اصولوں کے یکسر خلاف ہے۔

اس عنوان پر ایک مستقل کتاب یا پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا جاسکتا ہے۔ کاش کہ کوئی مجاہد ختم نبوت متوجہ ہو کر یہ کام بھی کر ڈالے۔ واللہ الموفق والمعین!

معیار نمبر ۳۸.....انبیاء کرام علیہم السلام کی خطرناک امراض سے حفاظت ہوتی ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام چونکہ مرجع خلائق ہوتے ہیں اور شان محبوبیت رکھتے ہیں، اس لئے وہ خاطر خواہ جسمانی وجاہت رکھتے ہیں تاکہ لوگ ان کے قریب آنے میں حجاب محسوس نہ کریں۔ اسی طرح وہ ایسی امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جو کسی بھی طرح سے خطرناک، بدبودار ہوں، حضرت ایوب علیہ السلام کی مرض کی جو تفصیلات بعض کتب میں لکھی ہیں وہ اسرائیلی روایات پر مبنی اور ناقابل اعتبار ہیں۔

مرزا قادیانی کا اعتراف

''انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔''

(ملفوظات ج اوّل ص ۳۹۷ طبع جدید، ملفوظات ج دوم ص ۱۳۹ طبع قدیم)

مرزا قادیانی نے اپنے متعلق دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ وحی بھیجی ہے۔

مرزا قادیانی کا الہام

''ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۸۵ طبع چہارم)

''واضح رہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک وحی اور الہام مترادف ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۲۱، خزائن ج ۱ ص ۲۴۴ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

مرزا قادیانی کی خطرناک امراض

ہسٹریا کے دورے

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اوّل کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۳ روایت نمبر ۱۸ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل ص ۱۴، ۱۵ روایت نمبر ۱۹ طبع جدید)

مراق اور کثرت بول

''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرتؐ نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی

ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔'' (ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵ طبع قدیم، ملفوظات ج پنجم ص ۳۲، ۳۳ طبع جدید)

قولنج زحیری

''ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۳۴، خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۶)

ذیابیطس، سوسو دفعہ پیشاب

''مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض دفعہ سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔'' (نسیم دعوت ص ۶۷، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۴)

اسہال

''مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔''

(ملفوظات ج اوّل ص ۵۶۵ طبع جدید، ملفوظات ج ۲ ص ۳۷۶ طبع قدیم)

دردسر، کثرت بول اور اسہال

''احادیث میں ہے کہ مسیح موعود دو زرد رنگ چادروں میں اترے گا ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں سو میں نے کہا کہ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد بیماری ہے اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں، یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری۔'' (تذکرہ الشہادتین ص ۴۳، ۴۴، خزائن ج ۲۰ ص ۴۶)

دو ہولناک امراض

''مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید دردسر جس سے میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامن

گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلاء ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلاء ہو گئے اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۳۷۶)

حالت مردمی کا لعدم

''میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔ اس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی۔''

(تریاق القلوب ص ۳۵، خزائن ج ۱۵ ص ۲۰۳)

خلاصہ کلام

مرزا قادیانی کہتا ہے: ''اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلاء ہے۔'' (سراج منیر ص ۱۵، خزائن ج ۱۲ ص ۱۷)

دعوت فکر

قادیانیوں سے گزارش ہے کہ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے مطابق بیس سے زائد امراض میں مبتلاء تھا اور وہ سوچیں کہ کیا کسی سچے نبی کو بھی اتنی امراض لاحق ہوئی ہیں اور مرزا قادیانی کی یہ وحی کیا..... تھی کہ: ''ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔'' کیا صحت کا ٹھیکہ لینے کا مطلب ۲۰ سے زائد امراض میں مبتلاء کرنا ہے؟

معیار نمبر ۳۹..... انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اور مستجاب الدعوات ہوتے ہیں..... ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ سنتے اور قبول کرتے ہیں، کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اہم امور کے متعلق دعائیں کی ہوں اور وہ قبول نہ ہوئی ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو چونکہ بڑا شوق تھا خود کو انبیاء کرام کی فہرست میں شامل کرنے کا۔ اس لئے اس نے اپنے متعلق مستجاب الدعوات ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ

''میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔'' (ضرورت الامام ص ۲۶، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۷)

۱..... ''جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔'' (تذکرہ ص ۴۳۲ طبع چہارم)

۲..... ''دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں۔'' (تذکرہ ص ۹۴ طبع چہارم)

مرزا قادیانی کی غیر مقبول دعائیں

۱..... ''مرزا قادیانی نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جائے۔''

(تذکرہ ص ۴۱۴ طبع چہارم)

مگر وہ ۶۸ برس کی عمر میں فوت ہو گیا۔

۲..... ''مرزا قادیانی نے اپنے مرید مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی صحت کے لئے دعاء کی اور کئی الہامات شائع کئے۔'' (تذکرہ ص ۴۷۲، ۴۷۳ طبع چہارم)

لیکن مولوی عبدالکریم اپنی مرضی سے شفایاب نہ ہو سکا اور فوت ہو گیا۔

۳..... ''مرزا قادیانی کا بیٹا مبارک احمد بیمار تھا۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی صحت کی بشارت دی ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۱۶ طبع چہارم)

''لیکن مرزا مبارک احمد صحت یاب ہونے کی بجائے فوت ہو گیا۔''

(تذکرہ ص ۶۱۷ حاشیہ)

۴..... ''ڈپٹی عبداللہ آتھم کی ہلاکت کے لئے مرزا قادیانی نے وظیفے پڑھوائے۔''

(سیرت المہدی ج دوم ص ۷ روایت نمبر ۳۱۲ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ دوم ص ۲۸۹، ۲۹۰ روایت نمبر ۳۱۲ طبع جدید)

''دعائیں مانگیں۔'' (روزنامہ الفضل قادیان مؤرخہ ۲۰ ؍جولائی ۱۹۵۰ء)

''لیکن یہ دعائیں قبول نہ ہوئیں، آتھم نہ صرف زندہ رہا بلکہ عیسائیوں نے اس کا جلوس بھی نکالا۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۷۲ روایت نمبر ۱۷۱ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص ۱۷۵ روایت نمبر ۱۷۵ طبع جدید)

۵..... ''مرزا قادیانی کے مرید پیر منظور محمد کے گھر میں امید تھی۔ مرزا نے بیٹا ہونے کی دعا دی اور پیش اس لڑکے کے پیدا ہونے کے متعدد نام بھی تجویز کر دیئے۔ بشیر الدولہ، عالم کباب، کلمۃ اللہ خان وغیرہ۔'' (تذکرہ ص ۵۳۳، ۵۳۴ طبع چہارم)

''لیکن یہ دعا قبول نہ ہوئی اور لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ حاشیہ ص ۱۰۳)

مرزا قادیانی نے کہا کہ کوئی بات نہیں لڑکا آئندہ پیدا ہو جائے گا۔ مگر لڑکا پیدا ہونے کی بجائے پیر منظور محمد کی بیوی فوت ہوگئی۔ نہ رہا بانس نہ بجی بانسری۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی غیر مقبول دعاؤں کی ایک لمبی فہرست ہے، سر دست صرف پانچ دعائیں تحریر کی گئیں ہیں جو کہ مرزا قادیانی کی وحی کے من جانب اللہ نہ ہونے کی کھلی دلیل ہیں۔

معیار نمبر ۴۰..... انبیاء کرام علیہم السلام کافروں سے جہاد کرتے ہیں

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے ہمیشہ کافروں سے جہاد کیا ہے تاکہ اللہ کا دین سربلند ہو جائے۔ کسی سچے نبی کے متعلق یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کافروں سے جہاد کرنے کی بجائے ان سے محبت کرے۔ ان سے جہاد کو حرام قرار دے اور ان کی اطاعت کو واجب کہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱..... یہ دین قائم رہے گا اس حالت میں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لئے جنگ کرتی رہے گی۔ حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (صحیح مسلم)

۲..... جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے کبھی جہاد نہیں کیا اور نہ اس سلسلہ میں کبھی خواہش کا اظہار کیا تو وہ نفاق کے ایک پہلو پر مرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

۳..... مشرکوں کے خلاف جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اپنی جانوں کے ساتھ، اپنی زبانوں کے ساتھ۔ (سنن ابی داؤد)

جہاد کے متعلق مرزا قادیانی کی تعلیمات

۱..... ''میں اس بات کا فیصلہ نہیں کرسکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیرخواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو، بیس برس کی مدت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کررہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار رہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ اور دلی جان نثار ہوجائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوسکتے دست بردار ہوجائیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۳۵۵ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۱۴۰ طبع قدیم)

۲..... ''میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے..... اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لئے دلی جان نثار۔''

(مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۶۶، ۶۷ طبع جدید، مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۳۶۶، ۳۶۷ طبع قدیم)

۳..... ''ہم اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہوگیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکرگزار رہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۳۲، خزائن ج ۳ ص ۱۶۶ حاشیہ)

۴..... ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر

سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵، ۱۵۶)

۵..... ''مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔'' (ستارہ قیصریہ ص ۳، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۴)

۶..... ''ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو، گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو، مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے، سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۶)

۷..... ''پس میں اس جگہ پر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔ یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کر سکتا۔ جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔'' (لیکچر لدھیانہ مندرجہ خزائن ج ۲۰ ص ۲۷۲)

۸..... ''میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے۔'' (نور الحق حصہ اوّل ص ۳۳، خزائن ج ۸ ص ۴۵)

معیار نمبر ۴۱..... نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے

''عن عائشة قالت لما قبض رسول الله ﷺ اختلفوا فی دفنه فقال

ابوبکر سمعت رسول اللہ ﷺ شیئا ما نسیته قال ما قبض اللہ نبیاً الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه فدفنوه فی موضع فراشه‘‘

(جامع ترمذی ص ۱۲۱، ابواب الجنائز باب ماجاء فی قتلیٰ احد وذکر حمزۃ، مطبوعہ وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو ان کے مقام دفن میں لوگوں نے اختلاف کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جسے میں بھولا نہیں کہ اللہ نے کسی نبی کو وفات نہیں دی۔ مگر ایسی جگہ میں جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتے ہوں تو لوگوں نے آپ کو آپ کے بستر کی جگہ دفن کیا۔

’’مرزا قادیانی اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔ اس لئے کہ وہ لاہور میں فوت ہوا اور قادیان میں دفن ہوا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۴۸ طبع جدید روایت نمبر ۴۷۰)

قادیانی اس روایت کے متعدد جواب دیتے ہیں۔

اوّلاً: وہ یہود و نصاریٰ کی کتابوں اور اسرائیلی روایات سے ثابت کرتے ہیں کہ متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کی وفات اور دفن ہونے کی جگہ مختلف ہے۔ حالانکہ یہود و نصاریٰ کی کتابوں کا محرّف اور ناقابل اعتبار ہونا ظاہر ہے۔

ثانیاً: مرزا قادیانی کے دفاع کے لئے وہ اسی مفہوم کی اسرائیلی روایات بھی پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسرائیلی روایات پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کرنا ممکن نہیں۔

ثالثاً: وہ اس مذکورہ روایت کے بعض راویوں پر جرح کر کے انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ اگر ضعیف حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہو تو اس کا ضعف دور ہو جاتا ہے۔ قادیانی بتائیں کہ جامع ترمذی کی زیر بحث روایت کے انہیں کتنے متابعات درکار ہیں تاکہ ہم پیش کر سکیں؟

ایک قادیانی تاویل اور اس کا جواب

قادیانی ان سب معیاروں کے جواب میں ایک مشترکہ تاویل پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ مرزا قادیانی نبی کریم ﷺ کے ظل تھے اور ظل اصل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو خصائص نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کے ہیں وہ مرزا قادیانی کے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تعلیم

حاصل کرنا اور دیگر امور ان کے لئے عیب نہیں۔

الجواب بعون الملک الوہاب

مرزا قادیانی نے انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً آنحضرت ﷺ کا ظل ہونے کا جو دعویٰ کیا تھا، وہ ابتدائی مرحلہ تھا۔ (جسے وہ اپنے مذموم مقاصد کی خاطر آخر تک دوسرے دعوؤں کے ساتھ برابر دہراتا رہا) لیکن اس کی اصل منزل انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً آنحضرت ﷺ کے ساتھ مساوات کا دعویٰ ہے۔ اصل عبارات ملاحظہ فرمائیں:

حوالہ نمبر۱: ''پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ ''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

حوالہ نمبر۲: ''خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

حوالہ نمبر۳: ''جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۹)

حوالہ نمبر۴: ''فرمایا کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔'' (ملفوظات ج سوم ص۲۷۰ طبع قدیم)

حوالہ نمبر۵: ''کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۰۵، از مرزا بشیر احمد ایم.اے)

حوالہ نمبر۶: ''پس ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریمؐ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۱۳)

حوالہ نمبر ۷: ''پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

حوالہ نمبر ۸: ''ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۰، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۰)

حوالہ نمبر ۹: ''اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔'' (نزول مسیح ص ۲، ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۱)

حوالہ نمبر ۱۰: ''میں آدم اور احمد مختار ہوں، میری بغل میں تمام نیک لوگوں کا لباس ہے، اللہ نے ہر نبی کو جو پیالہ دیا ہے، وہ تمام پیالے اس نے مجھے دیئے ہیں۔ انبیاء اگرچہ بہت سے گزرے ہیں مگر معرفت میں، میں کسی سے کم نہیں ہوں۔''

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

قارئین کرام! ان دس حوالوں سے ثابت ہو رہا ہے مرزا قادیانی خود کو انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر سمجھتا ہے اور خصوصاً اپنے میں اور نبی کریم ﷺ میں کوئی فرق نہیں خیال کرتا تھا۔ اس کے بیٹوں نے بھی برملا یہ عقائد لکھے ہیں۔ ان عقائد کی موجودگی میں مذکورہ قادیانی تاویل عذر گناہ بدتر از گناہ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔''

✡✡✡

۱۸۸۴ء سے ۲۰۰۸ء تک

قادیانیت کی ناکامیوں کی

مختصر روئداد

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

1884ء سے 2008ء تک

قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئیداد

تالیف

محمد الیاس گھمن

ناشر: انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

دیباچہ	۴۱۴
مرزا غلام احمد قادیانی کی ناکامیاں اور شکستیں	۴۱۶
۱.....مختاری کے امتحان میں ناکامی	۴۱۶
۲.....حصول اراضی کے مقدمہ میں ناکامی	۴۱۶
۳.....مرزا کی خبیث امراض میں مبتلا نہ ہونے کی پیش گوئی جو کہ جھوٹی ثابت ہوئی	۴۱۶
۴.....براہین احمدیہ کے حوالہ سے ناکامیاں	۴۱۸
۷، ۸، ۹.....محمدی بیگم کے حوالہ سے کئی ناکامیاں	۴۱۹
۱۲.....ازدواجی حقوق ادا کرنے میں ناکامی	۴۲۰
۱۳.....لیکھرام کے ہاتھوں رسوائی	۴۲۰
۱۴.....منشی اندرمن مرادآبادی کے ہاتھوں ذلت	۴۲۱
۱۵.....قادیانی ہندو رؤسا کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ	۴۲۱
۱۷.....مزید نکاح کرنے میں ناکامی	۴۲۲
۱۸.....علمائے لدھیانہ کی طرف سے مرزا قادیانی کا اوّلین محاسبہ	۴۲۲
۱۹.....مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں مرزا کی رسوائی	۴۲۳
۲۰.....الہامی فرزند عنموائیل پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی	۴۲۳
۲۳.....سفر علی گڑھ میں تقریر کرنے میں ناکامی	۴۲۵
۲۵.....مناظرہ دہلی میں شکست	۴۲۵
۲۶.....مولوی غلام دستگیر قصوری کے مقابلہ سے فرار	۴۲۵
۲۸.....پادریوں کے مقابلہ میں ہزیمت	۴۲۶
۲۹.....مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مقابلہ میں شکست	۴۲۶
۳۰.....کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے میں ناکامی	۴۲۷
مولانا محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ سے فرار	۴۲۷
۳۷.....مولانا بٹالوی کے رسوا ہونے کی جھوٹی پیش گوئی	۴۲۸
۳۸.....مولانا بٹالوی کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی	۴۲۹
۳۸.....علماء ومشائخ کو مباہلہ کا نمائشی چیلنج	۴۲۹

۳۹.....مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا سے مباہلہ اور اس کا انجام	۴۳۰
۴۰.....منشی الٰہی بخش کے مرزائی ہونے کی غلط پیش گوئی	۴۳۰
۴۱.....مباحث میں حکیم نورالدین کی شکست	۴۳۰
۴۲.....ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہونے کی پیش گوئی	۴۳۱
۴۳، ۴۴، ۴۵.....ڈپٹی عبداللہ آتھم کے حوالہ سے مرزا کی شکستیں اور ذلتیں	۴۳۱
۴۶.....حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ہاتھوں ذلت وخواری	۴۳۲
۴۷.....مولانا محمد حسن فیضی کے مقابلہ میں شکست	۴۳۳
۴۸.....مولانا کرم الدین کے ساتھ مرزا کی مقدمہ بازی اور اس کی تاریخی شکستیں وذلتیں	۴۳۳
۵۲.....پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں رسوائی	۴۳۴
۵۳.....مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ہاتھوں شکستیں	۴۳۴
۵۴.....قادیان آنے کے متعلق غلط پیش گوئی	۴۳۵
۵۵.....مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ	۴۳۵
۵۶.....مرزا کی اپنی عمر کے متعلق غلط پیش گوئی	۴۳۵
۵۷.....اپنے گھر میں بیٹا ہونے کی غلط پیش گوئی	۴۳۶
۵۸.....قادیان میں طاعون نہ آنے کی پیش گوئی	۴۳۶
۵۹.....زلزلہ کی پیش گوئی جو مرزائیت کے لئے ایک زلزلہ ثابت ہوئی	۴۳۷
۶۰.....حرمین شریفین کے درمیان ریل گاڑی چلنے کی غلط پیش گوئی	۴۳۸
۶۱.....ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی کے مقابلہ میں شکست	۴۳۸
۶۲.....ایک بیوہ عورت سے شادی کی پیش گوئی جو کبھی پوری نہ ہوسکی	۴۴۰
۶۳.....مرید کے ہاں عالم کباب پیدا ہونے کی پیش گوئی جو پیدا نہ ہوسکا	۴۴۰
۶۴.....مرزا غلام احمد کی موت کی جگہ کی پیش گوئی	۴۴۱
مرزا غلام احمد کی چندنا کامیاں (مولانا محمد یوسف لدھیانوی مرحوم کے قلم سے)	۴۴۲
۶۵.....لیکھرام کے مقابلہ میں شکست	۴۴۲
عیسائیت کے خاتمہ میں ناکامی	۴۴۳
۶۷، ۶۸.....مسیح موعود ہونے کی علامات منطبق کرنے میں ناکامی	۴۴۵
۶۸ تا ۷۰.....اہم کارنامے سرانجام دینے میں ناکامی	۴۴۶
۷۱.....افغانستان میں قدم جمانے میں ناکامی	۴۴۹

۷۲.....قادیان میں مجلس احرار اسلام کے دفتر کا قیام	۴۴۹
۷۳.....قادیان میں احرار کانفرنس	۴۵۰
۷۴.....حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کی ناکام سازش	۴۵۰
۷۵.....مجلس احرار اسلام کے خاتمہ کی سازش	۴۵۱
۷۶.....۱۹۳۷ء کے الیکشن میں قادیانی امیدواروں کی ناکامی	۴۵۱
۷۷.....علامہ اقبال کی ضرب کلیمانہ	۴۵۱
۷۸.....کشمیر کمیٹی کی آڑ میں سیاسی اثر ورسوخ کی ناکام کوشش	۴۵۱
۷۹.....انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کا اخراج	۴۵۲
۸۰.....مرزائیت کا سیاسی احتساب	۴۵۲
۸۱.....طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی سے قادیانیوں کا اخراج	۴۵۲
۸۲.....ایڈریس پڑھنے میں سر ظفر اللہ خان کی ناکامی	۴۵۲
۸۳.....پاکستان میں اقتدار پر قبضہ کے ادھورے خواب	۴۵۲
۸۴.....منیر انکوائری رپورٹ کا پوسٹ مارٹم	۴۵۳
۸۵.....سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج	۴۵۳
۸۶.....افریقی ممالک میں قادیانیت کی پھیلاؤ میں کمی	۴۵۳
۸۷.....ایم ایم احمد کے قائم مقام صدر بننے میں ناکامی	۴۵۴
۸۸.....۱۹۶۵ء کی جنگ میں قادیانیوں کی ناکامی	۴۵۴
۸۹.....وائس ایئر مارشل ایس ایم اختر کی سازشوں میں ناکامی	۴۵۴
۹۰.....قادیانیت کا مذہبی احتساب	۴۵۵
۹۱.....ایئر مارشل ظفر چوہدری کی معطلی	۴۵۵
۹۲.....قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ	۴۵۵
۹۳.....بلوچستان سے قادیانیوں کا اخراج	۴۵۶
۹۴.....رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد	۴۵۶
۹۵.....سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج	۴۵۶
۹۶.....۱۹۸۴ء کا صدارتی آرڈیننس	۴۵۶
۹۷.....ووٹرلسٹوں سے قادیانیوں کے ناموں کا اخراج	۴۵۷
۹۸ تا ۱۱۷.....پاکستانی عدلیہ کے قادیانیوں کے خلاف اہم فیصلے	۴۵۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ

قادیانی ۲۰۰۸ء کو گولڈن جوبلی کے طور پر منا رہے ہیں اور اپنی فرضی فتوحات کے چرچے کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ان کے اس پروپیگنڈہ کے جواب میں زیر نظر کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے تاکہ دنیا کو بتایا جاسکے کہ تحریر و تقریر، مناظرہ و مباہلہ، مختلف فورموں اور اسمبلیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو کیا فتوحات حاصل ہوئیں اور قادیانی کن عبرتناک شکستوں سے دوچار ہوئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی دجل و تلبیس کے ذریعہ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے میں مسلسل مصروف ہیں۔ بعض اصل کتابیں یا تو چھاپتے نہیں اور اگر چھاپتے ہیں تو ان میں تحریف کرتے ہیں تاکہ قادیانیت کی نوجوان نسل اور مسلمان دونوں کو گمراہ کیا جائے دونوں ہی اصل حقائق سے بے خبر رہیں۔ ان کی یہی کیفیت تاریخی حقائق کے متعلق ہے کہ وہ اپنی نوجوان نسل اور امت مسلمہ دونوں کے سامنے حقائق کو توڑ مروڑ کر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ سچائی منہ چھپا کر رہ جاتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جانشینوں کی کتابیں بالخصوص تاریخ احمدیت کی بیس سے زائد جلدیں اس کذب بیانی کا شاہکار ہیں۔ دور حاضر میں بال کی کھال اتارنے والے محققین نہ جانے اس طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ قادیانی تاریخی سچائیوں کا جس طرح حلیہ بگاڑ رہے ہیں وہ ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

۱۹۸۴ء سے (جب امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا تھا) قادیانی پاکستان کے خلاف مسلسل پروپیگنڈہ کئے جارہے ہیں کہ حکومت ہم پر ظلم کرتی ہے، ہم مظلوم ہیں۔ عالمی سطح کے اعلیٰ ترین اداروں تک وہ اس پروپیگنڈہ کو پہنچائے ہوئے ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص دوسرے کے مکان پر ناجائز قبضہ کر کے الٹا اپنے مظلوم ہونے اور اصل مالک کے ظالم ہونے کا تأثر دے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت قیامت کے لئے ہے اور تمام دنیا کے لئے ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا، اب میں نبی بن گیا ہوں میں آخری نبی ہوں۔ اس نے ناموس رسالت مآب ﷺ پر ہاتھ ڈالا اور اصلی مسلمان ہونے کا مدعی ہوا۔ اپنے ماننے والوں کے ماسواء سب کو کافر قرار دیا اور قادیانی دھڑلے سے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے لگے۔ پاکستانی مسلمانوں نے جب اپنے مذہبی حقوق پائمال ہوتے دیکھے تو

انہوں نے قومی اسمبلی اور مختلف عدالتوں کے ذریعہ صرف اور صرف اپنے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا ہے اور بس..... اسے زیادتی کہنا دیوانہ پن نہیں تو اور کیا ہے..... اگر قادیانی بہائیوں کی طرح اپنی الگ حیثیت تسلیم کرلیں تو مسلمانوں کا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اسلامی اصطلاحات استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ یہی بات علامہ اقبال نے بھی لکھی ہے۔

قادیانی دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی ہیں وہ اسلامی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں تو ان کے ساتھ مسلمانوں کا جھگڑا شروع ہوجاتا ہے..... ان جھگڑوں کے نتیجے میں عدالتیں مقدمات کی سماعت کرتی ہیں اور وہ وہی فیصلہ کرتی ہیں کہ جو کہ ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کیا تھا اور جس کی صدر ضیاء الحق مرحوم نے ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ توثیق کی تھی.....

آمدم بر سر مطلب! زیر نظر کتابچہ قادیانیوں کے منفی پروپیگنڈہ کے توڑ کی ایک کوشش ہے..... اس کتابچہ کی طرف فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی جانشین سفیر ختم نبوت مولانا محمد الیاس چنیوٹی ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب اور مولانا قاری محمد رفیق وجھوی صاحب نے توجہ دلائی۔ احقر ان سب حضرات کا شکر گزار ہے۔

اللہ جل شانہ نے باطل پر حق کا غالب آنا قرآن مجید میں بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے: ''**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ ولو کرہ الکٰفرون** '' اور ''**قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا**'' یہ دو آیات تو ہر چھوٹے بڑے کو یاد ہیں۔

زیر نظر کتابچہ ان فرمودات الٰہیہ کی عملی روئیداد ہے۔

احقر نے حالت سفر میں یہ تالیف کی ہے۔ وقت بہت مختصر اور عوارضات کا ہجوم..... جو کچھ لکھ سکا قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ کوئی کمی رہ گئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ اور دیگر تصنیفات کو قبول فرما کر نافعیت عطاء فرمادیں اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنادیں۔ آمین ثم آمین!

اس رسالہ کے تالیف کے دوران محترم رانا وقار احمد، مولانا محبوب الحسن طاہر خطیب عائشہ مسجد مسلم ٹاؤن لاہور اور سید محمد کفیل شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے کتابیں فراہم کرنے میں خصوصی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر عطاء فرمائیں۔ آمین!

مشتاق احمد مؤرخہ ۲۱ ر مئی ۲۰۰۶ء

مرزا غلام احمد قادیانی کی ناکامیاں اور شکستیں

۱.....مختاری کے امتحان میں ناکامی

مرزا قادیانی نے ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ملازمت کی۔ اس دوران اس نے اپنے دیرینہ دوست لال بھیم سین کے ہمراہ مختاری کا امتحان دیا جس میں بھیم سین پاس اور مرزا قادیانی فیل ہوگیا۔ (سیرت المہدی ج ۱ ص ۱۳۵ روایت نمبر ۱۴۶ قدیم، سیرت المہدی ج ۱ ص ۱۳۹ روایت نمبر ۱۴۹ جدید، رئیس قادیان ص ۵۳، ۵۴ طبع جدید)

۲.....حصول اراضی کے مقدمہ میں ناکامی

مرزا نے ۱۸۶۸ء میں سیالکوٹ کی ملازمت چھوڑ دی تو اس کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے اسے مقدمہ بازی پر لگا دیا جس پر اس کے بقول ستر ہزار روپے خرچ ہوئے لیکن اتنے گرانقدر اخراجات کے باوجود مطلوبہ اراضی حاصل نہ کر سکا۔ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (رئیس قادیان باب نمبر ۸، ۹)

۳.....مرزا کی خبیث امراض میں مبتلا نہ ہونے کی پیش گوئی جو کہ جھوٹی ثابت ہوئی

انبیاء کرام علیہم السلام کبھی بھی ایسے امراض میں مبتلا نہیں ہوئے جس سے:

(۱) لوگ ان کے پاس آنے سے نفرت کریں۔

(۲) وہ امراض ہمیشہ ان کو لاحق رہیں۔

(۳) ان امراض کی وجہ سے وہ فریضہ تبلیغ کما حقہ ادا نہ کر سکیں۔ مثلاً: بنیادی اور سماعت کی کمزوری، لکنت ہونا۔ وغیرہ!

انبیاء کرام علیہم السلام کی نقالی کے شوق میں مرزا نے بھی دعویٰ کر دیا کہ مجھے کوئی خطرناک مرض لاحق نہ ہوگا۔ وہ لکھتا ہے: ''خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامن گیر ہو جائے۔ جیسا کہ جذام اور جنون اور اندھا ہونا اور مرگی تو اس سے یہ لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الٰہی ہوگیا، اس لئے پہلے سے اس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کروں گا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۰، خزائن ج ۱۷ ص ۶۷ حاشیہ)

مرزا کا یہ دعویٰ واقعتاً من جانب اللہ ہوتا تو ضرور پورا ہوتا۔ لیکن چونکہ یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہ تھا۔ اس لئے وہ خطرناک امراض میں ساری زندگی مبتلا رہا۔ اس کی قدرے تفصیل یہ ہے۔

۱..... حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا..... اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔

(سیرت المہدی قدیم حصہ اوّل ص ۱۳ روایت نمبر ۱۸، سیرت المہدی جدید ج اوّل ص ۱۵ روایت نمبر ۱۹)

۲..... مرزا ان دوروں کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھتا تھا۔

(سیرت المہدی قدیم حصہ اوّل ص ۵۲ روایت نمبر ۷۹، سیرت المہدی جدید ج اوّل ص ۵۹ روایت نمبر ۸۱)

۳..... مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں۔ ایک شدید درد سر اور یہ مرض تقریباً پچیس برس تک دامن گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر تقریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلاء ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلاء ہو گئے اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔

۴..... مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا، نبض کم ہو جانا..... یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ (نسیم دعوت ص ۶۸، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵)

۵..... مجھے دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۰۱، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۳)

۶..... میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی قدیم ج ۲ ص ۵۵ روایت نمبر ۳۶۹، سیرت المہدی جدید ج ۱ ص ۳۴۰ روایت نمبر ۳۷۲)

۷..... میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلاء رہا ہوں پھر بھی آج کل میری مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکانکے دروازے بند کر کے بڑی بڑی

رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی جاتی ہے۔ (ملفوظات قدیم ج ۲ ص ۳۷۶)

اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کا خدائی وعدہ کہاں گیا؟ اسے خطرناک امراض کیوں لاحق ہوئیں؟ کیا سچے نبی کی یہ شان ہوتی ہے؟ اگر قادیانی دوست کھلے دل و دماغ سے اس نکتہ پر غور کریں گے تو راہ ہدایت پانا اور صحیح فیصلہ پر پہنچنا، ان کے لئے آسان ہوگا۔

۴..... براہین احمدیہ کے حوالہ سے ناکامیاں

مرزا قادیانی نے دین اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھنے کا وعدہ کیا، لیکن مرزا بشیر احمد ایم اے کے بقول اس نے براہین احمدیہ کی مطبوعہ جلدوں میں صرف ایک دلیل بیان کی اور وہ بھی ادھوری۔

(سیرت المہدی قدیم ج ۱ ص ۹۳ روایت نمبر ۱۲۰، سیرت المہدی جدید ج ۱ ص ۹۹، ۱۰۰ روایت نمبر ۱۲۳)

۵..... مرزا قادیانی نے لوگوں سے ایڈوانس چندہ لیا تھا۔ براہین احمدیہ کی تصنیف واشاعت کے لئے لیکن وہ سب ڈکار گیا اور چندہ دینے والوں کے احتجاج پر انہیں خوب کوسا، ملامت کی کہ وہ مجھ سے چندہ کا حساب مانگتے ہیں۔ اس عرصہ میں مرزا کو جس ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے چندہ کی واپسی سے بچنے کے لئے جو عذر تراشے بہانے گھڑے۔ ان کی تفصیلات ایک مستقل مقالے کا موضوع ہیں۔ (دیکھیں رئیس قادیان ج ۱ باب ۱۹)

۶..... براہین احمدیہ کے متعلق مرزا نے اعلان کیا تھا کہ یہ کتاب پچاس جلدوں میں لکھی جائے گی۔ لیکن اس نے ۱۸۸۴ء میں چوتھی جلد لکھ کر سلسلہ ختم کر دیا۔ لوگوں نے جب احتجاج کیا کہ یا تو ہماری ایڈوانس رقم (جو کہ پچاس جلدوں کی تھی) واپس کرو یا پھر مطلوبہ جلدیں لکھو تو اس نے ۱۹۰۵ء میں اکیس سال بعد براہین احمدیہ کی پانچویں جلد لکھی اور اس کے دیباچہ میں لکھا: ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا، مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔'' (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷، خزائن ج ۲۱ ص ۹)

مرزا کی اس مضحکہ خیز دلیل سے واضح ہے کہ وہ پچاس جلدیں لکھنے سے عاجز رہا اور ذلت اس کا مقدر بنی۔

۷، ۸، ۹.....محمدی بیگم کے حوالہ سے کئی ناکامیاں

مرزا قادیانی نے پہلی شادی غالباً ۱۸۵۶ء میں اپنے حقیقی ماموں کی بیٹی حرمت بی بی سے کی اس کے بطن سے دولڑکے سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے۔ اس کے بعد مرزا نے اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات ختم کر دیئے، مگر طلاق نہ دی۔ حرمت بی بی چونکہ مرزا کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کی قریبی رشتہ دار تھی اور مرزا نے اپنے الہامات کے آڑ میں محمدی بیگم سے بڑھاپے کے عالم میں نکاح کرنا چاہا، لیکن محمدی بیگم کا والد احمد بیگ راضی نہ ہوا تو مرزا نے محمدی بیگم کے والد کو دباؤ میں لانے کے لئے حرمت بی بی کو ۱۸۹۱ء میں طلاق دے دی اور اپنے بیٹے مرزا فضل احمد سے بھی اس کی بیوی کو طلاق دلوادی۔ واضح رہے کہ فضل احمد کی بیوی احمد بیگ کی بھانجی تھی۔ آفریں ہے مرزا احمد بیگ پر کہ اس نے یہ دونوں صدمے برداشت کر لئے لیکن مرزا قادیانی کو رشتہ نہ دینے پر ثابت قدم رہا۔ بہر حال (۱) مرزا قادیانی کا گھر اجڑنا۔ (۲) اس کے بیٹے کا گھر اجڑنا۔ (۳) محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونا۔ یہ تین ذلتیں اور ناکامیاں مرزا قادیانی کا مقدر بنیں۔

۱۰، ۱۱..... مرزا کے مجموعی وحی تذکرہ، سیرت المہدی وغیرہ کتب کے مطالعہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہونا تقدیر مبرم ہے اور تقدیر الٰہی ٹل نہیں سکتی۔ محمدی بیگم کا اگر مرزا سلطان محمد سے نکاح ہو گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ مرزا سلطان محمد اڑھائی سال کے عرصہ میں مرجائے گا اور محمدی بیگم بہر حال بیوہ ہو کر میری زوجیت میں آئے گی، لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں اور مرزا سلطان محمد ۱۹۴۸ء میں فوت ہوا۔ محمدی بیگم بوڑھی ہو کر ۱۹۶۶ء میں دنیا سے رخصت ہوئی۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ:

۱..... محمدی بیگم جو کہ مرزا کی آسمانی بیوی تھی۔ اس سے مرزا سلطان محمد نے نکاح کیا اور مرزا منہ دیکھتا رہ گیا۔

۲..... محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں نہ آئی۔

۳..... اور مرزا قادیانی محمدی بیگم کی وصال کی حسرت لئے ہوئے مر گیا۔

۱۲..... ازدواجی حقوق ادا کرنے میں ناکامی

مرزا قادیانی نے ۱۸۸۴ء میں نصرت جہاں بیگم سے دوسری شادی کی تو ان کی قوت مردانہ کسی بیماری کے سبب بالکل ختم ہو چکی تھی۔ شادی کے بعد سات آٹھ ماہ تک مرزا بیوی کے قریب نہ جاسکا۔ یہ تفصیلات خاصی مزیدار ہیں۔ اس کا حوالہ الحمدللہ! راقم الحروف کی دریافت ہے جو کہ احقر کے توجہ دلانے پر بعض حضرات نے اپنی کتابوں میں مکمل طور پر چھاپ دیا ہے۔ اگر کسی قاری کے پاس اصحاب احمد کی تیرہویں جلد ہو تو حافظ حامد علی کی روایات کے ضمن میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مولانا رفیق دلاوری مرحوم نے اگرچہ اصحاب احمد کا حوالہ نہیں دیا، لیکن انہوں نے اسی مفہوم کی اور کئی روایات (رئیس قادیان ج ا باب ۲۲) میں لکھ دی ہیں۔

۱۳.....لیکھرام کے ہاتھوں رسوائی

مرزا نے ایک دفعہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے غیر مسلم رؤسا اور مذہبی رہنماؤں کو دعوت دی کہ وہ حق کے طلبگار بن کر قادیان آئیں۔ ایک سال قیام کریں تو وہ میری صحبت میں رہ کر ضرور آسمانی نشان دیکھیں گے اور مشرف باسلام ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے کوئی نشان نہ دیکھا تو میں دوسو روپے ماہوار کے حساب سے جرمانہ ادا کروں گا۔ آپ آنے سے پہلے مجھے خط لکھ کر اطلاع دیں اور اپنی سچی طلب پر ایک حلف نامہ لکھ دیں جو اخبارات میں شائع کیا جائے۔ اتنا کون احمق ہوتا کہ وہ اپنا کاروبار اور سارے معمولات زندگی چھوڑ کر مرزا کے پاس آکر رہے۔ اس لئے مرزا کا مقصد بہر حال پورا ہو جاتا۔ اگر وہ سچا ہوتا تو ایک سال کی شرط نہ لگاتا۔ حضور ﷺ سے کافروں نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فوراً ایسا کر دکھایا مہلت نہیں مانگی۔ بایں ہمہ مرزا کی توقع کے خلاف ہندو پنڈت لیکھرام نے قادیان میں یک سالہ قیام پر آمادگی ظاہر کی تو مرزا نے جان چھڑانے کے لئے متعدد عذر تراشے مثلاً:

۱..... آپ اپنے پانچ مختلف شہروں کے آریہ سماج سے اپنے مذہبی پیشواء ہونے کی سند حاصل کریں۔

۲..... آپ پہلے یہ ثابت کریں کہ آپ کی حیثیت دوسو روپے ماہوار آمدنی کی ہے۔

۳..... آپ قادیان آنے سے پہلے چوبیس سو روپے کسی مہاجن کی پاس بطور تاوان انکار اسلام جمع کرادیں۔

۴..... کبھی ثالث کی شرط لگائی۔

آخر پنڈت لیکھرام قادیان آدھمکا اور مرزا قادیانی سے شرائط پر گفتگو کرنے چاہی لیکن مرزا نے رسید تک نہ دی۔ لیکھرام نے فوری نوعیت کے معجزہ کا مطالبہ کیا مرزا کسی قسم کا کوئی معجزہ دکھانے سے عاجز رہا۔ مرزا قادیانی نے لیکھرام کے ہاتھوں جو ذلت اٹھائی تھی، اس کا اپنی کتاب ''فریاد درد'' میں تفصیلی ذکر کیا ہے۔ کتاب کے نام سے ہی مندرجات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ تفصیل کے لئے (دیکھیں رئیس قادیان ج ۱ باب نمبر ۲۳ تا ۲۵)

۱۴..... منشی اندرمن مرادآبادی کے ہاتھوں ذلت

پنڈت لیکھرام کی طرح منشی اندرمن مرادآبادی نے بھی قادیان میں یک سالہ قیام کے لئے مرزا قادیانی سے خط وکتابت کی۔ مرزا قادیانی نے اس سے ناقابل عمل قسم کی شرائط طے کیں۔ اس نے کہا:

۱..... آپ ضمانت دیں کہ ایک سال کے دوران کوئی دوسرا ہندو معجزہ دکھانے کا مطالبہ نہ کرے گا۔

۲..... معجزہ دیکھنے کے بعد منشی صاحب اگر مسلمان نہ ہوں تو وہ جرمانہ ادا کریں گے۔

اس طرح فضول اور ناقابل عمل شرائط پیش کر کے مرزا نے اپنی جان چھڑائی۔

۱۵..... قادیانی ہندو رؤسا کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ

اسی اثناء میں قادیان کے ہندو امراء کا ایک وفد مرزا قادیانی کے پاس آیا اور اس نے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا۔ مرزا نے کہا کہ ایک سال میں میرا ایک الہام بھی پورا ہوگیا تو میں سچا۔ وفد نے کہا ایک سال میں آپ پر جتنے الہام ہوں سب کے سب سچے ثابت کرنے ہوں گے۔ مرزا نے مطالبہ کے پورا کرنے سے انکار کیا تو وفد نے کسی مقرر تاریخ پر کوئی معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا لیکن مرزا قادیانی اس سے بھی انکاری ہوگئے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں۔

(رئیس قادیان ج ۱ باب ۲۷)

۱۶..... معجزہ دکھانے سے مرزا کے عاجز آنے کی خبر جب عام ہوئی تو اس کی شہرت کو نقصان پہنچا۔ تلافی کے لئے مرزا نے معاشی طور پر اپنے محتاج دس ان پڑھ ہندوؤں کی طرف سے اپنے نام ایک درخواست متعلقہ معجزہ نمائی تیار کی جس پر منت سماجت اور غلط بیانی کر کے ان کے دستخط کرا لئے اور اشتہار چھاپ دیا۔ جب ان دس ہندوؤں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جوابی اشتہار چھپوایا کہ ہم میں سے بعض اردو بالکل نہیں جانتے اور بعض معمولی درجہ کی جانتے ہیں۔ اس لئے ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ مرزا ہم سے کس تحریر پر دستخط کرا رہا ہے۔ اس نے ہمیں کہا تھا کہ یہ میرے الہامات ہیں تم گواہ رہنا۔ ہم تو مرزا کے الہامات بھی نہیں مانتے۔ ہمیں مرزا کے الہامات اور معجزات سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اس طرح مرزا قادیانی کا یہ منصوبہ بھی ناکام ہو کر رہ گیا۔

۱۷.....مزید نکاح کرنے میں ناکامی

حضرت جہاں بیگم سے شادی کے بعد مرزا قادیانی مزید نکاح کرنے کے خواب دیکھتا رہا اور خواتین مبارکہ پانے کے الہامات وہ شائع کرتا رہا، لیکن اسے نصرت جہاں بیگم کے بعد کسی تیسرے نکاح کا موقع نہ مل سکا:

رہی دل کی حسرتیں کہ نشاں قضا نے مٹا دیا

۱۸.....علمائے لدھیانہ کی طرف سے مرزا قادیانی کا اوّلین محاسبہ

مرزا قادیانی ۱۸۸۴ء میں جب اس نے براہین احمدیہ شائع کی اور لدھیانہ آ کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے الہامات لوگوں کو سنائے تو مولانا مفتی محمد عبد اللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبد العزیز لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ تینوں حضرات بہت پریشان ہوئے۔ مرزا کے متعلق استخارہ کیا جس میں اس کو جھوٹا اور دنیادار ہونا معلوم ہوا تو انہوں نے مرزا قادیانی کے زندیق اور ملحد ہونے کا فتویٰ جاری کیا جس پر مرزا بہت تلملایا۔ لیکن اہل حق کب کسی کی پروا کرتے ہیں۔ کچھ دنوں بعد مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ پھر مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک استفتاء مرتب کر کے ہندوستان کے تمام مسالک کے علماء و مشائخ سے مرزا کے کفر کا فتویٰ لیا۔ پھر ایک استفتاء مکہ مکرمہ روانہ کیا۔ وہاں پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔ انہوں نے تحقیق کر کے جواب لکھا اور اس پر حرمین شریفین کے علماء و مفتی حضرات نے

مرزا اور اس کے پیروکاروں کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ یوں علماء کرام کے ہاتھوں اپنے دعویٰ کی ابتداء ہی میں ذلیل وخوار ہوا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں رئیس قادیان حصہ دوم اور راقم الحروف کی کتاب تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ۔

۱۹.....مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں مرزا کی رسوائی

۱..... مرزا قادیانی نے دوسرے علماء ومشائخ کی طرح مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دعوت مناظرہ دی جو کہ انہوں نے قبول کر لی۔ لیکن انہوں نے تقریری مباحثہ کی شرط لگائی تاکہ عوام الناس کو بھی حق وباطل کا علم ہو سکے۔ لیکن مرزا کا ہمیشہ کی طرح تحریری مباحثہ پر اصرار رہا۔ شرائط طے نہ ہونے کی وجہ سے مناظرہ کی نوبت نہ آسکی۔

۲..... مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے متعلق کفر کا ایک تفصیلی فتویٰ جاری کیا تھا جس کا مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ (انوار الاسلام ص ۴۶، خزائن ج ۹ ص ۴۷) پر اعتراف کیا ہے۔ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتوی سے مرزائیت کو کتنا نقصان پہنچا، اس کا مرزا قادیانی کی درج ذیل عبارت سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ''اخرھم الشیطان الاعمی والغول الاغویٰ یقال لہ رشید احمد الجنجوھی وھو شقی کاالامروھی ومن الملعونین'' ترجمہ: ان میں سے آخری شخص وہ شیطان اندھا اور گمراہ دیو ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں اور وہ (مولانا احمد حسن) امروہی کی طرح بدبخت اور ملعونوں میں سے ہے۔ (انجام آتھم ص ۲۵۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضا)

۲۰.....الہامی فرزند عنموائیل پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی

مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھی کہ مرزا کو بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کرنے کی سوجھی اور اس موقع کو اس نے اپنے مخالفین کے لئے ایک کھلی نشانی قرار دیا اور اس لڑکے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا: ''وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس کے معنی سمجھ نہیں آئے۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دل بند گرامی ارجمند ''مظھر الاوّل والآخر مظھر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء'' (اشتہار مؤرخہ ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء، تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۵۹، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۱)

۲۰؍فروری کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے لڑکے کی تاریخ پیدائش اور سال متعین نہ کیا تھا۔لیکن ۲۲؍مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں زیادہ مدت ۹ سال مقرر کردی کہ اس دوران وہ لڑکا لازماً پیدا ہو جائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۱۳)

۸؍اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں لکھا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا بہت جلد پیدا ہونے والا ہے۔لیکن معلوم نہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے یا بعد میں کسی وقت پیدا ہوگا۔

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۱۷)

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ پیش گوئی کے مطابق عنموائیل کی جگہ مئی ۱۸۸۶ء میں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔اس پر مرزا قادیانی کا مذاق اڑایا گیا۔اسے بڑی ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

۲۱..... کچھ عرصہ بعد ۷؍اگست ۱۸۸۷ء کو مرزا کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا، جسے اس نے عنموائیل قرار دیا۔ (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۹۹، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۴۱)

اس پر قادیان میں مبارک سلامت کا شور برپا ہوا۔بڑی خوشیاں منائی گئیں۔اس نومولود کا نام بشیر احمد رکھا گیا، جو ۱۹ دن بیمار رہ کر فوت ہوگیا۔

(مکتوبات احمدیہ قدیم ج ۵ نمبر ۳ ص ۸۹ مکتوبات احمد ج ۲ ص ۵۵۵ مکتوب نمبر ۱۴۱، مکتوب نمبر ۱۴۴)

بشیر اوّل کے انتقال پر مخالفین نے مرزا پر خوب طعن کی تو مرزا نے ایک اشتہار حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر المعروف سبز اشتہار شائع کیا اور بے بنیاد تاویلیں کیں۔ مرزائیوں کو مرزا قادیانی کا یہ اصول یاد رکھنا چاہئے۔''کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔'' (نزول المسیح ص ۱۸۶، خزائن ج ۱۸ ص ۵۶۴)

۲۲..... بشیر اوّل کی وفات کے بعد مرزا کے ہاں ایک بیٹا ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا تو مرزا نے اسے پیش گوئی کا مصداق قرار دیا۔ (تریاق القلوب ص ۴۳، خزائن ج ۱۵ ص ۲۲۳)

اس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا تھا۔لیکن بدقسمتی سے یہ لڑکا بھی ۹ سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے پہلے فوت ہوگیا۔ (تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۲۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۸۶)

بدنامی وذلت کے اس تماشا سے تنگ آ کر مرزا نے اپنے بڑے بیٹے مرزا محمود احمد کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار دیا جو کہ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا تھا اور اسی غرض سے اس کے نام میں بشیر الدین کا اضافہ کیا گیا۔حالانکہ مرزا محمود اس پیش گوئی کا کسی اعتبار سے مصداق نہیں بن سکتا۔تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (رئیس قادیان باب نمبر ۳۶ فصل ۶)

۲۳.....سفر علی گڑھ میں تقریر کرنے میں ناکامی

۱۸۸۹ء میں مرزا قادیانی علی گڑھ گیا تو وہاں کے مسلمانوں نے صداقت اسلام پر اس سے تقریر کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مرزا اس قابلیت کا شخص نہ تھا۔ نہ علم، نہ قوت بیان آخر کار اپنے الہامات کی آڑ لے کر تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ سید تفضل حسین نے بہت منت سماجت کی۔ لیکن مرزا نہ مانا کسی شخص نے جو کہ مولوی اسماعیل علی گڑھی کا ملاقاتی تھا کہہ دیا کہ مرزا نے علمی قابلیت نہ ہونے کی وجہ سے انکار کیا ہے۔

مرزا قادیانی تک یہ تبصرہ پہنچا تو اس نے اپنے (رسالہ فتح الاسلام ص ۲۷ تا ۳۱، خزائن ج ۳ ص ۱۷ تا ۱۹ حاشیہ) میں اسے کوسا۔ حالانکہ اس شخص کا تجزیہ درست تھا۔ اس لئے کہ مرزا نے اپنی تعلیم نامکمل چھوڑ دی تھی اور اس بات کا اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کو بھی اعتراف تھا وہ لکھتا ہے: ''حضرت مسیح موعود کسبی علوم کے لحاظ سے کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے اور نہ ہی علم مناظرہ میں آپ کو کوئی خاص دسترس تھی۔''

(سیرت المہدی قدیم ج ۱ ص ۱۱۸ روایت نمبر ۱۳۱، سیرت المہدی جدید ج ۱ ص ۱۲۴ روایت نمبر ۱۳۴)

۲۵.....مناظرہ دہلی میں شکست

مناظرہ لدھیانہ میں شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی نے دہلی جا کر قسمت آزمائی کا سوچا۔ چنانچہ دہلی جا دھمکا اور مولانا سید نذیر حسین دہلوی کو دعوت مناظرہ دی۔ مولانا نذیر حسین اس وقت کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے شاگرد خاص مولانا بشیر سہسوانی کو مناظرہ کے لئے مقرر کر دیا۔ چنانچہ ۱۸ ر اکتوبر ۱۸۹۱ء کو جامع مسجد دہلی میں مناظرہ ہوا جس میں شکست کھانے کی پرانی روایت مرزا نے برقرار رکھی۔

نوٹ! مناظرہ لدھیانہ کا ذکر آگے آئے گا۔ (مؤلف)

۲۶.....مولوی غلام دستگیر قصوری کے مقابلہ سے فرار

مرزا قادیانی کا سسر فیروز پور میں محکمہ انہار کا ملازم تھا اور مرزا اس سے ملاقات کے لئے وقتاً فوقتاً جاتا رہتا تھا اور فیروز پور کے علماء کو چیلنج بھی کرتا تھا۔ فیروز پور چھاؤنی میں مولانا غلام دستگیر قصوری کا داماد ایک ممتاز تاجر تھا۔ شہر کے سرکردہ لوگوں نے اسے کہا کہ آپ

مولانا غلام دستگیر قصوری کو حقیقت حال بتائیں اور انہیں فیروز پور آنے کا کہیں۔ داماد کی زبانی پتہ چلنے پر مولانا قصوری کتابوں سمیت فیروز پور آ گئے لیکن مرزا طرح دے گیا۔ رؤسائے شہر کے بے حد اصرار پر فیروز پور کی بجائے لاہور میں مناظرہ کرنا منظور کیا جس کے لئے ۲۵ ؍دسمبر ۱۸۹۲ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مقررہ تاریخ پر لاہور میں ہزاروں علماء اور عوام جمع ہو گئے۔ مولانا قصوری بھی پہنچ گئے لیکن مرزا نہ خود آیا نہ ہی اپنا کوئی نمائندہ بھیجا۔ پانچ چھ دن انتظار کرنے کے بعد مولانا قصوری واپس تشریف لے گئے۔ اس وقت بعض مسلمانوں نے لاہوری مرزائیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا ہم نہ کہتے تھے:

جلد ہو جائے گا آشکار کہ جگنو کو سمجھے ہو تم اک شرارہ

۲۸..... پادریوں کے مقابلہ میں ہزیمت

امرتسر میں جب مرزا ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کر رہا تھا۔ امرتسر کے عیسائیوں نے اندھے، کوڑھی اور برص زدہ افراد جمع کر کے مرزا سے کہا اگر تم واقعتاً مسیح ہو تو ان افراد کو شفایاب کر کے دکھاؤ۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مشہور ہے اور قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے۔ مرزا نے جان بچانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ہی انکار کر دیا۔

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

۲۹.....مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مقابلہ میں شکست

جنوری ۱۸۹۲ء کے آخر میں مولانا عبدالحکیم کلانوری نے مرزا سے لاہور میں اس کے دعویٰ مسیحیت کے موضوع پر مناظرہ کیا جو کہ مرزا کی خواہش کے مطابق تحریری تھا۔ مرزا قادیانی ہمیشہ تحریری مناظرہ کرتا تھا۔ مرزا بشیر احمد ایم اے کی تحریر (مندرجہ سیرت المہدی) کے مطابق مرزا نے اپنی زندگی میں صرف پانچ مناظرے کئے اور وہ سب تحریری تھے۔ تقریری مقابلہ سے مرزا سخت عاجز تھا اور مولانا دلاوری کے بقول تقریری مباحثہ سے وہ اس طرح بھاگتا تھا جس طرح شکار شیر کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ اس مناظرہ کے نتیجہ میں مرزا نے ایک توبہ نامہ لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں میں نے دعویٰ

نبوت کیا ہے، وہاں نبوت سے میری مراد حقیقی نبی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے۔
(تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۹۴ تا ۹۶، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۱۳)

مولانا رفیق دلاوری رئیس قادیان ج ۲ باب ۳۴ میں لکھتے ہیں کہ: ''مرزا نے اس معاہدہ کی پاسداری کی اور آٹھ نو سال یعنی ۱۹۰۱ء تک منقولہ الفاظ دوبارہ استعمال نہ کئے۔ ۱۹۰۱ء میں ٹیچی ٹیچی کے بے حد اصرار یا کسی اور نہ معلوم وجہ سے مرزا نے اعلانیہ نبوت کر دیا اور ایک غلطی کا ازالہ نامی کتابچہ لکھ کر تمام حدود پھلانگ گیا۔

۳۰..... کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے میں ناکامی

سیاسی غلبہ کی کوشش ہر جھوٹے مدعی نبوت کا شیوہ رہا ہے۔ مرزا قادیانی بھی اس ضابطہ سے مستثنیٰ نہ تھا۔ حکیم نورالدین بھیروی جو کہ عمدہ طبیب اور عالم تھا لیکن اپنی فکری بے راہ روی اور آزاد خیالی کے باعث گمراہ ہوا اور مرزا قادیانی سے جاملا اور اس کا دست راست بن گیا۔ ۱۸۹۰ء، ۱۸۹۱ء میں حکیم نورالدین مہاراجہ کشمیر کا بطور شاہی طبیب ملازم تھا۔ اس نے وہاں مہاراجہ کی عنایات سے فائدہ اٹھا کر ہر محکمہ میں قادیانی بھرتی کرنے شروع کر دیئے۔ معزول مہاراجہ پرتاب سنگھ نے اس امر کی شکایت وائسرائے ہند سے کی جو کہ ان دنوں کشمیر کے دورہ پر آیا ہوا تھا تو وائسرائے نے پرتاب سنگھ کو مہاراجہ اور راجہ امر سنگھ کو اس کا نائب بنا دیا اور ساتھ ہی حکیم نورالدین کو بارہ گھنٹے میں کشمیر چھوڑنے کا نوٹس دیا۔ حکیم نورالدین نے بدحواس ہو کر مرزا کو دعاء کے لئے خط لکھا۔ مرزا نے خط ملنے پر نوٹس کی واپسی کے لئے ساری رات رو رو کر دعائیں کیں جو کہ شرف قبولیت نہ پا سکیں اور مہاراجہ کشمیر کا نوٹس برقرار رہا۔ کشمیر واپسی سے ناامید ہو کر حکیم نورالدین نے قادیان میں ڈیرے ڈال لئے اور جعلی نبوت کا کاروبار چلانے میں مرزا قادیانی کی معاونت کرنے لگا۔ یہ دلچسپ داستان (رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر ۴۴) میں تفصیلاً موجود ہے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ سے فرار

مرزا قادیانی نے متعدد مواقع پر مولانا محمد حسین بٹالوی کو دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے دعوت قبول کر لی تو مرزا مناظرہ سے انکاری ہو گیا۔ اس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

۳۱..... اپریل، مئی ۱۸۹۱ء میں مولانا بٹالوی کو مرزا نے تحریری مناظرہ کی دعوت دی لیکن انہیں جواب الجواب کا حق نہ دیا۔ دونوں فریقوں نے اپنے اپنے دلائل پر مشتمل صرف ایک

پرچہ لکھنا تھا اور مناظرہ ختم۔ ظاہر ہے کہ اس بے سروپا مناظرہ کی نبوت ہی نہ آسکی۔

۳۲..... مولانا بٹالوی ۹ ؍مئی ۱۹۸۱ء کو لدھیانہ آئے اور مرزا سے مناظرہ کی خواہش ظاہر کی جو کہ اس کی اپنی دعوت مباحثہ کا ردعمل تھا لیکن مرزا کی بے جا ضد کی وجہ سے شرائط مناظرہ طے نہ ہوسکیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (رئیس قادیان ج ۲ باب ۱۴)

۳۳..... مرزا آٹھ دفعہ ناقابل عمل شرائط کر کے مناظرہ سے بچتا رہا تو آخر کار مولانا بٹالوی نے اس کی سب شرائط مان لیں اور مرزا کے سسرالی مکان پر جا پہنچے اور اسے مناظرہ پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ ۲۰ ؍جولائی ۱۸۹۱ء کو تحریری مناظرہ شروع ہوا جو کہ ۱۲ دن جاری رہا۔ آخر کار مرزا نے ہتھیار ڈال دیئے اور مباحثہ بند کر دیا۔ اسے مباحثہ لدھیانہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۳۴..... اگست ۱۸۹۱ء میں مرزا نے مولانا بٹالوی کو پھر دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے منظور کر لی تو چپ سادھ لی۔ کوئی پتہ نہ چلا کہ مرزا کہاں ہے؟

۳۵..... مولانا بٹالوی نے مرزا قادیانی کے کفر کے متعلق ایک سوال نامہ مرتب کیا اور ہر مسلک کے معتبر علماء و مفتی حضرات کی خدمت میں بھیجا۔ سب علماء و مفتی حضرات نے مرزا اور مرزائیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (رئیس قادیان ج ۲ ص ۲۶)

۳۶..... فروری ۱۸۹۲ء میں مرزا مولانا محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ کرنے کی نیت سے لاہور آیا۔ مولانا بٹالوی کو علم ہوا تو وہ مرزا سے پہلے ہی لاہور آ پہنچے مرزا ابھی ستانے نہ پایا تھا کہ مولانا بٹالوی نے پیغام مباحثہ بھیج دیا۔ مولانا بٹالوی کے کہنے پر علمائے لاہور نے بھی دعوت مباحثہ دی۔ اس پر مرزا لاہور چھوڑ کر سیالکوٹ چلا گیا۔ مولانا نے وہاں بھی تعاقب کیا تو مرزا نے اپنے الہام کا سہارا لے کر سیالکوٹ سے بھی کوچ کیا۔ معززین شہر کے اصرار پر مرزا نے یہ بہانہ کیا کہ بٹالوی مجھے کافر کہتا ہے اور گالیاں دیتا ہے، اس لئے مناظرہ نہیں کروں گا۔ لوگوں نے گالیاں نہ دینے کی ضمانت دی۔ ملک قطب الدین خاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے تحریری مباحثہ کی تجویز دی، لیکن مرزا نے میں نہ مانوں کی رٹ جاری رکھی۔ یہی معاملہ جالندھر اور فیروز پور میں پیش آیا۔

۳۷.....مولانا بٹالوی کے رسوا ہونے کی جھوٹی پیش گوئی

مرزا قادیانی کا اصول تھا کہ بدنام ہوئے تو کیا نام نہ ہوگا۔ کسی نہ کسی بہانے وہ لوگوں کو اپنے وجود کا احساس دلاتا رہتا تھا۔ ۱۹ ؍شعبان ۱۳۱۰ھ کو اس نے الہام پیش کیا کہ

مولوی محمد حسین بٹالوی چالیس دن کے اندر ذلیل وخوار ہوگا۔ یہ چالیس دن ۱۰ ؍شوال ۱۳۱۰ھ کو پورے ہوئے تو تین دن بعد یعنی ۱۳ ؍شوال ۱۳۱۰ھ بمطابق ۳۰ ؍اپریل ۱۸۹۲ء کو مولانا بٹالوی نے اپنے پرچہ میں لکھا کہ میں الحمد للہ! مکمل صحت مند ہوں۔ میری اولاد اور ذرائع آمدنی بھی قادیانی سے زیادہ ہیں۔ اس لئے اب شاید مرزا یہ تاویلیں کرے کہ:

۱..... اس عذاب سے روحانی عذاب مراد ہے۔

۲..... اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین میرے فلاں سوال کا جواب دینے سے عاجز رہا۔

۳..... اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین کی اولاد میں سے فلاں کو نزلہ اور بخار ہوگیا تھا۔

۴..... محمد حسین کو رمضان کے روزوں نے خوب ستایا ہے۔ (اشاعۃ السنہ ج ۱۵ ص ۱۸۴، ۱۸۵)

۳۸.....مولانا بٹالوی کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی

مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے مخالف کے ہاتھوں مار بھی کھا رہا تھا اور ساتھ یہ کہتا جارہا تھا کہ اب مارے گا تو نتیجہ دیکھ لے گا۔ کچھ یہی حال مرزا قادیانی کا تھا۔ اس نے علماء ومشائخ کے ہاتھوں بے پناہ ذلت اٹھائی ناکامیاں دیکھیں، لیکن پھر انہیں للکارنے اور ان کے متعلق پیش گوئیاں کرنے سے باز نہ آتا تھا۔ چنانچہ ایک بار پھر اسے پیش گوئی کا شوق چرایا اور ۴ ؍مئی ۱۸۹۳ء کو مولانا بٹالوی کے قادیانی ہوجانے کی پیش گوئی کردی اور وقفہ وقفہ سے اس کو دہراتا رہا، لیکن اس کی یہ پیش گوئی کبھی پوری نہ ہوسکی اور وہ مولانا بٹالوی کو اپنا مرید بنانے کی حسرت لئے دنیا سے چلا گیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر ۵۵)

۳۸.....علماء ومشائخ کو مباہلہ کا نمائشی چیلنج

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۶۱، خزائن ج ۵ ص ۲۶۱) پر ان تمام علماء اور مفتی حضرات کو دعوت مباہلہ دی جو اسے کافر قرار دیتے ہیں۔

اس دعوت مباہلہ میں اس نے خاص طور پر میاں نذیر حسین دہلوی اور مولانا بٹالوی کا نام لیا۔ یہ دعوت مباہلہ ۱۰ ؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو دی گئی۔ مولانا بٹالوی نے جواب دیا کہ پہلے مرزا اپنی کتابوں میں تحریر کردہ عقائد کے متعلق حلف اٹھائے گا کہ قرآن وحدیث کی یہی مراد ہے جو مرزا نے تحریر کی ہے اور یہی مطالب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور آئمہ کرام نے سمجھے ہیں اور مرزا کہے گا کہ اگر اس حلف میں جھوٹا ہوں تو خدا مجھ پر ایسی لعنت نازل کرے جو آج تک کسی پر نازل نہیں ہوئی۔

یہ مسکت جواب سن کر مرزا اپنا چیلنج بھول گیا اور دوبارہ نام بھی نہ لیا۔

۳۹.....مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا سے مباہلہ اور اس کا انجام

مرزا قادیانی نے ۲۵ ؍اپریل ۱۸۹۳ء کو علماء ومشائخ کو مباہلہ کا چیلنج دیا مباہلہ کے لئے بلائے گئے حضرات میں مولانا بٹالوی، مولانا محی الدین لکھووالی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالحق غزنوی۔ وغیرہ! حضرات کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا عبدالحق غزنوی نے دعوت مباہلہ قبول کرلی۔ مرزا نے جواب الجواب میں اشتہار شائع کیا جس میں تاریخ مباہلہ ۱۰ ؍ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ/ بمطابق ۲۷ ؍مئی ۱۸۹۳ء بمقام عیدگاہ امرتسر مقرر کی گئی۔

چنانچہ مقررتاریخ پر عیدگاہ امرتسر میں فریقین جمع ہوئے اور دعاء کی کہ جو شخص باطل پر ہے وہ حق والے کی زندگی میں ذلیل ہوگا۔ مرزا قادیانی کے حق میں اس مباہلہ کے درج ذیل برے اثرات ظاہر ہوئے۔

۱..... مرزا نے عبداللہ آتھم کے ساتھ مناظرہ میں شکست کھائی۔

۲..... اس نے آتھم کے مرنے کی پیش گوئی کی جو کہ پوری نہ ہوسکی۔

۳..... مولوی عبدالحق غزنوی صحت منداور الٰہی انعامات سے مالا مال رہے۔

۴..... مرزا کے مرید اسماعیل ساکن جنڈیالہ اور یوسف خان سرحدی عیسائی ہوگئے۔

۵..... مرزا قادیانی ۲۶ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور ہیضہ سے مرگیا۔ جب کہ مولانا عبدالحق غزنوی مرزا کی موت کے ۹ سال بعد ۱۶ ؍مئی ۱۹۱۷ء کو جاں بحق ہوئے۔

۴۰.....منشی الٰہی بخش کے مرزائی ہونے کی غلط پیش گوئی

مرزا قادیانی نے اپنی (کتاب اعجاز احمدی ص ۵۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۳) میں منشی الٰہی بخش اکاؤنٹینٹ کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی کی جو کہ غلط ثابت ہوئی۔ منشی صاحب قادیانیت قبول کرنے کی بجائے مدت العمر قادیانیت کی تردید میں مصروف رہے۔ انہوں نے مرزائیت کی تردید میں ''عصائے موسیٰ'' کے نام سے ایک کتاب لکھی جو کافی مشہور ہوئی۔

۴۱.....مباحث میں حکیم نورالدین کی شکست

مولانا اصغر علی روحی اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر اور خاصے فاضل شخص تھے۔

انہوں نے دو دفعہ حکیم نورالدین کو لاہور میں گھیرا اور مرزا کے دعاوی پر گفتگو کرنا چاہی، لیکن حکیم نورالدین دونوں دفعہ غچہ دے گیا۔

۴۲.....ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہونے کی پیش گوئی

مرزا قادیانی نے اب تک کی گئی پیش گوئیوں کو معمولی سمجھ کر ان پیش گوئیوں کا دائرہ وسیع کیا اور ایک عالمی سطح کی پیش گوئی کی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا نے فروری ۱۸۹۴ء میں کتاب (نورالحق شائع کی تو اس کی پہلی جلد ص ۴۳، ۴۴، خزائن ج ۸ ص ۵۸ تا ۶۰) پر ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہوجانے کی پیش گوئی کردی۔ اس وقت ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کی حکمران تھی۔ اس کے بعد بالترتیب شاہ ایڈورڈ ہفتم، شاہ جارج خامس، شاہ ایڈورڈ ہشتم حکمران بنے لیکن کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ قادیانی اس کی تاویل یہ کرتے رہے کہ اگرچہ انہوں نے زبان سے اقرار نہیں کیا، لیکن دل سے سب کے سب مسلمان تھے۔ سچ ہے ؎

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

۴۳، ۴۴، ۴۵.....ڈپٹی عبداللہ آتھم کے حوالہ سے مرزا کی شکستیں اور ذلتیں

۱۸۹۳ء میں مرزا قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کیا جو کہ پندرہ دن جاری رہا۔ مناظرہ میں مرزا بازی ہار گیا تو اپنی ناکامی چھپانے کے لئے مناظرہ کے آخری دن یعنی ۵ ؍ جون ۱۸۹۳ء کو پیش گوئی کی کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مرجائے گا۔ (جنگ مقدس ص ۱۸۸، ۱۸۹، خزائن ج ۶ ص ۲۹۱، ۲۹۲) یہ پندرہ ماہ کی مدت ۵ ؍ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہورہی تھی۔ مرزا اور اس کے پیروکار آتھم کی موت واقع نہ ہونے پر بے حد پریشان تھے۔ اس پریشانی کے ازالہ کے لئے اس نے:

۱..... عبداللہ آتھم پر قاتلانہ حملے کرائے لیکن وہ محفوظ رہا۔

۲..... دشمن کے خاتمہ کے لئے کتابوں میں لکھے ہوئے عملیات پر عمل کیا، لیکن اس کے تمام حربے ناکام ہوگئے اور آتھم زندہ سلامت رہا تو عیسائیوں نے اس پر بڑا جشن منایا۔ آتھم کو ہاتھی پر بٹھا کر بٹالہ میں ایک زبردست جلوس نکالا۔ مرزا کا پتلا جلایا۔ اس کے گلے میں رسہ ڈالا اور اسے پھانسی دی۔ پھر نذر آتش کردیا۔ (رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر ۶۴ تا ۸۲)

اس واقعہ سے مرزا کی درج ذیل ناکامیاں اور ذلتیں معلوم ہوئیں۔

۱..... آتھم کے ساتھ مناظرہ میں اس کی شکست۔
۲..... آتھم کی ہلاکت کی کوشش میں ناکامی۔
۳..... آتھم کے متعلق پیش گوئی غلط ثابت ہونے پر رسوائی۔

۴۶.....حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ہاتھوں ذلّت وخواری

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ایک بڑے روحانی پیشواء اور جید عالم دین تھے۔آپ ۱۸۹۰ء میں حج کے لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں مستقل قیام کا ارادہ کیا تو بارگاہ نبویہ ﷺ سے واپس جانے کا اشارہ ہوا۔حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک کشف کی بناء پر حکم دیا کہ ہندوستان واپس جائیں، وہاں ایک فتنہ نمودار ہونے والا ہے،اس کا استیصال کریں۔

آپ واپس تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کیا۔آپ نے اس کے رد میں شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح تحریر کی۔مرزا نے جواب میں آپ کو عربی میں تفسیر نویسی کا چیلنج کیا، پیر صاحب نے چیلنج قبول کیا اور تفسیر نویسی کے لئے ۲۵ ؍اگست ۱۹۰۰ء کو بمقام بادشاہی مسجد لاہور آنے کی دعوت دی۔مقررہ تاریخ پر حضرت پیر صاحب ہزاروں علماء کرام سمیت بادشاہی مسجد پہنچ گئے لیکن مرزا میدان میں نہ آیا۔اس نے بہانہ کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی پٹھان ہیں اور وہ غصہ سے بھرے ہوئے ہیں، مجھے قتل کردیں گے۔ مرزا کا خاصا انتظار کرنے کے بعد جب پیر صاحب اور ان کے ارادت مند مسجد سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لاہور کے گلی کوچوں میں بکثرت اشتہار لگے ہوئے ہیں جس کا عنوان تھا: پیر صاحب گولڑہ شریف نے امام الزمان کے مقابلہ سے فرار کیا ہے۔مسلمان مرزائیوں کے اس جھوٹ سے سخت بیزار ہوئے اور انہیں مرزا کے جھوٹا ہونے کا مکمل یقین ہوگیا۔

مرزا کے مرید احسن امروہی نے شمس الہدایہ کے جواب میں شمس بازغہ لکھی تو پیر صاحب نے مرزا کی کتاب اعجاز المسیح اور امروہی کی کتاب شمس بازغہ کے جواب میں سیف چشتیائی لکھی جس کی مولانا تھانوی اور علامہ کشمیری نے بھی تعریف کی لیکن مرزا قادیانی نے پیر صاحب اور ان کی باتوں کو خبیث قرار دیا۔(معاذ اللہ) اسی طرح اس نے پیر صاحب کو اپنی کتاب (اعجاز احمدی ص ۷۵، ۷۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸) میں ملعون قرار دیا ہے۔آغا شورش کاشمیری مرحوم نے سچ لکھا ہے کہ مرزا اگر سچا نبی ہوتا تو انبیاء کرام کی زبان استعمال کرتا۔وہ

جھوٹا تھا، اس نے مخالفین کو گالیاں ہی دینی تھیں۔ حضرت پیر صاحب کی اس معرکہ آرائی کی تفصیلات کے لئے دیکھیں۔

(مہر منیر از قلم مولانا فیض احمد فیض گولڑوی، تاریخ محاسبہ قادیانیت از قلم پروفیسر خالد شبیر احمد)

۴۷.....مولانا محمد حسن فیضی کے مقابلہ میں شکست

مولانا محمد حسن فیضی بھیں ضلع چکوال کے باشندہ تھے۔ علوم وفنون خصوصا عربی ادب میں مہارت تامہ حاصل کیا تھا۔ آپ نے اپنا ایک عربی قصیدہ لکھ کر مرزا کو پیش کیا اور کہا آپ اسے صحیح تلفظ کے ساتھ ساتھ پڑھ کر سنا دیں، میں آپ کو صاحب الہام مان لوں گا۔ مرزا دیر تک کاغذ ہاتھ میں لے کر بیٹھا رہا اور پڑھ نہ سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی وہ قصیدہ غیر منقوط تھا۔ یعنی اس میں ب، ج، خ وغیرہ نقطے دار حروف نہ تھے۔ مولانا فیضی نے مرزا کو تحریری طور پر دعوت مناظرہ دی جسے قبول کرنے کی وہ جرأت نہ کر سکا۔ مولانا فیضی کی زندگی میں تو مرزا منقار زیر پر رہا۔ جیسے ہی ان کا انتقال ہوا وہ آپے سے باہر ہو گیا اور مولانا مرحوم کے انتقال کو اپنا معجزہ قرار دیا۔

۴۸.....مولانا کرم الدین کے ساتھ مرزا کی مقدمہ بازی اور اس کی تاریخی شکستیں وذلتیں

مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسن فیضی کے انتقال کے بعد ان کے خلاف بدزبانی کی تو ان کے چچازاد بھائی مولانا کرم الدین کو بہت دکھ پہنچا۔ انہوں نے اس بدزبانی کے خلاف مرزا کو قانونی نوٹس بھیجا تو پیش بندی کے طور پر مرزا کے مرید خاص حکیم فضل دین بھیروی نے مولانا کرم الدین کے خلاف یکے بعد دیگرے تین مقدمات دائر کئے۔ پہلا مقدمہ کی سماعت کے دوران مرزا نے اپنی فتح کے الہامات شائع کئے۔ ''جائک الفتح ثم جائک الفتح. الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ''لیکن مرزا کے ان الہامی وعدوں کے برعکس مولانا کرم الدین مقدمہ میں بری ہو گئے تو قادیانی جماعت نے دوسرا مقدمہ دائر کر دیا جس میں مولانا پر مرزا کی کتاب نزول المسیح چوری کا الزام لگایا، لیکن استغاثہ اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکا اور عدالت نے مولانا کرم الدین کو بری کر دیا۔

دو مقدموں میں ناکامی پر قادیانیوں نے مولانا کرم دین کے خلاف تیسرا مقدمہ دائر کر دیا۔ جوابی کارروائی کرتے ہوئے مولانا کرم دین نے رائے سنسار چند مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ مرزا نے مولانا محمد حسن فیضی کے خلاف بدزبانی کی ہے۔ اس

پر قادیانیوں نے اعتراض کیا کہ مولانا فیضی کے بیٹوں کی موجودگی میں مولانا کرم دین کو مقدمہ دائر کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ عدالت نے اس نکتہ سے اتفاق کرتے ہوئے مولانا کا دعویٰ خارج کر دیا۔ مرزا نے اس موقع پر جہلم میں اپنی کتاب مواہب الرحمٰن بکثرت تقسیم کی تھی اور اس کتاب میں مرزا نے مولانا کرم دین کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے۔ اس بنیاد پر انہوں نے مرزا کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ مقدمہ کی سماعت کی خاصی لمبی تفصیلات ہیں۔ ان سے صرف نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ سماعت مکمل ہونے کے بعد رائے سنسار چند مجسٹریٹ نے مرزا قادیانی کو ۵۰۰ روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی چھ ماہ قید کا حکم سنایا۔

اس سزا کے خلاف مرزا نے سیشن جج امرتسر عدالت میں سزا معاف کرنے کے لئے درخواست دائر کی جس نے ماتحت عدالت کا فیصلہ کالعدم قرار دیا۔

۵۲.....پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں رسوائی

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قصبہ علی پور ضلع سیالکوٹ کے ایک بڑے بزرگ تھے۔ آپ نے مرزا قادیانی کے تعاقب میں مختلف علاقوں کے دورے کئے اور قادیانیت کے خلاف تقریریں کیں۔ ۱۹۰۰ء میں جب پیر مہر علی شاہ صاحب لاہور تشریف لائے تھے تو آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ۲۲ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو شاہی مسجد لاہور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے جلد ذلیل ہو کر مرنے کی پیش گوئی کی جو کہ حرف بحرف پوری ہوئی اور مرزا اس تقریر کے صرف چار دن بعد ہیضہ میں مبتلاء ہوا اور اپنی ہی نجاست پر گر کر چل بسا۔

۵۳.....مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ہاتھوں شکستیں

بمقام مدمناظرہ ہوا موضوع بحث یہ تھا کہ مرزا کے دعوے سچے ہیں یا جھوٹے۔ اس مناظرہ میں سرور شاہ نے منہ کی کھائی۔ مرزا قادیانی کو اس شکست کا پتہ چلا تو اس نے قصیدہ اعجازیہ میں مولانا ثناء اللہ کو خوب گالیاں دیں اور انہیں گمراہ، جھوٹا، مفسد، بھیڑیا، متکبر، جہنم کا رہنما، بچھو وغیرہ القابات دیئے۔

۵۴.....قادیان آنے کے متعلق غلط پیش گوئی

مرزا قادیانی نے (اعجاز احمدی ص ۳۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۸) پر مولانا امرتسری کے متعلق تین پیش گوئیاں کیں۔

الف..... وہ تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے قادیان میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔

ب..... اگر وہ آئے تو چونکہ وہ جھوٹے ہیں اس لئے وہ مجھ سے پہلے مریں گے۔

ج..... میرے اردو اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہیں گے۔

پیش گوئی کے جواب میں جنوری ۱۹۰۳ء میں مولانا ثناء اللہ قادیان پہنچ گئے۔ مرزا کے ساتھ رقعہ بازی ہوتی رہی، لیکن مرزا میدان میں نہ آیا اور نہ ہی پیش گوئیوں کی پڑتال کا کوئی طریق کار وضع کیا۔ تفصیل کے لئے احقر کی کتاب ''تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ'' ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا امرتسری نے قصیدہ اعجازیہ میں موجود اغلاط کی نشاندہی کی اور کہا ان اغلاط کے ہوتے ہوئے یہ قصیدہ معجزہ کس طرح ہوسکتا ہے؟

۵۵.....مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ

مولانا ثناء اللہ نے مرزا قادیانی کا جس شدت سے محاسبہ کیا تھا۔ اس سے تنگ اور عاجز آ کر مرزا نے مولانا امرتسری کے نام ایک خط (۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۹) کو بصورت اشتہار شائع کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر میں ایسا ہی جھوٹا اور مفسد ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کو اٹھالے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلاء کرے۔

اللہ تعالیٰ نے مرزا کی دعا قبول فرمائی اور اس اشتہار کے تیرہ ماہ بارہ دن بعد بتاریخ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء بمطابق ۲۴ر ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مرزا مرگیا اور مولانا ثناء اللہ امرتسری ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں واصل بحق ہوئے۔

۵۶.....مرزا کی اپنی عمر کے متعلق غلط پیش گوئی

مرزا قادیانی نے اپنی عمر کی متعلق پیش گوئی کی کہ میری عمر اسی برس یا چند سال زیادہ یا چند سال کم ہوگی۔ (تریاق القلوب ص ۱۳، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۲ حاشیہ)

اس سے زیادہ وضاحت ایک دوسری جگہ مرزا نے کی: ''خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم .....اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸، ۲۵۹)

اب آیئے مرزا کی تاریخ پیدائش معلوم کرتے ہیں۔ مرزا لکھتا ہے: ''اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷)

اور مرزا کی وفات ۲۶ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو ہونا اتنا مشہور ہے کہ اس کے لئے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس حساب سے مرزا کی کل عمر ۶۸، ۶۹ سال بنتی ہے جب کہ مرزا کے مزعومہ الہام کے مطابق اس کی عمر کم از کم ۷۴ سال ہونی چاہئے تھی جو کہ نہ ہوئی۔ مرزائیوں نے یہ تأویل کی کہ مرزا قادیانی نے اپنی تاریخ پیدائش غلط لکھی ہے کسی نے تاریخ پیدائش ۱۸۳۷ء قرار دی تو کسی نے ۱۲ ؍فروری ۱۸۳۵ء کسی نے تحقیق کی کہ حضرت ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوئے تھے۔

مرزائیوں کی یہ کھینچا تانی صرف اس لئے ہوئی ہے کہ مرزا کی عمر ۷۴ سال ثابت ہو جائے۔ بہر حال مرزا کی عمر اس کے الہام کے مطابق نہ ہونا اس کے لئے ایک بڑی ذلت ہے۔

۵۷.....اپنے گھر میں بیٹا ہونے کی غلط پیش گوئی

مرزا نے ۱۶ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو الہام سنایا: ''انا نبشرک بغلام حلیم''

(البشریٰ ج ۲ حصہ اوّل ص ۱۳۴، بدر ج ۶ نمبر ۳۸ ص ۵)

اس طرز کے متعدد الہامات البشریٰ میں درج ہیں۔ آخری الہام تھا: ''انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ'' لیکن مرزا کی یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوئی اور ستمبر ۱۹۰۷ء کے بعد اس کے گھر میں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا اور مرزا اپنے ہی فتویٰ کا مصداق بن کر رہ گیا۔ ''خدا پر جھوٹ باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۱۸)

۵۸.....قادیان میں طاعون نہ آنے کی پیش گوئی

بیسویں صدی کی ابتداء میں ہندوستان میں طاعون پھیلی جس کے متعلق مرزا نے کہا کہ وہ میری دعا کا نتیجہ ہے اور میرے منکرین کے لئے عذاب ہے جو لوگ مجھے نبی مانیں گے، صرف

وہی محفوظ رہیں گے باقی ہلاک ہو جائیں گے۔ خلاصہ عبارت (ملفوظات ج ۷ ص ۵۲۲ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی، حقیقت الوحی ص ۲۲۴، خزائن ج ۲۲ ص ۲۳۵، دافع البلاء ص ۵، ۸، ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵، ۲۲۸، ۲۳۰)

دافع البلاء میں لکھا: ''بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔'' (دافع البلاء ص ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

مرزا کی ان تحریروں کے مطابق قادیان میں طاعون نہ آنا چاہئے تھا، لیکن طاعون آیا اور بڑے زور و شور سے آیا۔ مرزا نے خوف زدہ ہو کر درج ذیل کام کئے۔

۱..... بٹیر کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔

(سیرت المہدی ج ۱ ص ۳۸ روایت نمبر ۵۵ قدیم، سیرت المہدی جدید ج ۱ ص ۴۵ روایت نمبر ۵۶)

۲..... وبا والے شہر سے کوئی کارڈ آتا تو اسے چھونے کے بعد ہاتھ دھوتا تھا۔

(الفضل قادیان ج ۲۵ نمبر ۱۲۲ ص ۵ کالم نمبر ۳، مؤرخہ ۲۸ رمئی ۱۹۳۷ء)

۳..... طاعون سے بچاؤ کے لئے گولیاں تیار کیں۔ (الفضل ۱۴ ر اپریل ۱۹۴۶ء)

۴..... مرزا نے اپنا مکان چھوڑ دیا اور قادیان سے باہر واقع ایک باغ میں رہائش اختیار کی۔

(مکتوبات احمدیہ ج ۵ حصہ اوّل قدیم ص ۳۹، مکتوب نمبر ۹۳، مکتوبات احمد جدید ج ۲ ص ۴۲۴ مکتوب نمبر ۹۴)

۵..... مرزا نے فتویٰ جاری کیا کہ طاعون سے مرنے والے شخص کو غسل دینے اور کفن پہنانے کی ضرورت نہیں۔ جنازہ کے لئے اس کی میت سے ۱۰۰ گز فاصلہ پر کھڑے ہوں۔

(الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۱۱۶ ص ۵ کالم نمبر ۲، مؤرخہ ۲۱ ر مارچ ۱۹۱۵ء)

۶..... مرزا نے اپنے گھر میں طاعون پہنچا اس کی نوکرانی مسماۃ غوثان اور نوکر ماسٹر محمد دین کو طاعون لاحق ہوا تو انہیں گھر سے نکال دیا گیا۔

(مکتوبات احمدیہ ج ۵ حصہ چہارم ص ۱۱۵ مکتوب نمبر ۳۹، مکتوبات احمد جدید ج ۲ ص ۲۶۷ مکتوب نمبر ۵۹)

۷..... مرزا کے بڑے بڑے مرید طاعون سے ہلاک ہوئے، مثلاً برہان الدین جہلمی، محمد افضل ایڈیٹر البدر اور اس کا بیٹا، مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی، مولوی محمد یوسف سنوری وغیرہ۔

۵۹..... زلزلہ کی پیش گوئی جو مرزائیت کے لئے ایک زلزلہ ثابت ہوئی

مرزا قادیانی ۹ ر اپریل ۱۹۰۵ء میں اپنی تازہ وحی لوگوں کو سنائی کہ عنقریب ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۲۶)

لیکن وہ زلزلہ وہ نہ آیا۔ دس گیارہ ماہ سکون سے گزر گئے تو مرزا نے ۲ ر مارچ ۱۹۰۶ء کو اس عظیم زلزلہ کی دوبارہ پیش گوئی کی۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۸ تا ۵۵۰)

ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم میں لکھا: ''بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۸)

مزید لکھا: ''آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں۔ اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۲، ۹۳، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۳)

مرزا کو اس بڑے زلزلہ کا انتظار ہی رہا۔ چونکہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے سزا دی اور وہ پیش گوئی کر کے ذلیل وخوار ہوا۔

۶۰.....حرمین شریفین کے درمیان ریل گاڑی چلنے کی غلط پیش گوئی

مرزا کے زمانہ میں خلافت اسلامیہ کا سلسلہ قائم تھا اور ترکی کا فرمانروا مسلمانوں کا خلیفہ یا امیر المؤمنین کہلاتا تھا۔ ترکی حکومت نے حرمین شریفین کے درمیان سفر کی مشکلات کم کرنے کے لئے ریل گاڑی چلانے کا منصوبہ بنایا اور مرزا قادیانی کو اس کی خبر ہوگئی تو اس نے (تحفہ گولڑویہ ص ۶۴، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۵) سمیت کئی کتابوں میں ریل کے مجوزہ منصوبہ کو اپنی سچائی کی دلیل قرار دیا اور ریل چلانے کے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے تین سال کی مدت مقرر کی۔ تحفہ گولڑویہ ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی۔ اس حساب سے ۱۹۰۳ء تک ریل چلنی چاہئے تھی لیکن مرزا کی اس پیش گوئی کی نحوست یہ پڑی کہ ترکی حکومت نے وہ منصوبہ ہی ختم کر دیا بلکہ خود منصوبہ بنانے والی حکومت بھی نہ رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آج اس پیش گوئی کو جو تین سال میں پوری ہونی تھی۔ ایک سو پانچ سال ہو رہے ہیں لیکن پوری نہیں ہوئی۔

۶۱.....ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی کے مقابلہ میں شکست

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جو مرزا قادیانی کے دام تزویر میں پھنسے پھر اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطاء فرمائی اور مرزائیت پر لعنت بھیج دی۔ ڈاکٹر صاحب بیس برس قادیانی رہے۔ (چشمہ معرفت ص ۳۲۱، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۷) توبہ تائب

ہونے کے بعد انہوں نے مرزا کا محاسبہ شروع کیا۔ مرزا اعتراف کرتا ہے کہ (ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے) اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب ومکار، شیطان دجال، شریر اور حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۵۷)

مرزا قادیانی نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے ڈاکٹر موصوف کو بدنام کرنا شروع کیا اور الزام لگایا کہ وہ نبوت کا دعویدار ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی پرزور تردید کی اور کہا مرزا نے یہ جھوٹ بولا ہے۔

اس حربہ میں ناکام ہو کر مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی موت کی پیش گوئی ۳۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کی اور ۱۶ ؍اگست ۱۹۰۶ء کو اسے پھر دہرا دیا۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۶۰)

ڈاکٹر صاحب نے ۱۶ ؍اگست ۱۹۰۶ء کو اسی لب ولہجہ میں جواب دیا اور کہا: ''مرزا مسرف ہے، کذاب ہے اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فناء ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۵۹)

ڈاکٹر صاحب نے یکم ؍جولائی ۱۹۰۶ء کو ایک اور اپنا الہام شائع کیا کہ آج سے چودہ ماہ تک مرزا بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ مرزا یہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ماہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۱)

اس پیش گوئی کے مطابق مرزا کو اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مرنا تھا۔ مرزا نے جواب میں ۵ ؍نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ: ''خدا نے مجھے بتایا کہ تیری عمر بڑھے گی اور دشمن کی بات پوری نہ ہوگی۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۱)

مرزا نے مزید لکھا کہ: ''خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پہلے مرے گا اور میری عمر بڑھے گی۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۷)

ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی کے مطابق مرزا کو اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مرنا تھا اور ہوا بھی ایسے ہی۔ مرزا ۲۶ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے انجام کو پہنچ گیا جب کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا ۱۹۱۹ء میں انتقال ہوا اور مرزا کی ذلت ظاہر ہو کر رہی۔ اس کے اپنے الفاظ میں (۱) ''کیونکر ممکن ہے کہ صادق کی پیش گوئی جھوٹی نکلے۔''

(تریاق القلوب اشتہار اپنی جماعت کے لئے اطلاع ص ۴، خزائن ج ۱۵ ص ۵۱۴)

’’یہ بات سچی ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے، خدا اس کی مدد کرے گا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۳۲۲، خزائن ۲۳ ص ۳۳۷)

۶۲.....ایک بیوہ عورت سے شادی کی پیش گوئی جو کبھی پوری نہ ہوسکی

مرزا قادیانی کو شادیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ وہ محمدی بیگم سے شادی کے لئے بے تاب رہا۔ جب وہ آرزوئے وصال پوری نہ ہوسکی اور محمدی بیگم کی دوسری جگہ شادی ہوگئی تو مرزا کو پھر بھی اس کی بیوہ ہو کر اپنے حبالۂ عقد میں آنے کی خواہش رہی۔ انتظار کی اس کیفیت میں مرزا نے مولانا بٹالوی کو اپنا یہ الہام سنایا۔ ’’بکر وثیب‘‘ اور کہا کہ کنواری عورت سے تو نکاح ہو چکا، اب بیوہ سے نکاح کا انتظار ہے۔

(تریاق القلوب ص ۳۴، خزائن ج ۱۵ ص ۲۰۱)

مرزا دنیا سے چلا گیا لیکن اس کی یہ آرزو پوری نہ ہوسکی تو مولوی جلال الدین شمس قادیانی نے اس کی یہ تاویل کی ’’خاکسار کی رائے میں یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المومنین کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ (تذکرہ حاشیہ ص ۳۱ طبع چہارم)

یہ عجیب بات ہے کہ مرزا کہتا ہے کہ الہام پورا نہیں ہوا اور مرید کہتا ہے کہ الہام پورا ہو گیا ہے: ’’من چہ سرایم وطنبورہ من چہ مے سراید‘‘

۶۳.....مرید کے ہاں عالم کباب پیدا ہونے کی پیش گوئی جو پیدا نہ ہوسکا

مرزا قادیانی کے مریدوں کے گھروں میں حمل ٹھہرنے کا انتظار رہتا تھا۔ جونہی کسی مرید کی بیوی امید سے ہوتی وہ فوراً بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کر دیتا تھا۔ ۱۹۰۶ء میں مرزا کو معلوم ہوا کہ اس کی مرید منظور محمد کے گھر میں امید ہے تو اس نے جھٹ سے پیش گوئی جڑ دی اور منظور محمد کے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا اور اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔ (تذکرہ ص ۵۱۰ طبع چہارم)

کچھ دنوں بعد کہا اس لڑکے کے دو نام ہوں گے۔ بشیر الدولہ اور عالم کباب پھر ۱۹ر جون ۱۹۰۶ء کو اس لڑکے کے ۹ نام بتائے۔ (۱) کلمۃ العزیز، (۲) کلمۃ اللہ خان، (۳) ورڈ، (۴) بشیر الدولہ، (۵) شادی خان، (۶) عالم کباب، (۷) ناصر الدین، (۸) فاتح الدین، (۹) ہذا یوم مبارک۔ (تذکرہ ص ۵۳۳، ۵۳۷ طبع چہارم)

لیکن منظور محمد کے ہاں نو ناموں والا یہ لڑکا پیدا نہ ہوا بلکہ ۱۷ ر جولائی ۱۹۰۶ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۳ حاشیہ، تذکرہ ص ۵۶۱ حاشیہ طبع چہارم)

مرزا پر جب ہر طرف سے طعنوں کی بوچھاڑ ہوئی تو اس نے کہا کہ چونکہ اس لڑکے کی پیدائش کے موقع پر ایک عظیم زلزلہ آنا تھا، اس لئے میں نے اس کے تأخیر سے آنے کی دعاء کردی ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۳ حاشیہ)

بالفاظ دیگر آئندہ کسی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا، لیکن یہ ایسی منحوس پیش گوئی تھی کہ منظور محمد کا خانہ ہی خراب ہوگیا۔ یعنی اس کی بیوی مرگئی اور اس عالم کباب کی دنیا میں آنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہا۔ اس پر منظور الٰہی قادیانی نے اس پیش گوئی کو متشابہات میں سے قرار دیا۔ (البشریٰ ج ۲ حصہ اوّل ص ۱۱۶)

قادیانی دوستو! واللہ ہمارا مقصد تمہاری دل آزاری نہیں کرنا ہے بلکہ تمہیں سمجھانا مقصد ہے۔ مرزا قادیانی کی ان پیش گوئیوں کو ان کے اس فتویٰ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ ''جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۲، ۳۲۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۴.....مرزا غلام احمد کی موت کی جگہ کی پیش گوئی

موت کا وقت مقرر ہے، لیکن کب اور کہاں موت آئے گی، یہ کسی کو معلوم نہیں ہے۔ یہ علم غیب ہے جو کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے.....

اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں موت آنے اور وہاں دفن ہونے کی خواہش رکھتا ہے تو اسے اس کا حق پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ مقدس سرزمین میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ لیکن ایک شخص الہام اور وحی کا دعویٰ دار ہو، اور وہ بڑے اصرار سے دعویٰ کرے کہ میں مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مروں گا اور وہ کہیں اور مرجائے تو یہ بات سمجھ جانی چاہئے کہ وہ شخص اپنے دعویٰ وحی والہام میں جھوٹا تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان لگایا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے تقریباً اڑھائی برس پہلے ۱۴ ر جنوری ۱۹۰۶ء کو یہ دعویٰ کیا کہ وہ مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔ (تذکرہ ص ۵۰۳ طبع چہارم)

لیکن مرزا ۲۶ ر مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ کی مرض میں مبتلاء ہوکر لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مرنا تو درکنار اسے یہ مقدس مقامات دیکھنے بھی نصیب

نہ ہوئے۔ اس نے صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کیا۔ اس پر تذکرہ کے مصنف نے یہ تأویل کی کہ: ''اس سے مکی اور مدنی فتوحات مراد ہیں۔'' حالانکہ یہ تأویل مرزا کی وحی کے اصل الفاظ سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔

مرزا غلام احمد کی چندنا کامیاں

(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مرحوم کے قلم سے)

۶۵..... لیکھرام کے مقابلہ میں شکست

مرزا نے رسالہ ''سرمہ چشم آریہ'' میں آریوں کو مباہلہ کی دعوت دی اور فریقین کے لئے مباہلہ کا مضمون خود لکھ کر شائع کیا جس کو وہ بطور مباہلہ پڑھ کر سنائیں گے اور یہ بھی قرار دیا کہ مباہلہ کے بعد ''پھر فیصلہ آسمانی کی انتظار کے لئے ایک برس کی مہلت ہوگی۔ پھر اگر برس گزرنے کے بعد مؤلف (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) پر کوئی عذاب اور وبال نہ نازل ہوا یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان پانچ سو روپے ٹھہرے گا، جس کو برضامندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ بآسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے، داخل کر دیا جائے گا اور درحالت غلبہ خود بخود اس روپے کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا اور اگر ہم غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے۔ کیونکہ شرط کے عوض میں وہی دعاء کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے۔ اب ہم ذیل میں ہر دو مضمون کا غذ مباہلہ کو لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتے ہیں۔'' (سرمہ چشم آریہ ص ۲۵۱، خزائن ج ۲ ص ۳۰۱)

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے مرزا کی اس تحریر کے نکات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں جو حسب ذیل ہیں:

۱..... مرزا نے اپنی طرف سے مباہلہ کا مضمون شائع کر دیا اور آریوں کو دعوت دی کہ وہ بھی مباہلہ کا مضمون مرزا کے مقابلہ میں شائع کر دیں۔

۲..... مباہلہ کا مضمون جس تاریخ کو فریق مخالف شائع کرے گا، اس تاریخ سے ایک سال تک فیصلہ کی میعاد ہوگی۔

۳..... اگر اس تاریخ سے ایک برس کے عرصہ میں مرزا پر عذاب و وبال نازل ہوا، تب بھی یہ سمجھا جائے کہ مرزا مباہلہ ہار گیا اور اگر فریق مخالف کے ہارنے کی صرف ایک صورت

ہے کہ اس پر ایک برس کے عرصہ میں عذاب و وبال نازل ہو جائے۔

۴..... اگر مرزا مباہلہ میں جھوٹا ثابت ہو (جس کی اوپر دو صورتیں ذکر ہوئی ہیں) تو وہ فریق مخالف کو پانچ سو روپے تاوان دے گا۔ جس کو پیشگی جمع کرانے کے لئے تیار ہے اور اگر فریق مخالف ہار جائے تو مرزا کی طرف سے تاوان کا کوئی مطالبہ نہیں۔ فریق مخالف پر مباہلہ کی بددعا کے آثار کا ظاہر ہو جانا ہی اس کے لئے کافی تاوان ہے۔

ان چار نکات کو اچھی طرح ذہن میں رکھنے کے بعد اب آگے سنئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ دعوت مباہلہ آریوں کی طرف سے پنڈت لیکھرام نے قبول کر لی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حقیقت الوحی میں لکھتا ہے: ''واضح ہو کہ میں نے سرمہ چشم آریہ کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا..... میری اس تحریر پر پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب ''خبط احمدیہ'' میں جو ۱۸۸۸ء میں اس نے شائع کی تھی..... میرے ساتھ مباہلہ کیا (آگے لیکھرام کا طویل مضمون نقل کیا ہے جس کے اخیر میں لیکھرام نے لکھا) ''اے پرمیشر! ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر، کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۱۳ تا ۳۱۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۶ تا ۳۳۲)

نتیجہ: لیکھرام نے ۱۸۸۸ء میں مرزا کے ساتھ مباہلہ کیا۔ مرزا کی طے کردہ شرط کے مطابق لیکھرام پر ایک سال میں عذاب نازل ہونا چاہئے تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔ لہٰذا لیکھرام نے مرزا کے مقابلہ میں مباہلہ جیت لیا اور مرزا پنڈت لیکھرام کے مقابلہ میں بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

عیسائیت کے خاتمہ میں ناکامی

قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار ''قلقل بجنور'' کے نام مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک خط لکھا۔ جو اخبار ''بدر'' قادیان ۱۹ ر جولائی ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ اس کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے: ''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضور ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح

موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔'' (اخبار بدر قادیان نمبر ۲۹ ج ۲ ص ۴ کالم نمبر ۲، مؤرخہ ۱۹ ر جولائی ۱۹۰۶ء مکتوبات احمد جدید ج ا ص ۴۹۸ مکتوب نمبر ۲۹، بحوالہ قادیانی مذہب جدید فصل ساتویں نمبر ۴۴ ص ۳۰۶)

نتیجہ: مرزا قادیانی اپنے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوئے؟ یہ داستان قادیانیوں کے سرکاری اخبار الفضل کی زبانی سنئے اخبار لکھتا ہے: ''کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت میں عیسائیوں کے (۱۳۷) مشن کام کر رہے ہیں یعنی ہیڈ مشن۔ ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہیڈ مشن میں اٹھارہ سو سے زائد پادری کام کر رہے ہیں۔ (۴۰۳) ہسپتال ہیں جن میں (۵۰۰) ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ (۴۳) پریس ہیں اور تقریباً (۱۰۰) اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ (۵۱) کالج (۶۱۷) ہائی اسکول اور (۶۱) ٹریننگ کالج ہیں۔ ان میں ساٹھ ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ اس مکتی فوج میں (۳۰۸) یورپین اور (۲۸۸۶) ہندوستانی مناد کام کرتے ہیں۔ اس کے ماتحت (۵۰۷) پرائمری سکول ہیں جن میں (۱۸۶۷۵) طالب علم پڑھتے ہیں۔ (۱۸) بستیاں اور گیارہ اخبارات ان کے اپنے ہیں اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں (۳۲۹۰) آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے اور ان سب کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے روزانہ (۲۲۴) مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں مسلمان کیا کر رہے ہیں وہ تو اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنریوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا ہے۔ ہندوستان بھر میں ہمارے دو در جن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن مشکلات میں کام کر رہے ہیں انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔'' (اخبار الفضل قادیان مؤرخہ ۱۹ ر جون ۱۹۴۱ء ص ۵)

الفضل کی یہ شہادت مرزا قادیانی کی وفات سے ۳۳ سال بعد کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ نہ مرزا قادیانی کی دعویٰ سے عیسائیت کا کچھ بگڑا نہ تثلیث کے بجائے توحید پھیلی نہ عیسائیت کے پھیلاؤ کو روکنے میں انہیں کامیابی ہوئی، اس لئے ان کی یہ بات سچی نکلی۔ ''اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔'' ''اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

۶۷، ۶۸..... مسیح موعود ہونے کی علامات منطبق کرنے میں ناکامی

علامت نمبر ۱: ''حدیث میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہیں گے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۹۲، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۰۹، از مرزا محمود)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ ''نشان آسمانی'' میں شاہ نعمت اللہ ولی کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

تا چہل سال ای برادر من دور آں شہسوار می بینم

''یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا، چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے۔ جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔'' (نشان آسمانی ص ۱۳، خزائن ج ۴ ص ۳۷۴)

قارئین کرام! مرزا کا یہ رسالہ نشان آسمانی جون ۱۸۹۲ء میں لکھا گیا۔ (جیسا کہ اس کی لوح پر درج ہے) مرزا لکھتا ہے کہ چالیس میں سے دس برس گزر چکے ہیں۔ گویا مسیح موعود کی عمر پوری کرنے کے لئے تیس سال ابھی باقی تھے۔ اب ۱۸۹۲ء میں تیس کا عدد جمع کیجئے تو ۱۹۲۲ء تک زندہ رہنا چاہئے تھا۔ مگر افسوس کہ مرزا نے سولہ برس بھی پورے نہ کئے بلکہ مئی ۱۹۰۸ء میں دنیا سے رخصت ہوا۔ معلوم ہوا کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی غلط تھا اور چالیس سال زندہ رہنے کا جو الہام تھا وہ بھی جھوٹ تھا۔

علامت نمبر ۲: حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شادی کریں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نکاح آسمانی کی تائید میں اس حدیث کو پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''اس پیش گوئی (یعنی محمدی بیگم سے مرزا غلام احمد قادیانی کے نکاح آسمانی کی الہامی پیش گوئی۔ ناقل) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ: ''یتزوج ویولد لہ'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ

عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ باتیں پوری ہوں گی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷ حاشیہ)

مرزا کی یہ تحریر ۱۸۹۶ء کی ہے۔ اس وقت تک مرزا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں اور ان سے اولاد بھی تھی مگر مرزا کی بقول وہ عام شادیاں تھیں جن میں کچھ خوبی نہیں۔ وہ خاص شادی جو بطور نشان کے تھی اور جس کی رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی وہ مرزا کو نصیب نہ ہوئی۔ ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق مرزا مسیح موعود نہیں تھا۔

نوٹ! ان علامات میں طویل کلام کی گنجائش ہے۔ اختصار کے پیش نظر انہی دو علامتوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

۶۸ تا ۷۰.....اہم کارنامے سرانجام دینے میں ناکامی

۱..... ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے۔ یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آئے۔ یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فناء ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تائیں کاذب خیال کرلوں گا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۰ تا ۳۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۴ تا ۳۱۹)

نتیجہ: مرزا قادیانی کی یہ تحریر غالباً جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے۔ گویا سچا ہونے کی صورت میں مرزا قادیانی کو ۱۹۰۳ء تک یہ سارے کارنامے انجام دینے تھے اور اگر وہ یہ شرط پوری نہ کرسکیں تو انہوں نے اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لینے کی قسم کھا رکھی تھی۔ سات سال کے عرصے میں مرزا قادیانی نے جن کارناموں کا وعدہ کیا تھا وہ ان سے ظاہر نہ ہوسکے۔ اس لئے وہ اپنی قسم کے مطابق کاذب ٹھہرے۔

۱۳۱۱ھ میں رمضان المبارک کی تیرہویں تاریخ کو چاند گہن اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گہن ہوا تو مرزا قادیانی نے اس کو اپنی مہدویت کی دلیل ٹھہرایا۔ ان کے خیال میں یہ خارق عادت واقعہ تھا جو کسی مدعی مہدویت و مسیحیت کے وقت میں کبھی رونما نہیں ہوا۔ چنانچہ رسالہ انوار اسلام میں لکھتے ہیں: ''اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چند گرہن اور سورج گرہن اکھٹے نہیں ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ اکھٹے ہوئے تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔'' (انوار اسلام ص ۴۷، خزائن ج ۹ ص ۴۸)

''یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اس زمانہ کے دنیا کی ابتداء سے آج تک کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینے میں ایسے طور سے اکھٹے ہو گئے ہوں کہ اس وقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت بھی موجود ہو۔''

(انوار اسلام ص ۴۸، خزائن ج ۹ ص ۵۰)

مگر افسوس ہے کہ یہ مرزا قادیانی کی ناواقفیت تھی ورنہ ۱۸ھ سے ۱۳۱۲ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان میں چاند گہن اور سورج کا اجتماع ہوا اور ان تیرہ صدیوں میں بیسیوں مدعیان نبوت مہدویت بھی ہوئے۔ مگر خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ مرزا قادیانی کو خود ان کی نادانی سے جھوٹا ثابت کریں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کے قلم سے مندرجہ ذیل چیلنج لکھوایا۔ ''اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں۔ اس سے بے شک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

نتیجہ: ایک نہیں چار ثبوت پیش کرتا ہوں۔

۱..... ۱۱۷ھ میں خسوف وکسوف کا اجتماع رمضان میں ہوا، جب کہ ظریف نامی مدعی مغرب میں موجود تھا۔

۲..... ۱۲۷ھ میں پھر اجتماع ہوا، اس وقت صالح بن ظریف مدعی نبوت موجود تھا۔

۳..... ۱۲۶۷ھ میں اجتماع ہوا۔ اس وقت مرزا علی محمد باب ایران میں سات سال سے مہدویت کا ڈنکا بجا رہا تھا۔

۴..... ۱۳۱۱ھ میں بھی اجتماع ہوا، اس وقت مہدی سوڈانی سوڈان میں مسند مہدیت بچھائے ہوئے تھا۔

اگر چہ اور مدعیان نبوت مہدویت کے زمانے میں بھی خسوف وکسوف کا اجتماع ہوتا رہا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں ''دوسری شہادت آسمانی'' مؤلفہ مولانا ابو احمد رحمانی، ''آئمہ تلبیس'' اور ''رئیس قادیان'' تالیف مولانا ابوالقاسم دلاوری) مگر مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے یہ چار شہادتیں بھی کافی ہیں۔

۲..... مرزا قادیانی (تحفۃ الندوہ ص۵، خزائن ج۱۹ص۹۷، ۹۸) میں لکھتے ہیں: (۱) ''اگر میں صاحب معجزہ نہیں جھوٹا ہوں۔'' (۲) ''اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں۔'' (۳) ''اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں بٹھادیا تو میں جھوٹا ہوں۔'' (۴) ''اگر قرآن نے سورۃ نور میں نہیں کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت میں ہوں گے تو میں جھوٹا ہوں۔'' (۵) ''اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔''

نتیجہ: ان دعوؤں میں سے ہر دعویٰ غلط ہے۔ اس لئے اپنی تحریر کے مطابق مرزا قادیانی پانچ وجہ سے جھوٹے ثابت ہوا۔

۳..... تحفۃ الندوہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے: ''ان یک کاذبا..... **مسرف کذاب**'' یعنی اگر جو جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہوجائے گا اور اس کا جھوٹ ہی اس کو ہلاک کردے گا۔ لیکن اگر سچا ہے تو پھر بعض تم میں سے اس کی پیش گوئیوں کا نشانہ بنیں گے اور اس کے دیکھتے دیکھتے اس دار الفناء سے کوچ کریں گے۔ اب اس معیار کی رو سے جو خدا کے کلام میں ہے مجھے آزماؤ اور میرے دعویٰ کو پرکھو۔''

(تحفۃ الندوہ ص۴، خزائن ج۱۹ص۹۶)

نتیجہ: ہم نے اس معیار پر مرزا قادیانی کی دعویٰ کو پرکھا تو معلوم ہوا کہ:

(الف): مرزا قادیانی کا مولانا عبدالحق غزنوی سے مباہلہ ہوا اور مرزا قادیانی اپنے حریف کے دیکھتے دیکھتے تباہ ہوگیا اور ان کے جھوٹ نے ان کو ہلاک کردیا۔

(ب): مرزا قادیانی نے اپنے ایک حریف مولانا ثناء اللہ مرحوم کے مقابلے میں بددعاء کی کہ جھوٹا سچے کے سامنے ہلاک ہوجائے اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے دیکھتے دیکھتے مرزا قادیانی ہلاک ہوگئے۔

(ج): اپنے رقیب مرزا سلطان محمد صاحب کے حق میں مرزا صاحب نے موت کی پیش گوئی کی، مگر سلطان محمد کے دیکھتے دیکھتے مرزا قادیانی ہیضہ کی موت کا نشانہ بن گئے۔

(د): اپنے ایک اور حریف ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کو مرزا قادیانی نے فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار دکھائی اور دعاء کی کہ: ''اے میرے رب! سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ کردے۔'' مگر ڈاکٹر صاحب کے دیکھتے دیکھتے مرزا قادیانی تباہ ہوگئے اور ان کے جھوٹ نے ان کو ہلاک کردیا۔ یہ چارہ گواہ مرزا قادیانی کی مقرر کردہ معیار پر ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے بہت کافی ہیں۔

۷۱.....افغانستان میں قدم جمانے میں ناکامی

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کرنے کے بعد اپنے دو مرید عبدالرحمٰن اور عبداللطیف تبلیغ کے لئے افغانستان بھیجے۔ تبلیغ کی آڑ میں وہ برطانوی حکومت کے لئے جاسوسی بھی کرتے تھے۔ امیر حبیب اللہ خان کے عہد میں ۱۹۰۳ء میں دونوں کو بجرم ارتداد سنگسار کیا گیا..... اس پر امیر حبیب اللہ خاں کے نام مرزا قادیانی نے احتجاجی خط لکھا تو امیر نے جواب دیا: ''ایں جا بیا'' یعنی یہاں آکر بات کرو۔ مرزا نے یہ غیرت مندانہ جواب سن کر سکوت اختیار کرلیا۔ تاہم اس واقعہ کی یاد میں اس نے تذکرۃ الشہادتیں نامی کتاب تحریر کی۔ (ملخص از تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت ص ۱۹۹)

ایک شخص نعمت اللہ قادیانی کو افغانستان میں جاسوسی کے لئے مقرر کیا گیا۔ لیکن جولائی ۱۹۲۴ء میں وہ گرفتار ہوگیا اور افغان گورنمنٹ نے سنگسار کرڈالا۔ پھر فروری ۱۹۲۵ء میں دو اور قادیانی ملاّں عبدالحکیم اور ملاّں نور علی اسی پاداش میں قتل کے گئے۔ پہلا قادیانی جو افغانستان میں ہلاک کیا گیا وہ صاحبزادہ عبداللطیف تھا جو مرزا محمود کے بیان کے مطابق جہاد کی مخالفت کے جرم میں قتل کردیا گیا۔ (تحریک ختم نبوت ص ۲۹)

۷۲.....قادیان میں مجلس احرار اسلام کے دفتر کا قیام

مرزا بشیر الدین محمود نے قادیان کو ایک ریاست کا درجہ دے رکھا تھا اور وہ اب نافرمان مریدوں اور مسلمانوں پر ہر ظلم روا رکھتا تھا۔ قادیانی عوتوں کی عزتیں محفوظ نہ تھیں۔ احتجاج کرنے والے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کرکے ان کا دماغ درست کرتا تھا۔ عبدالکریم مباہلہ کی ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ وہ اپنی بہن کی عصمت دری پر سراپا انتقام بن گیا اور اس نے اخبار مباہلہ جاری کیا۔ وہ ہر شمارہ میں مرزا محمود کو اپنی پاک دامنی پر دعوت مباہلہ دیتا تھا۔ مرزا

محمود نے اس کا مکان جلا دیا تو اس نے امرتسر سے اخبار نکالا۔ بعد ازاں چوہدری افضل حق سے ملاقات کر کے ان کو مرزا محمود کے مظالم سے مطلع کیا تو ان کی تحریک پر مجلس احرار اسلام نے اپنی جماعت کا قادیان میں دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا۔ اس غرض کے لئے زمین خریدی گئی۔ مدرسہ قائم کیا گیا۔ کانفرنسیں کی گئیں۔ قادیان کے مظلوم مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کو مضبوط سہارا مل گیا۔ مولانا عنایت اللہ چشتی، مولانا محمد حیات، ماسٹر تاج الدین انصاری اور ان کے رفقاء نے ۱۹۴۷ء تک قادیان میں رہ کر قادیانیوں کے سینوں پر مونگ دلے۔

بہر حال اس روئداد سے قادیانیت کی دو نا کامیاں سامنے آتی ہیں۔

۱..... مولانا عبد الکریم مباہلہ کا مشرف باسلام ہونا۔ قادیانیوں کے حملہ سے بچنا اور اخبار مباہلہ کے ذریعہ مرزا محمود کے کردار کو بے نقاب کرنا۔

۲..... مجلس احرار اسلام کا قادیانی ریاست میں فاتحانہ انداز میں داخل ہونا، وہاں دفتر اور مدرسہ قائم کرنا، مسلمانوں کے قادیانیوں کی دست برد سے بچانا اور مرزائی سازشوں کا مؤثر انداز میں جواب دینا۔

۷۳.....قادیان میں احرار کانفرنس

۲۱ تا ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں احرار کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرزا محمود نے قادیان کی میونسپل حدود میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی تو مجلس احرار نے میونسپل حدود سے باہر پنڈال بنایا۔ پورے ملک سے تقریباً دو لاکھ افراد شریک ہوئے۔ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کانفرنس سے تاریخی خطاب کیا، جو کہ ساری رات جاری رہی۔ مرزا محمود کی فریاد پر حکومت نے دسمبر ۱۹۳۴ء میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کر لیا۔ دیوان سنکھا نند مجسٹریٹ گورداسپور نے ۲۰ ر اپریل ۱۹۳۵ء کو چھ ماہ قید بامشقت کا حکم سنایا۔ آپ نے اس فیصلہ کے خلاف سیشن جج گورداسپور کی عدالت میں اپیل کی۔ اس نے شاہ جی کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ پھر ۶ ر جون ۱۹۳۵ء کو ایک تاریخی فیصلہ لکھا جس نے قادیانیت کو بے نقاب کر دیا۔ (تحریک ختم نبوت ص ۸۰، ۸۱)

۷۴.....حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کی ناکام سازش

مرزا محمود نے راجندر سنگھ آتش نامی ایک سکھ نوجوان کو دس ہزار روپے دے کر شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے قتل پر تیار کیا۔ آدھی رقم پیشگی ادا کر دی گئی۔ راجندر سنگھ نے شاہ جی کی تقریر سنی تو

اس کا ضمیر بیدار ہوا اور اس نے قتل کرنے سے انکار کر دیا۔ مرزا محمود نے سی آئی ڈی کی معرفت اسے گرفتار کرا دیا۔ راجندر سنگھ نے عدالت میں اس سازش کے انکشاف کا ارادہ کیا تو اسے فی الفور رہا کر دیا گیا۔ (تحریک ختم نبوت ص ۸۲)

۷۵.....مجلس احرار اسلام کے خاتمہ کی سازش

قادیانیوں نے پس پردہ رہ کر مسجد شہید گنج کا ملبہ مجلس احرار اسلام پر گرانا چاہا تا کہ یہ جماعت اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکے۔ لیکن وہ اس سازش میں ناکام رہے۔ (ایضاً)

۷۶.....۱۹۳۷ء کے الیکشن میں قادیانی امیدواروں کی ناکامی

۱۹۳۷ء کے الیکشن میں مجلس احرار اسلام نے حصہ لیا۔ اگرچہ جماعت خود کامیاب نہ ہو سکی۔ لیکن اس نے ایک بھی قادیانی منتخب نہ ہونے دیا۔ یہ مجلس احرار کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ (ایضاً)

۷۷.....علامہ اقبال کی ضرب کلیمانہ

قادیانیوں نے علامہ اقبال کو دام مرزائیت میں پھنسانا چاہا، لیکن ناکام رہے۔ انہوں نے یہ بے بنیاد خبر شائع کی کہ اقبال نے ایک مرزائی خاتون سے شادی کر لی ہے۔ اقبال نے اس کی پرزور تردید کی اور ۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۸ء تک کے عرصہ میں قادیانیت کے خلاف نظم ونثر میں تاریخی تجزیہ پیش کیا، جس سے جدید تعلیم یافتہ نے قادیانیت کی حقیقت سمجھی اور اس جماعت کے مکر وفریب سے آگاہ ہوئے..... قادیانیوں کی نظر میں اقبال کی یہ ناقابل معافی جرائم تھے۔ اس لئے انہوں نے اقبال کی کردار کشی کی روایت اپنائی جو کہ آج تک برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

۷۸.....کشمیر کمیٹی کی آڑ میں سیاسی اثر ورسوخ کی ناکام کوشش

مرزا بشیر الدین نے کشمیر کمیٹی کی آڑ میں مسلمانوں میں شامل ہو کر رسوخ پیدا کرنا چاہا۔ انگریز حکام کی تحریک پر بعض سرکاری مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے، لیکن علامہ اقبال نے اس طلسم کو توڑ دیا۔ مرزا بشیر الدین صدارت سے الگ ہو گئے۔ کشمیر کمیٹی جولائی ۱۹۳۱ء میں بنی اور مئی، جون ۱۹۳۳ء میں اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی۔ (تحریک ختم نبوت از شورش)

۷۹.....انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کا خراج

انجمن حمایت اسلام مسلمانوں میں گہرا اثر رکھتی تھی۔ قادیانیوں نے اس کی مجلس عاملہ اور دیگر شعبوں میں جگہ بنالی تھی۔ علامہ اقبال کی تحریک پر انجمن حمایت اسلام نے اپنے تمام شعبوں سے قادیانی نکال دیئے۔

۸۰.....مرزائیت کا سیاسی احتساب

مولانا ظفر علی خاں نے اپنے اخبارات کے ذریعہ قادیانیوں کا سیاسی محاسبہ کیا اور وہ مذہبی طور پر مسلمانوں سے الگ ہونے کے باوجود سیاسی طور پر جو فوائد سمیٹ رہے تھے۔ اس پر کاری ضرب لگائی۔

۸۱.....طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی سے قادیانیوں کا اخراج

طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی کا پرنسپل مرزائی تھا اور وہ چن چن کر مرزائیوں کو جمع کر رہا تھا۔ مسلمان طلباء کی درخواست پر مولانا ظفر علی خان ۲۶ ر نومبر ۱۹۳۴ء کو علی گڑھ تشریف لے گئے اور قادیانیت کے فتنہ کو بے نقاب کیا۔ آپ کی کوشش سے آئندہ کے لئے یونیورسٹی میں قادیانیوں کی بھرتی رک گئی۔ اس کے بعد آپ ہر سال وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ آپ کی جدوجہد سے علی گڑھ میں قادیانی کا لفظ ایک گالی بن کر رہ گیا۔

۸۲.....ایڈریس پڑھنے میں سر ظفر اللہ خان کی ناکامی

وائسرائے کی ہدایت پر گورنر نے سر ظفر اللہ خان سے کانوینشن ایڈریس پڑھوانے پر یونیورسٹی کے ارباب اقتدار کو تیار کیا۔ لیکن طلباء نے فی الفور احتجاج کیا اور منسوخ کرا ڈالا۔ (تحریک ختم نبوت)

۸۳..... پاکستان میں اقتدار پر قبضہ کے ادھورے خواب

مرزا محمود نے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۲ء تک متعدد خطبے دیئے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ ہماری کوشش ہے کہ پاکستان سلامت نہ رہے اور دوبارہ دونوں ممالک ایک ہو جائیں۔ ہم بلوچستان کو احمدی صوبہ بنا کر رہیں گے۔ ان دنوں ظفر اللہ خان پاکستان کا وزیر خارجہ تھا۔ اس کے بیانات اور سرگرمیوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ ان حالات میں امیر شریعت سید عطاء اللہ

شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اہم دینی وسیاسی جماعتوں پر مشتمل ایک مجلس عمل قائم کی جس کے صدر مولانا ابوالحسنات قادری تھے۔ قصہ کوتاہ یہ کہ تحریک چلائی گئی مجلس عمل کے وفد خواجہ ناظم الدین سے کئی بار ملے اور اپنے مطالبات پیش کئے۔ اس نے بے پناہ امریکی دباؤ کی وجہ سے مطالبات مسترد کر دیئے۔ سکندر مرزا اور جنرل اعظم خان نے بے پناہ تشدد کر کے تحریک دبادی۔ اس تحریک کے شہداء کا مقدس خون بالآخر رنگ لایا اور سر ظفر اللہ خان کو تحفظ دینے والی حکومت ہی ختم ہوگئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک کا دوسرا نتیجہ ۱۹۷۴ء میں ظاہر ہوا قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ (تحریک ختم نبوت اور آغا شورش کاشمیری، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء)

۸۴.....منیر انکوائری رپورٹ کا پوسٹ مارٹم

۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیق کے لئے حکومت نے جسٹس منیر کی قیادت میں ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جس نے اپنی مرتب کردہ رپورٹ میں علماء کرام کا جی بھر کر مذاق اڑایا اور در پردہ قادیانیت کی پشت پناہی کی۔ اس رپورٹ کی عربی انگریزی تراجم بھی شائع کئے گئے اور اس ترجمہ کے ساتھ اسے بیرونی ممالک میں اچھی طرح پھیلایا۔ اس طرح منیر انکوائری رپورٹ کی اشاعت سے قادیانیوں کی جو توقعات تھیں پوری نہ ہوسکیں۔

۸۵.....سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج

مولانا مودودی نے دوسرا بڑا کام یہ کیا کہ ۱۹۸۵ء میں عرب ممالک نے پاکستان سے جو فوجی ماہرین منگوائے تھے۔ ان میں زیادہ تر قادیانی تھے جو کہ اسرائیل کے لئے عرب ممالک کی جاسوسی کر رہے تھے۔ مولانا مودودی کے توجہ دلانے پر عرب ممالک نے قادیانیوں کو نکال باہر کیا۔ (تحریک ختم نبوت)

۸۶.....افریقی ممالک میں قادیانیت کی پھیلاؤ میں کمی

افریقی ممالک میں قادیانی اپنے پاؤں مضبوط کر رہے تھے۔ ان کے اثر ورسوخ میں کمی اور وہاں کے مسلمانوں کو حقائق سے آگاہ کرنے میں درج ذیل علماء کرام کا بہت بڑا کردار ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا لال حسین اختر، مولانا مودودی، مولانا

عبدالعلیم صدیقی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور ۱۹۸۷ء میں جنوبی افریقہ میں مقدمہ کی پیروی کے لئے جانے والے تمام حضرات۔

ان حضرات کی جدوجہد سے قادیانیت وہاں سمٹ کر رہ گئی ہے۔ان حضرات نے تحریر وتقریر مناظرہ ومباہلہ ہر طریقہ سے قادیانیت کا محاسبہ کیا ہے اور ہزاروں قادیانی ان حضرات کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔

۸۷.....ایم ایم احمد کے قائم مقام صدر بننے میں ناکامی

ایم ایم احمد، مرزا قادیانی کا پوتا تھا۔ اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز رہ کر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی فضاء تیار کرنے میں اس کا نمایاں کردار تھا۔

صدر یحییٰ خان ایک دفعہ کسی بیرونی دورہ پر گیا اور ایم ایم احمد کو اپنا قائم مقام صدر مقرر کیا۔ محمد اسلم قریشی جو کہ قادیانیت سے حد درجہ متنفر تھے۔انہوں نے اس وقت جب کہ ایم ایم حلف اٹھانے جا رہا تھا اور لفٹ میں سوار تھا۔اسے جالیا اور خنجر سے پے در پے وار کر کے اسے زخمی کر دیا۔ یوں ایم ایم احمد کرسی صدارت پر بیٹھنے کی بجائے ہسپتال پہنچ گیا۔ بلاشبہ یہ قادیانیت کی بہت بڑی ناکامی تھی۔

۸۸.....۱۹۶۵ء کی جنگ میں قادیانیوں کی ناکامی

آغا شورش کاشمیری کی روایت کے مطابق قادیانی امت نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کا ڈول استعماری ہدایت پر ڈالا تھا۔ جنرل اختر حسین ملک وغیرہ قادیانی جرنیل اس جنگ کے چھڑنے کا اہم سبب تھے۔ یہ بات آغا صاحب کو نواب آف کالا باغ نے بتائی تھی۔ یوں ۱۹۶۵ء کی جنگ چھڑنے سے پاکستان ٹوٹ جانے کے خواب قادیانی دیکھ رہے تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بچالیا۔ (تحریک ختم نبوت)

۸۹.....وائس ایئر مارشل ایس ایم اختر کی سازشوں میں ناکامی

مشہور قادیانی وائس ایئر مارشل ایس ایم اختر کے ایئر مارشل بننے کا قوی امکان تھا لیکن اس کی خدمات پی آئی اے کو منتقل کی گئیں اور اس نے وہاں قادیانیوں کو خوب بھرتی

کیا۔ آغا شورش کاشمیری نے ذاتی طور پر صدر ایوب خان کو لکھا۔ ہفت روزہ چٹان میں اداریہ تحریر کیا مجلس تحفظ ختم نبوت کو آگاہ کیا۔ اس جدوجہد کے نتیجہ میں صدر ایوب خان نے ایس ایم اختر کو جبری طور پر ریٹائرڈ کر دیا۔ ایس ایم اختر نے ملازمت سے علیحدگی کے بعد ہوا بازی کی تربیت کے لئے ایک ادارہ قائم کیا۔ اس ادارہ کی آڑ میں اس کا منصوبہ قادیانی ہوابازوں کو عرب ممالک میں بھیجنے کا تھا۔ آغا صاحب نے اس پر ایک زوردار اداریہ لکھا اور یہ ادارہ ابتداء میں ہی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ (تحریک ختم نبوت ص ۱۶۳، ۱۶۴، از شورش کاشمیری)

۹۰.....قادیانیت کا مذہبی احتساب

صدر ایوب خان اور یحییٰ خان کے ادوار میں قادیانی بیوروکریسی پر چھائے ہوئے تھے۔ قادیانیت کے خلاف کچھ لکھنا یا کہنا قانوناً جرم تھا۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر کہنے کے جرم میں متعدد علماء کرام نے مختصر اور لمبی مدت کی سزائیں کاٹیں۔ لیکن انہوں نے حضور ﷺ سے محبت کی شمع کی لو کم نہ ہونے دی۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۱ء تک علماء کرام کی جدوجہد سے تاریخ کے اوراق بھرے ہوئے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ ایوان اقتدار میں خاصی رسائی کے باوجود علماء کرام کی محنت کی وجہ سے قادیانیت عوام میں نہ پنپ سکی اور مسلمانوں کو ورغلانے میں ناکام رہی۔

۹۱.....ایئر مارشل ظفر چوہدری کی معطلی

بھٹو دور حکومت میں پاک فضائیہ کا سربراہ ظفر چوہدری قادیانی تھا۔ اس نے مسلمان افسروں کو ہٹا کر قادیانی افسروں کو آگے لانے کی مہم شروع کی۔ اسی اثناء میں ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے سالانہ جلسہ میں ظفر چوہدری نے مرزا ناصر احمد کو سلامی پیش کرنے کے لئے طیارے بھیجے۔ آغا شورش کاشمیری نے چٹان میں قلم اٹھایا جس کے نتیجہ میں حکومت چوکنا ہوگئی اور ذوالفقار علی بھٹو نے ظفر چوہدری کی چھٹی کرادی۔

۹۲.....قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قادیانیوں کے تشدد کے نتیجہ میں ملک بھر میں تحریک چلی جس کے نتیجہ میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم

قرار دے کر امت مسلمہ کا نوّے سالہ پرانا قومی مسئلہ حل کر دیا۔ بلاشبہ یہ امت مسلمہ بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کی ایک بڑے اور شاندار کامیابی تھی۔

۹۳.....بلوچستان سے قادیانیوں کا اخراج

قادیانیوں نے بھٹو دور حکومت میں قرآن مجید کے محرف نسخے بلوچستان میں تقسیم کئے۔ اس کے خلاف جولائی ۱۹۷۳ء میں زبردست تحریک چلی۔ فورٹ سنڈیمن اور اس کے ملحقہ علاقوں کا نظم ونسق بارہ دن تک معطل رہا۔ بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین سمیت چالیس علماء کرام گرفتار ہوئے۔ آخر کار بلوچستان حکومت سپر انداز ہوگئی۔ اس نے محرف قرآن کے تمام نسخے ضبط کر لئے اور قادیانیوں کو بلوچستان چھوڑنا پڑا۔

۹۴.....رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد

اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالمی اسلامی مکہ مکرمہ نے تمام دنیا کی تنظیموں کا ایک اجلاس بلایا جس میں دیگر امور کے علاوہ قادیانیت کے کفر کا مسئلہ پیش کیا گیا تو ایک سو نوّے تنظیموں کے اس نمائندہ اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا.....اس کے تمام دنیا کے مسلمانوں پر نہایت ہی مفید اثرات مرتب ہوئے۔

۹۵.....سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج

۱۹۷۳ء میں سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم سعودی عرب گئے اور آپ نے وہاں سے مختلف شعبوں میں گھسے ہوئے قادیانیوں کو نکلوایا۔ عرب ممالک سے مجموعہ طور پر مولانا مرحوم بلا مبالغہ سینکڑوں قادیانیوں کو نکلوا چکے ہیں۔

۹۶.....۱۹۸۴ء کا صدارتی آرڈیننس

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اسلم قریشی کی قادیانیوں کے ہاتھوں پراسرار گمشدگی کے خلاف مجلس عمل نے ایک بھرپور تحریک چلائی۔ مولانا اسلم قریشی تو اس وقت برآمد نہ ہو سکے، لیکن اس تحریک کے نتیجہ میں امت مسلمہ کو ۲۶ ر اپریل ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کا تحفہ ملا۔

۹۷..... ووٹرلسٹوں سے قادیانیوں کے ناموں کا اخراج

چند سال پہلے حکومت پاکستان نے مسلمانوں کو ووٹرلسٹیں بنائیں۔ ان میں قادیانیوں نے ہزاروں کی تعداد میں اپنے نام شامل کردیئے۔ اس سازش کا انکشاف ہونے پر سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم متحرک ہوئے صدائے احتجاج بلند کی۔ الیکشن کمشنر سے ملاقات کی۔ اس مہم میں مجلس احرار اور مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں کے نمائندے بھی شریک رہے۔ ہزاروں قادیانی ناموں کی نشاندہی کی گئی اور ان کے نام حذف کئے گئے۔

۹۸ تا ۱۱۷..... پاکستانی عدلیہ کے قادیانیوں کے خلاف اہم فیصلے

۱..... فیصلہ مقدمہ بہاول پور جو کہ تنسیخ نکاح مرزائی و مسلم کے سلسلہ میں ۱۹۴۶ء سے ۱۹۳۵ء تک زیر سماعت رہ کر فیصلہ ہوا جس کی پیروی کے لئے دارالعلوم کے مایہ ناز شیخ الحدیث حضرت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسے یگانہ روزگار علماء پیش ہوئے..... بالآخر مکمل بحث وتمحیص کے بعد جناب محمد اکبر صاحب ڈسٹرکٹ جج بہاول پور نے پونے دو صد صفحات پر مشتمل ایمان افروز فیصلہ صادر فرمایا اور مسئلہ ختم نبوت کو انگریز سلطنت کے دور میں پہلی مرتبہ حل کر کے اپنے ایمان واخلاص کا حق ادا کردیا۔ ’’فجزاہ اللہ احسن الجزاء‘‘ جس کی مکمل تفاصیل بعد حصول نقول از عدالت مسلسل پانچ سال تک محنت کر کے تین جلدوں میں تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل اسلامک فاؤنڈیشن ڈیوس روڈ لاہور نے شائع کردی ہیں۔

۲..... ۲۵؍مارچ ۱۹۵۴ء کو میاں محمد سلیم سول جج راولپنڈی نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

۳..... ۳؍جون ۱۹۵۵ء کو جناب شیخ محمد اکبر صاحب ایڈیشنل جج ڈسٹرکٹ راولپنڈی نے اپنے فیصلے میں مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

۴..... ۲۲؍مارچ ۱۹۶۹ء کو شیخ محمد رفیق گوریجہ سول جج اور فیملی کورٹ جیمس آباد (سندھ) نے فیصلہ دیا کہ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری غیر مسلم ہیں۔

۵..... ۱۳؍جولائی ۱۹۷۰ء کو سول جج سار جیمس آباد ضلع میر پور خاص نے اپنے فیصلے میں مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

۶..... ۱۹۷۲ء میں جناب ملک احمد خان صاحب کمشنر بہاول پور نے فیصلہ دیا کہ مرزائی مسلم امت سے بالکل اگر گروہ ہے۔

۷..... ۸؍فروری ۱۹۷۲ء میں چودھری محمد نسیم صاحب سول جج رحیم یار خان نے فیصلہ دیا کہ مسلمانوں کی آبادیوں میں قادیانیوں کو تبلیغ کرنے یا عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں۔

۸..... ۲۸؍اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر کی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاس کی۔

۹..... ۱۹؍جون ۱۹۷۴ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۱۰..... ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر رابطہ عالم اسلامی کے فیصلہ کی تائید کی اور ایک اہم انقلابی قدم اٹھایا۔

۱۱..... ۱۲؍نومبر ۱۹۷۶ء مسٹر جسٹس حسین لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ کہ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ بن سکتی ہے۔

۱۲..... ۱۱؍اکتوبر ۱۹۸۷ء جناب منظور حسین سول جج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے فیصلہ دیا کہ مسجد کے انتظام وانصرام کے حقدار صرف مسلمان ہیں۔

۱۳..... لاہور ہائیکورٹ.....۱۹۸۱ء

۱۴..... لاہور ہائیکورٹ.....۱۹۸۱ء

۱۵..... وفاقی شرعی عدالت.....۱۹۸۴ء

۱۶..... کوئٹہ ہائیکورٹ.....۱۹۸۷ء

۱۷..... لاہور ہائیکورٹ.....۱۹۸۹ء

✡ ✡ ✡

قادیانیت

کے

دو چہرے

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

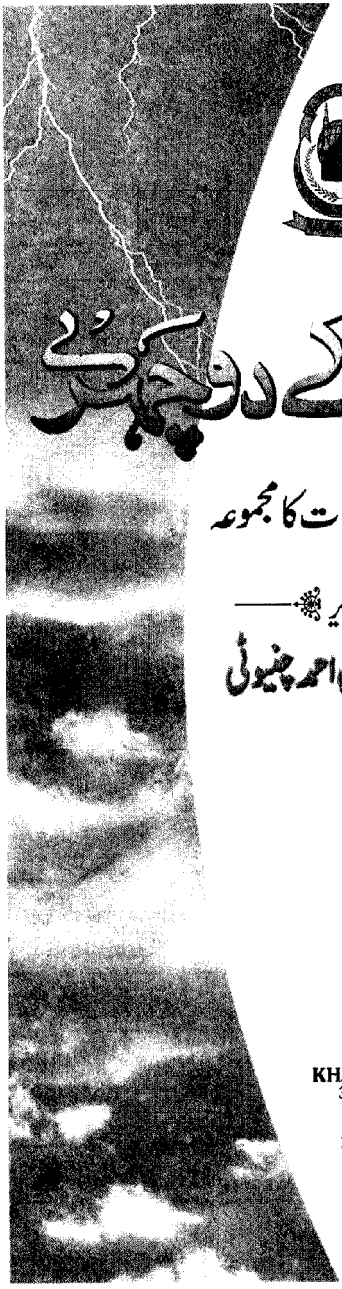

قادیانیت کے دو چہرے

قادیانی تضادات کا مجموعہ

تحریر

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

Published By:
KHATME NUBUWWAT ACADEMY
387 KATHERINE ROAD. FOREST GATE
LONDON E7 8LT. UNITED KINGDOM
Phone : 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com
Website: www.khatmenubuwwat.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
عرض ناشر	۴۶۳
تقریظات	۴۶۴
عرض مؤلف	۴۷۰
مقدمہ	۴۷۳
پہلا باب: مرزا قادیانی کے اپنے ذاتی خیالات کے متعلق تضادات	۴۸۳
پہلی فصل: نام ونسب، تعلیم، ملازمت وغیرہ	۴۸۳
دوسری فصل: معجزات کی تعداد کے متعلق تضاد بیانی	۴۸۶
تیسری فصل: مرزا قادیانی پر الہامات کی ابتداء کب ہوئی	۴۸۸
چوتھی فصل: آسمانی تائید، علوم لدنیہ وغیرہ	۴۸۹
دوسرا باب: مختلف شخصیات اور واقعات کے بارے میں تضاد بیانی	۴۹۲
۱.....میر عباس علی	۴۹۲
۲.....مولانا عبدالحق غزنویؒ	۴۹۳
۳.....بابا گورونانک	۴۹۳
۴.....ڈپٹی عبداللہ آتھم	۴۹۴
۵.....پنڈت لیکھرام	۴۹۵
۶.....الہامات کا مصداق کون ہے	۴۹۶
۷.....محمدی بیگم	۴۹۷
۸.....حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی	۴۹۷

تیسرا باب: مرزا قادیانی کے متضاد دعوے	۴۹۹
پہلی فصل: دعویٰ نبوت کا اقرار وانکار	۴۹۹
دوسری فصل: مسیح ابن مریم ہونے کا اقرار وانکار	۵۱۰
تیسری فصل: مہدی ہونے کا اقرار وانکار	۵۱۵
چوتھا باب: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق تضادات	۵۱۸
پانچواں باب: انبیاء کرام خصوصاً حضورؐ کے متعلق تضادات	۵۲۳
چھٹا باب: قرآن مجید، دیگر آسمانی کتب، وحی وغیرہ متعلق الہامات	۵۲۷
ساتواں باب: صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کے متعلق تضادات	۵۳۲
آٹھواں باب: حضرت عیسیٰؑ کے ذاتی حالات کے متعلق تضادات	۵۳۳
نواں باب: حضرت عیسیٰؑ کے اعزاز واکرام کے متعلق تضادات	۵۴۱
دسواں باب: حضرت عیسیٰؑ کے رفع ونزول کے متعلق تضادات	۵۴۶
گیارہواں باب: دابۃ الارض اور دجال وغیرہ کے متعلق تضاد بیانی	۵۵۵
بارہواں باب: مرزا قادیانی کے قول وفعل کا تضاد	۵۵۸
تیرہواں باب: مرزا بشیر الدین محمود کے تضادات	۵۶۴
چودہواں باب: مولوی محمد علی لاہوری کے تضادات	۵۶۸
پندرہواں باب: قادیانی خلفاء ومعتقدین کا مرزا قادیانی سے اختلاف	۵۷۶
سولہواں باب: متفرق تضادات	۵۹۱
خاتمہ: نتائج بحث ودعوت فکر	۵۹۳

✡ ✡ ✡

عرض ناشر

قادیانی فتنہ اسلام کی بنیاد اور اساس عقیدہ ختم نبوت پر براہ راست حملہ آور ہے اور اسی سے اس کی سنگینی کا ادراک کیا جاسکتا ہے۔ انگریزی دور حکومت میں یہ فتنہ پیدا ہوا۔ اس فتنہ کے مذہبی خدوخال اور طریقۂ واردات سے آشنائی از حد ضروری ہے۔ یہ عموماً ضعیف اور موضوع روایات میں قطع وبرید کرکے عوام الناس میں پیش کرکے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات اور ختم نبوت واجرائے نبوت جیسے موضوعات پر عوام کو دھوکہ وفریب سے دو چار کرتے ہیں اور قادیانی ہمیشہ مرزا قادیانی کی سیرت وکردار پر گفتگو سے گریزاں رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی سیرت وکردار پر گفتگو قادیانیوں کے لئے پیغام اجل رہا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی زندگی دنیا کی ہر قسم کے بے ضابطگیوں، بیہودگیوں، معصیتوں، برائیوں اور گناہوں کا مجسم ہے جو انہی کے لٹریچر سے بآسانی دستیاب ہے۔ اس لئے قادیانیوں سے گفتگو کے لئے یا اس کے خشت اوّل کی ناپائیداری کو سمجھنے اور جانچنے کے لئے مرزا قادیانی کے افعال وکردار سے جانکاری ضروری ہے۔ مرزا قادیانی کی شخصیت سے آگاہی کے لئے اس کے دعاوی، معجزات، پیش گوئیاں، جھوٹ، انداز تحریر وتکلم، انبیاء، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین واولیاء کرام وغیرہ کے متعلق نظریات سے بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اسی سلسلہ میں مرزا قادیانی کی تضاد بیانی بھی ایک اہم عنصر ہے۔ اگر اسے ہی لوگ سمجھ لیں تو اس مذہب کا سارا نشیب وفراز آشکارا ہوجاتا ہے۔ مسلمان مرزا قادیانی کے لٹریچر کا مطالعہ نہیں کرتے۔ ورنہ وہ چند صفحات کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ مرزا قادیانی کے زبان وکلام اور تحریر وبیان میں کس حد تک دروغ گوئی اور تضاد بیانی کا شاہکار خزانہ موجود ہے۔

برادر محترم مناظر اسلام حضرت مولانا مشتاق احمد مدظلہ العالی نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور مرزا قادیانی کی کذب وافتراء اور تضادات کو طشت از بام کیا ہے۔ ایک عام آدمی بھی اگر اس کا مطالعہ کرے تو بڑے سے بڑے قادیانی کو لاجواب اور مبہوت کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس کاوش جمیلہ کو قبولیت سے ہمکنار فرما کر دارین میں انعام کا باعث بنائے۔ آمین!

عبدالرحمٰن باوا، عالمی مبلغ ختم نبوت لندن

تقریظ: سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی قدس سرہ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، امابعد!

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے جن کی خاتم الانبیاء ﷺ نے بطور پیش گوئی خبر دی تھی کہ میرے بعد میری امت میں تیس کذاب ودجال پیدا ہوں گے، جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ لیکن یاد رکھنا میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد قیامت تک اور کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ جہاں آپ نے بڑی صراحت ووضاحت سے اپنے بعد کسی کے نبی ہونے کی نفی فرمائی، اتنی ہی وضاحت وصراحت سے بار بار حلفیہ طور پر بیان فرمایا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمانوں پر زندہ اٹھائے گئے ہیں، وہ قیامت سے قبل دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کے ذریعہ دین اسلام پھر اس دنیا میں پھیل جائے گا۔ ان کی دوبارہ تشریف آوری سے آپ ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ آپ ﷺ کے خاتم النّبیین اور آخری نبی ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ پہلے انبیاء میں سے اگر کوئی نبی دوبارہ اس دنیا میں واپس آجائے تو اس سے حضور ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ انبیاء سابقین سارے بھی تشریف لے آئیں تو وہ بھی حضور ﷺ کی خاتمیت کے منافی نہیں۔ اس سے آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا متاثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ ﷺ پیدائش کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہیں اور زمانہ کے لحاظ سے سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں۔ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام بشمول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سب آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوئے اور پہلے تشریف لے آئے۔

اب اگر ان انبیاء گزشتہ میں سے کوئی نبی دس ہزار دفعہ بھی بار بار آئے تو اس سے حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی خاتمیت متاثر نہیں ہوتی۔ کیونکہ آپ ﷺ کا آخر نمبر وہی رہتا ہے۔ آپ ﷺ کی پیدائش کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوا۔ البتہ آپ ﷺ کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص اگر نبوت کا دعویٰ کرے، خواہ وہ ظلی بروزی نبوت ہی کیوں نہ ہو، تو اس سے آپ ﷺ کی نبوت خاتمیت ٹوٹ جاتی ہے۔ قادیانی دھوکہ دیا کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں ایک ایسا شخص جو حضور ﷺ کے بعد پیدا ہوا ہو، اس کے دعویٰ نبوت سے تو حضور ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس عیسیٰ علیہ السلام جو کہ حضور ﷺ سے پہلے نبی ہیں، وہ اگر دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں تو اسے وہ حضور ﷺ کی خاتمیت کے منافی قرار دیتے ہیں۔

یہ قادیانیوں کی الٹی منطق ہے، جس سے وہ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے جس صراحت و وضاحت اور تاکید سے اپنی خاتمیت کا اعلان مختلف پیرائیوں میں کیا، اسی صراحت و تاکید سے اپنے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ آپ ﷺ کی اس پیش گوئی کے مطابق اس امت میں کئی جھوٹے نبی اور کئی ایک جھوٹے مسیح پیدا ہوئے ہیں، جنہوں نے جھوٹے دعوے کر کے حضور ﷺ کی پیش گوئی پوری کر دی۔ پچھلی صدی ہجری چودھویں کی ابتداء میں ایک گہری سازش کے تحت ہندوستان پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مہدی موعود، مسیح موعود، نبی رسول بلکہ خاتم الانبیاء ہونے کے مختلف دعاوی مختلف اوقات میں تدریجاً کرتا رہا۔ حتیٰ کہ پھر نبوت و رسالت اور اس سے بھی آگے محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا اور اس نے ترقی کرتے ہوئے خدائی تک کے دعوے کر ڈالے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے بارے میں بے شمار دلائل اور ثبوت قرآن وحدیث اور اس کی اپنی تصنیفات و تحریرات بھی موجود ہیں۔ مرزا قادیانی کی سیرت و کردار اور کذب و افتراء پر علماء کرام کی متعدد تصنیفات موجود ہیں جن کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ ان میں سے ایک دلیل اس کے متناقض اقوال ہیں۔ مرزا قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے کہ جس آدمی کے کلام میں تضاد اور تناقض ہو یا تو وہ پاگل اور مجنون ہوتا ہے یا پھر وہ جھوٹا منافق ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کی پوری زندگی مجموعہ اضداد ہے اور بقول اپنے وہ ''معجون مرکب'' ہے چونکہ وہ آہستہ آہستہ اپنے عقائد و نظریات بدلتا رہا اور تدریجاً مختلف دعاوی کی منازل طے کرتا رہا۔ اس لئے اس کی تحریرات مجموعہ اضداد بن گئیں۔

اس لئے اس کی کتب و تحریرات میں ایک طرف تو ختم نبوت کا اقرار ہوگا، مدعی نبوت کو جہنمی اور کافر قرار دے گا۔ دوسری طرف ختم نبوت کا انکار کرتا اور خود دعویٰ نبوت کرتا دکھائی دے گا۔ کہیں حیات عیسیٰ کا اقرار اور ان کے دوبارہ اس دنیا میں آنے کو قرآن وحدیث سے ثابت کر رہا ہوگا اور کہیں اس کا انکار کرتے ہوئے ان کی وفات کو قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت کر رہا ہوگا۔ بلکہ ان کی حیات کے عقیدے کو شرک عظیم قرار دے رہا ہوگا جب کہ ۵۲ سال کی عمر تک نہ صرف حیات مسیح کا اقرار کرتا رہا بلکہ ان کی دوبارہ آمد کو قرآن وحدیث سے ثابت کرتا رہا۔ کہیں یہ اقرار نظر آئے گا کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ دنیا میں تشریف لائیں

گے تو بعد از وفات حضور ﷺ کے حجرہ شریفہ میں دفن ہوں گے۔ کہیں انہیں فوت شدہ ثابت کر کے ان کی قبریں تلاش کر رہا ہوگا۔ پھر کبھی کبھی تو آپ کی قبر فلسطین میں بتائے گا، کبھی گلیل میں، کبھی یروشلم میں اور آخر میں کشمیر میں آپ کی قبر ثابت کر رہا ہوگا۔ اسی طرح کہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ کا ثبوت دے گا اور کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف نجار کا بیٹا ثابت کر رہا ہوگا بلکہ ان کے اور بہن بھائی بھی بتا رہا ہوگا۔ کہیں حضرت مریم صدیقہ کی پاک دامنی اور پاکیزگی کا اقرار و اعتراف کرے گا تو کہیں یہودیوں سے بھی بڑھ کر ان پر بہتان لگاتا ہوا نظر آئے گا۔ کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار کر رہا ہوگا، کہیں ان معجزات کو شعبدہ بازی قرار دے گا۔ ان کا صاف صاف انکار کر دے گا۔ کہیں مثیل مسیح کا دعویٰ کر رہا ہوگا اور پھر اسی کتاب میں چند صفحات بعد خود مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کر کے اس پر دلائل دے رہا ہوگا۔ کہیں مسیح اور مہدی کے دو علیحدہ شخصیتیں قرار دے رہا ہوگا اور کہیں مسیح اور مہدی دونوں کو ایک شخص قرار دے دے گا۔ کہیں فارسی الاصل اور مغل زادہ بن رہا ہوگا، کہیں چینی بن رہا ہوگا، کہیں فاطمی بن رہا ہوگا۔ کہیں مرد بن رہا ہوگا، کہیں عورت بن رہا ہوگا۔ کہیں خدا کا بیٹا بنے گا اور کہیں خدا کا باپ بن جائے گا اور کہیں خود خدا بن جائے گا۔ کہیں شرک کے خلاف لکھ رہا ہوگا اور کہیں خدائی صفات میں شرکت کا دعویٰ کر رہا ہوگا۔

پھر کہیں معراج جسمانی کا اقرار ہوگا اور کہیں انکار کرتے ہوئے اسے ایک کشف قرار دے دے گا۔ دجال سے مراد کہیں تو عیسائی پادری ہوں گے اور کہیں دجال سے مراد انگریز قوم ہوگی اور دجال کے گدھے سے مراد ان کی ریل گاڑی ہوگی اور کہیں خود مرزا قادیانی دجال کے گدھے یعنی ریل پر سواری کرتا نظر آ رہا ہوگا اور کہیں انگریز دجال کی تعریفیں اور قصیدے پڑھتا نظر آئے گا۔ کہیں تہذیب و شرافت کا پیکر بن کر یہ تعلیم دے گا کہ گالی دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں بلکہ گالیاں سن کر دعا دو۔ پا کے دکھ آرام دو۔ بلکہ اپنے متعلق یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نے آج تک کسی کو جوابی طور پر بھی گالی نہیں دی۔ دوسری طرف عدالت میں خود اقرار کر رہا ہوگا کہ میرے الفاظ گالیاں جوابی طور پر ہیں اور نئی نئی گالیوں کے وہ ریکارڈ قائم کئے ہیں کہ اس کے ریکارڈ کو آج تک کوئی توڑ نہیں سکا۔ کہیں جھوٹ بولنے والے کو مرتد اور گوہ کھانے والا قرار دیا اور کہیں خدا، انبیاء، اولیاء اور آسمانی کتب وغیرہ پر بڑی جرأت اور بے حیائی کے ساتھ بہتان اور جھوٹ بکتا ہوا نظر آئے گا۔ کہیں

اس کا یہ اقرار واعتراف نظر آئے گا کہ انبیاء علیہم السلام کا کوئی استاد نہیں ہوتا۔ وہ تمام دینی معلومات براہ راست خدا تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں۔ کہیں اس کے برعکس یہ لکھ رہا ہوگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) تمام تورات ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً پڑھی تھی۔ اپنے متعلق کئی جگہ خود یہ اقرار کرے گا کہ میں نے اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ مولوی فضل احمد سے صرف ونحو کی کتابیں اور مولوی فضل الٰہی سے چند فارسی کتابیں اور قرآن کریم پڑھا اور مولوی گل علی شاہ سے منطق اور فلسفہ پڑھا طب کی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ سیالکوٹ میں انگلش ڈاکٹر امیر شاہ سے پڑھتا رہا۔ دوسری طرف یہ دعویٰ کرتا نظر آئے گا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر یا ایک سبق بھی نہیں پڑھا اور جو حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا وہی حال میرا ہے۔ جیسا آپ کا علم لدنی تھا، ویسے میرا علم بھی لدنی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی مفسر یا محدث کی شاگردگی اختیار کی ہو۔ دابۃ الارض سے مراد ایک جگہ لکھا ہے علماء ربانی، دوسرے مقام پر لکھا۔ اس سے مراد علماء سوء اور منافق ہیں۔ کہیں تیسری جگہ لکھا کہ دابۃ سے مراد طاعون کا چوہا ہے۔ کہیں تو عاجزی اور فروتنی کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۷)

اور کہیں یہ تعلّی کرے گا کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

کربلا است سیر ہر آنم — صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

کہیں سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے برابری کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ ؎

ومن فرّق بینی وبین المصطفی — فما عرفنی وما رای

اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۹)

بلکہ پھر کہیں خاتم الانبیاء کا منصب ختم نبوت سنبھالتے ہوئے یہ دعویٰ کرے گا کہ:

روضۂ آدم تھا وہ نامکمل اب تلک میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ وبار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۳، خزائن ج ۲۱ ص ۱۴۴)

بلکہ آپ ﷺ سے اور ساری مخلوق سے اپنے آپ کو اعلیٰ قرار دے گا اور یہ دعویٰ کرتا نظر آئے گا:

(الف) واتانی مالم یؤت احد من العالمین

ترجمہ: اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانے کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(ب) واعطانی مالم یعط احد من العالمین

ترجمہ: تو کہہ کہ تمام تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھ سے غم دور کر دیا اور مجھے وہ کچھ دیا جو تمام مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ (تذکرہ طبع چہارم ص ۱۷۶ حاشیہ)

(ج) آثرک اللہ علی کل شئی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز پر تجھے ترجیح دی۔ (تذکرہ طبع چہارم ص ۳۷۲ حاشیہ)

''آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۸۹، خزائن ج ۲۲ ص ۹۲)

اور کہیں اپنے آپ کو حضور ﷺ کا خادم اور غلام ثابت کر رہا ہوگا۔

غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی تحریرات سے آپ کو ہر رطب و یابس چیز ملے گی۔ جس چیز کا اقرار ملے گا اس کا انکار بھی ملے گا اور جس چیز کا انکار ملے گا اس کا اقرار بھی ملے گا۔ اسی لئے ہمارے استاذ مکرم حضرت مولانا محمد حیات صاحب فاتح قادیان فرمایا کرتے تھے کہ:

''مرزا کی الماری..... پٹاری ہے مداری کی۔''

جس طرح مداری کی پٹاری سے ہر چیز برآمد ہوتی ہے، اسی طرح مرزا کی الماری سے بھی ہر چیز نکل آتی ہے۔

مرزا قادیانی کے انہیں تضادات واختلافات کا نتیجہ ہے کہ اس کے پیروکار کئی گروپ

میں بٹے ہوئے ہیں۔ کئی تو صرف اسے چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں، کئی اسے مسیح موعود اور مہدی مانتے ہیں۔ کئی اسے ظلی بروزی نبی قرار دیتے ہیں۔ کئی اسے صاحب شریعت نبی مانتے ہیں۔ کئی اسے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کو اپنے مطلب کی عبارت اس کی تحریرات میں سے مل جاتی ہے۔ مرزا قادیانی کے انہی اختلافات وتضادات کو ہمارے جامعہ عربیہ کے ایک فاضل نوجوان استاد مولانا مشتاق احمد صاحب نے مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں کی تحریرات سے بڑی محنت اور عرق ریزی سے جمع کیا ہے اور جیسا کہ گزر چکا ہے کہ بقول مرزا قادیانی جس شخص کے کلام میں تضاد ہو وہ یا تو پاگل، مخبوط الحواس ہوتا ہے یا پھر جھوٹا منافق ہوتا ہے۔ اب یہ رسالہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ فیصلہ قارئین پر چھوڑا جاتا ہے کہ وہ ان عبارات کو پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ آیا یہ شخص مہدی، مسیح موعود نبی اور نعوذ باللہ! محمد ثانی ثابت ہوتا ہے یا پرلے درجے کا احمق، مجنون، پاگل، جھوٹا اور منافق ثابت ہوتا ہے۔

ان شاء اللہ! یہ رسالہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں مرزائیت کے قلعے کو مسمار کرنے والا میزائل اور ایٹم بم ثابت ہوگا اور اگر قادیانیوں نے بھی بنظر انصاف اور تحقیق حق کی غرض سے اس کا مطالعہ کیا تو ان کے لئے بھی مؤجب ہدایت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس محنت اور اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اس میدان میں مزید کام اور محنت کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ

تقریظ: حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحبؒ واسومنڈی بہاؤالدین

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد!

رسالہ تضادات مرزا قادیانی جو حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب نے مرتب کیا ہے، اس کا میں نے ابتداء سے انتہاء تک حرف بہ حرف مطالعہ کیا ہے اور اسے بہت مفید پایا ہے۔

اگر قادیانی حضرات خالی الذہن ہو کر اس رسالہ کا مطالعہ کریں گے تو ان شاء اللہ! ان کے لئے راہ راست پر آنا آسان ہوگا۔ جیسا کہ حضرت استاذ العلماء مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ مرزا قادیانی کے تضادات کی بناء پر ہی حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ تہہ دل سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی محنت کو قبول فرمائیں اور یہ رسالہ قارئین کے لئے مفید ثابت ہو۔ محمد ابراہیم!

عرض مؤلف

قرآن مجید ابدی صحیفہ ہدایت ہے جو اللہ جل شانہ نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ آخری کتاب اپنے اندر معجزانہ شان رکھتی ہے۔ لاکھوں فصیح و بلیغ اس دنیا میں آئے جنہیں اپنے علم و دانش اور فصاحت و بلاغت پر بجا طور پر ناز تھا، لیکن اعجاز قرآنی کا وہ بھی مقابلہ کرنے میں ناکام رہے اور جس نے بھی قرآن مجید کے مقابلہ میں عبارتیں بنانے کی سعی نامشکور کی تو ایسی مضحکہ خیز کہ اس کی نقل بھی دشوار ہے۔

اعجاز قرآنی کے دلائل میں سے ایک دلیل قرآن مجید کا ہر قسم کے تضاد سے پاک ہونا ہے جیسے قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''**ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً** (النساء: ۸۲)'' ترجمہ: اگر یہ (قرآن) اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا وہ اس میں بکثرت اختلافات پاتے۔

''آنحضرت ﷺ کے بعد بے شمار جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے خود ساختہ جملوں کو الہام اور وحی اور شعبدہ بازیوں کو معجزات قرار دیا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے دعویٰ نبوت کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن مجید کے ہم مرتبہ اور ہمہ قسم کے تضادات سے مبرا قرار دیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

مرزا قادیانی نے ازراہ تعلّی یہاں تک کہہ دیا کہ: ''مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے: ''**وما ینطق عن الھوی ان ھو الّا وحی یوحیٰ**'' (اربعین نمبر ۲ ص ۳۶، خزائن ج ۱۷ ص ۳۸۵) یعنی میں اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔ میں جو کہتا ہوں وحی الٰہی سے کہتا ہوں۔ یوں مرزا قادیانی کے زعم کے مطابق اس کے سارے اقوال اور تحریریں وحی کا درجہ رکھتی ہیں۔''

مرزا قادیانی کے ان دعوؤں کی حقیقت معلوم کرنا، ان کا تجزیہ کرنا ہمارا بنیادی حق ہے۔ اس تجزیہ سے کیا تلخ حقائق سامنے آئے، مرزا قادیانی تضاد بیانی کی وجوہ کیا تھیں؟ یہ سب مباحث ان شاء اللہ العزیز! قارئین کرام اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

جس طرح سچے نبی وحی، اس کے فرمودات اور قول وفعل میں کوئی تضاد نہیں ہوتا، اسی طرح ان کے خلفاء بھی اقوال کے تضادات اور قول وفعل کے تضادات سے پاک ہوتے ہیں۔ سیدالانبیاء، خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ یہ مقدس ہستیاں تو قرون اولیٰ میں تھیں۔ ہم آج کے اس گئے گزرے معاشرہ میں بھی ایسی بیسیوں شخصیات دیکھتے ہیں جو کہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں اور ان کی تحریریں ان کے اقوال واعمال وافعال ہر قسم کے تضادات سے پاک ہیں۔

دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں

مرزا قادیانی، نبوت تو بہت دور کی بات ہے۔ ''چہ نسبت خاک را با عالم پاک'' اگر ایک متقی وپرہیزگار شخص بھی ہوتا تو اس کی تحریروں میں تضادات کا یہ عالم نہ ہوتا جو کہ ہے۔

قادیانیت کفر وشرک، مکر وفریب، کذب وافترا، حرص وآز کا ایک بدترین مجموعہ ہے۔ تضادات اس کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان تضادات کو قادیانیت سے نکال دیا جائے تو صرف ''الف لیلوی'' داستان ہی رہ جاتی ہے۔

احقر نے اس کتاب میں مرزا قادیانی کے علاوہ قادیانی خلیفۂ دوم مرزا محمود اور لاہوری گروپ کے سربراہ مولوی محمد علی لاہوری کے تضادات، مرزا قادیانی سے اس کے بیٹوں اور مریدوں کے اختلافات بھی تحریر کر دیئے ہیں جو کہ خاصی محنت سے لکھے گئے ہیں جس کا اندازہ دیکھ کر ہی ہوسکتا ہے۔ مرزا قادیانی کے بعد اس کے مشن اور دام ہائے تزویر کو مرزا محمود نے ترقی دی۔ یہ بہت شاطر اور عیار انسان تھا۔ اس نے اپنے والد کی کتابوں میں وہ تحریفات کیں کہ یہود ونصاریٰ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ مجاہد ختم نبوت آغا شورش کشمیری لکھتے ہیں:

''یہ تو صحیح ہے کہ جائیداد کی وارث اولاد ہوتی ہے لیکن اس کا جواز آج تک قائم نہیں ہوا کہ اولاد میں سے کوئی فرد والد کے ان فرمودات پر قلم کھینچ دے جو علم کی میراث ہو کر قرطاس وقلم کو منتقل ہو چکے ہیں۔ صرف دو تحریریں ساری تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔ ایک عیسائی علماء کی تحریف جس سے بائبل مجروح ہوئی ہے۔ دوسری مرزا محمود کی تحریف کہ اپنے والد کی تحریروں کے عیب چھپانے کے لئے انہوں نے عجیب وغریب جسارتیں کی ہیں۔'' (مرزائیل ص۹۳)

مرزا محمود کی ان عجیب حرکات کا جائزہ دو مستقل فصلیں قائم کر کے لیا گیا ہے۔

لاہوری گروپ کے بانی مولوی محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کا خاص مرید تھا۔ حکیم نورالدین کی وفات کے بعد وہ خلیفہ بننے کا متمنی تھا لیکن مرزا محمود اور اس کی والدہ نے مولوی محمد علی کی ایک نہ چلنے دی۔ وہ خلیفہ نہ بن سکا جس پر احتجاجاً اس نے مرزا محمود کی بیعت نہ کی اور ۱۹۱۴ء میں اس نے لاہور آ کر علیحدہ دکان بنائی۔ ''انجمن اشاعت اسلام لاہور'' کے نام سے الگ تنظیم بنائی اور اس کا پہلا امیر منتخب ہوا۔ جب مولوی محمد علی لاہوری نے جداگروہ بنایا تو دعویٰ کیا کہ مرزا قادیانی مجدد تھا نبی نہ تھا۔ حالانکہ ۱۹۱۴ء سے پہلے اس کی بے شمار تحریرات یہ بتاتی ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی ماننے میں مرزا محمود کا ہمنواء تھا۔

ہم نے ایک مستقل باب قائم کر کے مولوی محمد علی لاہور کے تضادات کا جائزہ لیا ہے اور اس کے اقوال نقل کئے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی ہے۔ پھر اس تصویر کا دوسرا رخ دکھایا ہے۔ اس کے دس اقوال ایسے پیش کئے ہیں جن میں وہ مرزا قادیانی کی نبوت سے انکاری ہے۔ یوں یہ کتاب قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں کے لئے آئینہ بن گئی ہے۔ **فالحمد للہ علی ذلک!**

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مجلس احرار اسلام نے شائع کیا تھا۔ احقر مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب کا ممنون ہے کہ انہوں نے اس کتاب کی طباعت کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر جزیل عطاء فرمائیں۔ آمین! آخر میں اللہ جل شانہٗ سے دست بدعا ہوں کہ وہ احقر کی اس حقیر کاوش کو قبول فرمائیں۔ ریاکاری سے بچائیں۔ اس کتاب کو بھولے بھٹکے قادیانیوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائیں۔ **وما ذالک علی اللہ بعزیز!**

مشتاق احمد چنیوٹی (استاد درجہ تخصص فی ردالقادیانیۃ)

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ (دسمبر ۲۰۱۰ء)

مقدمہ

شریعت اسلامیہ اپنے ہر ماننے والے سے مطالبہ کرتی ہے کہ جہاں وہ اپنی عبادات ومعاملات میں اپنی نیت خالص رکھے۔ ریاکاری کو قریب بھی نہ بھٹکنے دے وہاں اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی یکساں برتاؤں کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دل کینہ ونفرت سے بھرا ہوا ہو، اور زبان سے محبت جتلائی جارہی ہو۔ ایسے شخص کو جس کے ظاہر وباطن اور قول وفعل میں تضاد ہو، منافق کہا گیا ہے اور قرآن وحدیث میں منافقین کے بارے میں سخت وعیدیں مذکور ہیں۔ مثلاً مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں مذکور ہے: ''عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیامۃ ذاالوجھین الذی یأتی ھؤلاء بوجہٍ وھؤلاء بوجہٍ (متفق علیہ ص ۴۱۱ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)''

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے بدتر شخص وہ ہوگا جو (فتنہ انگیزی کی خاطر) دو منہ رکھتا ہے (یعنی منافق کی خاصیت وصفت رکھتا ہے) کہ وہ ایک جماعت کے پاس آتا ہے تو کچھ کہتا ہے اور دوسری جماعت کے پاس آتا ہے تو کچھ کہتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ظاہر وباطن کا تضاد کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے انسان کی شخصیت گھر کا ماحول اور معاشرہ بہت سی خرابیوں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ انسانی کردار پر یہ ایک انتہائی بدنما داغ ہے جو جملہ اوصاف کو دیمک کی طرح چٹ کر جاتا ہے۔ اس دورخہ طرز عمل کو منافقت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تضاد بیانی کے ڈانڈے مکر وفریب حرص وآز مادہ پرستی، کذب وافتراء اور مالیخولیا سے جا ملتے ہیں۔

مرزا قادیانی بھی گزشتہ مدعیان نبوت کی طرح خواہشات نفسانی کا غلام مکمل دنیادار تصنع وبناوٹ کا دلدادہ، تاویلات کا بے تاج بادشاہ، مذاق ومالیخولیا کا اسیر، علم وعمل خلوص وعمل سے تہی دامن، عقل ودانش مندی کا دشمن، حکمت ودانائی سے عاری، عورتوں کا رسیا، ٹانک وائن سے تازگی حاصل کرنے والا، معجون مرکب قسم کے دعوے کرنے والا شخص تھا۔ ایسے اخلاق وکردار کا حامل تضادات سے خالی ہوگا۔ یہ گمان کرنا ایسا ہی ہے جیسے یہ سمجھنا کہ احمق انسان، عقل ودانش کی دنیا میں محو پرواز ہوگا۔ مرزا قادیانی کی تضاد بیانی پر ہم اپنا تجزیہ لکھنے کی بجائے محدث جلیل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کا تجزیہ نقل

کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

مولانا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

۱..... دنیا میں بہت سے گمراہ اور جھوٹے مدعی نبوت گزرے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی جیسا جھوٹا مدعی نبوت کاذب اور مفتری اب تک کوئی نہیں گزرا جو مدعی بھی کھڑا ہوا وہ ایک ہی دعویٰ لے کر کھڑا ہوا۔ مگر مرزا قادیانی کے دعوؤں کی کوئی حد اور شمار نہیں۔ اس شخص نے اس کثرت کے ساتھ قسم قسم کے مختلف اور متناقض دعوے کئے، جن کا احاطہ اس ناچیز کو محال نظر آتا ہے اور دعوؤں کی کثرت اور تنوع ہی کی وجہ سے مرزائی امت کے فضلاء کو مرزا قادیانی کے اصل دعویٰ کے تعیّن میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے مرزا قادیانی نبوت کا مدعی تھا۔ کوئی کہتا ہے مسیح موعود ہونے کا مدعی تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ مجدد زماں یا امام دوراں یا مہدی زماں ہونے کا مدعی تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ لغوی یا مجازی یا بروزی نبی ہونے کا مدعی تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی صاحب شریعت اور مستقل نبی تھا اور کوئی کہتا ہے کہ وہ غیر تشریعی نبی تھا۔

اس قسم کا دعویٰ تو مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کیا اور یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے موسیٰ اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور شیعوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ امام حسین علیہ السلام سے مشابہت رکھتا ہوں اور ہندوؤں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے کرشن ہونے کا اور آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا تاکہ ہر طرف سے شکار مل سکے اور باوجود ان مختلف اور متناقض دعوؤں کے بظاہر مدعی اسلام ہی کے رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں اور آریوں میں سے تو کسی نے آپ کو اپنا گرو اور پیشواء نہ مانا۔ البتہ بعض ناواقف مسلمان عوام اور بعض تعلیم یافتہ حضرات اس کے فریب میں آگئے اور اسے کلمہ گو خیال کر کے یہ سمجھنے لگے کہ یہ بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔ چونکہ تعلیم یافتہ طبقہ اکثر دین اسلام اور اس کے اصول سے بے خبر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مدعی کاذب کے مکر و فریب کو نہ سمجھ سکا اور یہ نہ سمجھ سکا کہ نام اسلام کا ہے اور معنی کفر کے ہیں۔ ظاہر میں اسلام کا نام لیا، مگر در پردہ اصول اسلام میں وہ عجیب و غریب تحریف کی کہ جس سے اصل اسلام کی حقیقت ہی بدل گئی اور ایسی تحریف کی کہ یہود و نصاریٰ سے تحریف میں سبقت لے گیا اور شریعت کے الفاظ کو بظاہر برقرار رکھنا اور اس کی حقیقت کو بدل دینا یہی الحاد اور زندقہ ہے۔ (دعاوی مرزا، از مولانا ادریس کاندھلویؒ)

۲..... قادیانی کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہوجاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ میرے تھیلے میں سب کچھ ہے۔ ایمان بھی ہے اور کفر بھی۔ ختم نبوت کا اقرار بھی اور انکار بھی۔ دعویٰ نبوت ورسالت بھی ہے اور جو دعویٰ نبوت کرے، اس کی تکفیر بھی ہے۔ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے رفع الی السماء اور نزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی۔ وغیرہ وغیرہ! غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں جس قدر مختلف اور متعارض مضامین ملتے ہیں، وہ دنیا کے کسی متنبی اور ملحد اور زندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا مرزا قادیانی کبھی اقرار کرتا ہے اور کبھی انکار اور یہ سب کچھ دیدہ ودانستہ ہے۔ غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے اور حقیقت متعین نہ ہو۔ حسب موقعہ اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں، لوگوں کو دکھلاسکیں اور زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے۔ یہی طریقہ مرزا قادیانی اور قادیانیوں کا ہے کہ جب مرزا قادیانی کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قدیم عبارتیں پیش کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو: ’’ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں۔‘‘ اور جب موقع ملتا ہے تو مرزا قادیانی کے فضائل اور کمالات اور وحی الہامات کے دعوے پیش کردیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ: ’’مرزا قادیانی مستقل نبی اور رسول نہ تھے، وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے۔‘‘ (اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف، از مولانا ادریس کاندھلویؒ ص ۱۷)

تضادات کی وجوہات

مرزا قادیانی اتنے تضادات کا شکار کیوں ہوا؟ بندہ نے جہاں تک تجزیہ کیا ہے حسب ذیل وجوہ سمجھ آتی ہیں۔

۱..... مثل مشہور ہے دروغ گورا حافظہ نباشد۔ مرزا قادیانی بڑی مہارت سے جھوٹ بولنے کا عادی مجرم تھا جس کی نحوست اس پر یہ پڑی کہ نسیان کا مریض بن گیا اور اس کو یاد نہ رہتا تھا کہ میں نے پہلے کیا لکھا اور اب کیا لکھ رہا ہوں؟ اس ضمن میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک ہی صفحہ پر متضاد باتیں لکھ جاتا تھا اور اس کو کوئی احساس تک نہ ہوتا تھا۔

۲..... مرزا قادیانی نے مختلف اوقات میں مختلف امور پر اپنا مؤقف تبدیل کیا۔ خصوصاً ۱۹۰۱ء اس سلسلہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جلال الدین شمس قادیانی (خزائن

ج ۱۸ص ۸) کے دیباچہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے متعلق لکھتا ہے: ''یہ رسالہ اس لحاظ سے ایک اہم رسالہ ہے کہ اس رسالہ میں اصولی طور پر اس اختلاف کا حل پیش کیا گیا ہے جو بظاہر آپ (مرزا قادیانی) کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریروں اور ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریروں میں اپنی نبوت کے متعلق نظر آتا ہے۔ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تالیفات میں بکثرت اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور ۱۹۰۱ء سے بعد کی تالیفات میں بکثرت اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا ہے۔''

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے متعدد موقع پر اپنے مؤقف وحی الٰہی کی بنیاد پر تبدیل کئے۔ اس سلسلہ میں ایک انتہائی دلچسپ تحریر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

''اب میں آپ کی خاطر ایک خاص دلیل پیش کرتا ہوں اور ایک نئے راستہ سے اس مسئلہ کے حل کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) ہر دو فریق کے مقتداء ہیں۔ نیز ہمارے اور آپ (یعنی لاہوری گروپ۔ ناقل) کے نزدیک وہ صادق اور راست باز ہیں۔ ان باتوں کے باوجود حضور (مرزا قادیانی) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''مسیح ناصری زندہ ہیں۔''

پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پھر کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں، مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ کبھی فرماتے ہیں مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں۔ کہیں فرماتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ سے کیا نسبت وہ عظیم الشان نبی ہے ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں۔ کہیں فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں، صرف مجدد اور محدث ہوں۔ ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے بھی رہے پھر حرام بھی فرمادیں۔ ان سے رشتے ناتے بھی کرتے تھے پھر منع بھی کر دیئے۔

متوفیک کے معنی کئے کہ پوری نعمت دوں گا پھر کہا کہ ہزار روپیہ انعام اگر سوائے موت کے اس کے کوئی اور معنی ثابت ہوں۔ فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا

ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف اور کی ہے اور دوسری میں اس کے کچھ مخالف کی ہے۔ کبھی کہا کہ میں تو مسیح کا صرف مثیل ہو کر آیا ہوں وہ خود بھی آئے گا پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا۔ غرض حضور (مرزا قادیانی) کی تصانیف میں دس حوالے اگر آپ ایک طرح کے دکھا سکتے ہیں تو سو (۱۰۰) ہم دوسری طرح کے اور اگرچہ ہمارے نزدیک معاملہ بالکل صاف ہے کہ حضور (مرزا قادیانی) اپنے عقائد کو بالہام الٰہی تبدیل فرماتے گئے۔ پھر بھی ایک ناواقف کے لئے سمجھنا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ہم حقیقت الوحی کو پیش کرتے ہیں اور آپ ازالۂ اوہام کو پھر مخالف الفاظ پر خوب بحث ہوتی ہے۔ مجلس میں تو تو میں میں شروع ہو کر حق سمجھنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی۔ دراصل متقی اور عقل مند (یعنی عقل کے اندھے۔ ناقل) کے لئے تو کوئی وقت نہیں، مگر مبتدی اور ضدی کے لئے بعض فقرے ابتلاء اور ضلالت کا باعث بن جاتے ہیں۔

(ڈاکٹر میر محمد اسماعیل قادیانی کا مضمون مندرجہ ماہنامہ الفرقان ربوہ مسیح موعود نمبر مئی جون ۱۹۶۵ء ص ۴۳، ۴۴)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا قادیانی کس طرح وحی والہام کا نام اپنی اغراض مذمومہ کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ گزشتہ چودہ سو سال میں کسی بزرگ پر الہامات اترنے کا یہ انداز نہیں رہا۔ نبی کریم ﷺ پر عقائد کے ضمن میں دعوؤں کے سلسلہ میں اس طرح کی متضاد وحی کبھی نہیں اتری۔ حتیٰ کہ گزشتہ ادوار کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے بھی کسی ایک کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ مرزا قادیانی کا کسی نبی، ولی کے ساتھ موافقت نہ کرنا، ان کے جھوٹا ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

ثانیاً: یہ نکتہ قابل غور ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے اپنی تحریر میں مرزا قادیانی کے تضادات کی جو مثالیں دی ہیں اور اس میں وحی کی بنیاد پر نسخ تسلیم کیا ہے، وہ سراسر غلط ہے۔ وحی نہ ہوئی بچوں کا کھیل ہوا۔ کیا قادیانی، مرزا قادیانی کو ۱۸۸۰ء کے زمانہ سے جب وہ براہین احمدیہ لکھ رہا تھا، مجدد تسلیم نہیں کرتے؟ کیا ان کے ''حضرت صاحب'' نے یہ نہیں لکھا کہ مجدد کو جب تک اللہ تعالیٰ نہ بلوائے وہ نہیں بولتا؟ کیا مرزا قادیانی پر قادیانیوں کے بقول: ''وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ'' کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی؟ یہ سب

امور قادیانیوں کے تسلیم کردہ ہیں۔ یہ سب اپنے آپ کو اور دوسروں کو بے وقوف بنانے والی باتیں ہیں کہ نسخ ہے مرزا قادیانی کی تحریرات میں۔ مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کے اعترافات کی روشنی میں یہ بات لازم آتی ہے کہ دونوں قسم کی تحریریں ان کی وحی کا نتیجہ ہیں۔ یہ الگ بحث ہے کہ اس قسم کے تضادات پر مشتمل وحی صرف اور صرف شیطانی ہی ہوسکتی ہے رحمانی نہیں۔

ثالثاً: یہ کہ عقائد کے باب میں نسخ ممکن ہی نہیں۔ قرآن وحدیث سے اس ضمن میں ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ نسخ صرف اور صرف احکام ومسائل میں ہوتا ہے۔

۳..... ظاہر ہے کہ جھوٹے کو ایک جھوٹ چھپانے کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ مرزا قادیانی بھی اسی مرض کے مریض اور ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے کئی جھوٹ بولنے کا عادی تھا۔ مثلاً مسیح موعود ہونے کے جھوٹے دعوے کو چھپانے کے لئے ایک ہی سانس میں کئی غلط بیانیاں کر گیا۔

ملاحظہ فرمائیں: ''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔ پھر اسی عبارت پر حاشیہ میں رقم طراز ہیں مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے۔ (زکریا باب ۱۴ آیت ۱۲، انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸، مکاشفات باب ۲۲ آیت ۸)'' (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵)

آپ بائبل اٹھائیں اوّل تا آخر پڑھ لیں۔ مذکورہ عبارت کا کہیں نام ونشان تک نہ ملے گا۔ یوں مرزا قادیانی نے جوریت کی دیوار کھڑی کی تھی وہ زمین بوس ہوکر رہ گئی۔

۴..... چونکہ مرزا قادیانی مراق وہسٹیریا جیسے دماغی امراض میں مبتلاء تھا، اس پر مستزاد افیون پر مشتمل ادویات وغیرہ کی تیاری واستعمال، ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا والا معاملہ تھا۔ اس لئے اکثر وبیشتر اس کی یہ حالت ہوتی تھی کہ:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ایسی کیفیات میں مرزا قادیانی وہ باتیں لکھ جاتا تھا جو عقل ونقل دونوں کے خلاف ہوتی تھیں۔ اس کے بہت سے نظائر گزر چکے ہیں۔

چند قادیانی تاویلیں اور ان کے جوابات

قادیانی عذر نمبر ۱: ''حضرت مرزا صاحب کے اقوال میں کوئی تناقض نہیں۔ ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ نبی پہلے ایک بات اپنی طرف سے کہے، مگر اس کے بعد خدا تعالیٰ اس کو بتا دے کہ یہ بات غلط ہے، درست اس طرح ہے تو دوسرا قول نبی کا نہیں بلکہ خدا کا ہوگا۔ لہٰذا تناقض نہ ہوا۔ تناقض کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہی شخص کے اپنے دو اقوال میں تضاد ہو۔''

(احمدیہ پاکٹ بک ص ۵۴۳)

جواب نمبر ۱: ہمیں مرزا قادیانی کا نبی ہونا ہی تسلیم نہیں ہے اور اس کے ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں مثلاً:

۱..... نبی شاعر نہیں ہوتا۔ جب کہ مرزا قادیانی شاعر تھا اور اپنی شاعری کو اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتا تھا۔

۲..... ''نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴) جب کہ مرزا قادیانی کے متعدد استاد تھے۔ (کتاب البریہ ص ۱۴۹، ۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱)

۳..... نبی غیر محرم عورتوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتا۔ جب کہ: ''مرزا قادیانی بھانو نامی ایک ملازمہ سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔'' (سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ سوم ص ۷۲۲، روایت ۷۸۰)

۴..... نبی مصنف نہیں ہوتا۔ جب کہ مرزا قادیانی ۸۴ کتابوں کا مصنف تھا۔

۵..... نبی آزادی کا علمبردار ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہا تھا: ''ارسل معنا بنی اسرائیل'' (بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو)

جب کہ مرزا قادیانی انگریزوں کے ثنا خوان اور ان کا ''خود کاشتہ پودا'' تھا۔ (ضمیمہ کتاب البریہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۳ ص ۳۵۰) اور مسلمانوں کو انگریزوں کی تابعداری کی تلقین کرتا تھا۔ (تحفہ قیصریہ ص ۱۱، ۱۲، خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۳، ۲۶۴)

جواب نمبر ۲: ''نبی کی وحی کی طرح نبی کے اپنے فرمودات میں بھی تضاد نہیں ہوتا'' احمدیہ پاکٹ بک کے قادیانی مصنف کی یہ دیدی دلیری اور شرمناک جسارت بددیانتی اور بدزبانی ہے کہ اس نے سولہ آیات لکھ کر ان میں فرضی تضاد ثابت کیا اور کہا ہے:

اگر حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی عبارت میں تضاد ہے تو قرآن مجید کی ان آیات میں بھی تضاد ہے لیکن چونکہ درحقیقت قرآن مجید میں کوئی تضاد نہیں لہٰذا مرزا قادیانی کی عبارات میں بھی کوئی تضاد نہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ہم نے اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے اپنے اقوال سے بحوالہ تضاد ثابت کیا ہے اوران مقامات پر مرزا قادیانی نے کوئی تصریح نہیں کی کہ میرا دوسرا قول وحی الٰہی کی وجہ سے بدلا گیا ہے۔لہٰذا قادیانی عذر نا قابل قبول ہے۔

جواب نمبر۳: (ترجمہ از مرتب)

''مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں معصوم ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی غلطی نہیں کرنے دیتا۔'' (ضمیمہ نور الحق حصہ دوم ص ح،خزائن ج ۸ ص ۲۷۲)

اس لئے قادیانی یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا پہلا قول ان کی غلط فہمی کی وجہ سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کر کے وہ غلطی دور کر دی؟

جواب نمبر۴: اگر پہلا قول مرزا قادیانی نے غلط فہمی کی وجہ سے لکھا تھا اور دوسرا قول وحی پر مبنی تھا تو بتائیں کہ مرزا قادیانی نے پہلے اقوال کی تردید کہاں لکھی ہے؟ تردید دکھانا قادیانیوں پر فرض ہے جو کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ تا قیامت دکھا نہیں سکتے۔

قادیانی عذر نمبر۲: ''نبی کی وحی میں نسخ ہوسکتا ہے کہ پہلے اور حکم نازل ہوا اور بعد میں اور حکم آ گیا مرزا قادیانی کی وحی میں بھی نسخ پایا جاتا ہے۔'' (ایضاً بحوالہ مذکورہ)

جواب: ''احمدیہ پاکٹ بک'' کے مصنف کی یہ جہالت ہے کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں نسخ اعتقاد اور اخبار میں نہیں ہوا کرتا بلکہ احکام میں ہوتا ہے اور مرزا قادیانی کے تمامتر تضادات واعتقادات ونظریات اور اخبار سے تعلق رکھتے ہیں۔فقہی احکامات میں تضاد بیانی شاذ ونادر ہی ہے۔لہٰذا نسخ والی تاویل بھی باطل ہے۔

تنبیہ: قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ ہر بات کا جواب لکھتے ہیں چاہے جواب بنتا ہو یا نہ۔جیسے مثل مشہور ہے کہ ایک تیلی نے جاٹ کو طعنہ دیا: ''جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ'' اس نے کہا: ''تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو'' اس نے کہا تیرا جواب بنا نہیں۔ جاٹ نے کہا میں نے جواب دے دیا ہے چاہے بنے یا نہ بنے۔قادیانیوں کا معاملہ بھی کچھ

ایسے ہی ہے۔ یہ لوگ ایسی رکیک تاویلات کے پھندے میں پھنسنے والے نادان دوستوں سے احقر کی گزارش ہے کہ:

سحر کا ایک ہی مفہوم ہے طلوع سحر مجھے فریب نہ دیں روشنی کی تعبیریں

تضاد بیانی کے بارے میں مرزا قادیانی کے فتاویٰ

۱..... ''پھر تناسخ کا قائل ہونا، اسی شخص کا کام ہے جو پرلے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔''

(ست بچن ص ۲۵، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱ حاشیہ)

۲..... ''صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقل منداور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں! اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔'' (ست بچن ص ۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

۳..... ''اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' (ست بچن ص ۳۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

۴..... ''اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۱)

۵..... ''نبی اور فلسفی میں یہ فرق ہے کہ فلسفی کے کلام میں تضاد ہوتا ہے اور نبی کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔'' (لجۃ النور ص ۴۸، ۴۹، خزائن ج ۱۶ ص ۳۸۹، ۳۹۰)

۶..... ''تناقض بے عقلی، بے دینی اور خبط الحواسی کی دلیل ہے۔''

(انجام آتھم ص ۸۳، خزائن ج ۱۱ ص ۸۳)

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

الہامات کا بہانہ بنا کر تضادات کا اعتراف مرزا قادیانی کی زبانی: ''کیا یہ طریق بے ایمانی نہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہیں، جہاں میں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی موجود ہے۔ یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔ ایک دشمن بھی گواہی دے سکتا ہے کہ براہین

احمدیہ کے وقت میں، میں اس سے بے خبر تھا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ تبھی تو میں نے اس وقت یہ دعویٰ نہ کیا۔ پس وہ الہامات جو میری بے خبری کے زمانہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں، ان کی نسبت کیونکر شک ہوسکتا ہے کہ وہ انسان کا افتراء ہیں۔ کیونکہ اگر وہ میرا افتراء ہوتے تو میں اسی براہین میں ان سے فائدہ اٹھاتا اور اپنا دعویٰ پیش کرتا اور کیونکر ممکن تھا کہ میں اسی براہین میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ ان دونوں متناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا، ایک منصف جج کو اس رائے کے ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی۔ اس لئے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔''

(اعجاز احمدی ص ۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۴)

قادیانی خلیفۂ دوم مرزا محمود کا اعتراف

''پس اختلاف تو ثابت ہے اور اس کے وجود میں کوئی شک نہیں۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ اختلاف کیسا اختلاف ہے؟ کیونکہ اختلاف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اختلاف ظاہری ہیں، جن سے اس پر کلام کرنے والے یا اس تحریر کے لکھنے والے پر کوئی الزام نہیں آتا۔ صرف ظاہری شکل میں دو قولوں میں اختلاف ہوتا ہے اور ایک ایسے اختلاف ہوتے ہیں کہ جس کے کلام میں وہ پائے جائیں۔ اس پر الزام جھوٹ کا آتا ہے اور اسی کے متعلق سائل حضرت مسیح موعود سے سوال کرتا ہے کہ آپ کی دو تحریروں میں اختلاف ہے اور وہ دونوں تحریریں نقل کرتا ہے اور پھر پوچھتا ہے کہ اس اختلاف کی کیا وجہ ہے؟ یعنی اسے کیوں نہ آپ کے کذب کی علامت قرار دیا جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک! اگر حضرت مسیح موعود یہ جواب دیتے کہ کوئی تناقض نہیں۔ ان دونوں حوالوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ تب بھی گو دشمن اس پر ہنستا یا اعتراض کرتا۔ ہم پر حضرت مسیح موعود کی تشریح کا قبول کرنا ضروری تھا، لیکن حضرت مسیح موعود نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس کے تناقض کو قبول کیا ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس تناقض کو قبول کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تناقض تو ہے..... اور پھر غضب تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ خود مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دونوں عبارتوں میں تناقض ہے کہا جاتا ہے کہ کوئی تناقض نہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۳، ۱۴، انوار العلوم ج ۲ ص ۳۵۷، ۳۵۸)

پہلا باب:

مرزا قادیانی کے اپنے ذاتی حالات کے متعلق تضادات

پہلی فصل: نام ونسب، تعلیم وملازمت وغیرہ

۱..... پہلا قول: قوم مغل برلاس

''ہماری قوم مغل برلاس ہے۔'' (کتاب البریہ ص۱۳۴، خزائن ج۱۳ ص۱۶۲ حاشیہ)

دوسرے اقوال: فارسی الاصول ہوں

''عرصہ سترہ یا اٹھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے باپ دادا فارسی الاصل ہیں۔'' (کتاب البریہ ص۱۳۴، خزائن ج۱۳ ص۱۶۲ حاشیہ در حاشیہ)

اسرائیلی اور فاطمہ

''میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۶)

چینی قوم سے تعلق

''اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۲۵، خزائن ج۱۷ ص۱۲۷ حاشیہ)

(چشمہ معرفت ص۳۱۶، خزائن ج۲۳ ص۳۳۱ حاشیہ) پر بھی یہی بات لکھی ہے۔

۲..... پہلا قول دنیوی استادوں سے پڑھنے کا اقرار

''بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا..... اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو، ان سے پڑھے اور بعد اس کے

جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا..... اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔'' (کتاب البریہ ص ۱۴۸ تا ۱۵۰، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱)

نوٹ: (سیرت المہدی حصہ اوّل ج اوّل ص ۱۰۹، روایت نمبر ۱۲۹) پر بھی یہی بات لکھی گئی ہے۔

دوسرا قول: دنیوی تعلیم میں کسی کا شاگرد ہونے سے انکار

''سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔''

(ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴)

۳..... پہلا قول مرزا انگریزی سے نابلد تھا

''میں انگریزی نہیں جانتا۔ اس کوچہ سے بالکل ناواقف ہوں۔ ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں۔'' (نزول المسیح ص ۱۳۸، خزائن ج ۱۸ ص ۵۱۶)

دوسرا قول مرزا انگریزی جانتا تھا

''اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے۔ (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔

ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں، استاد مقرر ہوئے۔ مرزا قادیانی نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔''

(سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ اوّل ص ۱۴۱، روایت ۱۵۰)

نوٹ: یہ تضاد بارہویں باب میں لکھنے کی بجائے وحدت عنوان کی وجہ سے یہاں لکھا گیا ہے۔ از مؤلف عفا اللہ عنہ۔

۴..... پہلا قول سیالکوٹ میں مدت ملازمت چار سال

''مرزا نے سیالکوٹ میں ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ملازمت کی۔''

(ملخص سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ اوّل ص ۱۴۳، روایت ۱۵۰)

دوسرا قول مدت ملازمت سات سال

''اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانہ میں تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا۔'' (لیکچر سیالکوٹ ص ۵۱، ۵۲، خزائن ج ۲۰ ص ۲۴۲)

۴..... پہلا قول بیماری سے حفاظت کا خدائی وعدہ

''اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۲۰، خزائن ج ۱۷ ص ۶۷ حاشیہ)

دوسرا قول مرزا کی خطرناک بیماریاں

''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں، جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے، وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰، ۴۷۱)

۶..... پہلا قول انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا

''ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے (مرزا قادیانی نے) فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سواء کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے۔ اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔'' (سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ اوّل ص ۱۴۳، روایت نمبر ۱۵۰)

دوسرا قول مرزا کو احتلام ہوا

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام

ہوا۔‘‘ (سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ سوم ص ۵۷، روایت نمبر ۸۴۳)

۷..... پہلا قول قادیان طاعون سے محفوظ رہا

’’قادیان (طاعون سے) اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔‘‘ (دافع البلاء ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶)

دوسرا قول قادیان میں طاعون آیا

’’ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۲۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۴)

دوسری فصل: معجزات کی تعداد کے متعلق تضاد بیانی

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’غرض اصلی اور بھاری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ یا دوسرے لفظوں میں نشان ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۲۱ ص ۶۰)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک معجزہ اور نشان مترادف الفاظ ہیں۔ مرزا قادیانی کے معجزات ربڑ کی طرح پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنے معجزات کی تعداد بتانے میں جس مبالغہ آمیزی اور تضاد بیانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ کسی نبی کے شایان شان نہیں ہے۔ قادیانی کیا یہ بتائیں گے کہ ذیل میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے کون سے صحیح ہیں اور کون سے غلط اور اگر سب ہی صحیح ہیں تو کس طرح؟

۸..... پہلا قول ۱۸۹۳ء میں تین ہزار سے زائد

’’پھر ما سواء اس کے آج کی تاریخ تک جو ۱۱ ؍ربیع الاوّل ۱۳۱۱ھ، مطابق ۲۲ ؍ستمبر ۱۸۹۳ء اور نیز مطابق ہشتم اسوج سمت ۱۹۵۰ء اور روز جمعہ ہے۔ اس عاجز سے تین ہزار سے کچھ ایسے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔‘‘ (شہادت القرآن ص ۷۴، خزائن ج ۶ ص ۳۶۹)

دوسرا قول ۱۹۰۰ء میں ایک سو

’’خدا تعالیٰ نے میری تائید میں سو کے قریب نشان ظاہر فرمائے ہیں۔‘‘

(اربعین نمبر ۲ ص ۳۳، خزائن ج ۱۷ ص ۳۸۱ حاشیہ)

۱۹۰۳ء میں صد ہا نشان

''ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہا نشان ظاہر ہوئے۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۶)

صرف دو سطروں کے بعد مرزا قادیانی نے الٹی زقند لگاتے ہوئے لکھا: ''اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۶)

دس لاکھ معجزات

مذکورہ کتاب میں صرف پانچ صفحات کے بعد لکھا: ''جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۴۱، خزائن ج ۲۰ ص ۴۳)

۱۹۰۵ء میں دس لاکھ معجزات

''اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان (نشانوں) کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے ہیں دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲)

۱۹۰۷ء میں تین لاکھ معجزات

''اگر خدا تعالیٰ کے نشانوں کو جو میری تائید میں ظہور میں آ چکے ہیں، آج کے دن تک شمار کیا جائے تو وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔''

(حقیقت الوحی ص ۴۶، خزائن ج ۲۲ ص ۴۸ حاشیہ)

۱۹۰۷ء میں ہی سینکڑوں معجزات

مرزا قادیانی نے حقیقت الوحی میں لکھا ہے کہ: ''مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مؤمن کیونکر ہو سکتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

مرزا قادیانی کی نبوت کا یہ عبرتناک پہلو ہے کہ اسے اپنے معجزات کی صحیح تعداد بھی

معلوم نہیں ہے۔ کبھی کوئی سچا نبی اپنے معجزات کی تعداد متعین کرنے کی بحث میں نہیں پڑا۔ لیکن مرزا قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کو سہارا دینے کے لئے معجزات کی تعداد میں خود بھی الجھا اور دوسروں کو بھی الجھائے رکھا اور اس طرح اس کی ہر بات وحی سے ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

تیسری فصل: مرزا قادیانی پر الہامات کی ابتداء کب ہوئی؟
(چند شاہکار تضادات)

ہر سچے نبی کو اپنے پر نازل ہونے والی وحی اور الہامات کی صداقت میں، اپنی بعثت کی ابتدائی تاریخ معلوم ہونے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہوتا۔ مرزا قادیانی چونکہ جعلی نبی تھا، اس لئے اسے ہمیشہ اپنی وحی کی ابتداء کے تعیّن میں شک وشبہ ہی رہا۔ اگر وہ سچا نبی ہوتا تو ان شبہات میں مبتلاء نہ ہوتا۔ ابتدائے وحی کا سن متعیّن کرنے کے متعلق اس کے تضادات ملاحظہ فرمائیں۔

۹..... پہلا قول ۱۸۶۵ء

''اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) مجھے مخاطب کر کے فرمایا..... تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ..... یہ الہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔''

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۹، ۳۰، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۹، تذکرہ ص ۵، طبع چہارم)

اربعین کی اشاعت ۱۹۰۰ء میں ہوئی ہے۔ لہٰذا ۱۹۰۰ سے ۳۵ تفریق کریں تو ۱۸۶۵ء متعین ہوتا ہے۔

(دیگر اقوال)

۱..... ۱۸۶۷ء: ''تیری عمر اسّی برس کی ہوگی..... یہ الہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۶۶)

تحفہ گولڑویہ کی اشاعت ۱۹۰۲ء میں لہٰذا ۱۹۰۲ء سے پینتیس تفریق کریں تو ۱۸۶۷ء باقی بچتا ہے۔

۲..... ۱۸۷۰ء: ''یہ دعوے منجانب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً تیس برس سے ہے۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۱)

۳..... ۱۸۷۲ء: ''یہ دعویٰ منجانب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً تیس برس سے

ہے۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲)

۴..... ۱۸۷۴ء: ’’میں خدا تعالیٰ کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں، جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

۵..... ۱۸۷۸ء: ’’میں تخمیناً تیس برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔‘‘

(پیغام صلح ص۱۳، خزائن ج۲۳ ص۴۴۷)

۶..... ۱۸۷۹ء: ’’سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس برس کی مدت دی گئی اور تئیس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۵۸)

۷..... ۱۸۸۱ء: ’’وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے۔ کیونکہ اوّل تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۹۵، خزائن ج۳ ص۴۷۵)

۸..... ۱۸۸۱ء: ’’یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسّی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں دس برس کامل گزر بھی گئے۔‘‘

(نشان آسمانی ص۱۳، خزائن ج۴ ص۳۷۴)

۹..... ۱۸۸۲ء: خلاصہ یہ ہے کہ مرزا کو اپنی نبوت اور وحی الہام کے متعلق (نو) اقوال ہیں۔ ۱۸۶۵ء، ۱۸۶۷ء، ۱۸۷۰ء، ۱۸۷۴ء، ۱۸۷۸ء، ۱۸۷۹ء، ۱۸۸۱ء، ۱۸۸۲ء۔

کس کا اعتبار کیجئے اور کس کا نہ کیجئے لائے ہیں بزم یار سے خبر الگ الگ

چوتھی فصل: آسمانی تائید علوم لدنیہ وغیرہ کے متعلق تضادات

۱۰..... پہلا قول: علم لدنی کا دعویٰ

’’اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور اس نے مجھ پر ان راست بازوں کے علوم کھول دیئے ہیں جو پہلے گزرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا ہے۔‘‘ (نور الحق حصہ دوم ص۲۰، خزائن ج۸ ص۲۱۱)

دیگر اقوال مرزا قادیانی کی جہالت کے چند نمونے

پہلا نمونہ: ''لم یلد کا لفظ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں کسی کا جنایا ہوا نہیں۔'' (ست بچن ص ۱۴۰، خزائن ج ۱۰ ص ۲۶۴)

(لم یلد کا درست ترجمہ یہ ہے کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں)

دوسرا نمونہ: ''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹)

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۹، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۴) پر بھی یہی مضمون ہے۔

تیسرا نمونہ: ''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔''

(پیغام صلح ص ۳۸، خزائن ج ۲۳ ص ۴۶۵)

۱۱..... پہلا قول: فصاحت و بلاغت کے معجزہ کا دعویٰ

خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں:

۱..... ''میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں، کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔'' (ضرورت الامام ص ۲۵، ۲۶، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۶)

(حقیقت الوحی ص ۲۲۴، خزائن ج ۲۲ ص ۲۳۵ اور ایام الصلح ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۴ ص ۴۲۰) پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرے اقوال: مرزا قادیانی کی عربی فصاحت و بلاغت کے چند نمونے

۱..... ''وسألت عنی دلیلا علیه'' (نور الحق حصہ اوّل ص ۵۶، خزائن ج ۸ ص ۷۷)

درست جملہ یوں ہے: ''سالتنی عن دلیل علیه''

۲..... ''والتشوق الی رقص البغایا وبؤسهن وعناقهن'' اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ اور گلے لپٹانا۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۶ ص ۴۹)

مرزا قادیانی نے بوسہ لینا کی عربی بوسہ ہی لکھ دی ہے جو کہ صراحۃً غلط ہے۔ بوسہ فارسی زبان کا لفظ ہے عربی کا نہیں ہے۔

۳..... ''سبقاء کوالجھا'' (نور الحق ص ۱۲۷، خزائن ج ۸ ص ۱۶۸)

کالج کی جمع مرزا قادیانی نے کوالج لکھی ہے اور کالج کو عربی لفظ سمجھا ہے۔ حالانکہ یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے (College) کالج کو عربی میں کلیہ کہتے ہیں۔

۱۲..... پہلا قول

''اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور تائید یافتہ ہے اور میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے کا مکذب ہے تو کیوں وہ میرے مقابل پر میدان میں نہیں آتا..... (۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں۔ (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطاء فرمایا ہے۔ (۳) خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے۔ (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں۔ (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں۔ (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۵۵، ۵۶، خزائن ج ۱۷ ص ۱۸۱)

دوسرا قول

مرزا بشیر احمد ایم. اے کا دبے لفظوں میں اعتراف کہ مرزا قادیانی مخالفین کا مقابلہ کرنے سے عاجز تھا۔

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ یوں تو حضرت مسیح موعود کی ساری عمر جہاد کی صف اوّل میں ہی گزری ہے لیکن باقاعدہ مناظرے آپ نے صرف پانچ کئے ہیں۔

۱..... ماسٹر مرلی دھر آریہ کے ساتھ بمقام ہوشیار پور مارچ ۱۸۸۶ء میں اس کا ذکر آپ نے سرمہ چشم آریہ میں کیا ہے۔

۲..... مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ بمقام لدھیانہ جولائی ۱۸۹۱ء میں اس کی کیفیت رسالہ الحق لدھیانہ میں چھپ چکی ہے۔

۳..... مولوی محمد بشیر بھوپالی کے ساتھ بمقام دہلی اکتوبر ۱۸۹۱ء میں اس کی کیفیت رسالہ الحق دہلی میں چھپ چکی ہے۔

۴..... مولوی عبدالحکیم کلانوری کے ساتھ بمقام لاہور جنوری وفروری ۱۸۹۲ء میں اس کی روئیداد شائع نہیں ہوئی۔ صرف حضرت صاحب کے اشتہار مؤرخہ ۳؍فروری ۱۸۹۲ء میں اس کا مختصر ذکر پایا جاتا ہے۔

۵..... ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی کے ساتھ بمقام امرتسر مئی وجون ۱۸۹۳ء میں اس کی کیفیت جنگ مقدس میں شائع ہوچکی ہے۔

اس کے علاوہ دو اور جگہ مباحثہ کی صورت پیدا ہوکر رہ گئی۔

اوّل مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بمقام بٹالہ ۶۹ یا ۱۸۶۸ء میں۔ اس کا ذکر حضرت صاحب نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۲۰، خزائن ج۱ ص۶۲۱، ۶۲۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳) پر کیا ہے۔

دوسرے مولوی نذیر حسین صاحب شیخ الکل دہلوی کے ساتھ بمقام جامع مسجد دہلی بتاریخ ۲۰؍اکتوبر ۱۸۹۱ء اس کا ذکر حضرت صاحب کے اشتہارات میں ہے۔

(سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ اوّل ص۲۲۰، روایت نمبر۲۴۰)

تجزیہ: مرزا قادیانی کے یہ پانچوں مناظرے تحریری تھے؟ کیا مرزائی یہ بتائیں گے کہ مرزا جی بالمشافہ گفتگو سے کیوں گھبراتا تھا؟

مرزا قادیانی نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تقریر کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر اس وعدہ کو عملی جامہ پہنانے سے گریز کیا۔ آخر کیوں؟ (سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ اوّل ص۷۲، روایت نمبر۹۹)

دوسرا باب:

مختلف شخصیات اور واقعات کے بارے میں تضاد بیانی

میر عباس علی کے متعلق

۱۳..... پہلا قول: قادیانیت قبول کرنے پر

''ان کے مرتبہ اخلاص کے ثابت کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو ان کے حق میں الہام ہوا تھا: ''اصلہ ثابت وفرعہ فی السمآء''

(ازالہ اوہام ص۷۹۰، ۷۹۱، خزائن ج۳ ص۵۲۸)

اس کی جڑ زمین میں محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں۔‘‘

(تذکرہ ص ۴۵ حاشیہ طبع چہارم)

دوسرا قول: قادیانیت کو چھوڑنے پر

’’چند سالوں کے بعد وہ مرتد ہوگیا۔ مکتوب میرا ان کی خاص دستخطی موجود ہے.....

دنیا کیسا عبرت کا مقام ہے جب انسان پر شقاوت کے دن آتے ہیں۔‘‘

(نزول المسیح ص ۲۴۰، خزائن ج ۱۸ ص ۶۱۸)

مولانا عبدالحق غزنوی کے متعلق

۱۴..... پہلا قول: مباہلہ کا چیلنج مرزا کی طرف سے نہ تھا

’’وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدّعا تھا کہ عبدالحق پر بددعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

دوسرا قول: مباہلہ کا مرزا قادیانی نے چیلنج دیا

’’صدہا مخالف مولویوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا تھا جن میں سے عبدالحق غزنوی میدان میں نکلا اور مباہلہ کیا۔‘‘ (نزول المسیح ص ۱۹۴، خزائن ج ۱۸ ص ۵۷۲)

بابا گورونانک کے متعلق

۱۳..... پہلا قول: قادیانیت قبول کرنے پر

’’ہم باوا صاحب کی کرامت کو اسی جگہ مانتے ہیں اور قبول کرتے ہیں کہ وہ چولہ ان کو غیب سے ملا اور قدرت کے ہاتھ نے اس پر قرآن شریف لکھ دیا۔‘‘

(ست بچن ص ۶۸، خزائن ج ۱۰ ص ۱۹۲)

دوسرا قول: بابا گورونانک کو ان کے مسلمان مرشد نے چولہ دیا تھا

’’اسلام میں چولے رکھنا، اس زمانے میں فقیروں کی ایک رسم تھی۔ پس یہ بات

بہت صحیح ہے کہ باوا صاحب کے مرشد نے جو مسلمان تھا یہ چولہ ان کو دیا تھا۔‘‘

(نزول المسیح ص ۲۰۵، خزائن ج ۱۸ ص ۵۸۳)

عبداللہ آتھم عیسائی کے متعلق

۱۶..... پہلا قول: پیش گوئی کی وجہ آتھم کا عقیدہ تثلیث تھا

’’تو اس نے (اللہ تعالیٰ) مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔‘‘ (جنگ مقدس ص ۱۸۸، ۱۸۹، خزائن ج ۶ ص ۲۹۱، ۲۹۲)

دوسرا قول: آنحضرت ﷺ کی اہانت کی وجہ سے پیش گوئی کی تھی

’’اس نے عین جلسہ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینے تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا اور پیش گوئی کی بناء یہی تھی کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو دجال کہا تھا۔‘‘ (کشتی نوح ص ۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶)

۱۷..... پہلا قول: عیسائیوں کو ذلت پہنچی

’’پس اے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ ہاویہ میں گرنے کی پیش گوئی پوری ہوگئی اور اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی۔‘‘ (نور الاسلام ص ۷، خزائن ج ۹ ص ۷)

دوسرا قول: عیسائیوں نے جشن فتح منایا

’’انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔‘‘

(سراج منیر ص ۴۷، خزائن ج ۱۲ ص ۵۴)

۱۸..... پہلا قول: انجیل میں قسم کھانے سے منع کیا گیا ہے

''قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھا۔''

(کشتی نوح ص ۲۷، خزائن ج ۱۹ ص ۲۹)

دوسرا قول: انجیل میں قسم اٹھانے کی ممانعت نہیں

''یہ سب جھوٹے بہانے ہیں کہ قسم کھانا منع ہے۔''

(تریاق القلوب ص ۹۸، خزائن ج ۱۵ ص ۳۶۲)

۱۹..... پہلا قول: آتھم سات ماہ بعد مرا

''اور وہ (آتھم) ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا۔ سات ماہ کے اندر فوت ہوگیا۔'' (سراج منیر ص ۶، خزائن ج ۱۲ ص ۸)

دوسرا قول: آتھم پندرہ ماہ بعد فوت ہوا

''(آتھم) میرے آخری اشتہار سے پندرہ مہینہ کے اندر مرگیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۶ حاشیہ)

پنڈت لیکھرام کے متعلق

۲۰..... پہلا قول: خارق عادت عذاب کی پیش گوئی

''اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔'' (ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام ص ۲، ۳، خزائن ج ۵ ص ۶۵۰، ۶۵۱)

نوٹ: (تریاق القلوب ص ۱۰۷، خزائن ج ۱۵ ص ۳۸۱) پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: چھری سے مارے جانے کی پیش گوئی

''جس کی لاش اس تصویر میں دیکھ رہے ہو یہ ایک ہندو متعصب آریہ دشمن اسلام تھا جس نے میری نسبت اپنی کتاب میں پیش گوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک ہیضہ سے

مرجائے گا اور میں نے بھی اس کی نسبت پیش گوئی کی تھی کہ چھ برس تک چھری سے مارا جائے گا۔'' (نزول المسیح ص ۱۷۵، خزائن ج ۱۸ ص ۵۵۳)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے خارق عادت کی تعریف یہ لکھی ہے: ''خارق عادت اسی کو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۹۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۴)

اس لئے قول اوّل میں مندرجہ پیش گوئی کا تقاضا یہ تھا کہ پنڈت لیکھرام کسی غیر معمولی عذاب سے مرجاتا جس کی دنیا میں مثال نہ ملتی۔ چھری چاقو سے دنیا میں ہزاروں افراد مرتے رہتے ہیں۔ چھری سے مارا جانا خارق عادت اور بے نظیر عذاب کیسے بن گیا؟

الہامات کا مصداق کون ہے

۲۱..... پہلا قول: ایک سقہ مصداق ہے

''ایک سقہ جو کہ..... حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے ہاں پانی بھرا کرتا تھا۔ وہ ایک ناگہانی موت سے مرگیا اور اسی دن اس کی شادی تھی اس کی موت پر آپ (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا ہے کہ: ''قتل خیبة وزید هیبة'' جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔'' (اخبار البدر ۲۰ ر فروری ۱۹۰۳ء ج ۲ ش ۵ مسلسل ڈائری کالم نمبر ۱ ص ۳۴)

دوسرا قول: مولوی عبداللطیف مصداق ہے

''اس سے پہلے ایک صریح وحی الٰہی صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جب کہ وہ زندہ تھے بلکہ قادیان میں ہی موجود تھے اور یہ وحی الٰہی میگزین انگریزی ۹ ر فروری ۱۹۰۳ء میں اور الحکم ۱۷ ر جنوری ۱۹۰۳ء اور البدر ۱۶ ر جنوری ۱۹۰۳ء کالم ۲ میں شائع ہوچکی ہے جو مولوی صاحب کے مارے جانے کے بارے میں ہے اور وہ یہ ہے: ''قتل خیبة وزید هیبة'' (تذکرۃ الشہادتین ص ۷۳، خزائن ج ۲۰ ص ۷۵ حاشیہ)

۲۲..... پہلا قول: مرزا احمد بیگ اور سلطان بیگ مصداق ہیں

''ان پیش گوئیوں میں علاوہ اور پیش گوئیوں کے جو ان کے ضمن میں بیان کی گئیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیش گوئی احمد بیگ اور اس کے داماد کی طرف اشارہ ہے جو آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہوچکی ہے۔'' (انجام آتھم ص ۵۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱)

دوسرا قول: مولوی عبداللطیف اور اس کا شاگرد مصداق ہیں

''اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی.....اور یہ پیش گوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئیس برس بعد پوری ہوئی۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۷۰، ۷۱، خزائن ج ۲۰ ص ۷۲)

محمدی بیگم کے متعلق تضاد بیانی

۲۳..... پہلا قول: محمدی بیگم باکرہ یا بیوہ ہو کر لوٹے گی

''ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کا مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی عزیز میرزا احمد بیگ والد میرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی، خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۱۹)

دوسرا قول: محمدی بیگم بیوہ ہو کر آئے گی

اس پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں:

۴..... ''اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔''

۵..... ''اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔''

۶..... ''اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔'' (شہادت القرآن ص ۸۱، خزائن ج ۶ ص ۳۷۶)

۲۴..... پہلا قول: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے متعلق

(تفسیر نویسی کا عمومی چیلنج تھا جو کہ تفسیر لکھنے کے بعد مرزا قادیانی نے دیا)

’’رسالہ اعجاز المسیح جب فصیح عربی میں، میں نے لکھا تو خدا تعالیٰ سے الہام پا کر میں نے یہ اعلان شائع کیا کہ اس رسالہ کی نظیر اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کوئی مولوی پیش نہیں کر سکے گا۔ تب ایک شخص پیر مہر علی نام ساکن گولڑہ نے یہ لاف وگزاف مشہور کی کہ گویا وہ ایسا ہی رسالہ لکھ کر دکھلائے گا اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا: ’’منعہ مانع من السماء ‘‘یعنی ایک مانع نے آسمان سے اس کو نظیر پیش کرنے سے منع کر دیا۔ تب وہ ایسا ساکت اور لاجواب ہو گیا کہ اگرچہ عوام الناس کی طرح اردو میں بکواس کرتا رہا، مگر عربی رسالہ کی نظیر آج تک نہ لکھ سکا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۳۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۹۳)

دوسرا قول: تفسیر نویسی کا چیلنج خاص پیر صاحب کو تھا

اور مقابلہ پر اتفاق جانبین ابتداءً ہو چکا تھا

’’ناظرین کو اس کے حالات اور کوائف پر پوری اطلاع پانے کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اعجاز المسیح جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی عربی تصنیف ہے جو ۷۰ دن کے اندر باوجودیکہ چار جز کا وعدہ تھا۔ ساڑھے بارہ جز پر شائع ہوگئی اور ۲۳ ؍فروری ۱۹۰۱ء کو پیر گولڑوی کو بصیغہ رجسٹری بھیجی گئی اور بالمقابل پیر صاحب کی طرف سے ان ۷۰ دن کے اندر چار جز اور ساڑھے بارہ جز تو کجا ایک آدھ صفحہ بھی اعجازی عربی تفسیر کا شائع نہ ہوا اور اس طرح پر الہام: ’’منہ مانع من السماء ‘‘پورا ہو گیا۔ پیر گولڑوی کی علمیت عربی دانی وقرآن دانی کا راز طشت از بام ہو گیا۔‘‘ (اخبار الحکم ۱۷ ؍جنوری ۱۹۰۴ء ج ۸ نمبر ۲ ص ۵ کالم ۱)

تجزیہ: ان حوالوں سے مرزا قادیانی کے دو تضاد معلوم ہوئے:

۱..... الحکم کی تحریر سے معلوم ہوا کہ: ’’منعہ مانع من السماء ‘‘الہام تفسیر کی اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا۔ جب کہ حقیقت الوحی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پیر صاحب گولڑوی نے تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا تب یہ الہام ہوا۔

۲..... حقیقت الوحی سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا چیلنج عمومی تھا جب کہ الحکم رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا چیلنج خصوصی تھا۔

تیسرا باب:

مرزا قادیانی کے متضاد دعوے

پہلی فصل: دعویٰ نبوت کا اقرار وانکار

۲۵..... پہلا قول: ختم نبوت کا اقرار

''اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۳۵، خزائن ج ۱۶ ص ۶۹، ۷۰)

دوسرا قول: عین محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ

''اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

۲۶..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(آسمانی فیصلہ ص ۴، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲)

۲۷..... پہلا قول نبوت بند ہے

''**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین**'' یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۲۸..... پہلا قول وحی نبوت بند ہے

''اے لوگوں! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النّبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔'' (آسمانی فیصلہ ص ۱۵، خزائن ج ۴ ص ۳۳۵)

دوسرا قول: وحی نبوت جاری ہے

''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۴)

۲۹..... پہلا قول نبوت بند ہے

''اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا۔''

(نشان آسمانی ص ۲۸، خزائن ج ۴ ص ۳۹۰)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''یٰسین انک لمن المرسلین'' بے شک تو رسولوں میں سے ہے۔''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۵)

۳۰..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''اگر حضرت مسیح سچ مچ زمین پر اتریں گے اور پینتالیس برس تک جبرائیل وحی نبوت لے کر ان پر نازل ہوتا رہے گا تو کیا ایسے عقیدہ سے دین اسلام باقی رہ جائے گا؟ اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر کوئی داغ نہیں لگے گا؟''

(تحفہ گولڑیہ ص ۵۲، خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۵)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

۳۱..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔'' (کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۳۲..... پہلا قول: مدعی نبوت کافر ہے

''ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین''

(ترجمہ از مرتب) میرے لئے یہ کہاں مناسب ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر بن جاؤں۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت و رسالت

''اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا کہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔''

(دافع البلاء ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵، ۲۲۶)

۳۳..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''کوئی انسان نرا بے حیاء نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ میرے دعویٰ کو اسی طرح مان لے، جس طرح کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کو مانا ہے۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰)

۳۴..... پہلا قول: نبوت وہبی ہے

''ولا شک ان التحدیث موھبۃ مجردۃ لا تنال بکسب البتۃ کما ھو شان النبوۃ'' (حمامۃ البشریٰ ص ۸۲، خزائن ج ۷ ص ۳۰۱)

ترجمہ: اور اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثیت محض وہبی ہے کسب سے حاصل نہیں ہوسکتی جیسا کہ نبوت کسب سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

دوسرا قول: نبوت کسبی ہے

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی ''فنا فی الرسول'' کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷، ۲۰۸)

۳۵..... پہلا قول: شکم مادر میں نبوت ملنے کا دعویٰ

''اب میں بموجب آیت کریمہ: ''واما بنعمۃ ربک فحدث'' اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ (یعنی درجہ نبوت، ناقل) میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطاء کی گئی ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کے اتباع سے نبوت ملنے کا دعویٰ

''اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ! آنحضرت ﷺ

کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۳۶..... پہلا قول: صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ

’’اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اوّل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسواء اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔‘‘

(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

دوسرا قول: صاحب شریعت نہ ہونے کا دعویٰ

’’جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، ۲۱۱)

۳۷..... پہلا قول: مرزا کا منکر کافر نہیں

’’ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

دوسرا قول: مرزا کا منکر کافر ہے

’’کفر دو قسم پر ہے: (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے

اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہی کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۳۸..... پہلا قول: نبوت بند ہے

ختم شد برنفس پاکش ہر کمال لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

(براہین احمدیہ ص ۱۰ حصہ اوّل، خزائن ج ۱ ص ۱۹)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

۳۹..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''وانّ نبیّنا خاتم الانبیاء لانبی بعدہ'' (ترجمہ از مرتب) بے شک ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۲۲، خزائن ج ۲۲ ص ۶۴۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴ حاشیہ)

۴۰..... پہلا قول: ہر قسم کی نبوت بند ہے

''میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں

اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۲۴، خزائن ج ۲۳ ص ۳۴۰)

دوسرا قول: ظلی نبوت جاری ہے

''غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔ لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسیٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۸)

۴۱..... پہلا قول: نبوت بند ہے

ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را بروشد اختتام

(ضمیمہ سراج منیر ص ح، خزائن ج ۱۲ ص ۹۵)

دوسرا قول نبوت و رسالت کا دعویٰ

''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

۴۲..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''نبی کا لفظ عبری اور عربی دونوں زبانوں میں مشترک ہے۔ دوسری کسی زبان میں یہ لفظ نہیں آیا ہے اور اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کبھی نبی نہیں آئے گا۔''

(کشف الغطاء ص ۲۶، خزائن ج ۱۴ ص ۲۱۲)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے

''سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئس برس کی مدت دی گئی اور تیئس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۲۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۹)

۴۳..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے سواء آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا

ہے اور آپ کی ختم نبوت کو توڑتا ہے۔‘‘

(الحکم ۱۰؍جون ۱۹۰۵ء ج ۹ ش ۲۰ ص ۲ کالم ۲ بحوالہ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۹۴)

دوسرا قول: دعویٰ نبوت ورسالت

’’اگر مجھ سے ٹھٹھا کیا گیا تو یہ نئی بات نہیں۔ دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’یاحسرۃ علی العباد مایأتیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزؤن‘‘ (چشمہ معرفت ص ۳۱۸، ۳۱۹، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۴)

۴۴..... پہلا قول: حضور ﷺ پر نبوت ختم ہے

(عربی سے ترجمہ) ’’اللہ کے لئے یہ شایان شان نہیں کہ خاتم النّبیین کے بعد نبی بھیجے اور مناسب نہیں کہ سلسلۂ نبوت از سر نو شروع کرے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہے اور بعض احکام قرآن کے منسوخ کر دے اور ان پر بڑھا دے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷، خزائن ج ۵ ص ۳۷۷)

دوسرا قول: مرزا کا دعویٰ نبوت

’’مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار امتی کر کے بھی پکارا ہے اور نبی کر کے بھی پکارا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۵)

۴۵..... پہلا قول: نبی مطیع نہیں ہوتا

’’خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے، جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۵۷۶، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱)

دوسرا قول: نبی مطیع ہوتا ہے

(عربی سے ترجمہ) ’’اور جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کا امتی ہے اور جو کچھ پایا ہے آپ کے فیضان سے پایا ہے اور آپ کے باغ کا پھل ہے اور ان کی بارش کا ایک قطرہ ہے اور ان کی روشنی کا عکس ہے۔ پس وہ لعنتی ہے اور

خدا کی لعنت اس پر اور اس کے مددگاروں اور متبعین پر۔‘‘

(مواہب الرحمٰن ص ۶۸، ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸۷)

۴۶..... پہلا قول: مکتوبات مجدد میں محدث کا لفظ

’’امام ربانی صاحب اپنے مکتوب کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ ویکم ہے۔ اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات ومخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہوجاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیاء کے مرتبہ سے اس کا مرتبہ قریب واقع ہوتا ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۴۶ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴، خزائن ج ۱ ص ۶۵۲)

دوسرا قول: مکتوبات مجدد میں نبی کا لفظ ہے

’’جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ: اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے پہلا حوالہ مکتوبات امام ربانی کا صحیح دیا ہے۔ لیکن جب دعویٰ نبوت کیا تو اس حوالہ میں ردوبدل کرکے نبی کا لفظ لکھ دیا۔ ظاہر ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔

۴۷..... پہلا قول: رسول اور امتی کے لفظ میں تضاد ہے

’’اس جگہ بڑے شبہات یہ پیش آتے ہیں کہ جس حالت میں مسیح ابن مریم اپنے نزول کے وقت کامل طور پر امتی ہوگا تو پھر باوجود امتی ہونے کے کسی طرح سے رسول نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ رسول اور امتی کا مفہوم متبائن ہے اور نیز خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی ﷺ کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۷۵، خزائن ج ۳ ص ۴۱۰)

دوسرا قول: (الف) مرزا قادیانی کا دعویٰ رسالت

’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘ (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار البدر مؤرخہ ۵ ؍مارچ ۱۹۰۸ء ڈائری القول الطیب ج ۷ ش ۹ ص ۲ کالم ۱ بحوالہ حقیقت النبوۃ ص ۲۱۳، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۲۷)

(ب) امتی اور نبی ہونے کا دعویٰ

''پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۶۱)

۴۸..... پہلا قول: نبوت بند ہے

''اور ہمارا دین اسلام کے علاوہ کوئی دین نہیں اور قرآن مجید کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور حضرت محمد کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں جو کہ خاتم الانبیاء ہیں۔''

(انجام اتھم ص ۱۴۳، ۱۴۴، خزائن ج ۱۱ ص ۱۴۳)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کی وحی، دعویٰ نبوت

''انّا ارسلنا احمد الیٰ قومه'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۷ ص ۷۰)

''ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۷ ص ۷۱)

۴۹..... پہلا قول: ہر قسم کی نبوت بند ہے

''کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن پر اس کا ایمان ہے تو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ بعد خاتم الانبیاء کے میں بھی نبی ہوں۔'' (انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۷ حاشیہ)

دوسرا قول: ظلی بروزی نبوت جاری ہے

''اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ: ''اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم'' سو یاد رکھنا چاہئے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

۵۰..... پہلا قول: محدثیت کا دعویٰ

''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۲۱، ۴۲۲، خزائن ج ۳ ص ۳۲۰)

دوسرا قول: نبوت کا دعویٰ

''اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

۵۱..... پہلا قول: امت محمدیہ میں کئی افراد نبی بنے

''پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔'' (الوصیت ص ۱۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۲)

دوسرا قول: امت محمدیہ میں صرف مرزا ہی نبی بنا

''اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطاء نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲، ص ۴۰۶، ۴۰۷)

۵۲..... پہلا قول: محدث نبی ہوتا ہے

''محدث من وجہ نبی بھی ہوتا ہے مگر وہ ایسا نبی ہے جو نبوت محمدیہ کے چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اپنی طرف سے براہ راست نہیں بلکہ اپنے نبی کے طفیل سے علم پاتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۸۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۶، ۴۱۷)

دوسرا قول: محدث نبی نہیں ہوتا

''کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے

متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۹۱۵، خزائن ج۳ ص۶۰۱)

۵۳..... پہلا اقوال: حضور علیہ السلام کے بعد نزول وحی کا انکار

’’اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۲)

’’قرآن شریف.....ایسا ہی آیت: ’’الیوم اکملت لکم دینکم ‘‘اور آیت: ’’ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین ‘‘میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۵۱، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام کے بعد نزول وحی کا اقرار

(عربی سے ترجمہ) ’’اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے وحی بھیجے خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو۔‘‘

(تحفۂ بغداد ص۱۷، خزائن ج۷ ص۲۱ حاشیہ)

دوسری فصل: مسیح ابن مریم ہونے کا اقرار وانکار

۵۴..... پہلا قول: مرزا قادیانی کے علاوہ دس ہزار مسیح آسکتے ہیں

’’میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۹۹، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے علاوہ کوئی مسیح نہیں

’’پس اب قیامت تک کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں مسیح موعود ہوں کیونکہ اب مسیح موعود کی پیدائش اور اس کے ظہور کا وقت گزر گیا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۹۵، خزائن ج۱۷ ص۲۵۲ حاشیہ)

۵۵..... پہلا قول: دس برس دعویٰ نہیں کیا

(عربی سے ترجمہ) ''اور اللہ کی قسم میں بہت مدت سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں اور میں اس کی جگہ اترنے والا ہوں..... لیکن میں نے اس کے اظہار میں دس برس توقف کیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱)

دوسرا قول: بارہ برس تک دعویٰ نہیں کیا

''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے، تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔'' (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

تجزیہ: مرزا قادیانی کا یہ تضاد، دو تضادات کا مجموعہ ہے۔

۱..... ایک جگہ لکھا ہے کہ مجھے اپنے مسیح موعود ہونے کا علم تھا اور دوسری جگہ لکھا کہ علم نہ تھا۔

۲..... پہلا دعویٰ دس برس کا اور دوسرا بارہ برس کا جو کہ بغیر دعویٰ گزرا۔

ہم اپنے نقطہ نظر سے قطع نظر کرتے ہوئے (کہ ہمارے نزدیک مرزا قادیانی کی چاروں باتیں غلط ہیں) قادیانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک مرزا قادیانی کی کون سے بات صحیح اور کون سی غلط ہے؟

۵۶..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

(دافع البلاص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

نوٹ: یہی مضمون (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲) پر بھی ہے۔

دوسرے اقوال: برابری کا دعویٰ

الف: ''اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور

میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

(ب) فضیلت کلی کا انکار: ''اس جگہ کسی کو وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی پر ہوسکتی ہے۔'' (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۱)

۵۷..... پہلا قول: مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ

''اے برادران دین وعلماء شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہوکر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ

''پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کے رو سے ضروری طور پر قرار پاچکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہوگیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۱۳، ۴۱۴، خزائن ج ۳ ص ۳۱۵)

مرزا قادیانی کی وحی

''(ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۳۴، خزائن ج ۳ ص ۴۴۲)

۵۸..... پہلا قول: مرزا قادیانی کے دعویٰ کی بنیاد حدیث پر نہیں ہے

''پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیش گوئی کا خیال کیوں دل میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ سادہ لوح یا تو افتراء سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ

قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔'' (اعجاز احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے دعویٰ کی بنیاد حدیث پر ہے

''سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ تم سن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا۔ اوّل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر۔ دوسرے الہامات پر۔''

(انجام آتھم ص ۶۵، خزائن ج ۱۱ ص ۶۵)

۵۹..... پہلا قول: مسیح کا مثیل ہوں

''خود آنحضرت ﷺ نے اپنی پاک احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے کہ آنے والا مسیح دراصل مسیح ابن مریم نہیں ہے بلکہ اس کا مثیل ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۴۹، خزائن ج ۳ ص ۲۷۸)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ

''وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ عاجز ہی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۸۲، خزائن ج ۳ ص ۴۶۸)

۶۰..... پہلا قول: مسیح نبی نہیں ہوگا

''اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔'' (توضیح المرام ص ۱۷، ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۵۹)

دوسرا قول: مسیح نبی ہوگا

''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۷)

۶۱..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ بجسد عنصری زمین پر اتریں گے

''یاحسرۃ علیھم الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع

علومه ولا يأخذ شيئا من الارض مالهم لا يشعرون‘‘

(عربی سے ترجمہ) ’’ہائے افسوس! کیا لوگ نہیں جانتے کہ مسیح آسمان سے تمام علوم کے ساتھ اترے گا اور وہ زمین سے کچھ نہ لے گا انہیں کیا ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹، خزائن ج ۵ ص ۴۰۹)

دوسرا قول: نزول جسمانی نہ ہوگا

’’فاخبرنی ربی ان النزول روحانی لاجسمانی‘‘

(عربی سے ترجمہ) ’’پس میرے پروردگار نے مجھے بتایا کہ حضرت عیسیٰ کا نزول روحانی طور پر ہوگا نہ کہ جسمانی طور پر۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۳، خزائن ج ۵ ص ۵۵۳)

۶۲..... پہلا قول: مسیح ابن مریم علیہ السلام مرزا قادیانی کے بعد آئیں گے

’’میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۴۸۸، خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

دوسرا قول: مرزا قادیانی ہی مسیح موعود ہے

’’جس وحی نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح موعود یہی عاجز ہے۔ اس پر میں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں، جیسا کہ میں قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۲۹، ۱۳۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۶)

۶۳..... پہلا قول: مرزا قادیانی مسیح موعود ہے

’’اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۳۸، ۳۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۲)

دوسرا قول: مرزا قادیانی مثیل مسیح ہے

’’میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

’’پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے، بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمارہا جب بارہ برس گزر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

۶۴..... پہلا قول: مرزا قادیانی کو عین مسیح کہنا قرآن کی تکذیب ہے

’’قرآن شریف فرماتا ہے کہ یہ دونوں مسیح ایک دوسرے کا عین نہیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اسلام کے مسیح موعود کو موسوی مسیح موعود کا مثیل ٹھہراتا ہے نہ عین۔ پس محمدی مسیح موعود کو موسوی مسیح کا عین قرار دینا قرآن شریف کی تکذیب ہے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۳)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ

(عربی سے ترجمہ) (الف) ’’بے شک میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔‘‘

(اعجاز المسیح ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۸)

(ب) ’’مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

تیسری فصل: مہدی ہونے کا اقرار و انکار

۶۵..... پہلا قول: حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونے کا دعویٰ

’’میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے۔ بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۳ حاشیہ)

دوسرا قول: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہونے کی نفی

''میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق ''من ولد فاطمة ومن عترتی'' وغیرہ ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

تجزیہ: مرزا قادیانی قول اوّل میں خود کو سید اور اہل بیت میں سے ہونے کو ثابت کرنا چاہتا ہے جب کہ قول ثانی میں اپنے سید ہونے کا انکار کر رہا ہے۔

جناب شیخ کا نقش قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

۶۶ ..... پہلا قول: امام مہدی کے متعلق حدیثوں کی صحت کا انکار

''مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق وقابل اعتبار نہیں ہیں۔'' (حقیقت المہدی ص الف، خزائن ۱۴ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں حدیث معتبر ہونے کا اقرار

''اور حدیث کی کتابوں سے بھی کھل گیا کہ یہ ایک پیش گوئی تھی کہ مہدی کی شہادت کے لئے اس کے ظہور کے وقت میں رمضان میں خسوف وکسوف ہوگا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۸)

۶۷ ..... پہلا قول: صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں۔ منجملہ ان کے وہ مہدی بھی جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا جس کا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس سے ہونا ضرور ہے..... یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے۔'' (نشان آسمانی ص ۹، ۱۰، خزائن ج ۴ ص ۳۷۰)

دوسرا قول: مہدی کے متعلق تمام حدیثیں ضعیف ہیں

(عربی سے ترجمہ) ''پھر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ احادیث جن میں جنگ کرنے والے مہدی کا ذکر ہے جو کہ حضرت فاطمۃ الزہرا کی نسل سے ہوگا۔ ایسی تمام احادیث

ضعیف، مجروح موضوع اور افترائی ہیں۔'' (حقیقت المہدی ص ۲۰، خزائن ج ۱۴ ص ۴۵۵)

نوٹ: اسی طرح کی عبارت (کشف الغطاء ص ۱۲، خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۳) پر بھی درج ہے۔

۶۸..... پہلا قول: مہدی کے بارے میں حدیث صحیح ہے

''چونکہ حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۴)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں تمام حدیثیں مجروح ہیں

''مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں، تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے، کسی اور حدیث میں ایسا افتراء نہیں ہوا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

۶۹..... پہلا قول: مہدی کے متعلق عقیدہ بے بنیاد ہے

''سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا، لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۵۷، خزائن ج ۳ ص ۳۴۴)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں حدیث میں بشارت ہے

''وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص ۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳، ۴)

۷۰..... پہلا قول: صحیح بخاری میں مہدی کا ذکر نہیں ہے

''ایسا ہی مہدی کے بارہ میں جو بیان کیا جاتا ہے کہ ضرور ہے کہ پہلے امام محمد آویں اور بعد اس کے ظہور مسیح ابن مریم کا ہو، یہ خیال قلت تدبر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور

میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۱۷، ۵۱۸، خزائن ج ۳ ص ۳۷۸)

دوسرا قول: صحیح بخاری میں مہدی کا ذکر ہے

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت صحیح بخاری میں لکھا کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ: ''**ھذا خلیفۃ اللہ المھدی**'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ یا کس مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔'' (شہادت القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

چوتھا باب:

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق تضادات

۱۷..... پہلا قول: اللہ تعالیٰ غلطی نہیں کرسکتا

''خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۷۸، خزائن ج ۲۲ ص ۸۱ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف مرزا قادیانی کو خدائی الہام

''**انی مع الافواج اتیک بغتۃ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب**'' ترجمہ: میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہوکر جواب دوں گا۔ اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔''

حاشیہ پر لکھا ہے کہ: ''اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں (اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ) خطاء کروں گا اور صواب بھی یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶ حاشیہ، تذکرہ ص ۳۸۱ حاشیہ طبع چہارم)

۷۲..... پہلا قول: کوئی بشر موت وحیات کا مالک نہیں ہے

''اب دیکھو خدائے تعالیٰ صاف صاف فرما رہا ہے کہ..... کوئی شخص موت وحیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوسکتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۴، خزائن ج ۳ ص ۲۶۰ بقیہ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''واعطیت صفة الافناء والاحیاء من الرب الفعال''

ترجمہ: ''اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۶ ص ۵۵، ۵۶)

۷۳..... پہلا قول: خدا اور نبی جدا جدا ہیں

''پس خدا اور نبی کا الگ الگ ہونا ضروری ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۰، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۰ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت ﷺ ہیں کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں۔'' (سرمہ چشم آریہ ص ۲۳۵، خزائن ج ۲ ص ۲۸۳ حاشیہ)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے پہلے قول میں اعلان کیا کہ خالق ومخلوق میں فرق ضروری ہے اور دوسرے قول میں عملاً آنحضرت ﷺ کو اللہ سے متحد وجزو مان لیا۔

۷۴..... پہلا قول: اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے

(الف) ''خدا کبھی معطل نہیں ہوگا۔ ہمیشہ خالق، ہمیشہ رازق، ہمیشہ رب، ہمیشہ رحمٰن، ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا۔'' (ملفوظات ج ۴ ص ۳۴۷)

(ب) ''یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے۔''

(لیکچر لاہور ص ۸، خزائن ج ۲۰ ص ۱۵۴)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو۔ یقین نیا ہو۔ نشان نئے ہوں۔''

(ضمیمہ تریاق القلوب ص س، خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۷)

تجزیہ: قادیانیوں کو نیا خدا مبارک ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہی نیا خدا مرزا قادیانی کی طرف وحی بھیجتا تھا اور کبھی کبھی مرزا قادیانی سے اظہار رجولیت بھی کر لیتا تھا۔ (معاذ اللہ)

۷۵..... پہلا قول: اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں ہے

''ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔'' (دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

دوسرا قول: اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

مرزا قادیانی کے الہامات:

(الف) ''انت منی بمنزلة اولادی'' تو (مرزا قادیانی) مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۲ حاشیہ)

(ب) ''اسمع ولدی'' (اے میرے بیٹے سن) (البشریٰ ج اوّل ص ۴۹)

۷۶..... پہلا قول: خدا ہونے کا دعویٰ

(عربی سے ترجمہ) ''اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں..... میں اس حالت میں کہہ رہا تھا ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین بنانا چاہتے ہیں۔ پس میں نے آسمان و زمین پیدا کئے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، ۵۶۵، خزائن ج ۵ ص ۵۶۴، ۵۶۵)

دوسرا قول: خدا کی مانند ہونے کا دعویٰ

''دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۶، خزائن ج ۱۷ ص ۶۱ حاشیہ)

۷۷..... پہلا قول: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے

''خدا تعالیٰ اپنی ہر یک صفت میں وحدہ لاشریک ہے۔ اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۹ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''جس پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہو وہ اپنی نہایت محویت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی توحید کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور رنگ دوئی اس سے جاتا رہتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۶۶، خزائن ج ۲۲ ص ۱۷۰ حاشیہ)

۷۸..... پہلا قول: خدائی قانون نہیں بدل سکتا

''خدا تعالیٰ کا قانون ہرگز بدل نہیں سکتا۔'' (کرامات الصادقین ص ۸، خزائن ج ۷ ص ۵۰)

دوسرا قول: قانون الٰہی بدل جاتا ہے

''خدائی قانون بدل سکتا ہے۔'' (خلاصہ عبارت چشمہ معرفت ص ۹۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۰۴)

۷۹..... پہلا قول: مرزا قادیانی کے لڑکے کے متعلق خدا ہونے کا دعویٰ

''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جن کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔'' (حقیقت الوحی ص ۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۹۸، ۹۹)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے بیٹے کے متعلق خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے پہلے لکھا کہ میرا لڑکا معاذ اللہ! خود خدا ہوگا اور ثانیاً لکھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہوگا۔ حالانکہ دونوں باتیں ہی سفید جھوٹ اور موجب کفر ہیں۔

۸۰..... پہلا قول: اللہ تعالیٰ کی دنیوی اشیاء کے ساتھ تشبیہ

''اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں، جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہے۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔''

(توضیح مرام ص ۷۵، خزائن ج ۳ ص ۹۰)

دوسرا قول: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مشابہ نہیں ہے

''اور خدا شناسی کے بارے میں وسط کی شناخت یہ ہے کہ خدا کی صفات بیان کرنے میں نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جھک جائے اور نہ خدا کو جسمانی چیزوں کا مشابہ قرار دے۔ یہی طریق قرآن شریف نے صفات باری تعالیٰ میں اختیار کیا ہے۔ چنانچہ وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا دیکھتا، سنتا، جانتا، بولتا، کلام کرتا ہے اور پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے: ''**لیس کمثلہ شئی فلا تضربوا للہ الامثال** ''یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اس کے لئے مخلوق سے مثالیں مت دو۔''

(اسلامی اصولوں کی فلاسفی ص ۴۵، خزائن ج ۱۰ ص ۳۷۷)

۸۱..... پہلا قول: خدائی دعویٰ کرنے والا سب سے بدتر ہے

''آپ نہیں جانتے کہ ہمارے نزدیک وہ نادان ہر ایک زنا کار سے بدتر ہے جو انسان کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے۔'' (نور القرآن نمبر ۲ ص ۱۲، خزائن ج ۹ ص ۳۹۴)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کا خدائی دعویٰ

''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں..... اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔''

(کتاب البریہ ص ۷۸، ۷۹، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳ تا ۱۰۵)

۸۲.....مرزا قادیانی کا قول

''وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔''

(الوصیت ص۹، خزائن ج۲۰ ص۳۰۹)

دوسرا قول

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر۳۴ ص۱۲، از قاضی یار محمد قادیانی)

پانچواں باب:

انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تضادات

۸۳..... پہلا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک لطیف ہے

نور شان یک عالمے رادر گرفت — تو ہنوز اے کور در شوروشر

لعل تاباں را اگر کوئی کثیف — زیں چہ کاہد قدر روشن جوہرے

(براہین احمدیہ حصہ اوّل ص۱۵، خزائن ج۱ ص۲۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔''

(ازالہ اوہام ص۴۷، خزائن ج۳ ص۲۶ حاشیہ)

فائدہ: مرزا قادیانی نے اگرچہ مذکورہ حوالہ میں معراج کو کشف قرار دیا ہے۔ لیکن ازالہ اوہام میں ہی ایک دوسرے مقام پر اسے حقیقی واقعہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع جسمی کے بارہ میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم کے سمیت شب

معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۲۸۹،خزائن ج ۳ ص ۲۴۷)

۸۴..... پہلا قول: آنحضرت ﷺ الوہیت میں شریک ہیں

’’اور کئی مقام قرآن شریف میں ارشادات وتصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔‘‘ (سرمہ چشم آریہ ص ۲۲۹، ۲۳۰،خزائن ج ۲ ص ۲۷۷، ۲۷۸ حاشیہ)

دوسرا قول: آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں

’’تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔‘‘

(پیغام صلح ص ۳۸،خزائن ج ۲۳ ص ۴۶۵)

۸۵..... پہلا قول: تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں

(عربی سے ترجمہ) ’’اور تحقیق آپ صحاح میں پڑھ چکے ہیں کہ بے شک مسیح اپنے فوت شدہ بھائیوں سے جا ملے اور اپنے بھائی حضرت یحییٰ کے پاس جگہ پائی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳۱،خزائن ج ۵ ص ۴۳۱)

دوسرا قول: تمام انبیاء زندہ ہیں

’’اور ان بے تمیزوں نے یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء تو سب زندہ ہیں مردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں معراج کی رات آنحضرت ﷺ کو کسی کی لاش نظر نہ آئی سب زندہ تھے۔‘‘

(ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام ص ۹،خزائن ج ۵ ص ۶۱۰)

۸۶..... پہلا قول: آنحضرت ﷺ کا کوئی لڑکا نہ تھا

’’دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔‘‘ (ملفوظات ج ۶ ص ۵۷، ۵۸)

دوسرا قول: آنحضرت ﷺ کے گیارہ لڑکے تھے

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹)

فائدہ: (تجلیات الٰہیہ ص ۲۹، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۴) پر بھی یہی مضمون ہے۔

۸۷..... پہلا قول: آنحضرت ﷺ کائنات سے افضل ہیں

''اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کو جب ہم دیکھتے ہیں تو آپ کے قریب کا مقام وہ نظر آتا ہے جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ وہ عطایا اور نعماء جو آپ کو دیئے گئے ہیں سب سے بڑھ کر ہیں اور جو اسرار آپ پر ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں۔''

(ملفوظات ج ۳ ص ۲۴۲)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ

مرزا قادیانی کا دعویٰ واعتقاد:

مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ: ''واتانی مالم یؤت احدا من العالمین''

(عربی سے ترجمہ) ''مجھ کو وہ چیز دی گئی جو کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔'' (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۵)

تجزیہ: قول اوّل میں مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی تمام کائنات پر فضیلت کا بجا طور پر دعویٰ کیا۔ لیکن قول ثانی میں اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ سے بھی العیاذ باللہ اعلیٰ قرار دیا۔

۸۸..... پہلا قول: نبی کی تحقیر کفر ہے

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب ایمان لانا فرض ہے۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

دوسرا قول:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام کی توہین: ''خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے

نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

(ب) حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین: ''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۶، خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

۸۹..... پہلا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر دلیل کے کوئی دعویٰ نہیں کیا

''جب تک خدا تعالیٰ نے خاص طور پر تمام مراتب کسی پیش گوئی کے آپ پر نہ کھولے تب تک آپ نے اس کی کسی شق خاص کا دعویٰ نہ کیا۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۰۶، خزائن ج ۳ ص ۳۱۰)

دوسرا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر دلیل کے کئی دعوے کئے

''اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی ہو تو..... کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

۹۰..... پہلا قول: نبی کی تحقیر بڑا جرم ہے

''کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی ہے۔'' (ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

دوسرا قول: انبیاء کرام علیہم السلام کی مجموعی توہین

''یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں بر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔''

(نزول المسیح ص ۳۵، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۳ حاشیہ)

۹۱..... پہلا قول: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح سے شب معراج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی تھی

''ایسا ہی حضرت بخاری صاحب نے اپنی صحیح میں معراج کی حدیث میں جو ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا حال دوسرے انبیاء سے آسمان پر لکھا ہے تو اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی خاص طور پر مجسم ہونا ہرگز بیان نہیں کیا۔ بلکہ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی بغیر ایک ذرہ فرق کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح سے ملاقات ہونا بیان کیا ہے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح کا کھلے کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنا مفصل طور پر لکھا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۹۷، ۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

دوسرا قول: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات جسمانی طور پر تھی

(عربی سے ترجمہ) ''حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام سے ملے تھے اور مردے زندوں سے نہیں ملا کرتے۔'' (حمامۃ البشریٰ ص ۳۵، خزائن ج ۷ ص ۲۲۱)

چھٹا باب:

قرآن مجید، دیگر آسمانی کتب، وحی الٰہی اور الہامات کے متعلق تضادات

۹۲..... پہلا قول: سچا الہام پر لطف ہوتا ہے

''سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔'' (ضرورت الامام ص ۱۸، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۹)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے لطف الہامات

۱..... ''معمر اللہ'' (تذکرہ ص ۲۲۷ طبع چہارم)

۲..... ’’مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق۔‘‘
(تذکرہ ص ۲۵۶ طبع چہارم)

۳..... ’’غشم غشم غشم له دفع اليه من ماله دفعة‘‘ (تذکرہ ص ۲۶۶ طبع چہارم)

۴..... ’’السهيل البدری‘‘ (تذکرہ ص ۲۷۲ طبع چہارم)

۵..... ’’پہلے بیہوشی پھر غشی پھر موت۔‘‘ (تذکرہ ص ۲۸۰ طبع چہارم)

۶..... ’’مبارک‘‘ (تذکرہ ص ۲۹۲ طبع چہارم)

۷..... ’’بعد ۱۱۔ انشاء اللہ۔‘‘ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی) (تذکرہ ص ۳۲۷ طبع چہارم)

۸..... ’’السلام علیکم‘‘ (تذکرہ ص ۳۳۲ طبع چہارم)

۹..... ’’اس کتے کا آخری دم ہے۔‘‘ (تذکرہ ص ۳۴۱ طبع چہارم)

۱۰..... ’’افسوس صد افسوس۔‘‘ (تذکرہ ص ۳۴۳ طبع چہارم)

۱۱..... ’’ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔‘‘
(تذکرہ ص ۳۴۴ طبع چہارم)

۹۳..... پہلا قول: نامعلوم زبانوں میں قادیانی الہامات

’’مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔‘‘
(نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

دوسرا قول: مادری زبان کے علاوہ دوسری زبان میں الہام بیہودہ بات ہے

’’اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔‘‘
(چشمہ معرفت ص ۲۰۱، خزائن ج ۳ ص ۲۱۸)

۹۴..... پہلا قول: انبیاء کی وحی شیطانی اثرات سے پاک ہوتی ہے

’’اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر

تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔'' (توضیح المرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''سو ایسا ہی روحانی طور سے شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام ڈالا۔ یسوع نے اس شیطانی الہام کو قبول نہ کیا بلکہ رد کیا..... بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا۔'' (ضرورت الامام ص ۱۷، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

۹۵..... پہلا قول: قرآن مجید اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم دیتا ہے

''لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطاء فرمایا ہے، وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت وفصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان نہیں کرسکتا۔'' (ملفوظات احمدیہ ج ۱۰ ص ۱۷۲)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''اگر ہر ایک سخت اور آزردہ تقریر کو محض بوجہ اس کے مرارت اور تلخی اور ایذاء رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۳، ۱۴، خزائن ج ۳ ص ۱۰۹)

۹۶..... پہلا قول: نبی کی وحی میں غلطی ہوسکتی ہے

''اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۳، خزائن ج ۵ ص ۳۵۳)

دوسرا قول: وحی میں غلطی نہیں ہوسکتی

''مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں! اس کے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہوسکتی ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۳)

۹۷..... پہلا قول: وحی صرف حضرت جبرائیل کے ذریعہ آتی ہے

''اور رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لئے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے جو وہ بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے اور بذریعہ نزول آیات ربانی اور کلام رحمانی کے سکھلائی جاتی ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۸۴، خزائن ج ۳ ص ۴۱۵)

دوسرا قول: مرزا قادیانی پر وحی لانے والے فرشتے

۱..... ''ٹیچی ٹیچی'' (حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۶)

۲..... ''مٹھن لال'' (تذکرہ ص ۴۷۴ طبع چہارم)

۳..... ''درشنی'' (تذکرہ ص ۲۰ طبع چہارم)

۴..... ''خیرائتی'' (تذکرہ ص ۲۳ طبع چہارم)

۵..... ''شیر علی'' (تذکرہ ص ۲۴ طبع چہارم)

۹۸..... پہلا قول: قرآن مجید میں قادیان کا نام نہیں ہے

''کسی کتاب حدیث یا قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا نہیں پایا جاتا۔''

(ازالہ اوہام ص ۷۴، خزائن ج ۳ ص ۱۳۹ حاشیہ)

دوسرا قول: قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰ حاشیہ)

۹۹..... پہلا قول: آیات میں قطع و برید شریروں کا کام ہے

''یونہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا تو یہ ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گندے کہلاتے ہیں۔''

(چشمہ معرفت ص ۱۹۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۰۳، ۲۰۴)

(نزول المسیح ص.....، خزائن ج ۱۲ ص ۴۱۸) پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: مرزا کی چند معنوی تحریفات

۱..... ''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ'' اس جگہ رسول سے مراد یہ عاجز ہے۔''

(ایام الصلح ص ۷۵، خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۹)

۲..... ''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

۱۰۰..... پہلا قول: شیطانی الہام بے لذت ہوتا ہے

''شیطان گنگا ہے اور اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہوسکتا۔ صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقرہ دو فقرہ دل میں ڈال دیتا ہے۔ اس کو ازل سے یہ توفیق ہی نہیں دی گئی کہ لذیذ اور باشوکت کلام کرسکے..... اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے، گویا جلدی تھک جاتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۴۲ تا ۱۴۴)

دوسرا قول: مرزا کے بے لذت الہامات

۱..... ''اصبر سنفرغ یا مرزا'' (تذکرہ ص ۱۰۲ طبع چہارم)

۲..... ''بکرو ثیب'' (تذکرہ ص ۳۱ طبع چہارم)

۳..... ''عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خان۔'' (تذکرہ ص ۳۳ طبع چہارم)

۴..... ''آئی لو یو'' (تذکرہ ص ۵۰ طبع چہارم)

۵..... ''یس آئی ایم ہیپی'' (تذکرہ ص ۵۱ طبع چہارم)

۶..... ''لائف آف پین'' (تذکرہ ص ۵۱ طبع چہارم)

۷..... ''ربنا عاج'' (تذکرہ ص ۷۹ طبع چہارم)

''ہمارا رب عاجی ہے۔ اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔''

(تذکرہ ص ۷۹ طبع چہارم)

۸..... ’’ہوشعنا نعساً یہ دونوں فقرے عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔‘‘ (تذکرہ ص ۸۰ طبع چہارم)

۹..... ’’بست و یک روپیہ آئے ہیں۔‘‘ (تذکرہ ص ۸۷ طبع چہارم)

۱۰..... ’’پریشن، عمر، براطوس، یا پلاطوس یعنی پڑاطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔‘‘ (تذکرہ ص ۹۱ طبع چہارم)

۱۰۱..... پہلا قول: تورات انجیل وغیرہ محرف نہیں ہیں

’’اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۷۵، خزائن ج ۲۳ ص ۸۳ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف

’’وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردّی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے۔ جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۵۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۶)

ساتواں باب:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق تضادات

۱۰۲..... پہلا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف

’’اور آنحضرت ﷺ کی وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔‘‘ (ملفوظات ج ۸ ص ۲۹۳)

دوسرا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین

(الف) ’’بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

(ب) ’’بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔‘‘

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶، ۱۲۷)

۱۰۳..... پہلا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف

''صحابہ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔''

(ملفوظات ج ۱ ص ۴۳)

دوسرا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین

(الف) ''ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

نوٹ: (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۲۳۴، خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۰) پر بھی یہی مضمون ہے۔

(ب) ''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۹۶، خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)

۱۰۴..... پہلا قول: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اہانت بدبختی اور بے ایمانی کی نشانی ہے

''غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۵)

دوسرا قول: مرزا کی طرف سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین

کربلا است سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

ترجمہ از مرتب: ''میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا رہتا ہوں۔ سو حسین میری گریبان میں ہے۔'' (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

آٹھواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی حالات کے متعلق تضادات

۱۰۵..... پہلا قول: قرآن مجید میں یسوع کا ذکر نہیں ہے

''خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳ حاشیہ)

دوسرا قول: قرآن مجید میں یسوع کا ذکر ہے

''خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: ''ان مثل عیسٰی عنداللہ کمثل آدم ''یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

نوٹ: (براہین احمدیہ، خزائن ج ۲۱ ص ۵۰) پر بھی یہی مضمون ہے۔

۱۰۶..... پہلا قول: حضرت مسیح کا والد یوسف نجار تھا

''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴، ۲۵۵ حاشیہ)

نوٹ: (چشمہ مسیحی ص.....، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶) پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی والد نہ تھا

''جیسے خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا۔'' (البشریٰ ج ۲ حصہ اوّل ص ۶۸)

نوٹ: (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، خزائن ج ۲۱ ص ۳۹۷) پر بھی یہی مضمون ہے۔

۱۰۷..... پہلا قول: عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار

''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے، اس کا انہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۱)

دوسرا قول: عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار

''وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط امتی لوگوں میں ایک شخص ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۹۱، ۲۹۲، خزائن ج ۳ ص ۲۴۹)

۱۰۸..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد تھی

''افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔'' (مسیح ہندوستان میں ص ۶۸، خزائن ج ۱۵ ص ۷۰)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی اولاد نہ تھی

''ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔'' (تریاق القلوب ص ۹۹، خزائن ج ۱۵ ص ۳۶۳ حاشیہ)

۱۰۹..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے نہیں

''مسیح بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا تھا۔ وجہ یہ کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اس کا باپ نہ تھا صرف ماں اسرائیلی تھی۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۳)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے ہیں

''بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے۔''

(ضمیمہ خاتمہ نصرۃ الحق ص ب، خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۲)

۱۱۰..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق تضادات

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

دوسرے اقوال:

۱..... ''بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا۔'' (کشتی نوح ص ۵۳، خزائن ج ۱۹ ص ۵۷، ۵۸)

مرزا قادیانی نے اس مفہوم کی عبارت درج ذیل کتابوں میں بھی لکھی ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۹، تحفہ گولڑویہ ص ۱۲، ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۶، اعجاز احمدی ص ۲۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۸، ضمیمہ ست بچن ص الف، ب، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۱ تا ۳۰۲، دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵، راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۲)

۲..... (عربی سے ترجمہ) ''اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلدۂ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجوں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔'' (اتمام الحجۃ ص ۱۹، خزائن ج ۸ ص ۲۹۷ حاشیہ)

۱۱۱..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چند منٹ رہے

''مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے مسیح کے ساتھ ایسا نہ ہوا، عید فسح کی کم فرصتی اور عصر کا تھوڑا سا وقت اور آگے سبت کا خوف اور پھر آندھی کا آجانا۔ ایسے اسباب یک دفعہ پیدا ہوگئے۔ جس کی وجہ سے چند منٹ میں ہی مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا گیا۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۸۱، خزائن ج ۳ ص ۲۹۶)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چند گھنٹے رہے

''حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔ جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بے ہوش ہوگئے اور خیال کیا گیا کہ مر گئے تو یک دفعہ سخت آندھی اٹھی اور اس سے سورج اور چاند دونوں کی روشنی جاتی رہی اور تاریکی ہوگئی۔''

(نزول المسیح ص ۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۶ حاشیہ)

۱۱۲..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۳۲ سال

''اور عیسائیوں کے خدا کا حلیہ یہ ہے کہ وہ ایک اسرائیلی آدمی مریم بنت یعقوب کا بیٹا ہے جو ۳۲ برس کی عمر پا کر اس دار الفناء سے گزر گیا۔'' (معیار المذاہب ص ۷، خزائن ج ۹ ص ۴۶۸)

دوسرے اقوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال

''اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۵ سال

''حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے بلکہ صلیب سے نجات پا کر اور پھر مرہم عیسیٰ سے صلیبی زخموں سے شفاء حاصل کر کے نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور افغانستان سے کوہ نعمان میں گئے اور وہاں اس مقام میں ایک مدت تک رہے۔ جہاں شہزادہ نبی کا ایک چبوترہ کہلاتا ہے۔ جو اب تک موجود ہے اور پھر وہاں

سے پنجاب میں آئے اور مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے آخر کشمیر میں گئے اور ایک سو پچیس برس کی عمر پا کر کشمیر میں ہی فوت ہوئے اور سری نگر خانیار کے محلّہ کے قریب دفن کئے گئے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۶۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۵۳ سال

یہ عمر مرزا قادیانی کی دو تحریروں کو ملانے سے معلوم ہوتی ہے۔

(الف) ''تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب کہ حضرت ممدوح کی عمر صرف تینتیس برس کی تھی۔'' (راز حقیقت ص ۳، خزائن ج ۱۴ ص ۱۵۵ حاشیہ)

(ب) ''اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر خدا کو جا ملا۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۹)

تجزیہ: ان چار عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے متعلق چار اقوال ہیں: (۱) ۳۲ سال، (۲) ۱۵۳ سال، (۳) ایک سو بیس سال، (۴) ایک سو پچیس سال۔ مرزا قادیانی نے ان اقوال میں سے کسی کو غلط نہیں کہا۔

۱۱۳..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام چودھویں صدی میں آئے

''مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم، موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔'' (کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پندرھویں صدی میں آئے

''اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موسیٰ سے چودہ سو برس بعد آئے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کا اس زمانہ میں ظہور کرنا ضروری ہو۔'' (شہادت القرآن ص ۶۹، خزائن ج ۶ ص ۳۶۵)

تجزیہ: پہلے قول کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو برس بعد چودھویں صدی میں آئے اور دوسرے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد پندرھویں صدی میں تشریف لائے۔ کیا خوب!

۱۱۴..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مٹی کا پرند بنا کر اڑانا قرآن سے ثابت ہے

''حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کے مٹی ہی تھے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ج ۵ ص ۶۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پرندوں والا معجزہ قرآن سے ثابت نہیں

''اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۶، ۲۵۷ حاشیہ)

۱۱۵..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہ تھا

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰ بقیہ حاشیہ)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر قرآن میں ہے

''قرآن شریف میں حضرت مسیح ابن مریم کے معجزات کا ذکر اس غرض سے نہیں ہے کہ اس سے معجزات زیادہ ہوئے ہیں۔ بلکہ اس غرض سے ہے کہ یہودی اس کے معجزات سے قطعاً منکر تھے اور اس کو فریبی اور مکّار کہتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہودیوں کے دفع اعتراض کے لئے مسیح ابن مریم کو صاحب معجزہ قرار دیا۔''

(نسیم دعوت ص ۱۵، ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۳۷۹)

''ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔ بے شک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں..... قرآن کریم سے بہرحال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دیئے گئے تھے۔'' (شہادت القرآن ص ۷۸، خزائن ج ۶ ص ۳۷۳ حاشیہ)

۱۱۶..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی طرف سے پیش گوئی کی

''بات یہ ہے کہ یسوع صاحب نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ میں داؤد کے تخت کو قائم کرنے آیا ہوں اور اس طرح پر یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تھا کہ دیکھو میں تمہاری بادشاہی

پھر دنیا میں قائم کرنے آیا ہوں اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم آزاد ہوا چاہتے ہو مگر وہ بات نہ ہوئی اور یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت دیکھی، منہ پر تھوکا گیا اور آپ کے اس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہاں مجرموں کو لگائے جاتے ہیں اور حوالات میں کیا گیا پس یہود اور ایسا ہی اور بہت سے آدمیوں نے بخوبی سمجھ لیا کہ اس شخص کی پیش گوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔'' (انجام آتھم ص ۱۲، خزائن ج ۱۱ ص ۱۲)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وحی کے مطابق پیش گوئی کی

''ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے خبر دی تھی کہ تو بادشاہ ہوگا۔ انہوں نے اس وحی الٰہی سے دنیا کی بادشاہی سمجھ لی اور اسی بناء پر حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو حکم دیا کہ اپنے کپڑے بیچ کر ہتھیار خرید لو مگر آخر معلوم ہوا کہ یہ حضرت عیسیٰ کی غلط فہمی تھی اور بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت تھی نہ زمین کی بادشاہت۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۹، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۰)

تجزیہ: مرزا قادیانی کے پہلے قول کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے دنیوی بادشاہی کی پیش گوئی کی تھی۔ ان کی یہ پیش گوئی خدا کی طرف سے نہ تھی اور وہ جھوٹی ثابت ہوئی۔ دوسرے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ پیش گوئی وحی الٰہی کی بنیاد پر کی تھی۔ البتہ اس کا مفہوم سمجھنے میں ان کو غلطی لگی۔

۱۱۷..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم میں کامل تھے

''اور یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۸، ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''جو میں نے مسمریزی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۹ حاشیہ)

۱۱۸..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ کی دعا قبول ہوئی

''یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعاء کرتے کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔ اب اس کے تقویٰ کی وجہ سے اس کی دعاء سنی گئی۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۶، ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۸، ۲۹)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے۔ جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کر دعاء کرتے رہے کہ تا وہ بلا کا پیالہ جوان کے لئے مقدر تھا، ٹل جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعاء منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعاء منظور نہیں ہوا کرتی۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۷۵ حاشیہ)

۱۱۹..... پہلا قول: آسف بمعنی آرزدہ

''دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین اسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔'' (ضمیمہ ست بچن ص ۹، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۶ حاشیہ)

دوسرا قول: آسف بمعنی قوم کو تلاش کرنے والا

''ماسواء اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوزا آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۴)

نواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعزاز و اکرام کے متعلق تضادات

۱۲۰..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگانے والا خبیث ہے

''آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مکر و فریب کا الزام

''اور آپ کے ہاتھ میں سواء مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ بقیہ حاشیہ)

۱۲۱..... پہلا قول: یسوع کی روح بابرکت تھی

''اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور تواردِ طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔ اس لئے ضرور تھا کہ گم گشتہ ریاست میں بھی مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی۔ سو ریاست کا کاروبار تباہ ہونے سے یہ مشابہت بھی متحقق ہوگئی جس کو خدا نے پورا کیا۔'' (تحفہ قیصریہ ص ۲۰، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۲)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے گا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ حاشیہ)

۱۲۲..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے نبی ہیں

(الف) ''ہم تو قرآن شریف کے فرمودہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتے ہیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۳، ۲۶۴)

دوسرا قول: اس کے خلاف

(ب) ''پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے۔'' (چشمہ مسیحی ص ۱۱، ۱۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

تجزیہ: قول ثانی لکھ کر مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے سے انکار کر دیا اور یہ اس کا عمومی طرز تحریر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ نبوت اس سیاق وسباق سے کرتا ہے۔ گویا انہیں نبی مان کر ان پر احسان کر رہا ہے۔

۱۲۳..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتہائی متواضع تھے

''حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے۔ پھر کیونکر ان کی طرف کوئی غرور آمیز لفظ کہ جس میں اپنی شیخی اور دوسرے کی توہین پائی جاتی ہے، منسوب کیا جائے۔''

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۰۴، خزائن ج ۱ ص ۹۴ حاشیہ نمبر ۶)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ ج ۱ ص ۱۸۹ مکتوب نمبر ۹ طبع جدید)

۱۲۴..... پہلا قول: عیسیٰ علیہ السلام پر کنجریوں سے تعلق کا الزام لگانے والا خبیث ہے

''پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اس بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ! وہ مال حرام کھانے والا تھا یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ

طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے۔ اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۷، ۵۹۸، خزائن ج ۵ ص ۵۹۷، ۵۹۸)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''آپ (مسیح علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ)

۱۲۵..... پہلا قول: نبی اپنا مشن مکمل کر کے دنیا سے جاتا ہے

(عربی سے ترجمہ) ''بے شک انبیاء دنیا سے آخرت کی طرف تکمیل رسالت کے بغیر منتقل نہیں ہوتے۔'' (حمامۃ البشریٰ ص ۴۹، خزائن ج ۷ ص ۲۴۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم رہا ہے کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۰، ۳۱۱، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸ حاشیہ)

تجزیہ: قول اوّل وثانی کو ملا کر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی کے نزدیک نبوت کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ!**

۱۲۶..... پہلا قول: نبی کی پیش گوئی نہیں ٹل سکتی

''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔'' (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں پوری نہ ہوئیں

''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۱۲۷..... پہلا قول: شیطان انبیاء سے دور رہتا ہے

''ہر ایک نبی مس شیطان سے پاک ہوتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۳۹۶ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے چلے گئے۔ ایک فاضل پادری فرماتے ہیں کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰ حاشیہ)

۱۲۸..... پہلا قول: مقدس ہستیوں پر الزام لگانے والے حرام زادے ہیں

''ایسا ہی وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بدذات نہیں جو مقدس اور راست بازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے..... جب ہم سوچتے ہیں کہ کیوں خدا تعالیٰ کے مقدس اور پیارے بندوں پر ایسے ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔''

(آریہ دھرم ص ۵۵، خزائن ج ۱۰ ص ۶۲، ۶۳)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب نوشی کا الزام

''گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں

مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں.....اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔'' (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، ۱۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

''اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔'' (چشمہ مسیحی ص ۲۷، ۲۸، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶)

۱۳۰..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تواضع کی وجہ خود کو نیک نہ کہا

''اور جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے، کسی نے اس کو کہا کہ اے نیک استاد! تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے نیک کوئی نہیں مگر خدا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۱)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بدکاری کا الزام (العیاذ باللہ)

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے۔'' (ست بچن ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶ حاشیہ)

۱۳۱..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام معلّم اخلاقیات تھے

''اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جیسا کہ سور، کتے، بے ایمان، بدکار وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ! آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔ کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری رہتے تھے۔ یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے۔'' (ضرورت الامام ص ۷، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۷، ۴۷۸)

دسواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کے متعلق تضادات

۱۳۲..... پہلا قول: رفع عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ نہیں ہے

''اور یہ بیان بھی صحیح نہیں ہے کہ عیسائیوں کا متفق علیہ یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح دنیا میں پھر آئیں گے۔ کیونکہ بعض فرقے ان کے حضرت مسیح کے فوت ہوجانے کے قائل ہیں اور حواریوں کی دونوں انجیلوں نے یعنی متی اور یوحنا نے اس بیان کی ہرگز تصدیق نہیں کی کہ مسیح درحقیقت آسمان پر اٹھایا گیا۔ ہاں! مرقس اور لوقا کی انجیل میں لکھا ہے۔ مگر وہ حواری نہیں ہیں اور نہ کسی حواری کی روایت سے انہوں نے لکھا ہے۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۴۱۹، ۴۲۰، خزائن ج ۳ ص ۳۱۹)

دوسرا قول: رفع عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ ہے

''تمام فرقے نصاریٰ کے اسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور چاروں انجیلوں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۲۴۸، خزائن ج ۳ ص ۲۲۵)

۱۳۳..... پہلا قول: نزول مسیح کا عقیدہ ایمان کا حصہ نہیں ہے

''اوّل تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی۔ اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۴۰، خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

دوسرا قول: نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ مرتدانہ عقیدہ ہے

''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا، اس میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کی بڑی ہتک ہے اور یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۹۴)

۱۳۴..... پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید سے ثابت ہے

''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔''

(ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲، ۳۹۳)

۱۳۵..... پہلا قول:

''حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

دوسرا قول: حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں ہے

(عربی سے ترجمہ) ''ہاں! بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے۔ لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پایا جاتا کہ ابن مریم کا نزول آسمان سے ہوگا۔''

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۱، خزائن ج ۷ ص ۲۰۲)

۱۳۶..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں داخل ہیں

''یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۲۳، خزائن ج ۳ ص ۴۳۶)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ سے نہیں ہیں

''حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۹۲، خزائن ج ۲۱ ص ۳۶۴)

۱۳۷..... پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ مہمل عقیدہ ہے

''ایک پرانا خیال جو دل میں جما ہوا ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔ اسی خیال کو اس طرح پر سمجھ لیا ہے کہ گویا سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم رسول اللہ جن پر انجیل نازل ہوئی تھی کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ حالانکہ یہ ایک بھاری غلطی ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۶۳۹، خزائن ج ۳ ص ۴۴۵)

دوسرا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام کا احادیث میں ذکر ہے

''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۱)

۱۳۸..... پہلا قول: عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں

''بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

(توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

دوسرا قول: عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں

''پھر جب ہم احادیث کی طرف آتے ہیں تو ان سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً حدیث معراج کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت مسیح کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا ہے۔ اگر وہ آسمان پر زندہ ہوتے تو فوت شدہ روحوں میں ہرگز دیکھے نہ جاتے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۶، ۱۲۷، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۰)

۱۳۹..... پہلا قول: حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں

''مسیح صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۶۰۳، خزائن ج ۳ ص ۴۲۵)

دوسرا قول: حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں

''یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔'' (نور الحق حصہ اوّل ص ۵۰، خزائن ج ۸ ص ۶۸، ۶۹)

۱۴۰..... پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی فتنہ کا علم ہے

''خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دیکھایا۔ یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۶۸، خزائن ج ۵ ص ۲۶۸ حاشیہ)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی فتنہ کا علم نہیں ہے

''علاوہ اس کے قیامت کے دن یہ جواب ان کا کہ اس روز سے کہ میں مع جسم عنصری آسمان پر اٹھایا گیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوا۔ یہ اس عقیدہ کی رو سے صریح دروغ بے فروغ ٹھہرتا ہے۔ جب کہ یہ تجویز کیا جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۱، خزائن ج ۲۲ ص ۳۳)

تجزیہ: قول ثانی دراصل مرزا قادیانی کی بزعم خویش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اہم دلیل ہے۔ ان کی اس اہم دلیل کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے اس سے ہی لکھوا دیا ہے جو کہ قول اوّل کی صورت میں ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ: ''جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے''

۱۴۱..... پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت ہے

''ہاں! تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۸۵، خزائن ج ۳ ص ۱۸۹)

دوسرا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت نہیں ہے

مرزا قادیانی طنزیہ انداز میں لکھتا ہے: ''کیا ان احادیث پر اجماع ثابت ہوسکتا ہے کہ مسیح آ کر جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کھیلتا پھرے گا؟''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۴۲۷، ۴۲۸، خزائن ج ۳ ص ۳۲۶)

۱۴۲..... پہلا قول: نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے

''اوّل تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۴۰، خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

دوسرا قول: اس کے خلاف

(عربی سے ترجمہ) (الف) ''یہ کہنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے یہ ایک شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

(ب) ''یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۹۴)

۱۴۳..... پہلا قول: عقیدہ تثلیث کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برزخ میں سوال کیا گیا تھا

''اسی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۷۴۷، ۷۴۸، خزائن ج ۳ ص ۵۰۳)

دوسرا قول: مذکورہ سوال قیامت کے دن پوچھا جائے گا

''اس تمام آیت کے اوّل آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے

دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۴۰، خزائن ج۲۱ ص۵۱)

۴۴..... پہلا قول: سو سال سے زیادہ کوئی زندہ نہیں رہ سکتا

’’اس حدیث کے معنی ہی ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات میں سے ہو وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں۔ بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ما علی الارض میں داخل ہیں۔ حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی جسم خاکی زمین پر رہے تو فوت ہو جائے گا اور اگر آسمان پر چلا جائے تو فوت نہیں ہوگا کیونکہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا تو خود بموجب نص قرآن کریم کے ممتنع ہے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۲۴، ۶۲۵، خزائن ج۳ ص۴۳۷)

دوسرا قول: کئی آدمیوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی ہے

(الف) ’’مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔‘‘ (سرمہ چشم آریہ ص۵۰، خزائن ج۲ ص۹۸)

(ب) ’’اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ھ میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹، خزائن ج۲۱ ص۱۶۲، ۱۶۳)

۱۴۵..... پہلا قول: جسم عنصری آسمان پر جا سکتا ہے

(الف) ’’سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا قانون قدرت خیال کر لینا اور اس پر غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آئندہ کے نئے اسرار کھلنے سے ناامید ہو جانا۔ ان پست نظروں کا نتیجہ ہے جنہوں نے خدائے ذوالجلال کو جیسا کہ چاہئے شناخت نہیں کیا۔‘‘ (سرمہ چشم آریہ ص۱۷، خزائن ج۲ ص۶۵)

(ب) ’’پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن شریف پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح معہ گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب ہی کافی ہے کہ اوّل تو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۱۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا ناممکن ہے

’’نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے..... اگر پھر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنا، ان کا تسلیم کرلیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت گزرنے پر پیر فتوت ہوگئے ہوں گے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۴۷، ۵۰، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶، ۱۲۷)

۱۴۶..... پہلا قول: لد ایک گاؤں کا نام ہے

’’پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔ اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۲۲۰، خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

دوسرا قول: لد جھگڑالو کو کہتے ہیں

’’دجال جس ویرانہ پر گزرے گا اسے کہے گا تو اپنے خزانے باہر نکال، سو وہ تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور دجال کے پیچھے پیچھے جائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال زمین سے بہت فائدہ اٹھائے گا اور اپنی تدبیروں سے زمین کو آباد کرے گا اور ویرانے کو خزانے کر کے دکھائے گا اور پھر آخر باب لد پر قتل کیا جائے اور لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے۔ تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کردے گا۔‘‘ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۷۳۰، خزائن ج ۳ ص ۴۹۲، ۴۹۳)

فائدہ: مذکورہ دونوں اقوال کے برخلاف مرزا قادیانی کا ایک تیسرا قول بھی ہے وہ یہ کہ ’’لد سے مراد لدھیانہ شہر ہے۔‘‘

(’’الھدی والتبصرۃ لمن یری ص ۹۲‘‘ خزائن ج ۱۸ ص ۳۴۱ حاشیہ)

۱۴۷..... پہلا قول: رفع ونزول مسیح کی پیش گوئی کا اجماع سے کوئی تعلق نہیں ہے

''اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیش گوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۴۰۲، خزائن ج ۳ ص ۳۰۸)

دوسرا قول: رفع ونزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ اجماعی عقیدہ ہے

''ہاں! تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۸۵، خزائن ج ۳ ص ۱۸۹)

۱۴۸..... پہلا قول: مسئلہ رفع ونزول سے متعلق آیات کے بارے میں تضادات

''سو لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے، وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطل چھوڑ دینا۔ یہ بڑے تعصب کی بات ہے کہ تمام جہانوں کے لئے تو توفی کے یہی معنی روح قبض کرنے کے ہوں۔ لیکن مسیح ابن مریم کے لئے جسم قبض کرنے کے معنی لئے جاویں..... غرض برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اوّل سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں۔ ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۷۴۴، ۷۴۵، خزائن ج ۳ ص ۵۰۱)

دوسرا قول: توفی کے معانی جو مرزا قادیانی نے خود لکھے ہیں

۱..... ''انّی متوفیک ورافعک الیّ'' میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۲۰، خزائن ج ۱ ص ۶۲۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲..... ''پھر بعد اس کے یہ الہام ہے: ''یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ''..... اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۷، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴، ۶۶۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۳..... ''یاعیسٰی انی متوفیک''..... اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔'' (سراج منیر ص ۲۰، خزائن ج ۱۲ ص ۲۳ حاشیہ)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے قول ثانی میں درج حوالہ جات میں توفی کے معنی موت کے علاوہ کر کے خود دجل والحاد کا ارتکاب کیا ہے۔ اب اگر اسے ملحد کہہ دیا جائے تو مرزائی اسے معلوم نہیں بدزبانی کیوں سمجھتے ہیں؟

۱۴۹..... پہلا قول: اذ ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے

''آیت: ''فلما توفیتنی'' سے پہلے یہ آیت ہے: ''واذا قال اللہ یعیسٰی ابن مریم أانت قلت للناس..... الخ! ''اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل ''اذ'' موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۰۲، خزائن ج ۳ ص ۴۲۵)

دوسرا قول: ''اذ'' مضارع کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

''جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تا کہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت سی نظیریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون'' اور جیسا کہ فرماتا ہے: ''واذ قال اللہ یا عیسٰی ابن مریم أانت قلت للناس اتخذونی وامّی الٰھین من دون اللہ. قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۵۹)

۱۵۰..... پہلا قول: آیت میں ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں

''ان فرقة من الیھود اعنی الصدوقین کانوا کافرین بوجود القیامة فاخبرھم اللہ علی لسان بعض انبیائہ ان ابنا من قومھم یولد من غیر اب وھذا یکون اٰیة لھم علی وجود القیامة فالی ھذا اشار فی آیة وانه لعلم للساعة وکذالک فی اٰیة ولنجعله اٰیة للناس''

(حمامۃ البشریٰ ص ۹۰، خزائن ج ۷ ص ۳۱۶)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت قرآنی: ''وانہ لعلم للساعۃ'' میں ہٗ ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے آنے کی ایک نشانی ہیں۔

دوسرا قول: ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں

''پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے: ''وانہ لعلم للساعۃ'' جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرنا چاہئے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔ اے بھلے مانسو! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم للساعۃ نہیں ہیں؟ جو فرماتے ہیں: ''بعثت انا والساعۃ کھاتین'' اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''اقتربت الساعۃ وانشق القمر'' یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا۔''

(اعجاز احمدی ص ۲۰، ۲۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۹)

گیارہواں باب:

دابۃ الارض اور دجال کے متعلق تضاد بیانی

۱۵۱..... پہلا قول: دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا

''پھر دجال ایک اور قوم کی طرف جائے گا اور اپنی الوہیت کی طرف ان کو دعوت کرے گا۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۲۱۷، ۲۱۸، خزائن ج ۳ ص ۲۰۸)

دوسرا قول: دجال خدائی کا دعویٰ نہیں کرے گا

''دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔''

(ازالہ اوہام حصہ سوم ص ۷۳۰، خزائن ج ۳ ص ۴۹۳)

۱۵۲..... پہلا قول: ابن صیاد ہی دجال ہے

''اب جب کہ خاص صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بیان سے ثابت ہوگیا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے بلکہ صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا کہ یہی دجال معہود ہے تو کیا اس کے دجال

معہود ہونے میں کچھ شک رہ گیا ہے؟'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۲۲۱، ۲۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۱۰، ۲۱۱)

دوسرے اقوال:

۱..... دجال سے مراد ایک فرقہ ہے: ''دجال سے مراد ایک فرقہ ہے جو کتابوں میں تحریف کرتا ہے۔'' (خلاصہ عبارت تحفہ گولڑویہ ص ۸۹، خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۰ حاشیہ)

۲..... دجال سے جھوٹوں کا گروہ مراد ہے: ''لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۴۸۸، خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

۳..... دجال شیطان کا دوسرا نام ہے: ''دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو..... دجال شیطان کا نام ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۱۳، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۶)

۴..... ''دجال شیطان کا اسم اعظم ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۴، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۹ حاشیہ)

۵..... دجال کا معنی محرف یا دہریہ ہے: ''اور یہ لفظ محرف کے لفظ یا دہریہ کے لفظ سے مترادف ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۸۵، خزائن ج ۱۷ ص ۲۳۳ حاشیہ)

۶..... دجال باقبال قوموں کو کہتے ہیں: ''ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد باقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۴۶، خزائن ج ۳ ص ۱۷۴)

۷..... دجال پادریوں کو کہتے ہیں: ''دجال پادری لوگ عیسائی ہیں۔''

(خلاصہ عبارت ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۴۸۸، خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

۸..... دجال کاریگروں کو کہتے ہیں: ''دجال صناع لوگ اور کلوں کا کام کرنے والے لوگ ہیں۔'' (خلاصہ عبارت کتاب البریہ ص ۲۱۰، خزائن ج ۱۳ ص ۲۴۴ حاشیہ)

۹..... یورپ کے فلاسفر دجال ہیں: ''دجال، یورپ کے فلاسفر ہیں۔''

(خلاصہ عبارت کتاب البریہ ص ۲۱۰، خزائن ج ۱۳ ص ۲۴۴ حاشیہ)

۱۵۳..... پہلا قول: دابۃ الارض مراد علمائے سو ہیں

(عربی سے ترجمہ) ''بے شک دابۃ الارض سے مراد علماء سوء ہیں جو اپنے قول سے رسول اور قرآن کے حق ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ پھر برے عمل کرتے ہیں اور دجال کی خدمت کرتے ہیں۔'' (حمامۃ البشریٰ ص ۸۶، خزائن ج ۷ ص ۳۰۸)

دوسرے اقوال:

۱..... طاعون کا کیڑا مراد ہے: ''اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جوان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتداء سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا۔'' (نزول المسیح ص ۳۸، ۳۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۶)

۲..... دابۃ الارض سے متکلمین مراد ہیں: ''واذا وقع القول علیھم اخرجنالھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایٰتنا لا یوقنون ''یعنی جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقدر قریب آجائے گا تو ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین سے نکالیں گے۔ وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۰۳، خزائن ج ۳ ص ۳۷۰)

۳..... دابۃ الارض سے علمائے سو مراد ہیں: ''ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے۔ ابتداء سے چلے آتے ہیں لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۱۰، خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

۴..... دابۃ الارض سے واعظ مراد ہیں: ''گیارہویں علامت دابۃ الارض کا ظہور میں آنا یعنی ایسے واعظوں کا بکثرت ہو جانا جن میں آسمانی نور ذرہ بھی نہیں۔''

(شہادت القرآن ص ۲۵، خزائن ج ۶ ص ۳۲۱)

۵..... دابۃ الارض سے طاعون کے جراثیم مراد ہیں: ''قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنی کیڑا کیا ہے۔ طاعون کے جراثیم کے علاوہ اور کچھ کرنا الحاد اور دجل ہے۔'' (خلاصہ عبارت نزول المسیح ص ۴۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۷، ۴۱۸)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے مذکورہ حوالہ جات میں دابۃ الارض سے (۱) علماء سو، (۲) طاعون کا کیڑا، (۳) گروہ متکلمین، (۴) علماء و واعظین مراد لئے ہیں اور یوں خود ہی دجل والحاد کا ارتکاب کیا ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

بارھواں باب:

مرزا قادیانی کے قول وفعل کا تضاد

۱۵۴..... پہلا قول: مرزا قادیانی کا قول

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔'' (اربعین نمبر۱ص۲، خزائن ج۱۷ص۳۴۴)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کا فعل

''میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعاء کی ہے۔ سو وہ دعاء قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی۔'' (حقیقت الوحی ص۲۲۴، خزائن ج۲۲ص۲۳۵)

۱۵۵.....مرزا قادیانی کا قول

''جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔'' (کشتی نوح ص۱۷، خزائن ج۱۹ص۱۹)

مرزا قادیانی کا عمل

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور سے ''بھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے (مرزا قادیانی کے خود ساختہ دین سے۔ ناقل) سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔ ہاں! آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۳۰، روایت نمبر۴۱ طبع جدید)

۱۵۶.....مرزا قادیانی کا قول: ادنیٰ چیزوں پر مقدمات کی مذمت

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان (یعنی اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ) سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی برح طرح لیتے ہیں۔'' (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۲۹۶ طبع قدیم)

مرزا کا فعل: ''ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک زمینداری مقدمہ کے متعلق جو تحصیل بٹالہ میں دائر تھا۔ خواب آئی کہ جھنڈا سنگھ نام ایک دخیل کار پر جو دفعہ ۵، ایکٹ مزارعان کا دخیل کار تھا ہماری ڈگری ہوگئی ہے۔ اس دخیل کار پر بوجہ قیمت ایک درخت کیکر (ببول) جس کو اس نے اپنے کھیت سے ہماری اجازت کے بغیر کاٹ لیا تھا۔ للعہ ۱۴ روپے کی نالش کی گئی۔ سو خواب میں دکھایا گیا کہ دعویٰ مسموع ہو کر ڈگری کی گئی۔''

(تریاق القلوب ص ۳۶، خزائن ج ۱۵ ص ۲۰۶)

۱۵۷.....مرزا قادیانی کا قول

(عربی سے ترجمہ) ''میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔''

(مواہب الرحمٰن ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۲۳۶)

مرزا قادیانی کا فعل

''میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔'' (کتاب البریہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۳ ص ۱۱)

۱۵۸.....مرزا قادیانی کا قول

''گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱)

مرزا قادیانی کا فعل: بطور نمونہ مرزا قادیانی کی چند گالیاں

(الف) ''انّ العدا صاروا خنازیر الفلاء، ونسائھم من دونھن الاکلب''

’’دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔‘‘

(نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

(ب) ’’تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمؤدۃ وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبھم فھم لایقبلون‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ۵۴۷، ۵۴۸)

(عربی سے ترجمہ) ’’یہ میری کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان دوستی اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور ان کتابوں میں میں نے جو علوم لکھے ہیں۔ ان سے نفع اٹھاتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔‘‘

۱۵۹.....مرزا قادیانی کا قول

’’ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاک دامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کر لینے کے لئے آتی تھیں بلکہ دور بٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے۔‘‘

(نور القرآن نمبر ۲ ص ۴۷، خزائن ج ۹ ص ۴۴۹)

مرزا قادیانی کا فعل

مرزا قادیانی کا اپنا عمل ملاحظہ فرمائیں:

(الف) ’’حضور (مرزا قادیانی) کو مرحومہ (عائشہ) کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔ حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا: اللہ تجھے اولاد دے۔ حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے۔‘‘

(عائشہ نامی قادیانی عورت کے خاوند کا مضمون مندرجہ الفضل ۲۰ ؍مارچ ۱۹۲۸ء)

(ب) ’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین (مرزا قادیانی کی بیوی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت (مرزا قادیانی) کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی، اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ

حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی: ''ہاں جی تدے تاں تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں''، یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہورہی ہیں۔''

(سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۲۲۷ روایت نمبر ۸۰ طبع جدید)

۱۶۰.....مرزا قادیانی کا قول

''تمہیں چاہئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو تا کہ وہ بھی خدائے قدوس اور اس کے رسول پاک کو گالیاں نہ دیں۔''

(نسیم دعوت ص ۲، ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

مرزا قادیانی کا فعل

''آریوں کے پنڈت دیانند نے اس خدا ترس بزرگ (گورونانک) کی نسبت اس گستاخی کے کلمے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں ثابت ہوگیا کہ درحقیقت یہ شخص دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا..... اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے جن کو پڑھ کر بدن کانپتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے..... چونکہ برہمن لوگ جو چار حروف سنسکرت کے بھی پڑھ جاتے ہیں پرلے درجہ کے متکبر اور ریاکار اور خود بین اور نفسانی اغراض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں..... اور اپنے خبیث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی بدزبانی اور ٹھٹھے اور ہنسی کی طرف مائل ہو گیا..... وہ نہایت موٹی سمجھ کا آدمی اور باایں ہمہ اوّل درجہ کا متکبر بھی تھا۔''

(ست بچن ص ۸، ۹، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰، ۱۲۱)

۱۶۱.....مرزا قادیانی کا قول: مرزا قادیانی کے فتاویٰ

۱..... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶ حاشیہ)

۲..... ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۰، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۷ حاشیہ) پر بھی یہی مضمون ہے۔

۳..... ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۳) پر بھی یہی مضمون ہے۔

مرزا قادیانی کا فعل: مرزا قادیانی کے چند جھوٹ

۱..... ''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔''

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۴)

۲..... ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے، وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا۔''

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۳ حاشیہ)

۱۶۲.....مرزا قادیانی کا قول

''ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالی دیتا ہے۔ پھر چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے خوش ہو۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ جو لوگ محض زبان سے کسی قوم کے ساتھ صلح کرنے کے لئے زور دیتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ صلح کاری کے کام بھی دکھلائیں۔ اے ہم وطن پیارو!.....ہم ایک ہی ملک میں رہتے ہیں چاہئے ہیں کہ باہم ایسی محبت کریں کہ ایک دوسرے کے اعضاء ہو جائیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ اگر منافقانہ طور پر محبت ہو تو وہ محبت نہیں ہے بلکہ وہ ایک زہریلا تخم ہے جو بعد میں اپنا مہلک پھل دکھلائے گا۔ صلح کاری بہت عمدہ چیز مگر بدزبانی اور صلح کاری دونوں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔'' (ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۲، ۱۳، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۴)

مرزا قادیانی کا فعل

مرزا قادیانی کی بدزبانی کے چند نمونے:

(الف) ''اب جو شخص.....ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ

اسے ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔'' (انوار اسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱)

(ب) ''ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

(ج) ''اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔'' (انجام آتھم ص ۲۰، خزائن ج ۱۱ ص ۲۱ بقیہ حاشیہ)

۱۶۳.....مرزا قادیانی کا قول

''قرآن شریف کی جگہ صرف حدیث پڑھ کر نماز نہیں ہو سکتی۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۲۹، خزائن ج ۳ ص ۳۸۴)

مرزا قادیانی کا فعل

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور (مرزا قادیانی) بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور (مرزا قادیانی) کی ایک فارسی نظم پڑھی جس کا یہ مصرع ہے ؎

''اے خدا اے چارہ آزار ما''

(سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ سوم ص ۶۴۴، روایت نمبر ۷۰۷)

تجزیہ: مرزا قادیانی کے مرید نے نماز میں فارسی نظم پڑھی۔ لیکن مرزا قادیانی سمیت کسی نے بھی نماز نہ دہرائی نماز میں جب قرآن مجید کی جگہ حدیث پڑھنے کی اجازت نہیں تو فارسی نظم پڑھنے کی اجازت کیسے ہوگئی؟

۱۶۴.....مرزا قادیانی کا قول

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ: ''اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی۔ بس ان دلوں پر

خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں..... کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸ حاشیہ)

مرزا قادیانی کا فعل: زلزلہ کی پیش گوئی

''آج ۲۹ ؍اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۳۵)

۱۶۵.....مرزا قادیانی کا قول

''یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں۔ ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔'' (تریاق القلوب ص ۸، خزائن ج ۱۵ ص ۱۴۲)

مرزا قادیانی کا فعل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ: ''متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ حاشیہ)

تجزیہ: یہاں مرزا قادیانی نے انجیل متی کو خود معتبر سمجھ کر عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

تیرہواں باب:

مرزا قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود کے تضادات

۱۶۶..... پہلا قول: ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے خون بہانا غلط ہے

''اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کر دیتے ہیں۔ خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں۔ فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان

سے اظہار برأت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی سے نہیں ہوسکتی۔ وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ جس کے بچانے کے لئے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے۔ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت اتنی ہی ہے کہ ایک شخص کے خون سے اس کی ہتک دھوئی جاسکے۔'' (روزنامہ الفضل قادیان مؤرخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۲۹ء، خطبات محمود ج ۱۲ ص ۹۷)

دوسرا قول: ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے خون بہانا درست ہے

''اپنے دینی اور روحانی پیشواء کی معمولی ہتک بھی کوئی برداشت نہیں کرسکتا..... اس قسم کی شرارتوں کا نتیجہ لڑائی جھگڑا حتیٰ کہ قتل وخونریزی بھی معمولی بات ہے..... اگر (اس سلسلے میں) کسی کو پھانسی بھی دی جائے اور وہ بزدلی دکھائے تو ہم ہرگز اسے منہ نہیں لگائیں گے بلکہ میں تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھوں گا۔''

(الفضل مؤرخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۳۰ء ملخص، خطبات محمود ج ۱۲ ص ۳۴۳ تا ۳۵۲)

۱۶۷..... پہلا قول: نبی کا لغوی اور اصطلاحی معنی ایک ہے

''اگر وہ تم کو کہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تو لکھتے ہیں کہ آپ صرف لغوی نبی ہیں تو ان سے کہو کہ ذرا لغت کھول کر دیکھو۔ نبی اللہ کی تعریف اس میں کیا لکھی ہے لغت کی تعریف تو یہی ہے کہ نبی وہ ہے جو کثرت کے ساتھ غیب کے اہم امور کی خبریں دے اور اس کا نام اللہ تعالیٰ نے نبی رکھا ہو اور قرآن کریم بھی یہی تعریف فرماتا ہے..... پس جب کہ لغت میں نبی کے معنی اور قرآن کی اصطلاح ایک ہی ہیں تو اب کسی کا کیا حق ہے کہ اپنی طرف سے نئی شرائط تجویز کرے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۱۵، ۱۱۶، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۴۰)

دوسرا قول: نبی کا لغوی واصطلاحی معنی ایک نہیں ہے

''۱۹۰۱ء سے پہلے آپ کا یہ عقیدہ تھا کہ اسلام کی اصطلاح کی رو سے نبی وہی ہوسکتا ہے جس میں مذکورہ بالا تین باتوں میں سے کوئی بات پائی جائے یعنی:

۱..... وہ جدید شریعت لائے۔

۲..... بعض احکام شریعت سابقہ منسوخ کرے

۳..... یا بلا واسطہ نبوت پائے۔

اور چونکہ یہ باتیں آپ میں نہ پائی جاتی تھیں اس لئے آپ بالکل درست طور پر اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے تھے ہاں! چونکہ لغت میں نبی کے لئے ان شرطوں میں سے کوئی شرط مقرر نہیں۔ اس لئے آپ یہ فرما دیتے تھے کہ میرا نام صرف لغوی طور پر نبی رکھا گیا ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۲۵، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۴۸)

۱۶۸..... پہلا قول: مرزا قادیانی عوامی اصطلاح کے مطابق مجازی نبی ہے

''اگر عوام کے محاورہ کو دیکھیں تو ان کے ہاں نبی بے شک اسی کو کہتے ہیں جو شریعت جدیدہ لائے یا بلا واسطہ نبوت پائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ عوام اپنی نادانی سے نبی کی جو حقیقت بتاتے ہیں۔ اس کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود پر نبی کا لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے۔ مگر اس کے معنی صرف یہ ہوں گے کہ آپ عوام کی اصطلاح کے رو سے نبی نہ تھے۔ یعنی شریعت جدیدہ نہ لائے تھے اور یہ معنی نہ ہوں گے کہ آپ شریعت کے معنوں سے بھی مجازی نبی تھے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۶۷، ۱۶۸، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

دوسرا قول: مرزا قادیانی اپنی خود ساختہ اصطلاح کے مطابق مجازی نبی ہے

''خلاصہ کلام یہ کہ مجازی نبی کے لفظ سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں کہ آپ شریعت اسلام کے مطابق نبی نہ تھے بلکہ اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ نے حقیقی نبی کی جو اصطلاح مقرر فرمائی ہے اور خود ہی اس کے معنی بتا دیئے ہیں۔ وہ اصطلاح آپ پر صادق نہیں آتی اور اس اصطلاح کی رو سے آپ کے مجازی نبی ہونے کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے اور نہ براہ راست نبی بنے ہیں نہ یہ کہ آپ نبی ہی نہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۷۴، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۹۳)

تجزیہ: قول اوّل کے مطابق مرزا قادیانی نادان عوام کی اصطلاح کے لحاظ سے مجازی نبی ہیں اور قول ثانی کے مطابق اپنی خود ساختہ اصطلاح کے لحاظ سے۔

۱۶۹..... پہلا قول: آنحضرت ﷺ کی اتباع سے نبوت ملتی ہے

''اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بکلّی بند ہونے کے عقیدہ کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے۔ بے شک اگر یہ مانا جائے کہ کوئی شخص ایک ایسی شریعت لایا ہے جو قرآن کریم کو منسوخ کر

دے گی تو اس میں آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے اور اگر یہ مانا جائے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آئے گا جو آپ کی اطاعت کے بغیر انعام نبوت پائے گا۔ اس میں بھی آپ ﷺ کی ہتک ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کا فیضان کمزور ہے کہ آپ کی موجودگی میں براہ راست فیضان کی حاجت پیش آئی۔ لیکن اسی طرح اس عقیدہ میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے کہ یہ مان لیا جائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا فیضان ناقص اور آپ کی تعلیم کمزور ہے کہ اس پر چل کر انسان اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات نہیں پاسکتا۔ دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں اور وہی افسر معزز کہلاتا ہے جس کے ماتحت معزز ہوں۔ یہ بات ہرگز فخر کے قابل نہیں کہ آپ کے شاگردوں میں سے کسی نے اعلیٰ مراتب نہیں پائے۔ بلکہ آپ کی عزت بڑھانے والی یہ بات ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے ایک ایسا لائق ہوگیا جو دوسرے استادوں سے بھی بڑھ گیا۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۶، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۰۳، ۵۰۴)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''اس عبارت (ابن عربی) سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ میں ایسے صاحب کمالات لوگ پیدا ہوئے ہیں کہ جو اس مقام تک پہنچے کہ جہاں سے رسالت کا بعث ہوتا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے علوشان کی وجہ سے انہیں رسول کر کے مبعوث نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ اولیاء میں ہی شامل رہے۔ گو جزوی طور پر آنحضرت ﷺ کے کمالات کا مظہر ہونے کی وجہ سے وہ رسولوں کے مشابہ ہوگئے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۴۷، ۲۴۸، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۶۰)

تجزیہ: قول اوّل کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت جاری ہے اور قول ثانی کا خلاصہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کی بلند شان کی وجہ سے کسی بھی ولی کو نبی کا مقام نہیں دیا گیا۔

۱۷۰..... پہلا قول: نبوت جاری ہے

''آنحضرت ﷺ کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف (نعوذ باللہ من ذلک) اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی

ہوں گے کہ آپ نعوذ باللہ! دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے۔ آپ ﷺ سب دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے تھے اور آپ کے آنے سے اللہ تعالیٰ کے فیضان دنیا کے لئے اور بڑھ گئے ..... پس جو شخص کہتا ہے کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور آپ نے دنیا کو اس فیضان سے محروم کر دیا ایسا شخص رسول اللہ ﷺ کی ہتک کرتا ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۶، ۱۸۷، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۰۴)

دوسرا قول: نبوت بند ہے

''اور اگر امت محمدیہ میں نبوت ظلی نہ قرار دی جاتی تو ممکن تھا کہ ان میں سے بعض اعلیٰ استعدادوں والے محدث نبی ہو بھی جاتے۔ لیکن چونکہ اس امت میں ختم نبوت کی وجہ سے نبوت کا درجہ بڑھ گیا ہے اور اب نبی وہی ہو سکتا جو آنحضرت ﷺ کا مظہر اتم ہو، اس لئے وہ نبی نہ بن سکے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۴۶، ۲۴۷، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۵۹)

۱۷۱..... پہلا قول: نبوت تدریجاً ملتی ہے

''اس جگہ اس امر پر بھی کچھ لکھ دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت ایمان کا ہی ایک اعلیٰ مرتبہ ہے اور تقویٰ میں ترقی کرتے کرتے انسان اس رتبہ کو پہنچ جاتا ہے جسے نبی کہتے ہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۵۰، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۷۰)

دوسرا قول: مرزا قادیانی تدریجاً نبی نہیں بنا

''اوّل تو یہ غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود تدریجاً نبی بنے ہیں ..... آپ کا دعویٰ شروع ابتداء سے ہی نبیوں کا سا تھا۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۵۶، ۱۵۷، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۷۶)

چودھواں باب:

مولوی محمد علی لاہوری بانی لاہوری قادیانی گروپ کے تضادات

۱۷۲..... پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں

''ہم خدا تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ جب ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور

معرفت حاصل ہو جائے اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کے لئے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۳ نمبر ۱۱ ص ۴۱۱)

دوسرا قول: نبوت بند ہے

''اگر تم آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوئے ہو۔''

(اخبار پیغام صلح ج ۲ نمبر ۱۱۹، مؤرخہ ۶ / اپریل ۱۹۱۵ء، بحوالہ علمی محاسبہ ص ۱۷۹)

''اب آخری نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا جو اس قسم کی غلطی کو دور کر دے اس لئے خدا نے فرمایا کہ اس کی حفاظت کا انتظام ہم نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔'' **انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون**''.....سو اس وعدہ خداوندی نے ختم نبوت کی دوسری وجہ کو بتا دیا۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۲، از مولوی محمد علی لاہوری)

۱۷۳..... پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں

''پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی دین پر اسی قسم کی موت وارد ہوئی جس کو تیرہ سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات، خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور ان تمام پیش گوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے موعود مسیح کو قادیان میں نازل فرمایا ہے جن کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب (مرزا قادیانی) ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج ۶ نمبر ۵ ص ۱۹۱ بابت ماہ مئی ۱۹۰۷ء)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں

۱..... ''ساری امت محمدیہ نے لفظ خاتم النبیین سے ایک ایسے اجماعی رنگ میں جس کی نظیر بہت ہی کم نظر آتی یہی مراد لی ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں اور عمارت نبوت کی آخری اینٹ۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۵)

۲..... ’’اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تشریعی غیر تشریعی کا کوئی جھگڑا نہیں۔ مطلق نبوت ہی کسی کو نہیں مل سکتی۔ کیونکہ جب اینٹ رکھنے کی جگہ ہی نہیں تو جیسے تشریعی نبوت کی اینٹ کے لئے جگہ نہیں۔ ایسے ہی غیر تشریعی نبوت کی اینٹ کے لئے بھی جگہ نہیں۔‘‘

(النبوۃ فی الاسلام ص ۹۰)

۱۷۴..... پہلا قول: نبوت جاری ہے

’’یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت ﷺ کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۵ ص ۱۸۶، بابت ماہ مئی ۱۹۰۶)

دوسرا قول: نبوت بند ہے

’’**لاتقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد الاوثان وانه سیکون فی امتی ثلثون کذابا کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی**‘‘ اس حدیث کی رو سے جو شخص بعد آنحضرت ﷺ دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے اس حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ جو تیس کذاب ہوں گے وہ تشریعی نبوت کے مدعی ہوں گے۔ بلکہ مطلق نبوت کے مدعی لکھا ہے۔ پس اس کی رو سے امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے۔‘‘ (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۹)

۱۷۵..... پہلا قول: نبوت جاری اور مرزا قادیانی نبی ہے

’’ہمیں بھی اسی وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے: ’’**اهدنا الصراط المستقیم**‘‘ اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ اگر وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے خدا کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے لئے کیا معنی؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے۔

مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کرسکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطاء کرسکتا ہے۔ مگر چاہئے مانگنے والا..... ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا پاکیزگی کی روح اس میں اپنے کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ اس کے اثر نے جوش کیا اور اس کا اثر دنیا میں پھیلا۔ اس میں قوت قدسی اور قوت جذب تھی۔''

(مولوی محمد علی لاہوری کی تقریر بمقام لاہور، مندرجہ الحکم ج ۱۲ نمبر ۴۲ مؤرخہ ۱۸؍ جولائی ۱۹۰۸ء)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اور مرزا قادیانی نبی نہیں ہے

''یہی وجہ ہے کہ ساری امت محمدیہ نے لفظ خاتم النّبیین سے ایک ایسے اجماعی رنگ میں جس کی نظیر بہت ہی کم نظر آتی ہے۔ یہی مراد لی ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہے اور عمارت نبوت کی آخری اینٹ۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۵)

''ایسا ہی ایک حدیث میں آیا ہے: ''عن عقبة بن عامر قال قال النبی ﷺ **لو کان بعدی نبی لکان عمر** '' یہ حدیث بھی قطعی اور یقینی طور پر ثابت کرتی ہے کہ اس امت میں مطلق کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر اس امت میں کسی کے نبی ہونے کا امکان ہوتا تو حضرت عمر نبی ہوتے۔ مگر چونکہ حضرت عمر تو نبی نہیں۔ اس لئے اور بھی کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔''

(النبوۃ فی الاسلام ص ۹۱)

۱۷۶..... پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہے

''جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر غائر ڈالے گا وہ دیکھ لے گا کہ ہمیشہ سے یوں ہی تجدید دین ہوتی چلی آئی ہے اور یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں۔ انسانوں کو حقیقی نیکی اور پاکیزگی کی راہوں پر چلانا یہ فخر اسی قوم کو حاصل رہا ہے۔ اس اخیر زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔ اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۴ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

دوسرا قول: مرزا قادیانی نبی نہیں ہے

''قرآن کریم نے جس وضاحت سے ختم نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے اور اس

کے وجوہات بھی بتا دیئے کہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ اس کے بعد کوئی شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے دنیا میں آخری نبی ہونے میں شبہ نہیں کرسکتا۔''

(النبوۃ فی الاسلام ص ۸۸)

''یاد رکھیں کہ ختم نبوت کا توڑنا اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو ماننا اور اس نبی کو آخری نبی قرار دینا یہ اسلام کی عمارت کو گرانا ہے۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۰)

۱۷۷..... پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہے

''ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے، دو باتوں پر زیادہ زور دیا ہے۔ اوّل یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کرلیں..... بعینہٖ اسی قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مرزا کو بھی مبعوث فرمایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۴ نمبر ۱۲ ص ۴۶۵، ۴۶۶ بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اور مدعی نبوت کذاب ہے

''ان دونوں حدیثوں نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ایک طرف اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے مشابہت دے کر پھر بھی نبوت غیر تشریعی کا بھی اپنے بعد باقی رہنے سے انکار کیا ہے تو دوسری طرف امت میں سے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کذاب کے نام سے پکارا ہے اور اس طرح ان دونوں حدیثوں نے فیصلہ کردیا ہے کہ اوّل آنحضرت ﷺ سے نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہوسکتا اور دوئم جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے سوئم نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہے۔''

(النبوۃ فی الاسلام ص ۸۹)

۱۷۸..... پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں

''الغرض جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لے گا اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تأمل نہ ہوگا کہ حضرت مرزا غلام احمد اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہے جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے۔ اس امر کے ماننے سے ہرگز چارہ نہ ہوگا کہ حضرت

اقدس (مرزا قادیانی) درحقیقت ایک سچے نبی ہیں اور اسی زمرہ میں سے ہیں جن کو انبیاء اور رسل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔''

(مولوی محمد علی لاہوری کا مصدقہ مضمون مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج ۹ نمبر ۷ بابت جولائی ۱۹۱۰ء ص ۲۵۲)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے

''اور یہ احادیث متواترہ ہیں جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں۔''

(بیان القرآن ج ۲ ص ۱۱۰۳، طبع سوم محمد علی لاہوری)

''ان (قادیانی گروپ) سے میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ قرآن کو خاتم الکتب مانتے ہیں یا نہیں۔ پس اگر قرآن خاتم الکتب ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء ہوئے اور اگر آنحضرت خاتم الانبیاء نہیں ہیں تو پھر قرآن بھی خاتم الکتب نہیں اور اس کے بعد کسی اور کتاب کا آنا ضروری ہوگا اور وہی خاتم الکتب ہوگی اور وہی نبی خاتم الانبیاء ہوگا۔ اس صورت میں قرآن کا دعویٰ تکمیل ہدایت کا بھی نعوذ باللہ من ذالک غلط ماننا پڑے گا۔''

(النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۵)

۱۷۹..... پہلا قول: خاتم النّبیین کا معنی انبیاء کے لئے مہر

''اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت ﷺ کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النّبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت ﷺ کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے۔ جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔'' (ریویو آف ریلیجنز ص ۲۲۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

دوسرا قول: خاتم النّبیین کے معنی آخری نبی

''انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔''

(بیان القرآن ج ۲ ص ۱۱۰۳ طبع سوم ناشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''انا اوّل النّبیین خلقا و آخرھم بعثا ''یعنی پیدائش میں میں سب نبیوں سے اوّل ہوں اور مبعوث ہونے میں سب سے آخر ہوں۔ اب اگر آپ کے بعد کسی نبوت کا مبعوث ہونا مانا جائے آنحضرت ﷺ کا ارشاد اس قول کے مخالف ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں یا بعض صحابہؓ کے اقوال ہیں جن میں نبوت کے انقطاع کا ذکر ہے۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص ۹۲)

۱۸۰..... پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں

''ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ..... ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود (مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ نہیں چھوڑ سکتے۔''

(مولوی محمد علی لاہور اور ان کے رفقاء کا اعلان مندرجہ پیغام صلح ج انمبر ۲۵ ص ۳ کالم ۲ مؤرخہ ۷ ؍ستمبر ۱۹۱۳ء)

دوسرا قول: مرزا قادیانی نبی نہیں ہے

''میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی ہی بیخ کنی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت زد پڑتی ہے۔ اگر تم آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہو۔'' (پیغام صلح ج ۲ نمبر ۱۱۹، مؤرخہ ۶ ؍اپریل ۱۹۱۵ء بحوالہ علمی محاسبہ ص ۱۷۹)

''اور دس حدیثوں میں ہے: ''لانبی بعدی ''یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ایسی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کہا گیا ہے چھ ہیں۔ اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دینا بیّنات اور اصول دینی سے انکار ہے۔'' (بیان القرآن ج ۳ ص ۱۰۳ طبع سوم از مولوی محمد علی لاہوری)

۱۸۱..... پہلا قول: دو بعثتیں

''قرآن شریف اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں یا دو ظہور ہیں اور آپ کے دو ناموں محمد اور احمد ﷺ میں ان ہی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۸ نمبر ۵ ص ۱۷۴ ابابت ماہ مئی ۱۹۰۹ء)

دوسرا قول: حضور ﷺ آخری نبی ہیں

''اور جو شخص تکمیل ہدایت کا مدعی ہو اس کے بعد بے شک نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور وہی آخری نبی دنیا کا قرار پانا چاہئے۔ کیونکہ اس کے وجود سے اصل غرض پوری ہو جاتی ہے..... اس روح حق نے اپنا پیغام پورے طور پر دنیا کو پہنچا کر آخر یہ اعلان کر دیا جو دنیا کی تاریخ میں ایک ہی اعلان ہے اور ایک ہی رہے گا جس کے مقابل نہ کبھی کسی نے آواز اٹھائی نہ کوئی اٹھا سکے گا۔ ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی'' آج کے دن وہاں دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا دن تھا میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ شریعت بھی کامل ہوگئی اور ہدایت بھی بتمام وکمال آ گئی۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۰، ۸۱)

پہلا قول: نبوت جاری ہے

''اھدنا الصراط المستقیم'' کے حوالہ سے لکھا ہے..... تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنی؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے مگر ہم تو اس بات پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے، شہید اور صالح کا مرتبہ عطاء کر سکتا ہے۔ مگر چاہئے مانگنے والا۔'' (الحکم مؤرخہ ۱۸ ؍جولائی ۱۹۰۸ء ج ۱۲ شمارہ ۴۲ ص ۶)

دوسرے اقوال:

''ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم وبیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔'' (پیغام صلح لاہور مؤرخہ ۱۶ ؍اکتوبر ۱۹۱۳ء ج انمبر ۴۲ ص ۲ کالم ۳)

''ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟ سب سے پہلے اس کا جواب میں یوں دوں گا کہ دنیا میں جو غرض انبیاء ورسل کی بعثت کی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی تھی وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی مقدس ذات میں اپنے کمال کو پہنچ کر پوری ہوگئی اور جب غرض پوری ہوگئی تو اس کے بعد کسی نبی کے آنے کی حاجت باقی نہ رہی۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص ۷۴)

مرزا قادیانی کی تفسیر ''اھدنا الصراط المستقیم''

''خدا کی کلام کو غور سے پڑھو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔ وہ وہی امر تم سے چاہتا ہے جس کے بارہ میں سورۃ فاتحہ میں تمہیں دعاء سکھلائی گئی ہے۔ یعنی یہ دعا: ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم'' پس جب کہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔'' (لیکچر سیالکوٹ ص۳۲، خزائن ج۲۰ ص۲۲۷)

مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر

''اھدنا الصراط المستقیم'' پر بحث کرتے ہوئے مولوی محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ: ''پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہے..... اگر یہ دعا حصول نبوت ہے تو امت کی محرومی لازم آتی ہے..... حصول نبوت یہ دعا نہیں اور اگر حصول نبوت کی دعا مانا جائے تو ماننا پڑے گا کہ تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کی دعا قبول نہ ہوئی۔'' (بیان القرآن ج۱ ص۶ پارہ۱ سورۃ فاتحہ آیت نمبر۶)

پندرہواں باب:

قادیانی خلفاء و معتقدین کا مرزا قادیانی سے اختلاف

۱۸۲..... مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔''
(نزول المسیح ص۴۹، خزائن ج۱۸ ص۴۲۷)

مولوی محمد علی لاہوری کا نظریہ

''وہ یاد رکھیں کہ ختم نبوت کا توڑنا اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو ماننا اور اس نبی کو آخری نبی قرار دینا یہ اسلام کی عمارت کو گرانا ہے۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص۱۱۰)

۱۸۳.....مرزا قادیانی کا قول

''اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ رسول ابدالآباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔'' (ملفوظات ج ۱ ص ۴۱۴)

مرزا قادیانی کے پوتے کا قول

''ہمارا مقصد یہ ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے محمد پیدا کریں دنیا کی نجات محمدیت میں ہی ہے۔''

(مرزا رفیع صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا خطاب مندرجہ ماہنامہ خالد ربوہ ۱۳؍جولائی ۱۹۶۶ بحوالہ مرزائیل ص ۱۲۵)

۱۸۴.....مرزا قادیانی کا قول

''اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے: ''وما ارسلنا من رسول الّا لیطاع باذن اللہ'' یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع ہو۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۶۹، خزائن ج ۳ ص ۴۰۷)

قادیانی خلیفۂ دوم مرزا محمود کا قول

''بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی کسی دوسرے کا متبع نہیں ہو سکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ: ''وما ارسلنا من رسول الّا لیطاع باذن اللہ (النساء: ۶۵)'' اور اس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب سبب قلت تدبر ہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۵۵، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۷۴)

۱۸۵.....مرزا قادیانی کا قول

''انبیاء اس لئے آتے ہیں تا کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاویں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹، خزائن ج ۵ ص ۳۳۹)

مرزا محمود کا قول

''نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کردے یا بلاواسطہ نبوت پائے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعے اس غلطی کو دور کروایا اور بتایا کہ یہ تعریف قرآن کریم میں تو نہیں۔''

(حقیقت النبوۃ ص ۱۳۳، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۵۶)

۱۸۶.....مرزا قادیانی کا قول

''قرآن شریف قانون آسمانی اور نجات کا ذریعہ ہے۔اگر ہم اس میں تبدیلی کریں تو یہ بہت ہی سخت گناہ ہے۔تعجب ہوگا کہ ہم یہودیوں اور عیسائیوں پر بھی اعتراض کرتے ہیں اور پھر قرآن شریف کے لئے وہی روا رکھتے ہیں۔مجھے اور بھی افسوس اور تعجب آتا ہے کہ وہ عیسائی جن کی کتابیں فی الواقعہ محرف ومبدل ہیں۔وہ تو کوشش کریں کہ تحریف ثابت نہ ہو اور ہم خود تحریف کی فکر میں ہیں۔'' (ملفوظات ج ۷ ص ۱۶۸)

مرزا بشیر احمد ایم اے کا قول

''نبی کریم نے پیش گوئی کی تھی کہ میری امت پر ایک وقت آئے گا کہ ان کے درمیان سے قرآن اٹھ جائے گا اور ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔تب ایک شخص کو خدا کھڑا کرے گا جو گمشدہ قرآن کو دوبارہ دنیا میں لائے گا اور امت محمدیہ کو پھر شریعت اسلام پر قائم کرے گا۔پس اب معاملہ صاف ہے۔چونکہ قرآن کو کسی نبی کے ذریعہ بیرونی دلائل کی ضرورت نہیں۔اس لئے جب تک وہ دنیا میں موجود رہا کوئی نبی مبعوث نہ کیا گیا۔لیکن جب قرآن حسب پیش گوئی مخبر صادق دنیا سے مفقود ہوگیا۔تب ضرورت پیش آئی کہ ایک نبی کو بھیج کر اس پر دوبارہ قرآن کریم اتارا جاوے تاکہ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو اور یہ نبی کوئی اور نہیں ہے، بلکہ خود محمد رسول ﷺ جو بروزی رنگ میں دنیا میں آیا۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۵، ۱۱۶، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

۱۸۷.....مرزا قادیانی کا قول

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۴، خزائن ج ۱ ص ۶۶۲ حاشیہ در حاشیہ)

ترجمہ: تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴ حاشیہ در حاشیہ)

مرزا محمود کا قول

''نادان ہے وہ شخص جس نے کہا: ''کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ'' کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے، بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔''

(قول مرزا محمود مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان ج ۴ نمبر ۵۸ ص ۱۳ کالم نمبر ۳ مؤرخہ ۲۳ ؍جنوری ۱۹۱۷ء)

۱۸۸.....مرزا قادیانی کا قول

''ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا۔'' (ایام الصلح ص ۱۵۲، خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۰)

مرزا محمود کا قول

''پس یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۲۸، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۴۲)

۱۸۹.....مرزا قادیانی کا قول

(عربی سے ترجمہ) ''میں نبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸۳، خزائن ج ۵ ص ۳۸۳)

مرزا محمود کا قول

''اور آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت مل سکتی ہے اور جب نبوت مل سکتی ہے تو مسیح موعود نبی ہوئے نہ کہ محدث۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۳۰، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۴۴)

۱۹۰.....مرزا قادیانی کا قول

''پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ

تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطاء کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا، بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت ﷺ کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔ پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا۔'' (الوصیت ص ۱۱، ۱۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۲)

مرزا محمود کا قول

(عربی سے ترجمہ) ''پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرا۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۳۸، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۶۰)

۱۹۱.....مرزا قادیانی کا قول

''کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں، مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے۔ اس کو محدث بولتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۹۱۵، خزائن ج ۳ ص ۶۰۱)

مرزا محمود کا قول

''جو تعریف نبی کی میں اوپر کر چکا ہوں، اس سے ثابت ہے کہ امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانا غیر نبی میں پایا ہی نہیں جاتا۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۷۹، ۸۰، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۱۷)

۱۹۲.....مرزا قادیانی کا قول

''وسميت نبياً من الله على طريق المجاز لا على وجه الحقيقة''

(عربی سے ترجمہ) ''اور میرا نام اللہ کی طرف سے مجازی طور پر نبی رکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور سے۔'' (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۶۵، خزائن ج ۲۲ ص ۶۸۹)

مرزا محمود کا قول

''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے، اس کے معنی سے حضرت (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۷۴، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۹۳)

۱۹۳.....مرزا قادیانی کا قول

''قرآن شریف میں ہے:''ولا یظھر علی غیبہ احدا الّا من ارتضی من رسول ''یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے۔دوسروں کو یہ مرتبہ عطاء نہیں ہوتا۔رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہوں۔خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں۔'' (ایام الصلح ص ۱۷۱،خزائن ج ۱۴ص ۴۱۹ حاشیہ)

مرزا محمود کا قول

''پانچویں دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی جو تعریف قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے، وہ آپ پر صادق آتی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:''فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ''اللہ تعالیٰ نہیں غالب کرتا۔اپنے غیب پر مگر اپنے پسندیدہ بندوں یعنی رسولوں کو (یعنی کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار رسول پر ہی کرتا ہے)'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۰۲، ۲۰۳، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۱۸)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے کہا کہ:''فلا یظھر علی غیبہ احدا الّا من ارتضی من رسول ''میں رسول کا لفظ عام ہے جس میں نبی، رسول محدث اور مجدد سب داخل ہیں اور اس کا بیٹا مرزا محمود نے کہا ہے کہ اس آیت میں رسول سے رسول ہی مراد ہے۔ نبی مجدد وغیرہ اس میں داخل نہیں ہیں۔

۱۹۴.....نبوت کی پہلی تعریف از مرزا قادیانی

''حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔ کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائے گی۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

مرزا محمود کا قول

''میں مانتا ہوں کہ پہلی تعریف کو بھی آپ نے اسلامی اصطلاح کہا ہے۔لیکن اس کے ساتھ قرآن کریم سے کوئی دلیل نہیں دی۔مگر بعد میں جو تعریف کی اس کے لئے قرآن کریم سے استدلال کیا۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۳۲، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۵۵)

وضاحت: مرزا قادیانی نے نبوت کی جو تعریف بھی کی، اس کے لئے قرآن مجید سے استدلال کیا۔ کلام الٰہی میں تحریف کی۔ جیسا کہ مرزا محمود کہتا ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کی قدیم تعریف کے لئے قرآن مجید سے استدلال نہیں کیا، بلکہ صرف جدید (خود ساختہ) تعریف کے لئے قرآن مجید سے استدلال کیا ہے۔

۱۹۵.....مرزا قادیانی کا قول

''یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴ حاشیہ)

مرزا محمود کا قول

''میں حضرت مرزا (مرزا قادیانی) کی نبوت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے ویسی ہی نبوت ہے، جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔ پہلے انبیاء نے بلاواسطہ نبوت پائی اور آپ نے بالواسطہ۔''

(القول الفصل ص ۳۳، انوار العلوم ج ۲ ص ۲۹۳)

۱۹۶.....مرزا قادیانی کا قول

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقت الوحی ص ۲۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۲۸۶ حاشیہ)

مرزا بشیر احمد اے کا قول

''پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

۱۹۷.....مرزا قادیانی کا قول

''اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی جو انسان کامل ہے جس پر تمام سلسلۂ انسانیہ کا ختم ہو گیا..... جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے ﷺ..... یہ وہ مقام عالی

ہے کہ میں اور مسیح دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کا نام مقام جمع اور مقام وحدت تامہ ہے۔'' (توضیح مرام ص ۲۶، ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۶۴)

مرزا محمود کا قول

''میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے۔ لیکن کیا استاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے۔ گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر بھی ہو جائے۔ تاہم استاد کے سامنے زانوئے ادب خم کر کے ہی بیٹھے گا۔ یہی نسبت آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود میں ہے۔ ہم اگر آپ کو آنحضرت ﷺ کا کامل ظل اور بروز مانتے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی یقین اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کا تعلق رسول کریم سے خادم اور غلام کا ہے۔ ہاں! یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ رسول کریم ﷺ کے ذریعہ ظاہر ہوا تھا وہی مسیح موعود نے ہمیں دکھلا دیا۔ اس لحاظ سے برابر بھی کہا جا سکتا ہے۔''

(متفرق امور، انوار العلوم ج ۳ ص ۴۱۶، ۴۱۷)

۱۹۸.....مرزا قادیانی کا قول

''اس جگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے۔ یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۶، خزائن ج ۱۷ ص ۶۱ حاشیہ)

مرزا محمود کا قول

''اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے غیب پر کثرت سے اطلاع دی جاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اسلام کی اصطلاح کی رو سے حضرت مسیح موعود ہرگز مجازی نبی نہیں۔''

(حقیقت النبوۃ ص ۱۷۷، انوار العلوم ج ۲ ص ۴۹۵)

۱۹۹.....مرزا قادیانی کا قول

''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۲۲، خزائن ج ۳ ص ۳۲۰)

مرزا محمود کا قول

''حضرت مسیح موعود محدثیت کی جزوی نبوت سے اوپر کسی اور نبوت کے مدعی تھے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۳۵، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۴۸)

۲۰۰.....مرزا قادیانی کا قول

''پس جب تک میرے اس دعوے کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے۔ تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۹۴، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۱)

مرزا محمود کا قول

''پس اس انکار سے فائدہ اٹھا کر یہ اعلان کرنا کہ حضرت مسیح موعود مجددوں میں سے ایک مجدد ہیں اور ماموروں میں سے ایک مامور ہیں اور ایسے نبی ہیں جیسے کہ اور بزرگ نبی کہلا سکتے ہیں۔ سخت ظلم اور تعدی ہے۔'' (القول الفصل ص ۷، انوار العلوم ج ۲ ص ۲۶۰)

۲۰۱.....مرزا قادیانی کا قول

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش و بردت کا آغاز نہیں تھا۔''

(کتاب البریہ ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷ حاشیہ)

مریدین اور بیٹوں کے اقوال

پہلی تحقیق

(مرزا بشیر احمد ایم اے) ''۱۸۳۶ء ۱۸۳۷ء ولادت حضرت مسیح موعود۔''

(سیرت المہدی جدید حصہ ۲ ص ۴۴۳، روایت نمبر ۴۷۰)

دوسری تحقیق

''پس ۱۳ ؍فروری ۱۸۳۵ء عیسوی مطابق ۱۴ ؍شوال ۱۲۵۰ھ بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پائی ہے۔'' (سیرت المہدی جدید حصہ ۳ ص ۵۷۶، روایت نمبر ۶۱۳)

تیسری تحقیق

''بعض اندازوں کے لحاظ سے آپ کی پیدائش کا سال ۱۸۴۰ء بنتا ہے اور بعض کے لحاظ سے ۱۸۳۱ء تک پہنچتا ہے۔'' (سیرت المہدی جدید حصہ ۳ ص ۵۷۴، ۵۷۵ روایت نمبر ۶۱۳)

چوتھی تحقیق

''میرے نزدیک ان سے بڑھ کر جس مخالف کا علم ہونا چاہئے وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں۔ جن کو بچپن سے ہی آپ سے ملنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ ان کے اشاعۃ السنۃ ۱۸۹۳ء کے حوالہ سے آپ کی پیدائش ۱۸۳۰ء کے قریب بنتی ہے۔''

(سیرت المہدی جدید ج ۱ حصہ ۳ ص ۷۰۵، روایت نمبر ۷۶۳)

۲۰۲.....مرزا بشیر احمد ایم اے

''بے شک اس امت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو ''علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل'' کے حکم کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلّہ تھے۔ لیکن ان میں سوائے مسیح موعود کے کسی نے نبی کریم کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم ﷺ کا کامل ظل کہلا سکے۔ اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود مخصوص کیا گیا۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۶)

مرزا قادیانی کا فعل

آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی چند گستاخیاں:

(الف) ''خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۹، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵ حاشیہ)

(ب) ''مرزا قادیانی نے اپنی پیش گوئیوں اور نشانات کی تعداد ۱۰ لاکھ بتائی ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲)

''نبی ﷺ سے تین ہزار معجزات ظہور میں آئے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

کیا حضور علیہ السلام کی اتباع ایسی ہوا کرتی ہے؟

۲۰۳.....مرزا قادیانی کا قول

''اور خدا فرماتا ہے کہ محمد ﷺ رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔ اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا یعنی جب بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی موت میں اختلاف کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ اسی طرح واپس آئیں گے، جیسا کہ عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح اور بعض خطا کاروں نے بھی کہا۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۴۸، ۱۴۹، خزائن ج ۱۶ ص ۲۲۸، ۲۲۹)

(تحفہ غزنویہ ص ۴۷، خزائن ج ۱۵ ص ۵۷۹، ۵۸۰) پر بھی یہی مضمون ہے۔

مرزا محمود کا قول

''تیسرا امر اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواہ کسی اور نبی کی وفات کا ان کو یقین تھا یا نہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انہیں یقیناً کوئی علم نہ تھا۔ کیونکہ جیسا کہ تمام صحیح احادیث اور معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر سخت جوش کی حالت میں تھے اور باقی صحابہ سے کہہ رہے تھے کہ جو کہے گا رسول کریم ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ میں اس کا سر اڑا دوں گا۔ اس وقت اپنے خیال کے ثبوت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چالیس دن پہاڑ پر چلے جانے کا واقعہ تو وہ پیش کرتے تھے، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانے کا واقعہ انہوں نے ایک دفعہ بھی پیش نہ کیا۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ جا بیٹھے ہیں تو کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا ان کے ہم خیال صحابی اس واقعہ کو اپنے خیال کی تائید میں پیش نہ کرتے۔ ان کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے استدلال کرنا اور اس واقعہ سے استدلال نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی ایسا واقعہ تھا ہی نہیں۔'' (دعوت الامیر ص ۱۹، ۲۰، انوار العلوم ج ۷ ص ۳۴۷، ۳۴۸)

۲۰۴.....مرزا قادیانی کا قول

(عربی سے ترجمہ) ''یہ بات ہمارے عقائد میں داخل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام دونوں خرق عادت کے طور پر پیدا ہوئے ہیں اور اس ولادت میں کوئی استبعاد عقلی نہیں ہے۔'' (مواہب الرحمٰن ص ۷۰، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸۹)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول

''اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا اور اگر کہا جائے کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے تو دعوے قرآن سے دلیل دینے کا تھا مگر نہ صرف قرآن کریم میں ہی یہ ذکر نہیں کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے بلکہ کوئی حدیث نبی کریم ﷺ کی بھی ایسی نہیں ملتی۔'' (حقیقت المسیح ص ۱۰)

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری قادیانی کا قول

''بغیر مرد کے عورت حاملہ نہیں ہوسکتی۔ اگر ہمیں یہ بتا بھی دیا جائے کہ وہ بڑی نیک ہے مگر شوہر نہیں رکھتی اور حاملہ ہے تو بھی باوجود اس کی نیکی کے ادّعاء کے ہم کبھی نہیں مان سکتے کہ وہ بغیر کسی مرد کے حاملہ ہوگئی ہے۔ خواہ وہ عورت کتنی ہی پارسا اور صاحب عفت وعصمت ہو اور خواہ وہ بیت المقدس اور کعبہ کے اندر ہی رہتی ہو۔ وہ لاکھ دفعہ کہے کہ میں بغیر مرد کے حاملہ ہوئی ہوں، مگر ہم اسے جھوٹا ہی سمجھیں گے۔'' (ولادت مسیح ص ۴)

۲۰۵.....مرزا قادیانی کا قول (آیت آخرین منہم کی تفسیر)

''رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے: ''وآخرین منہم لما یلحقوا بہم'' یعنی آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا..... بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیش گوئی ہے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۱، ۵۰۲)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول: (اس کے خلاف)

''حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ: ''آخرین منھم'' صرف فارسیوں میں سے ایک یا چند آدمی ہیں بلکہ یہ آخرین کی مدح کے طور پر فرمایا ہے کہ وہ دوسرے لوگ جنہوں نے براہ راست مجھ سے تعلیم نہیں پائی۔ بلکہ وہ بعد میں آئیں گے اور میری تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے تو ان میں سے ایسے کامل الایمان لوگ بھی ہوں گے اور یوں ''آخرین منھم'' میں کل امت صحابہ کے بعد اوّل سے لے کر آخر تک شامل ہیں۔ گویا ایک تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ ہیں جن کی تعریف قرآن شریف میں بار بار آ چکی اور ایک آخرین ہیں۔ ان کی تعریف میں آنحضرت ﷺ نے یہ لفظ فرمائے کہ ان میں بڑے بڑے کامل الایمان لوگ ہوں گے اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرا نبی نہیں آ سکتا۔ نہ حضرت عیسیٰ آ سکتے ہیں۔'' (بیان القرآن ج سوم ص ۱۳۷۳ طبع جدید)

۲۰۶.....مرزا قادیانی کا قول

''پس اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ **وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً** خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے اور ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہوا صرف میرے دعوے کے بعد ہوا۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۴۸۷)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول

''جو لوگ ان الفاظ سے مراد لیتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک کہ پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے وہ غلطی کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے قوانین کل دنیا کو بتا دیئے ہیں جو عذاب آئے گا وہ ان قوانین کو توڑنے کی وجہ سے آئے گا۔ پس نئے رسول کی ضرورت نہیں اور جو مجدد اس رسول اور اس کی کتاب کی طرف بلاتا ہے وہ محض ظل ہے نہ اصل پھر اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس مقام پر جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں

آئے اور اس سے یہ دلیل لی جائے کہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ یا اٹلی میں آنا چاہئے تھا..... ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ مذہب علم نہیں بلکہ کھیل ہے۔'' (بیان القرآن ج دوم تشریح ص ۸۵۷ طبع جدید)

۲۰۷.....مرزا قادیانی کا قول

''جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں، عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷ حاشیہ)

لاہوری گروپ کا قول

''اگر امام (یعنی مسیح موعود) بھی ہم سے وہ بات منوانی چاہے جس کی قرآن وحدیث میں سند نہیں تو ہم اسے نہیں مانیں گے۔'' (پیغام صلح ج ۳ ش ۵)

۲۰۸.....خاتم النّبیین کا معنی از مرزا قادیانی

''اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔'' (حقیقت الوحی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰ حاشیہ)

آیت خاتم النّبیین کی تفسیر از ممتاز احمد فاروقی لاہوری قادیانی

''خاتم النّبیین لفظ کے دو ہی مفہوم ہیں۔ اوّل: یہ کہ آپ آخری نبی ہیں اور دوسرے یہ کہ آپ کی اتباع سے وہ کمالات اب آئندہ بلا انقطاع ملا کریں گے جو پہلے متفرق نبیوں کی وساطت سے ملتے تھے۔'' (فتح حق ص ۱۰)

۲۰۹.....مرزا قادیانی کا قول

''میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

ممتاز احمد فاروقی لاہوری قادیانی کا قول

''مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان وحال ربوہ (اب چناب نگر) نے اپنے غالباً نہ خیالات اور عقائد کو تقویت دینے کے لئے ایک بیہودہ دلیل پیش کی تھی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ۱۹۰۱ء تک اپنے اصلی دعوے یا مقام کو پورے طور پر نہیں سمجھے تھے۔ مگر ۱۹۰۱ء کے بعد جب سمجھ آئی تو کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے ذریعہ اپنے اصلی مقام یا دعوے نبوت کو واضح کیا۔ یہ بات حضرت مرزا کی سخت تحقیر کرتی ہے اور ان کو نعوذ باللہ! کم عقل اور دھوکہ باز ظاہر کرتی ہے۔'' (فتح حق ص ۱۷)

۲۱۰.....مرزا قادیانی کا قول

۱..... ''خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔'' (حقیقت ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴ حاشیہ)

۲..... ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

لاہوری گروپ کا قول

''(۷) نبی کی وحی سابقہ شریعت یا کتاب میں ترمیم وتنسیخ کر سکتی ہے۔ امتی کی وحی نہیں کر سکتی۔ (۸) وحی نبوت تکمیل ہدایت کرتی ہے، مگر ہدایت چونکہ قرآن کریم میں کامل ہو چکی۔ اس لئے مسیح موعود کی وحی، وحی نبوت نہیں۔'' (فتح حق ص ۲۱، ۲۲)

سولھواں باب:

متفرق تضادات

۲۱۱..... پہلا قول: ۱۸۹۵ء میں چالیس کروڑ

''اس زمانے میں چالیس کروڑ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں۔''

(نور القرآن نمبر ا ص ۷، خزائن ج ۹ ص ۳۳۹ حاشیہ)

دیگر اقوال:

۱۸۹۵ء میں چورانوے کروڑ: ''سو وہ جناب سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن کی امت کی تعداد انگریزوں نے سرسری مردم شماری میں بیس کروڑ لکھی تھی مگر جدید تحقیقات کی رو سے معلوم ہوا کہ دراصل مسلمان روئے زمین پر چورانے کروڑ ہیں۔''

(ست بچن ص ۶۷، خزائن ج ۱۰ ص ۱۹۱)

۱۹۰۲ء میں نوے کروڑ: ''تحقیقات کی رو سے یہی صحیح تعداد مسلمانوں کی ہے یعنی نوّے کروڑ مسلمانوں کی مردم شماری صحت کو پہنچی ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۷، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۰ حاشیہ)

۱۹۰۸ء میں بیس کروڑ: ''کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس نے بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔'' (پیغام صلح ص ۳۳، خزائن ج ۲۳ ص ۴۶۱)

۲۱۲..... پہلا قول: مرزا قادیانی کی عمر

پہلا قول: ۱۸۹۸ء میں ۶۰ برس: ''میں ابتدائے عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔ اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۱)

دوسرا قول: ۱۹۰۰ء میں ساٹھ برس: ''اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ھ تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۰۰، خزائن ج۱۷ ص۲۶۰)

تیسرا قول: ۱۹۰۵ء میں ستر برس: ''اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۲۵۸)

چوتھا قول: ۱۹۰۷ء میں ۶۸ برس: ''میری عمر اس وقت قریباً ۶۸ سال کی ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۱، خزائن ج۲۲ ص۲۰۹ حاشیہ)

قادیانی اسے اندازہ کی غلطی نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ اسے ایک لحہ کے لئے بھی غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتے۔''

(ضمیمہ نور الحق حصہ دوم ص ح، خزائن ج۸ ص۲۷۲)

۲۱۳..... پہلا قول: مرزا قادیانی کی آمد چھٹے ہزار برس میں ہوئی

''خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۴۵۵، خزائن ج۳ ص۳۴۳)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کی آمد ساتویں ہزار سال میں ہوئی

''طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک ہی سبب ہے اور وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کو ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے۔'' (دافع البلاء ص۱۲، خزائن ج۱۸ ص۲۳۲)

۲۱۴..... پہلا قول: حضرت مریم کی قبر معلوم ہے

''اور اسی گرجا (واقع بیت المقدس) میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔''

(اتمام الحجہ ص۲۰، خزائن ج۸ ص۲۹۹ حاشیہ)

دوسرا قول: حضرت مریم کی قبر نا معلوم ہے

''حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴ حاشیہ)

۲۱۵..... پہلا قول: طاعون سے فرار منع ہے

''چونکہ شرعاً یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ علاقے کے لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقوں میں ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقوں سے نکل کر قادیان یا کسی دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور جہاں تک ممکن ہو دوسروں کو بھی روکیں اپنے مقامات سے نہ ہلیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۶۷ حاشیہ)

دوسرا قول: وباؤں سے فرار کا حکم ہے

''مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔ ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی لڑنے والے ٹھہریں گے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج دوم ص ۱۳۷ جدید)

خاتمہ.....نتائج بحث و دعوت فکر

ہماری اس طویل بحث کا خلاصہ اور نتیجہ مندرجہ ذیل امور ہیں۔

۱..... آغا شورش کشمیری مرحوم کا قول ہے کہ آزاد نظم اور مرزا قادیانی کی نبوت دونوں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

قارئین کرام! آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں یا قادیانیت پر لکھی گئی دیگر کتابوں کا یا براہ راست مرزائی لٹریچر ملاحظہ فرمائیں آپ کو ہزار کوشش کے باوجود کچھ پلے نہ پڑے گا کہ مرزائیت کیا ہے؟

آ گئی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

۲..... مرزا قادیانی کی نفسیات کا مطالعہ کرنے کے لئے اس کی شخصیت اس کے افکار واعمال کا تجزیہ کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے تضادات کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ یہ رسالہ اس سلسلہ میں اہل نظر کی خدمت میں بہترین مواد پیش کرتا ہے۔

۳..... تضادات کی ایک افادیت یہ بھی ہے کہ قادیانی آپ سے جس موضوع پر بھی بحث کریں وہ جو مؤقف بھی اختیار کریں۔ آپ اس کے برعکس حوالہ قادیانی لٹریچر سے پیش کر کے اسے چند منٹوں میں ہی لاجواب کر سکتے ہیں۔ قادیانیوں کو اپنے شکنجہ میں کسنے کے لئے اس سے بہتر کوئی حربہ نہیں ہے۔

۴..... مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں اور مریدوں کے تضادات پر غور وفکر کے ذریعہ قادیانی اسلام تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس راستہ سے زیادہ واضح آسان اور عام فہم راستہ شاید کوئی اور نہ ہوگا۔

''کیا قادیانی حضرات دنیا کی ہوس مرزا سے اندھی عقیدت، معاشی ومعاشرتی کشش کے خول سے باہر آ سکیں گے۔''

وما ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وما علینا الا البلاغ المبین!

✡ ✡ ✡

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں
کے مغالطے اور اس کا جواب

قادیانیوں کے مغالطے

حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

مرزا قادیانی اور اس کے پیروں کاروں کے مغالطے اور اس کا جواب

قادیانیوں کے مغالطے

تحقیق و ترتیب
مولانا مشتاق احمد چنیوٹیؒ

انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ پاکستان
فون نمبر: 0300-4241359, 0333-4037803

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۵۹۸
قادیانیوں کا پہلا مغالطہ اور اس کا جواب	۵۹۸
قادیانیوں کا دوسرا مغالطہ اور اس کا جواب	۶۰۰
قادیانیوں کا تیسرا مغالطہ اور اس کا جواب	۶۰۱
قادیانیوں کا چوتھا مغالطہ اور اس کا جواب	۶۰۳
خلاصہ کلام	۶۰۸
قادیانیوں کا پانچواں مغالطہ اور اس کا جواب	۶۰۸
قادیانیوں کا چھٹا مغالطہ اور اس کا جواب	۶۱۰
قادیانیوں کا ساتواں مغالطہ اور اس کا جواب	۶۱۱
قادیانیوں کا آٹھواں مغالطہ	۶۱۲
قادیانیوں کا نواں مغالطہ اور اس کا جواب	۶۱۳
قادیانیوں کا دسواں مغالطہ اور اس کا جواب	۶۱۴
قادیانیوں کا گیارہواں مغالطہ اور اس کا جواب	۶۱۵

✡ ✡ ✡

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد!

حال ہی میں قادیانیوں نے قادیانیت کی تبلیغ از سرنو کرنا شروع کی ہے اور اس مقصد کے لئے ایک نجی ٹی وی چینل پر بے حد مغالط آمیز گفتگو بھی کی گئی ہے۔ اس گفتگو کے جواب میں اسی چینل سے اگرچہ علماء کرام کی گفتگو بھی نشر کی گئی ہے تاہم اس کا فائدہ محدود ہے لیکن قادیانی مغالطے دینے میں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ احمدیہ ٹی وی، قادیانی اخبارات ورسائل اور ویب سائیٹس کے ذریعہ ان مغالطوں کو بہت زیادہ پھیلایا جاتا ہے۔ اس صورتحال کی سنگینی محسوس کرتے ہوئے بعض محترم احباب نے احقر کو ان مغالطوں کو جواب لکھنے کا حکم دیا۔ ان احباب کے حکم کی تعمیل میں یہ سطور پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے قادیانیوں اور ان کے دام میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنادے۔ آمین!

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم کا احقر ممنون ہے کہ انہوں نے اس کتابچہ کی اشاعت کا انتظام فرمایا۔ ''فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء''

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

مؤرخہ ۲۴ / جون ۲۰۱۰ء

قادیانیوں کا پہلا مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانیوں کا پہلا مغالطہ یہ ہے کہ وہ ناواقف مسلمانوں کے سامنے مرزا قادیانی کو ایک مجدد اور مصلح کے روپ میں پیش کرتے ہیں اور اس کے دعوی نبوت کو چھپاتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ مرزا قادیانی نبی تھے؟ تو جواب ملتا ہے مسیح موعود تھے۔ اگر پوچھا جائے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود تھے؟ تو جواب ملتا ہے کہ وہ مہدی تھے اور اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کو صرف مجدد اور مصلح مانے تو اسے محسوس یا غیر محسوس انداز میں مرزا قادیانی کے دعوی مسیحیت، مہدویت ونبوت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ یہ صورتحال شتر مرغ کے مشابہ ہے جسے کہا گیا کہ اگر تو پرندہ ہے تو اڑتا کیوں نہیں؟ اس نے کہا کہ میں جانور ہوں۔ کہنے والے نے کہا کہ اگر تو جانور ہے تو بوجھ اٹھایا کر اس نے جواب دیا کہ میں پرندہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد

قادیانی نے بے شمار دعوے کئے محدث ومجدد ہونے کا ابتدائی دعویٰ کیا۔ پھر امام مہدی اور مسیح موعود ہونے دعوی کیا اور آخر کار ۱۹۰۱ء میں واضح الفاظ میں لکھ دیا: ''حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

غلام احمد قادیانی کا برادر نسبتی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل اعتراف کرتا ہے: ''حضور (یعنی مرزا قادیانی) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری زندہ ہیں پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پھر کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے کبھی فرماتے ہیں کہ مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں کبھی فرماتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ سے کیا نسبت وہ عظیم الشان نبی ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں۔ کہیں فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں۔ صرف مجدد اور محدث ہوں۔ ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اس طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھتے رہے۔ پھر حرام بھی فرمادیں۔ ان سے رشتے ناطے بھی کئے۔ پھر منع بھی کر دیا۔ متوفیک کا معنی بھی کئے کہ پوری نعمت دوں گا۔ پھر کہا کہ ہزار روپیہ انعام اگر سوائے موت کے کوئی معنی ثابت ہوں۔ فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف اور کی ہے دوسری میں اس کی کچھ مخالفت کی ہے۔

کبھی کہا کہ میں تو مسیح کا صرف مثیل ہوں وہ خود بھی آئے گا۔ پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا۔ غرض حضور کی تصانیف میں دس حوالے اگر آپ ایک طرح کے دکھا سکتے ہیں تو ہم دوسری طرح کے۔ (ماہنامہ الفرقان (ربوہ) چناب نگر، مسیح موعود نمبر، مئی، جون ۱۹۶۵ء)

ڈاکٹر اسماعیل قادیانی کے اس طویل اقتباس سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

۱..... علماء مرزا کے مختلف دعوے جو بیان کرتے ہیں وہ سو فیصد مبنی بر حقیقت ہیں۔

۲..... مرزا قادیانی اپنے متضاد دعووں میں لوگوں کو بے وقوف بنایا۔ دعوی نبوت کیا تو

اس میں کوئی ایک مؤقف اختیار نہ کیا۔ ظلی نبی، بروزی نبی، حقیقی نبی، مجازی نبی، تشریعی نبی، صاحب شریعت نبی ہونے کے دعوے مختلف تحریروں میں موجود ہیں جس میں سے پہلے چار دعوے ایسے ہیں کہ قرآن وحدیث اور اسلامی لٹریچر میں ان اصطلاحات کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ ان متضاد دعووں کی وجہ سے لاہوری گروپ کو اپنے پاؤں جمانے کا موقعہ ملا۔ مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کے انکار نبوت پر اور مرزا بشیر الدین محمود نے اثبات نبوت پر اپنی تصانیف میں بیسیوں حوالے مرزا قادیانی کی تحریروں کے دیئے ہیں۔ یہ نبوت نہیں گورکھ دھندا ہے۔ ایک معمّہ ہے۔ جملہ معترضہ کے طور پر عرض ہے کہ مرزا قادیانی کے تضادات ملاحظہ کرنے کے بعد تضاد بیانی کے متعلق اس کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں:

۱..... ''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' (ست بچن ص ۳۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

۲..... ''نبی اور فلسفی میں یہ فرق ہے کہ فلسفی کے کلام میں تضاد ہوتا ہے اور نبی کے کلام میں تضاد نہیں ہوگا۔'' (لجۃ النور ص ۴۸، خزائن ج ۱۶ ص ۳۸۹، ۳۹۰)

واضح رہے کہ یہ دونوں فتوے مرزا قادیانی کے اپنے تحریر کردہ ہیں۔ قادیانی حضرات اگر ایک طرف مرزا قادیانی کے تضادات کو دیکھیں اور دوسری طرف فتووں کو کھلے دماغ سے پڑھیں تو وہ یقیناً راہ ہدایت پا سکتے ہیں۔ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی پاگل ہیں یا منافق۔

قادیانیوں کا دوسرا مغالطہ اور اس کا جواب

دوسرا قادیانی مغالطہ یہ ہے کہ وہ بکثرت مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں چھاپتے اور پڑھ کر سناتے ہیں جن میں اس نے حضور ﷺ اور مرزا قادیانی میں (خاکم بدہن) وہ کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... ''پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

۲..... ''خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم

الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

۳..... ''من فرق بینی وبین المصطفیٰ فماعرفنی ومارأی'' ترجمہ: جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں فرق کیا۔ اس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہیں دیکھا۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ۱۶ ص ۲۵۹)

۴..... ''ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

۵..... ''تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے ''آخرین منھم لما یلحقوا بھم'' میں فرمایا تھا۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۰۵، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

۶..... ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ خود کہتا ہے: ''صار وجودی وجودہ نیز من فرّق بینی وبین المصطفیٰ فماعرفنی ومارأی'' اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النّبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت: ''آخرین منھم'' سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

ان حوالہ جات سے قادیانی غبارہ سے ہوا نکل جاتی ہے کہ ہم حضرت نبی کریم ﷺ کی بہت مدوح کرتے ہیں اور مرزا قادیانی نے بھی اپنی تصانیف میں آنحضرت ﷺ کی مدح کی ہے۔

قادیانیوں کا تیسرا مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانیوں کا تیسرا مغالطہ یہ ہے کہ ہماری جماعت میں ہر طبقہ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں۔ علماء جو مرزا قادیانی اور قادیانیت کی کمزوریاں بیان کرتے ہیں۔ اگر واقعی ہوتیں تو یہ لوگ قادیانیت چھوڑ دیتے۔ اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا اور چیز

ہے، راہ ہدایت پانا اور چیز ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ تعلیم یافتہ لوگ راہ ہدایت پا جائیں۔ وہ گمراہ بھی ہوتے ہیں۔ ماضی قریب میں انڈیا کا ایک سابقہ صدر مسٹر ڈیسائی اپنا پیشاب پیا کرتا تھا۔ کیا وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھا؟

ہندوؤں کا ایک فرقہ انسانی شرمگاہ کو معبود سمجھتا ہے۔ ہندو اور دیگر مذاہب باطلہ کے لوگ اپنے ہاتھ سے بت تراشتے ہیں اور پھر انہیں خدا سمجھ کر پوجتے ہیں۔ ہندو گائے کو پوجتے ہیں۔ کیا یہ سب فاتر العقل ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گمراہ ہوتا ہے تو اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اس کی اعلیٰ انگریزی تعلیم اس کے کام نہیں آتی۔ جب دلوں پر کفر وضلالت کے پردے پڑ جائیں تو اسے ہدایت گمراہی، روشنی اندھیرا، عقل بے عقلی کی صورت معلوم ہونے لگتی ہے اور اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔

ساون کے اندھے کو ہر سو یرا نظر آتا ہے مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

قرآن مجید سے سابقہ قوموں اور قریش مکہ کے حالات پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سب کافر خود کفر وضلالت و جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں مبتلاء تھے لیکن اپنی غلطیوں کا احساس کرنے کے بجائے الٹا انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں پر سحر، جنون کم عقلی وغیرہ کا الزام لگاتے تھے۔ اس لئے اگر اعلیٰ تعلیم یافتہ قادیانیوں کے دل ودماغ پر پردے ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

ثانیاً: ضروری نہیں کہ سب قادیانی قادیانیت کی حقیقت سے خبر ہوں۔ بیسیوں ایسے قادیانی ہیں جو اپنی معاشی ومعاشرتی زنجیروں کو توڑنے سے قاصر ہیں۔ وہ آخرت بنانے کے لئے دنیا خراب کرنے، رشتہ داریاں اور مالی مفادات چھوڑنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ وہ انجمن احمدیہ کے شکنجہ میں بری طرح کسے ہوئے ہیں کہ چوں چرا نہیں کر سکتے۔

ثالثاً: جو قادیانی حوصلہ منداور دیدہ بینا اور دل بیدار کے مالک تھے وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہ صرف تائب ہوئے بلکہ متعدد حضرات نے اپنی زندگیاں تردید قادیانیت کے لئے وقف کر دی تھی۔ قادیانیت چھوڑنے والوں کی فہرست طویل ہے۔ چند اہم نام ملاحظہ فرمائیں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، میر عباس علی، مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی، عبدالکریم مباہلہ، حسن محمود عودہ، شیخ راحیل مرحوم (جرمنی)، علی مظفر (جرمنی) وغیرہ۔

قادیانیوں کا چوتھا مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانی چوتھا مغالطہ یہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں۔ احمدیت دین اسلام سے متصادم نہیں ہے۔ یورپ وافریقہ میں یہ مغالطہ بہت زیادہ پھیلایا گیا ہے۔ اس کے جواب میں درج ذیل نکات پر غور فرمائیں:

۱..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کے جسم میں حلول نہیں کرتا لیکن مرزا نے اپنے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ: ''خدا نے مجھ میں حلول کیا۔'' (کتاب البریہ ص۷۶، خزائن ج۱۳ ص۱۰۲)

۲..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ کو کسی مادی چیز سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی لیکن مرزا قادیانی نے اللہ جل شانہ کو نعوذ باللہ!

''تیندوے سے تشبیہ دی۔'' (توضیح المرام ص۷۵، خزائن ج۳ ص۹۰)

''چوروں سے تشبیہ دی۔'' (تجلیات الٰہیہ ص۲، خزائن ج۲۰ ص۳۹۶)

''اپنے آپ کے ساتھ تشبیہ دی۔'' (اربعین نمبر۳ ص۲۵، خزائن ج۱۷ ص۴۱۴)

پاک ہے اللہ تشبیہ سے اس کے برعکس مرزا قادیانی نے کہا کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے: ''انت منی بمنزلة اولادی'' (تذکرہ ص۳۲۵ طبع چہارم)

(تو میرے لئے میری اولاد کے درجہ میں ہے)

''یاشمس یا قمر انت منی وانا منک'' (تذکرہ ص۵۴۱ طبع چہارم)

(اے سورج اے چاند تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں)

''انت منزی بمنزلة ولدی'' (تذکرہ ص۵۴۸ طبع چہارم)

(تو میرے لئے میرے بیٹے کے درجہ میں ہے)

''انت من ماء ناوھم من فشل'' (تذکرہ ص۱۶۴ طبع چہارم)

(تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے)

۳..... مسلمانوں کا عقیدہ کہ کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا۔ نہ حقیقت میں نہ ہی کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔'' (کتاب البریہ ص۷۸، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳)

☆..... اپنے بیٹے کے متعلق کہا کہ: ''وہ پیدا ہوگا گویا خدا آسمان سے اترے گا۔''

(ازالہ اوہام ص۱۵۶، خزائن ج۳ ص۱۸۰)

☆..... مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی صادر نہیں ہوسکتی۔لیکن مرزا کے نزدیک ایسا ممکن ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۰)

☆..... مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، جاگنے، سونے کی کیفیات سے پاک ہے۔لیکن مرزا کے نزدیک ''اللہ تعالیٰ پر کیفیات طاری ہوتی ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۷)

☆..... مسلمانوں کے نزدیک یہ صرف اللہ جل شانہ کی شان ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ کرتے ہیں وہ فوراً واقع ہوجاتا ہے۔لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''یہ میری شان ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

۴..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کسی بھی نبی کی توہین کرنا کفر ہے۔مرزا قادیانی نے انبیاء کرام کا نام لے لے کر توہین کی۔ چنانچہ لکھا: (طوالت کی وجہ سے عبارتیں چھوڑ دی گئی ہیں)

آدم علیہ السلام کی توہین۔ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ت حاشیہ، خزائن ج ۱۶ ص ۳۱۲)

یوسف علیہ السلام سے افضل۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۶، خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۰، ۳۱، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین۔ (نور القرآن نمبر ۱ ص ۱۹ حاشیہ، خزائن ج ۹ ص ۳۵۳)

حضرت نوح کی توہین۔ (حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

حضرت عیسیٰ کی توہین۔ (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

تمام انبیاء کرام پر بہتان۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۲)

نوٹ: مرزا نے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵، ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹، ۲۹۰، اور کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، نسیم دعوت ص ۶۷، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱، ۴۳۴، ۴۳۵ اور دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) پر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

۵..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام معصوم ہیں، مرزا قادیانی نہ صرف یہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو معصوم نہیں مانتا بلکہ اس پر نازیبا کاموں کے جو الزام لگائے گئے، وہ سب گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف منسوب کردیئے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(اعجاز احمدی ص ۵، ۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۲، تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸، ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵، ۵۷۵)

۶..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ بغیر باپ کے محض اللہ کی قدرت سے پیدا ہوئے۔ آپ نے اللہ کے حکم سے بیماروں کو زندہ کرنا، مٹی کے پرندے بنا کر ہوا میں اڑانا، بیمار کو صحت یاب کرنا، مردہ کو زندہ کرنا وغیرہ معجزات دکھائے۔ یہود نے آپ کو سولی دینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کے شر سے آپ کو بچا کر ملائکہ کے ذریعہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ قرب قیامت میں آپ زمین پر نازل ہوں گے۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا خاتمہ کریں گے۔ ان عقائد کے برعکس مرزا قادیانی نے لکھا: ''حضرت عیسیٰ کے باپ کا نام یوسف تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴، ۲۵۵)

''حضرت عیسیٰ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔''

(کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

''پرندوں کا پرواز کرنا قرآن سے ثابت نہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۶، ۲۵۷)

''عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور سری نگر مقبوضہ کشمیر میں ان کی قبر ہے۔''

(حقیقت المہدی ص ج، خزائن ج ۱۴ ص ۴۳۳)

۷..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم پاک دامن تھیں، بہت نیک عورت تھیں۔ قرآن مجید نے صدیقہ کہہ کر ان کی پاک دامنی بیان کی ہے۔ وہ محض قدرت الٰہیہ سے حاملہ ہوئی تھیں۔ کسی مرد نے انہیں ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''حضرت مریم نے (معاذ اللہ) بوجہ حمل نکاح کیا۔'' (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، ۱۸)

''ان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔'' (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، ۱۸)

۸..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر مرتبہ میں کوئی نہیں پہنچ سکتا جب کہ مرزا قادیانی نے لکھا: ''خدا نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

’’میں بعینہٖ محمد رسول اللہ ہوں۔ ان میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۸، ۲۵۹)

۹..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سب مخلوقات سے شان میں اعلیٰ ہیں۔ کوئی انسان کوئی نبی آپ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ چہ جائے کہ وہ افضل ہو۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ میرے زمانہ میں دین کی فتح حضور علیہ السلام کی فتح سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳، خزائن ج ۱۶ ص ۲۸۸)

☆..... ’’میرے زمانہ میں حضور علیہ السلام کی روحانیت مکمل طور پر ظاہر ہوئی۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۱، ۲۷۲)

’’حضور علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام پہلی رات کا چاند اور میرے زمانہ میں چودھویں رات کا چاند ہے۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۵، ۲۷۶)

☆..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام رحمۃ للعالمین ہیں جب کہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’یہ وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ وما ارسلناک الّا رحمۃ اللعالمین‘‘

(تذکرہ ص ۵۴۷ طبع چہارم)

☆..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سورۂ صف میں احمد نام کے ایک عظیم الشان رسول آنے کی جو بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اس کا مصداق حضور علیہ السلام ہیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس بشارت کا میں مصداق ہوں۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۱، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۱)

۱۰..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو تشریف لانا ہے تو وہ نبی ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ امت محمدیہ کا ایک فرد اور قائد بن کر دین اسلام کو زندہ کریں گے۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت و رسالت کا کیا۔ ملاحظہ فرمائیں: (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵، اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳، توضیح المرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰، حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

☆..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ شخصیات ہیں لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔

☆..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ زمین کا کوئی حصہ عظمت اور شان میں حرمین شریفین کے برابر نہیں ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی کہتا ہے: ''زمین قادیان اب محترم ہے۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔'' (درثمین ص ۵۲، اردو کامل مطبوعہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور)

☆..... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرمین شریفین کی زیارت ضروری ہے۔ منیٰ مزدلفہ اور عرفات میں جانا ضروری ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''قادیان آنے کا ثواب نفلی حج سے زیادہ ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲، خزائن ج ۵ ص ۳۵۲)

☆..... مسلمان کہتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ بیت المقدس (یروشلم) میں واقع ہے اور سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اسی مسجد کا ذکر ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔'' (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ث، خزائن ج ۱۶ ص ۲۱)

☆..... مسلمان کہتے ہیں کہ حرمین شریفین فیوض و برکات کا سرچشمہ ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے: ''خدا تعالیٰ کے جو فیوض اور برکات یہاں نازل ہوئے اور کسی جگہ نہیں۔''

(انوار خلافت ص ۱۱۷، انوار العلوم ج ۳ ص ۱۳۶)

نیز کہا کہ: ''مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے۔'' (العیاذ باللہ)

(حقیقت الرؤیا ص ۴۶، انوار العلوم ج ۴ ص ۱۳۶)

☆..... مسلمان کہتے ہیں کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے نواسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور صحابہ رسول ہیں۔ کوئی غیر صحابی ان کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

''سو حسین ہر وقت میرے گریبان میں ہیں۔''

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

☆..... مسلمان کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرنے والا لعنتی ہے۔ مرزا قادیانی نے جی بھر کر صحابہ کی توہین کی ہے۔ مثلاً:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی توہین۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۲۳۴، ۲۳۵، خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۰)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی توہین۔ (ازالہ اوہام ص ۵۹۶، خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)

☆..... مسلمان کہتے ہیں حضور علیہ السلام کے علاوہ کسی اور شخص پر ایمان لانے سے صحابیت کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا لیکن مرزا قادیانی خود پر ایمان لانے والوں کو صحابی کہتا ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۸، ۲۵۹)

''میں خدا کی طرف سے حکم ہوں اور حکم شخص احادیث کو قبول یا رد کرسکتا ہے۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۵۱، ۴۰۱)

☆..... مسلمان کہتے ہیں وحی اور نبوت کا سلسلہ بند ہونا دین اسلام کا کمال اور خوبصورتی ہے۔ اس عقیدہ پر مرزا قادیانی سیخ پا ہوتے ہوئے لکھتا ہے:

''ایسا دین لعنتی اور قابل نفرت ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶)

''ایسا دین مردہ ہے۔'' (ملفوظات ج دہم ص ۱۲۷)

''یہ شیطانی مذہب ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۷، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۴)

☆..... مسلمان کہتے ہیں کہ نجات کا دارومدار حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانے اور پیروی کرنے میں ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''نجات مجھ پر ایمان لانے اور میری پیروی کرنے میں ہے دیکھیں۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۲ و اربعین نمبر ۴ ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۱، ۴۳۵)

خلاصہ کلام

مرزا بشیر الدین محمود نے کہا: ''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (یعنی مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔'' (روزنامہ الفضل قادیان مؤرخہ ۳۰ ر جولائی ۱۹۳۱ء)

کیا ان حقائق کے ہوتے ہوئے قادیانیوں کا یہ کہنا درست ہوسکتا ہے کہ ہم مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں؟ خود فیصلہ کرلیں۔

قادیانیوں کا پانچواں مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانی یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم قرار دیا جب کہ اس پارلیمنٹ کے بہت سے ارکان بدعنوانی اور اخلاقی جرائم میں ملوث تھے

نیز وہ عالم دین اور مفتی بھی نہ تھے، دنیا دار تھے۔ کیا ایسے لوگوں کی رائے معتبر ہوسکتی ہے۔ اس مغالطہ کی حقیقت یہ ہے کہ:

(الف) یہ کس نے کہا ہے کہ پاکستانی قوم نے ارکان پارلیمنٹ سے فتویٰ طلب کیا تھا؟ ایسا کہنا بدترین دجل ہے۔ امت مسلمہ کا فتویٰ اور مطالبہ تھا۔ پارلیمنٹ نے جائزہ لے کر توثیق کی۔

(ب) سب ارکان پارلیمنٹ اگرچہ عالم نہ تھے لیکن ان کی رہنمائی کے لئے پارلیمنٹ میں ہی نامور علماء اور دانشور موجود تھے۔ مثلاً مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا علی رضوی، مولانا ظفر احمد انصاریؒ، پروفیسر غفور احمد، مولانا صدر الشہید، مولانا نعمت اللہ، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری۔ ان حضرات کے علاوہ اٹارنی جنرل آف پاکستان یحییٰ بختیار مرحوم قادیانی رہنماؤں مرزا ناصر احمد اور مولوی صدرالدین پر تقریباً چودہ دن جرح کرتے رہے۔ انہیں بحث مباحثہ کی کھلی آزادی دی گئی۔ جب وہ اپنا مسلمان ہونا ثابت نہ کرسکے تو ارکان پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کردی۔ خلاصہ یہ کہ ارکان پارلیمنٹ نے کوئی فتویٰ نہیں دیا بلکہ قادیانی رہنماؤں کا اٹارنی جنرل آف پاکستان کے ساتھ مباحثہ دیکھا، جب قادیانی کفران پر آشکارا ہوا تو انہوں نے علماء کے فتویٰ کو قانونی صورت دے کر مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کرلیا۔

مرزا طاہر نے ارکان پارلیمنٹ کی کردار کشی کرتے ہوئے نہایت مبالغہ اور مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا کہ اس کردار کے لوگوں نے ہمیں غیر مسلم قرار دیا تھا۔ حالانکہ:

۱..... قادیانیوں صرف پاکستانی پارلیمنٹ نے ہی غیر مسلم قرار نہیں دیا کہ ان کے کردار پر الزامات عائد کرکے دنیا کو دھوکہ دیا جائے۔ انہیں بین الاقوامی حکومتوں، عدالتوں اور فورموں نے غیر مسلم قرار دیا۔ مثلاً:

ماریشس سپریم عدالت	۱۹ر نومبر ۱۹۷۲ء	مفتی اعظم شام	۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۷ء
رابطہ عالم اسلامی	اپریل ۱۹۷۴ء	حکومت گیمبیا	۱۹ر دسمبر ۱۹۹۷ء
جنوبی افریقہ	۱۹۸۲ء	ملائیشیا	نومبر ۱۹۸۲ء

قادیانیوں کو پاکستانی عدالتوں نے بھی غیر مسلم قرار دیا۔

محمد اکبر خان جج بہاول پور	۱۹۳۵ء	سینئر سول جج راولپنڈی	۲۵/مارچ ۱۹۵۴ء
ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی	۳/جون ۱۹۵۵ء	سول جج جیمس آباد سندھ	۱۳/جولائی ۱۹۷۰ء
ملک احمد خان کمشنر بہاول پور	۱۹۷۲ء	سول جج رحیم یار خان	۱۹۷۲ء
آزاد کشمیر اسمبلی	۲۸/اپریل ۱۹۷۳ء	سرحد اسمبلی	۱۹/جون ۱۹۷۴ء
قومی اسمبلی پاکستان	۷/ستمبر ۱۹۷۴ء	فیصلہ لاہور ہائی کورٹ	۱۲/نومبر ۱۹۷۶ء
سول جج ڈسکہ	۱۱/اکتوبر ۱۹۸۷ء	کوئی ہائی کورٹ	۱۹۸۷ء
وفاقی شرعی عدالت	اگست ۱۹۸۴ء	لاہور ہائی کورٹ	ستمبر ۱۹۹۱ء
سپریم کورٹ آف پاکستان	۱۹۹۳ء		

ان جج صاحبان میں شاید ہی کوئی مولوی ہو۔

قادیانیوں کا چھٹا مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانی دنیا بھر میں یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں۔ ہمیں پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے، کتابیں چھاپنے اور عوامی جلسے کرنے سے روکا جاتا ہے جو کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ یہ قادیانی پروپیگنڈہ اتنے تواتر سے کیا جارہا ہے کہ اس کے زیر اثر امریکہ و یورپ کی طرف سے حکومت پاکستان کڑی تنقید کا نشانہ بنی رہتی ہے۔

اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہم مظلوم ہیں۔ ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کا مصداق ہے۔ اگر ایک شخص ایک نام کو اپنے لئے خاص کر لیتا ہے، ایک کمپنی بنا کر اسے رجسٹرڈ کرا لیتا ہے تو دنیا کا کوئی قانون اجازت نہیں دیتا کہ کوئی دوسرا شخص اسی نام سے کمپنی بنا کر کاروبار کرے۔ اگر کرے گا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی ہوگی۔ امریکہ و یورپ کی خاصی روشن خیالی کے باوجود وہ اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتے کہ کوئی شخص خود کو امریکی صدر برطانیہ یا فرانس کا وزیر اعظم ظاہر کرے۔ ایسا کرنے والوں کے نزدیک گردن زنی کی جاتی ہے۔

بالکل یہی صورتحال مسلمانوں کو درپیش ہے کہ دین اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔ مسلمان کسی شخص یا گروہ کو کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ غیر مسلم ہونے کے باوجود اسلامی اصطلاحات اللہ تعالیٰ، رسول، بیت اللہ، مسجد اقصیٰ، قرآن مجید، وحی، الہام، صحابہ وغیرہ کا استعمال کریں اور مسلمانوں کی

طرح طرز عبادت قائم کریں۔ اگر کوئی غیر مسلم گروہ ان اصطلاحات کو استعمال کرتا ہے تو حق تلفی مسلمانوں کی ہوتی ہے نہ کہ اس گروہ کی۔

بعینہٖ یہ معاملہ مسلم قادیانی کشمکش کا ہے کہ وہ تمام اسلامی اصطلاحات بے دھڑک استعمال کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ اور اس کے ماننے والوں کو صحابی اور نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ یوں وہ مسلم اصطلاحات استعمال کر کے مسلمان امت کی دل آزاری اور ان کی حق تلفی کرتے ہیں اور جب انہیں ایسا کرنے سے روکا جائے تو اپنی حق تلفی اور مظلومیت کا رونا روتے ہیں۔

کیا کسی یہودی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عیسائی اصطلاحات استعمال کرے کیا کوئی عیسائی، یہودی اصطلاحات استعمال کر سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اس بارے میں امریکہ و یورپ کی رواداری اور روشن خیالی کیا کہتی ہے؟ اگر یہودیت و عیسائیت کو اپنی اصطلاحات کے غلط استعمال سے روکنے کا حق حاصل ہے تو مسلم امہ کو کیوں نہیں؟

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

مسلمان تو مظلوم ہیں کہ قادیانی ان کی مخصوص اصطلاحات کو سینہ زوری سے استعمال کرتے ہیں کسی طور پر باز نہیں آتے اور الٹا بدنام بھی انہیں کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں اور اقلیتیں بھی آباد ہیں، یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ وغیرہ سب رہتے ہیں۔ انہیں اپنے غیر مسلم ہونے پر فخر ہے۔ ان اقلیتوں نے کبھی بھی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کیں۔ اپنے کسی مذہبی رہنما کو محمد رسول اللہ کا نام نہیں دیا۔ نتیجہ ان اقلیتوں کے ساتھ کوئی کشمش اس نوعیت کی نہیں ہے جو کہ قادیانیوں کے ساتھ ہے۔ اگر قادیانی اپنے طریقۂ واردات بدل لیں۔ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کہنا اور لکھنا اس کی نبوت کو اسلام کہہ کر اس کی طرف لوگوں کو بلانا چھوڑ دیں تو سو فی صد یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی مسلمان ان کی طرف انگلی بھی نہ اٹھائے گا۔

قادیانیوں کا ساتواں مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانیوں کا ایک مغالطہ یہ بھی ہے کہ مولوی ہماری کتابوں کے حوالے سیاق و سباق کے بغیر دیتے ہیں اور ہماری طرف وہ عقائد منسوب کرتے ہیں جو کہ درحقیقت ہمارے نہیں ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانیوں نے ''روحانی خزائن'' اور ''انوار العلوم'' کے نام کتابوں کے مجموعے چند سالوں سے شائع کرنے شروع کئے ہیں۔ اس سے پہلے وہ مرزا قادیانی اور مرزا محمود کی کتابیں الگ الگ شائع کرتے تھے۔ ہر کتاب الگ چھپتی تھی تو اس کے ہر ایڈیشن میں صفحات بدل جاتے تھے۔ اب جس عالم کے پاس جو کتاب ہوتی تھی وہ اس کا صفحہ بتاتا تھا۔

قادیانی کسی دوسرے ایڈیشن کا حوالہ مسلمانوں کو دکھاتے تھے کہ تمہارے فلاں عالم نے مثلاً (حقیقت الوحی ص۵۰) کا حوالہ دیا ہے اور اس کتاب میں یہ حوالہ نہیں ہے۔ عام مسلمانوں کو مرزائی کتب پر عبور کہاں کہ وہ ان کی دھوکہ دہی بھانپ سکیں۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ وہ قادیانی جال میں پھنس کر قادیانی بن جاتے تھے۔ قادیانیوں نے جب سے روحانی خزائن کے نام سے قادیانی کی کتابیں ۲۳ جلدوں میں شائع کی ہیں۔ علماء کا کام بے حد آسان ہوگیا ہے۔ روحانی خزائن دستیاب ہے۔ ہمارے فاضل دوست محمد متین خالد نے ''ثبوت حاضر ہیں'' کے نام سے قادیانی عقائد کی عکسی شہادتیں شائع کردی ہیں۔ اگر مذکورہ قادیانی عقائد ان کی طرف غلط منسوب کئے گئے ہیں تو وہ جرأت کریں اور جوابی کتاب لکھیں ''ثبوت حاضر نہیں ہیں'' اس میں متین خالد صاحب کی کتاب یا پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کی شہرہ آفاق کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' کو بنیاد بنا کر جواب لکھ دیں کہ برنی صاحب نے فلاں کتاب کا حوالہ دیا ہے اور یہ اس کتاب کا عکس ہے اس میں یہ حوالہ موجود نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ قادیانیوں کو اپنے جھوٹے ہونے کا سو فی صد یقین ہے اور وہ صرف ظاہر داری نبھا رہے ہیں اور دکانداری چمکا رہے ہیں۔ میں انہیں نصیحت کرتا ہوں۔

''فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ''

قادیانیوں کا آٹھواں مغالطہ

قادیانی جب مسلمانوں کو دلائل کے ساتھ مرزا قادیانی کی نبوت پر قائل نہیں کرسکتے تو آخری حیلہ یہ کرتے ہیں کہ استخارہ کرلو کہ مرزا قادیانی نبی ہیں یا نہیں۔ ہمارے دین سے ناواقف مسلمان بھائی واقعۃً استخارہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ چونکہ خوابوں پر شیطانی

اثرات ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ اس لئے اگر خواب میں شیطانی آمیزش ہوگئی تو فوراً مرزائی بن جاتے ہیں۔ ان بے چاروں کو علم نہیں ہوتا کہ طے شدہ دینی امور اور عقائد میں استخارہ کرنا جائز نہیں ہے۔ کیا کبھی کسی نے استخارہ کیا کہ:

۱..... اللہ تعالیٰ اکیلا ہی موجود ہے یا دو؟ ۲..... بزرگ ملائکہ چار ہیں یا پانچ؟

۳..... عذاب قبر برحق ہے یا نہیں؟ ۴..... قیامت قائم ہوگی یا نہیں؟ وغیرہ

۵..... میں آدم کی اولاد ہوں کہ نہیں میں اپنے باپ کی اولاد ہوں کہ نہیں؟

جس طرح ان امور کے متعلق استخارہ جائز نہیں بلکہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے جو کچھ ثابت ہے، ان سب امور پر ایمان لانا فرض ہے۔ اسی طرح قادیانیوں کے کہنے پر یہ استخارہ کرنا کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں یا نہیں۔ مرزا قادیانی نبی ہے یا نہیں؟ گمراہی اور حماقت ہے۔

ثانیاً: استخارہ ہمیشہ ان کاموں کے متعلق ہوتا ہے جن کے دو پہلو ہوں۔ استخارہ کے ذریعہ یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کون سا پہلو بہتر ہے؟ اور جو بھی غیبی اشارہ ہو اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کے نبی ہونے یا نہ ہونے کا استخارہ تو تب ہوسکتا ہے جب حضور علیہ السلام کا آخری نبی ہونا معاذ اللہ! مشکوک ہو۔ ایک مسلمان آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت اور آپ کے آخری نبی ہونے کا سو فیصد اعتقاد رکھتا ہے تو مرزا کے متعلق استخارہ کیسا؟

قادیانیوں کا نواں مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانی علماء کرام کے متعلق پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ان میں شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی، مقلد، غیر مقلد وغیرہ اختلافات موجود ہیں اور ہر ایک مسلک کے مفتی دوسرے مسلک والوں کو گمراہ اور کافر کہتا ہے۔ ہمیں بھی یہ لوگ کافر کہتے ہیں جو کہ اسی قبیلہ سے ہے اس پروپیگنڈہ کا جواب یہ ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ بعض متعصب افراد ہر طبقہ کے اس کام میں مصروف رہتے ہیں لیکن ہر مسلک کا معتدل مزاج طبقہ ان پر حاوی ہے اور مختلف قومی مسائل پر تمام مسالک کے علماء ہمیشہ متحد رہے ہیں۔ مثلاً:

۱..... قرارداد مقاصد ۲..... علماء کے تیس نکات

۳..... اسلامی نظریاتی کونسل کے ذریعہ اسلامی قوانین کی تدوین وغیرہ

۴..... قادیانیوں کا کفر۔

ان سب امور میں تمام مسالک کے علماء تعصّبات وتحفظات بالائے طاق رکھتے ہوئے شریک رہے ہیں۔ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ اور متحدہ علماء کونسل بھی اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ تحریکات ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ اور عقیدہ ختم نبوت پر مکمل اتفاق بھی امور مشترکہ میں سے ہیں۔

ہمارے علماء اور ماہرین قانون ملکی عدالتوں میں تفصیلی بحث کر کے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قادیانیوں کو کافر کہنا، فرقہ وارانہ اختلافات کا نتیجہ نہیں بلکہ قادیانیوں کے کفر کی ٹھوس وجوہات ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ علماء کرام کا اتحاد قادیانیوں کو کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔ مرزا قادیانی بھی یہ اتحاد برداشت نہ کر سکا اور تمام علماء ومشائخ کو گالیاں دے کر دل کے پھپھولے چھوڑتا رہا۔ اس کے پوتے مرزا طاہر نے بھی اس مشن کو خاصا آگے بڑھایا۔ چنانچہ قادیانی علماء کرام کے خلاف زبانی اور عملی طور پر محاذ آرائی کرتے رہتے ہیں۔

قادیانیوں کا دسواں مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانیوں کا دسواں مغالطہ قولاً نہیں بلکہ عملاً ہے۔ وہ یہ کہ اپنی میٹھی زبان سے مسلمانوں کو بڑا متاثر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بے شمار دیہاتی اور کچھ شہری مسلمان ان کے اخلاق کے بڑے گن جاتے ہیں۔ قادیانیوں کے حسن اخلاق کی حقیقت جاننے کے لئے چند امور پیش نظر رکھیں۔

۱..... مرزا قادیانی بہت بڑا بدزبان تھا۔ اس کی بدزبانی کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

(الف) ''ہمارے دشمن خنزیر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔''

(نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

(ب) ''مولانا سعداللہ لدھیانوی کو درج ذیل القاب دیئے۔ کمینہ، فاسق، شیطان ملعون، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، منحوس، خبیث، جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵، ۴۴۶)

(ج) مخالفین کے متعلق لکھا ''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیوں کہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹)

(د) مولانا محمد حسین بٹالوی کو فرعون اور مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو ہامان کا لقب دیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰)

(ر) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے متعلق لکھا: ''اندھا شیطان، دیوگمراہ، بدبخت، ملعون۔'' (مکتوب احمد انجام آتھم ص ۲۵۲، خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲)

ایسے شخص کو نبی ماننے والے کس طرح حسن اخلاق کے مالک ہو سکتے ہیں؟

۲..... قادیانیوں کا اخلاق صرف دکھاوے کا اور مسلمان کو پھنسانے کے لئے ہوتا ہے اور جہاں مسلمانوں کے گمراہ ہونے کی امید نہ ہو، وہاں یہ اخلاق بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اپنی تقریروں میں قادیانی اخلاق کی یہ مثال دیتے تھے کہ جس طرح قصائی جانور خریدتا ہے۔ اس کو کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کرتا ہے اور آخر کار اس کے گلے پر چھری چلا دیتا ہے۔ اسی طرح قادیانی بھی اپنے حسن اخلاق سے مسلمانوں کو پھنساتے ہیں اور جب وہ پھنس جاتے ہیں تو اس کے ایمان پر چھری چلا دیتے ہیں۔ مرزائیوں کا مسلمانوں سے تعلقات قائم کرنا صرف اور صرف ان کو گمراہ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ جیسا کہ قادیانیوں کے چوتھے سربراہ نے لندن سے یہ حکم جاری کیا تھا کہ: ''ہر احمدی کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک مسلمان کو احمدی بنائے۔'' چنانچہ قادیانی اپنے سربراہ کے حکم کی تعلیم کے لئے سب کچھ کرتے ہیں۔''

قادیانیوں کا گیارہواں مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانیوں کے نماز روز سے ایک زبردست مغالطہ مسلمانوں میں پیدا ہوتا ہے کہ ہماری طرح نماز روزہ کے پابند ہیں، اذانیں دیتے ہیں، مسجدیں بناتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں وہ کس طرح کافر ہو سکتے ہیں؟ یہ مغالطہ بھی دین اسلام کی تعلیمات سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔

اگر ایمان وکفر کے متعلق ایک اصول ذہن میں رکھ لیا جائے تو اس مغالطہ سے دوچار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ اصول یہ ہے کہ ایمان کے معتبر ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر ہر حکم کو مانا جائے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حکام کے سامنے کسی کو ٹال مٹول کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

’’وما کان لمؤمن ولا لمومنة اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلٰلا مبینا (الاحزاب: ۳۶)‘‘

ترجمہ: اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کوئی امر مقرر کریں تو وہ اس کے کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہوگیا۔

اس مضمون کو (النساء ۶۵ اور ۱۱۵) میں بیان کیا گیا ہے۔ غرض کہ دین اسلام کے تمام احکام کو تسلیم کئے بغیر دعویٰ ایمان معتبر نہیں ہوسکتا۔ لیکن کافر ہونے کے لئے تمام احکامات کا انکار کرنا ضروری نہیں۔ اگر کوئی شخص تمام دینی احکام کا منکر ہے تو وہ بھی کافر ہے اگر کوئی شخص تمام احکام کا قائل ہے اور صرف ایک عقیدہ کا منکر ہے تو وہ بھی کافر ہے۔

تاریخی اعتبار سے جائزہ لیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بعض عرب قبائل صرف زکوٰۃ کے منکر تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو کافر گردانا اور لشکر کشی کر کے ان کا قلع قمع کیا۔

اس دور کے مدعیان نبوت تمام دینی احکام کے منکر نہ تھے۔ مرزائیوں کی طرح وہ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے، اذانیں دیتے تھے، ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے قائل تھے۔ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی قرار نہ دیتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک خاصی تعداد ان مدعیان نبوت کے خاتمہ کے لئے قربان کردی اور دین اسلام کی حفاظت کے۔

اس لئے مرزائیوں کی اذانوں اور عبادت سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ان کے دام ہم رنگ زمین سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کی ضرورت ہے۔

مرزائی چونکہ ختم نبوت اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر دلالت کرنے والی تمام آیات اور متواتر حدیثوں کے منکر ہیں۔ اس لئے ان کی عبادات ضائع ہیں۔ مرزائی شراب کو پانی سمجھ کر کفر کے لق ودق صحرا میں سفر کر رہے ہیں، اس لئے وہ راہ راست اور ہدایت نہیں پاسکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ سچے دل سے نبی کریم ﷺ کی غلام میں آجائیں اور مرزائیت کو چھوڑ دیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

مشاہیر کے خطبات ختم نبوت

مرتب

مناظر ختم نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔ 061-4783486

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com